

سنن ابن ماجہ شریف

جلد اول

تألیف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمته عليه

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان
7231788-7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن ابن ماجہ شریف

تالیف: حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید
ابن ماجہ القزوی رضی اللہ عنہ

مترجم: مولانا محقق اسماعیل بن علی

طابع: خالد مقبول

مطبع: افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

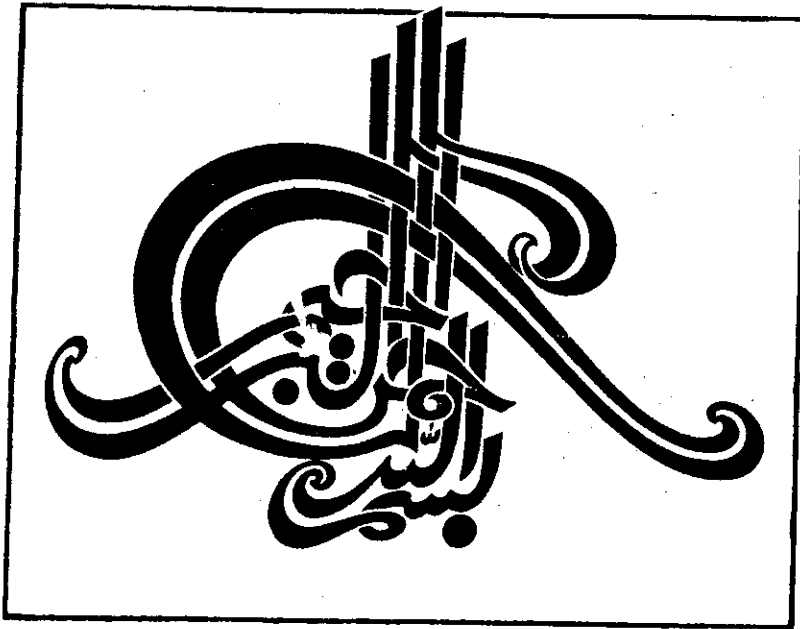
مکتبہ رحمانیہ اقرائ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

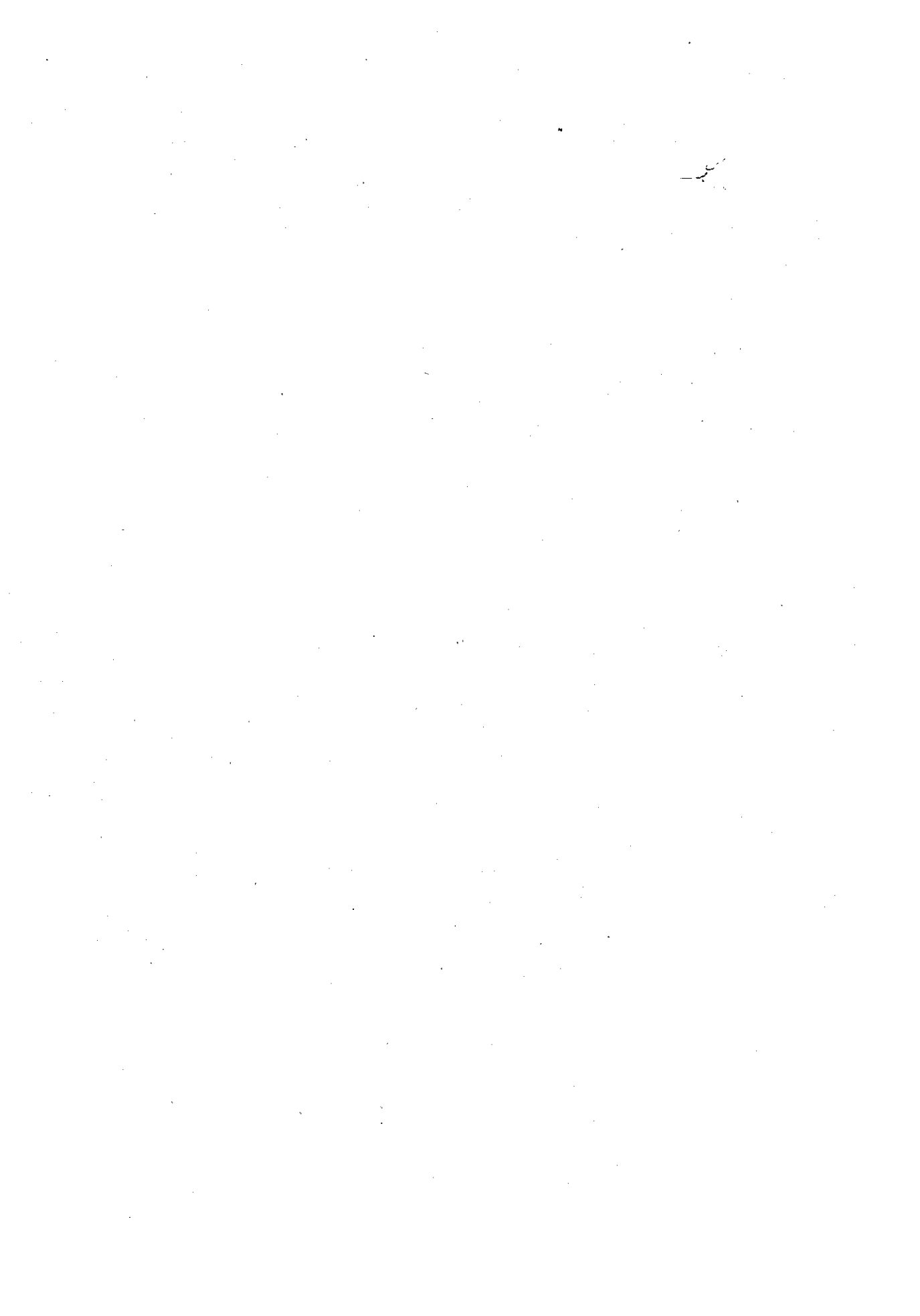
مکتبہ نبویہ اسلامیہ اقرائ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت
طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ
کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر
گزار ہوں گے۔
(ادارہ)





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرف آغاز

اللہ عزوجل نے امت مسلمہ کو جہاں دیگر خصوصیات سے نوازا وہاں خاص طور پر اس اعزاز سے بھی ہمکنار کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک عالیشان کتاب کو نازل فرمایا جس کی تشریح و توضیح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی کو ملاحظہ کر کے امت مسلمہ تک مکاحقہ پہنچایا اور اس میں ہرگز کمی بیشی کا شائبہ تک نہیں ہے۔ یہ دونوں سرچشمے محفوظ ہیں اور قیامت تک محفوظ رہیں گے۔ ان میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی دور میں اسلام دشمن عناصر یا بظاہر اسلام کا دعویٰ کرنے والوں نے دین اسلام کی شکل بدلنا چاہی، اس میں من گھڑت احادیث کو داخل کرنا چاہا تو وہ اپنے اس مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

اللہ عزوجل نے ہر دور میں ایسے مخلص اور ثقہ اہل علم کا انتظام فرمایا ہے اور قیامت تک فرماتا رہے گا جو ایسے بد طہنیت لوگوں کی ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ انہیں میں سے ایک نام امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔

امام ابن ماجہ نے اس کتاب میں دو باتوں کا اہتمام انتہائی شاندار طریقے پر کیا ہے ایک تو احادیث کو باب وار بغیر تکرار کے کتاب میں بیان کیا ہے اور دوسرا اختصار کا خیال رکھا ہے۔۔۔ ہم شیخ حافظ ابو زمرہ رازی کے ان الفاظ کو اس کتاب کی مقبولیت ظاہر کرنے کے لئے حرف آخر سمجھتے ہیں کہ: ”اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور مصنفات بیکار و معطل ہو کر رہ جائیں گی“

ماضی قریب میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی آمد اور تراجم میں معین ثابت ہوئی جس کی وجہ سے پبلشرز حضرات نے اس سلسلہ تراجم میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر منتقل کیا گیا اور ان کے معیار کو مزید سے مزید تر بہتر بنانے کی سعی نہیں کی گئی مکتبۃ العلم لاہور (جو عرصہ دراز سے علوم دینیہ کی اشاعت و ترویج کی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور دینی کتب کو بہترین معیار کے ساتھ شائع کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قارئین میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے) نے اس کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کیا اور اس کمی کا ازالہ کرنے کے لئے برصغیر کے نامور عالم دین حضرت مولانا قاسم امین حفظہ اللہ سے درخواست کی کہ سنن ابن ماجہ شریف کا ایسا ترجمہ کر دیجئے جو دور حاضر کے

تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ موصوف نے ہماری اس درخواست کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اس کتاب کا ترجمہ کیا بلکہ اکثر مقامات پر احادیث کے مفہیم کو فقہاء کے اقوال کی روشنی میں تشریحات کے ذریعے واضح بھی کیا۔ ہم (اربابِ مکتبہ العلم) نے سنن ابن ماجہ شریف مترجم کی تیاری میں پہلے سے بہت زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا ہے اور اب یہ کتاب مندرجہ ذیل صفات سے آراستہ و پیراستہ ہو کر آپ کے سامنے ہے۔

”پرانے تراجم پر اعتماد و اکتفا کرنے کی بجائے از سر نو ترجمہ کرایا گیا۔“ ”پرانے نسخوں میں جو کتابت کی اغلاط تھیں ان کا ازالہ کیا گیا۔“ ”جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخہ سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا۔“ ”کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔“ ”پروف ریڈنگ کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا۔“

ایک نیا ترجمہ کروانے اور اس پر شرح لکھوانے کا کام جتنا سہل نظر آتا ہے حقیقتاً اتنا ہی کٹھن اور دشوار ہے سنن ابن ماجہ کی شرح کے لئے ہم مولانا ابو عبد اللہ و دواعوان (استاذ الحدیث جامعہ عثمانیہ) کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی تدریسی مصروفیات میں سے کثیر وقت صرف کر کے اس کی شرح لکھی اور جہاں جہاں ضروری ہو وہاں بڑی تفصیل سے احناف کا نکتہ نظر واضح کیا اس کے علاوہ ہم نظر ثانی کے لئے حضرت استاذ مولانا منظور احمد صاحب (فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور و ناظم اعلیٰ اقرء روضۃ الاطفال ٹرسٹ) کے از حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے نہ صرف ترجمہ اور خلاصہ الابواب پہ نظر ثانی کی بلکہ جہاں جہاں ضروری ہو وہاں مناسب رد و بدل بھی کیا۔ اللہ عز و جل ان تمام حضرات کی سعی کو قبول فرمائے۔

کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کی تلاش و جستجو کی گئی۔ ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہر حال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں، ان شاء اللہ اس کو فوراً گلے ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا۔

اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن و حدیث کے کام کی طرف نہ صرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم پر رہنمائی بھی فرمائی (جو الحمد للہ ہنوز جاری ہے) اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں تعاون کرنے والے تمام احباب پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے۔ (آمین)

دعاؤں کا طالب

خالد مقبول



سنن الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید القزوی

المعروف بہ

رح

ابن ماجہ

۲۰۹ھ-----۲۷۳ھ

بمطابق

۸۲۳م-----۸۸۷م

نام و نسب:

محمد نام ابو عبد اللہ کنیت الربیع القزوی نسبت اور ابن ماجہ عرف ہے۔ شجرہ نسب یہ ہے:

ابو عبد اللہ بن محمد یزید الربیع مور لاہم بالولاء القزوی الشیبیری باہن ماجہ۔

”ماجہ“ کے بارے میں سخت اختلاف ہے، بعض اس کو دادا کا نام سمجھتے ہیں جو صحیح نہیں، بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی والدہ

ماجہ کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

ولادت:

امام ابن ماجہ کی ولادت باسعادت جیسا کہ خود ان کی زبانی ان کے شاگرد جعفر بن ادریس نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے

۲۰۹ھ میں واقع ہوئی جو ۸۲۳ عیسوی کے مطابق ہے۔

۱۔ علمائے کرام نے اس ’اختلاف‘ کے بارے میں بہت کچھ لکھا ناچیز کی رائے میں مزید قطع و برید مناسب نہیں۔ مزید تفصیل درکار ہو تو علامہ زبیدی کی

تاج العروس کا مطالعہ مفید مطلب رہے گا۔

اس اعتبار سے اگر بقیہ ارباب صحاح ستہ اور امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین سے آپ کی معاشرت کا حساب لگایا جائے تو حسب ذیل ہوتا ہے:

امام یحییٰ بن معین المتوفی ۳۳۳ھ	نے جب انتقال کیا تو اس وقت امام ابن ماجہ کی عمر	۳۴ سال تھی
امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ	۳۳ سال تھی
امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ	۳۷ سال تھی
امام مسلم بن الحجاج المتوفی ۳۶۱ھ	۵۲ سال تھی

امام ابو داؤد المتوفی ۲۷۵ھ کی ولادت آپ سے ۷ سال پہلے ہوئی اور ۲ سال بعد انتقال کیا

امام ابویسی الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ کی وفات آپ سے ۶ سال بعد ہوئی

امام احمد بن شعیب نسائی المتوفی ۳۰۳ھ عمر میں ۶ سال چھوٹے ہیں اور آپ سے ۳۰ سال بعد قضاء کی

دور طالب علمی:

امام ابن ماجہ کے بچپن کا زمانہ علوم و فنون کے لیے باغ و بہار کا زمانہ تھا۔ اُس وقت بنو عباس کا آفتاب اقبال نصف النہار پر تھا اور دودمان عباسی کا گل سرسبد مامون عباسی سریر آرائے خلافت بغداد تھا۔ عہد مامونی خلافت عباسیہ کے اوج شباب کا زمانہ کہلاتا ہے اور حقیقت ہے کہ علوم و فنون کی جیسی آبیاری مامون نے اپنے دور میں کی مسلمان بادشاہوں میں سے کم ہی کسی نے کی ہوگی۔ مامون کی حکومت کا دائرہ حجاز و عراق سے لے کر شام، افریقہ، ایشیائے کوچک، ترکستان، خراسان، ایران، افغانستان اور سندھ تک پھیلا ہوا تھا اور ایک ایک شہر بلکہ ایک ایک قصبہ مختلف علوم فنون کے لیے ”اتھارٹی“ کا درجہ رکھتا تھا۔ مامون خود بہت بڑا عالم اور علماء کا قدر شناس تھا۔ خاص طور پر شعر و ادب اور فقہ و حدیث میں اُس کا بڑا نام تھا۔ علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں اس کے علم پر عبور کی بڑی تعریف کی ہے۔

امام ابن ماجہ کی زندگی کے عام حالات بالکل پردہ خفاء میں ہیں اور خاص طور پر بچپن کے متعلق تو کچھ نہ معلوم ہو سکا۔ تاہم قیاس چاہتا ہے کہ عام دستور کے مطابق آپ نے لڑکپن ہی میں تعلیم کی ابتداء کی ہوگی اور شروع میں قرآن پاک پڑھا ہوگا بعد کوسن تمیز پر پہنچ جانے اور سمجھدار ہو جانے پر حدیث کے سماع پر متوجہ ہوئے ہوں گے۔ اس لیے ہم آپ کی ابتدائی تعلیم کا زمانہ عہد مامون اور عہد معتصم ہی کو قرار دیتے ہیں۔

تزوین جس کی نسبت سے تزوینی کہلائے ابن ماجہ کا مولد و مسکن تھا۔ جب امام موصوف نے آنکھ کھولی ہے تو علم حدیث کی درس گاہ بن چکا تھا اور بڑے بڑے علماء یہاں مسند درس و افتاء پر جلوہ گر تھے۔ ظاہر ہے کہ امام موصوف نے علم حدیث کی تحصیل کا

آغاز وطن مالوف ہی سے کیا ہوگا۔ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں قزوینی کے جن مشائخ سے احادیث روایت کی ہے وہ حسب ذیل ہیں:

علی بن محمد اب الحسن طنافسی، عمرو بن رافع ابو حجر بجلی، اسمعیل بن توبہ ابو سہل قزوینی، ہارون بن موسیٰ بن حیان تھیمی، محمد بن ابی خالد ابو بکر قزوینی۔

طلب حدیث کے لیے رحلت:

رحلت سے مراد وہ ”مقدس سفر“ ہے جو علم دین کی تحصیل کے لیے کیا جائے۔ یہ وہ مبارک عہد تھا کہ اس میں علم نبوی کے لیے گھر چھوڑنا اور دور دراز علاقوں کا سفر اختیار کرنا مسلمانوں کا خصوصی شعار بن چکا تھا۔

امام ابن ماجہ نے بھی جب فن حدیث پر توجہ کی تو اسی قاعدہ کے بموجب سب سے پہلے اپنے شہر کے اساتذہ فن کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کیا اور اکیس بائیس سال کی عمر تک وطن عزیز ہی میں تحصیل علم میں مصروف رہے۔ پھر جب یہاں سے فارغ ہوئے تو دوسرے ممالک کا سفر اختیار کیا۔ آپ کی ”رحلت علمیہ“ کی صحیح تاریخ تو معلوم نہ ہو سکی مگر علامہ مصطفیٰ الدین خزر جی نے خلاصہ تذبذب تہذیب الکمال میں اسمعیل بن عبد اللہ بن زرارہ ابو الحسن الرقی کے ترجمہ میں تصریح کی ہے کہ ابن ماجہ نے ۲۳۰ھ کے بعد سفر کیا ہے۔

طلب حدیث کے لیے مدینہ مکہ اور کوفہ کے سفر اختیار کیے۔

اور کوفہ کے متعلق امام ابو حنیفہ نے ”معدن العلم والفقہ“ کا لقب دیا ہے اور سفیان بن عیینہ جو ائمہ حدیث میں شمار کیے جاتے ہیں کہا کرتے تھے:

”مغازی کے لیے مدینہ مناسک کے لیے مکہ اور فقہ کے لیے کوفہ ہے۔“

امام ابن ماجہ نے جس زمانہ میں کوفہ کا سفر کیا ہے اس کی علمی رونق بدستور قائم تھی اور یہ محدثین اور حفاظ حدیث سے بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ ان میں سے جن حضرات کے سامنے آپ نے زانوئے شاگردی تہ کی وہ حسب ذیل ہیں:

حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ، شیخ الاسلام اشج، حافظ کبیر عثمان بن ابی شیبہ، درة العراق حافظ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محدث کوفہ ابو کریب، شیخ الکوفہ ہناد، حافظ ولید بن شجاع، حافظ ہارون۔

مؤلفات:

تحصیل علم اور رحلات کے بعد ابن ماجہ نے تالیفات میں بے حد کام کیا اور انہوں نے الباقیات کے طور پر تین بڑی کتابیں چھوڑی ہیں:

(۱) التفسیر (۲) التاريخ اور (۳) السنن (اس کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے اور علماء کرام نے درجہ کے لحاظ سے چھٹا نمبر رکھا ہے۔)

سنن ابن ماجہ کی امتیازی خصوصیات:

سنن ابن ماجہ کا سب سے بڑا امتیاز دیگر پر یہ ہے کہ مؤلف نے متعدد ابواب میں وہ احادیث درج کی ہیں جو کتب خمسہ مشہورہ میں ناپید ہیں اور ”الزوائد“ کے نام سے مدون بھی ہیں۔
سنن ابن ماجہ کے ابواب پر غور کیا جائے تو کمال حسن دیکھتا ہے جو انفرادیت کا بھی مظہر ہے۔ مثلاً امام ابن ماجہ نے اتباع سنت کو مقدم رکھا ہے جو ان کی کمال ذہانت و بلاغت کو آشکارا کرتا ہے۔

شروح و تعلیقات:

سنن ابن ماجہ پر سنن نسائی سے زیادہ شروح و تعلیقات لکھی گئی ہیں اور بڑے بڑے حفاظ اور اہل فن نے لکھی ہیں۔ ذیل میں ان اکابر کی ایک فہرست نقل کی جاتی ہے جنہوں نے خاص اس کتاب کے متعلق کوئی خدمت انجام دی ہے۔

- ☆ (شرح سنن ابن ماجہ) امام حافظ علاء الدین مغلطائی بن قلیج بن عبداللہ الحنفی المتوفی ۷۶۲ھ۔
- ☆ (شرح سنن ابن ماجہ) ابن رجب زبیری۔
- ☆ (تأمس الیہ الحاجۃ علی سنن ابن ماجہ) شیخ سراج الدین عمر بن علی بن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ۔
- ☆ (الدیباج فی شرح سنن ابن ماجہ) شیخ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری المتوفی ۸۰۸ھ۔
- ☆ (مصباح الزجاجة شرح سنن ابن ماجہ) علام جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ۔
- ☆ (شرح سنن ابن ماجہ) محدث ابوالحسن محمد بن عبدالہادی سندھی حنفی المتوفی ۱۱۳۸ھ۔
- ☆ (انجاء الحاجہ بشرح سنن ابن ماجہ) شیخ عبدالغنی بن ابی سعید مجددی دہلوی حنفی المتوفی ۱۲۹۵ھ۔
- ☆ (حاشیہ بر سنن ابن ماجہ) مولانا فخر الحسن گنگوہی۔
- ☆ (مفتاح الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ) شیخ محمد علوی۔

سنن ابن ماجہ میں مصنف کے مقالات بھی درج ہیں جو مختلف فوائد پر مشتمل ہیں اور وہ السنن کے راوی ابوالحسن الطحان نے نقل کیے ہیں۔

وفات:

امام ابن ماجہ کی وفات خلیفہ المعتمد علی اللہ عباسی کے عہد میں ہوئی۔ بقیہ مصنفین صحاح ستہ نے بھی بجز امام نسائی کے اسی کے دور خلافت میں وفات پائی ہے۔ حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی شروط الائمة الستہ میں لکھتے ہیں کہ:

میں نے قزوین میں امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ کا نسخہ دیکھا تھا۔ یہ عہد صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے لے کر ان

کے زمانے تک کے رجال اور امصار کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس تاریخ کے آخر میں امام ممدوخ کے شاگرد جعفر بن ادریس کے قدم سے حسب ذیل ثبت تھی:

ابو عبد اللہ بن یزید ابن ماجہ نے دو شنبہ کے دن انتقال فرمایا اور سہ شنبہ ۲۲ / رمضان المبارک ۲۷۳ھ کو دفن کیے گئے اور میں نے خود ان سے سنا فرماتے تھے میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ آپ کے بھائی ابو بکر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے ہر دو برادران ابو بکر اور ابو عبد اللہ اور آپ کے صاحبزادے عبد اللہ نے آپ کو قبر میں اتارا اور دفن کیا۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆☆☆

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۶	فضائل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۲۷	کتاب السنۃ
۷۸	فضائل عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم		سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا بیان
	فضائل ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۲۸	قرآن حدیث اور آثار صحابہ سے تقلید کا ثبوت
۷۹	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل		حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کا
۸۰	حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کے فضائل	۳۱	مقابلہ کرنے والے پر سختی
	حضرت علی کے صاحبزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہم	۳۶	حدیث میں احتیاط اور محافظت کے بیان میں
۸۱	کے فضائل		جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمداً جھوٹ بولنے
۸۲	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۳۸	کی شدت کا بیان
	حضرت سلمان ابی ذر، المقداد رضی اللہ عنہما کے		اس شخص کا بیان جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۸۳	فضائل		کی حدیث مبارک بیان کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ
۸۴	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۰	جھوٹ ہے
۸۵	حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۱	خلفاء راشدین (رضی اللہ عنہم) کے طریقہ کی پیروی
	حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے فضائل		بدعت اور جھگڑے سے بچنے کا بیان
۸۶	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۶	(دین میں) عقل لڑانے سے احتراز کا بیان
	جریر بن عبداللہ الجلی رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۴۸	ایمان کا بیان
۸۷	اہل بدر کے فضائل	۵۶	تقدیر کے بیان میں
۸۸	انصار (رضی اللہ عنہم) کے فضائل		اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے
۸۹	عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل	۶۴	بارے میں
	خوارج کا بیان	۶۵	سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۹۳	جہمیہ کے انکار کے بارے میں	۶۸	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۲	جس نے اچھایا بڑا رواج ڈالا	۷۰	سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۵	قرآن سیکھنے، سکھانے کی فضیلت	۷۲	سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۰۸	علماء (کرام) کی فضیلت اور طلب علم پر ابھارنا	۷۴	حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۱۲	تبلیغ علم کے فضائل	۷۶	فضائل طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۱	راستے میں پیشاب کرنے سے ممانعت	۱۱۲	تبلیغ علم کے فضائل
۱۳۲	پاخانہ کے لیے ڈور جانا	۱۱۴	لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھانے والے کا ثواب
۱۳۳	پیشاب پاخانہ کے لیے موزوں جگہ تلاش کرنا	۱۱۶	ہمراہیوں کو پیچھے پیچھے چلانے کی کراہت کے بارے میں
	قضاء حاجت کے لیے جمع ہونا اور اس وقت گفتگو کرنا منع ہے	۱۱۷	طلب علم کے بارے میں وصیت
۱۳۵	تھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے	۱۲۱	علم چھپانے کی برائی میں
۱۳۶	پیشاب کے معاملے میں شدت جس کو سلام کیا جائے جبکہ وہ پیشاب کر رہا ہو پانی سے استنجاء کرنا	۱۲۴	کتاب الطہارۃ و سننہا
۱۳۸	استنجاء کے بعد ہاتھ زمین پر مل کر دھونا		وضو اور غسل جنابت کے لیے پانی کی مقدار کے بیان میں
۱۳۹	برتن ڈھانکنا	۱۲۵	اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتے نماز کی کئی طہارت ہے
۱۵۰	کٹمانہ ڈال دے تو برتن دھونا	۱۲۶	وضو کا اہتمام
۱۵۱	بہنی کے جھوٹے سے وضو کرنے کی اجازت	۱۲۷	وضو جزو ایمان ہے طہارت کا ثواب
۱۵۲	عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے جواز میں	۱۳۰	مسواک کے بارے میں
۱۵۳	اس کی ممانعت	۱۳۱	فطرت کے بیان میں
۱۵۴	مرد و عورت کا ایک ہی برتن سے غسل		بیت الخلاء سے نکلنے (کے بعد) کی دعا
۱۵۵	مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے وضو کرنا	۱۳۲	بیت الخلاء میں ذکر اللہ اور انگلی لے جانے کا حکم
	نبیذ سے وضو کرنا	۱۳۵	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بیٹھ کر پیشاب کرنا
۱۵۶	سمندری پانی سے وضو کرنا		دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگانا اور اس سے استنجاء کرنا مکروہ ہے
۱۵۸	وضو میں کسی سے مدد طلب کرنا اور اس کا پانی ڈالنا جب آدمی نیند سے بیدار ہو تو کیا ہاتھ دھونے سے قبل	۱۳۶	پتھروں سے استنجاء کرنا اور (استنجاء میں) گوبر اور ہڈی (استعمال کرنے) سے ممانعت
۱۵۹	برتن میں ڈالنے چاہئیں وضو میں بسم اللہ کہنا	۱۳۷	پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے
۱۶۱	وضو میں دائیں کا خیال رکھنا ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا	۱۳۸	اس کی رخصت ہے بیت الخلاء میں اور صحراء میں رخصت نہیں
	خوب اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا	۱۳۹	پیشاب کے بعد خوب صفائی کا اہتمام کرنا
۱۶۲	وضو میں اعضاء تین بار دھونا		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۶	وضو کے باوجود وضو کرنا	۱۶۴	وضو میں اعضاء ایک بار دو بار اور تین بار دھونا
۱۸۷	بغیر حدث کے وضو واجب نہیں	۱۶۵	وضو میں میانہ روزی اختیار کرنا اور حد سے بڑھنے کی
۱۸۹	پانی کی وہ مقدار جو ناپاک نہیں ہوتی	۱۶۷	کراہت
۱۸۹	حوضوں کا بیان	۱۶۷	خوب اچھی طرح وضو کرنا
۱۹۲	اُس لڑکے کے پیشاب کے بیان میں جو کھانا نہیں	۱۶۸	داڑھی میں خلال کرنا
۱۹۲	کھاتا	۱۶۹	سر کا مسح
۱۹۳	زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیسے دھویا جائے؟	۱۷۰	کانوں کا مسح کرنا
۱۹۳	پاک زمین ناپاک زمین کو پاک کر دیتی ہے	۱۷۰	کان سر میں داخل ہیں
۱۹۴	جنبی کے ساتھ مصافحہ	۱۷۱	انگلیوں میں خلال کرنا
۱۹۴	کپڑے کو منی لگ جائے	۱۷۱	ایڑیاں دھونا
۱۹۵	منی کھرچ ڈالنا	۱۷۳	پاؤں دھونا
۱۹۶	اُن کپڑوں میں نماز پڑھنا جن میں صحبت کی ہو	۱۷۳	وضو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق کرنا
۱۹۷	موزوں پر مسح کرنا	۱۷۴	وضو کے بعد (ستر کے مقابل رومالی پر) پانی چھڑکنا
۱۹۸	موزے کے اوپر اور نیچے کا مسح کرنا	۱۷۵	وضو اور غسل کے بعد تولیہ کا استعمال
۱۹۹	مسح کی مدت مسافر اور مقیم کے لیے	۱۷۶	وضو کے بعد کی دُعا
۲۰۰	مسح کے لیے مدت مقرر نہ ہونا	۱۷۷	پیتل کے برتن میں وضو کرنا
۲۰۱	جراہوں اور جوتوں پر مسح	۱۷۷	نبیذ سے وضو کا ٹوٹنا
۲۰۲	عمامہ پر مسح	۱۷۸	شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹنا
۲۰۳	ابواب التیمم	۱۷۹	ذکر چھونے کی رخصت کے بیان میں
۲۰۴	تیمم کا بیان	۱۸۰	جو آگ میں پکا ہو اُس سے وضو واجب ہونے کا بیان
۲۰۴	تیمم میں ایک مرتبہ ہاتھ مارنا	۱۸۰	آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنے کا جواز
۲۰۵	تیمم میں دو مرتبہ ہاتھ مارنا	۱۸۲	اُونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا
۲۰۶	زخمی جنبی ہو جائے اور نہانے میں جان کا اندیشہ ہو	۱۸۳	دودھ پی کر کلی کرنا
۲۰۷	غسل جنابت	۱۸۳	بوسہ کی وجہ سے وضو کرنا
۲۰۷	غسل جنابت کا بیان	۱۸۴	مذی نکلنے کی وجہ سے وضو
۲۰۸	غسل کے بعد وضو	۱۸۵	سوتے وقت ہاتھ منہ دھونا
	جنبی غسل کر کے اپنی بیوی سے گرمی حاصل کر سکتا ہے		ہر نماز کے لیے وضو کرنا اور تمام نمازیں ایک وضو سے
	اُس کے غسل کرنے سے قبل		پڑھنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۸	نفاس والی عورت کتنے دن بیٹھے؟ جو بحالت حیض بیوی سے صحبت کر بیٹھا	۲۰۹	جنسی اسی حالت میں سو سکتا ہے پانی کو ہاتھ لگائے بغیر اس بیان میں کہ جنسی نماز کی طرح وضو کیے بغیر نہ سوئے
۲۲۹	حائضہ کے ساتھ کھانا	۲۱۱	سب بیویوں سے صحبت کر کے ایک ہی غسل کرنا جو ہر بیوی کے پاس الگ غسل کرے
۲۳۰	لڑکی جب بالغ ہو جائے تو دوپٹہ کے بغیر نماز نہ پڑھے حائضہ مہندی لگا سکتی ہے پنی پر مسح لعاب کپڑے لو لگ جائے تو؟	۲۱۳	ناپاکی کی حالت میں قرآن پڑھنا ہر بال کے نیچے جنابت ہے عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے
۲۳۱	برتن میں کلی کرنا جس نے غسل جنابت کر لیا پھر جس میں کوئی جگہ رہ گئی جہاں پانی نہ لگا وہ کیا کرے؟	۲۱۴	عورتوں کا غسل جنابت جنسی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے تو اس کے لیے یہ کافی ہے
۲۳۲	جس نے وضو کیا اور کچھ جگہ چھوڑ دی پانی نہ پہنچایا	۲۱۵	جب دو تختے مل جائیں تو غسل واجب ہے خواب دیکھے اور تری نہ دیکھے
۲۳۳	کتاب الصلاة	۲۱۶	نہاتے وقت پردہ کرنا پیشاب یا خانہ روک کر نماز پڑھنا منع ہے
۲۳۶	نماز فجر کا وقت	۲۱۷	متقاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری سے قبل متعین تھی متقاضہ کا خون حیض جب مشتبہ ہو جائے اور اسے حیض کے دن معلوم نہ ہوں
۲۳۷	نماز ظہر کا وقت	۲۱۸	کنواری جب متقاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں
۲۳۸	سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا (یعنی ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا)	۲۲۰	حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے
۲۳۹	نماز عصر کا وقت	۲۲۱	بیوی اگر حائضہ ہو تو مرد کے لیے کہاں تک گنجائش ہے؟
۲۴۰	نماز عصر کی نگہداشت	۲۲۲	حائضہ سے صحبت منع ہے حائضہ کیسے غسل کرے؟
۲۴۱	نماز مغرب کا وقت	۲۲۳	حائضہ کے ساتھ کھانا اور اس کے نیچے ہوئے کا حکم حائضہ مسجد میں نہ جائے
۲۴۲	نماز عشاء کا وقت	۲۲۴	حائضہ پاک ہونے کے بعد زرد اور خاک کی رنگ دیکھے تو
۲۴۳	نیند کی وجہ سے یا بھولے سے جس کی نماز رہ گئی؟	۲۲۵	
۲۴۴	عذر اور مجبوری میں نماز کا وقت	۲۲۶	
۲۴۵	عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا منع ہے	۲۲۷	
۲۴۶	نماز عشاء کو عتمہ کہنے سے ممانعت	۲۲۸	
۲۴۷	کتاب الاذان والسنة فیہا	۲۲۹	
۲۵۰	اذان کی ابتداء	۲۳۰	
۲۵۱	اذان میں ترجیع	۲۳۱	
۲۵۲	اذان کا مسنون طریقہ	۲۳۲	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸۲	نماز میں تعویذ	۲۵۵	مؤذن کی اذان کا جواب
۲۸۳	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۲۵۶	اذان کی فضیلت اور اذان دینے والوں کا ثواب
۲۸۴	قراءت شروع کرنا	۲۵۷	کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا
۲۸۶	نماز فجر میں قراءت		جب کوئی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو (نماز
۲۸۷	جمعہ کے دن نماز فجر میں قراءت	۲۵۹	پڑھنے سے قبل) مسجد سے باہر نہ نکلے
	ظہر اور عصر میں قراءت	۲۶۰	کتاب المساجد والجماعات
	کبھی کبھار ظہر و عصر کی نماز میں ایک آیت آواز سے		اللہ کی رضاء کے لیے مسجد بنانے والے کی فضیلت
۲۸۸	پڑھنا	۲۶۱	مسجد کو آراستہ اور بلند کرنا
۲۸۹	مغرب کی نماز میں قراءت	۲۶۲	مسجد کس جگہ بنانا جائز ہے؟
	عشاء کی نماز میں قراءت		جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے
۲۹۰	امام کے پیچھے قراءت کرنا	۲۶۳	جو کام مسجد میں مکروہ ہیں
۲۹۳	امام کے دو سکتوں کے بارے میں	۲۶۴	مسجد میں سونا
۲۹۴	جب امام قراءت کرے تو خاموش ہو جاؤ	۲۶۵	کوئی مسجد پہلے بنائی گئی؟
۲۹۷	آواز سے آمین کہنا		گھروں میں مساجد
	رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت	۲۶۷	مساجد کو پاک صاف رکھنا
۲۹۹	ہاتھ اٹھانا		مسجد میں تھوکنے کا مکروہ ہے
۳۰۳	نماز میں رکوع	۲۶۹	مسجد میں گم شدہ چیز پکار کر ڈھونڈنا
۳۰۴	گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا	۲۷۰	اُونٹوں اور بکریوں کے بازے میں نماز پڑھنا
۳۰۵	رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟	۲۷۱	مسجد میں داخل ہونے کی دُعا
۳۰۶	سجدے کا بیان	۲۷۲	نماز کے لیے چلنا
۳۰۸	رکوع اور سجدہ میں تسبیح		مسجد سے جو جتنا زیادہ دُور ہوگا اُس کو اتنا زیادہ ثواب
	سجدہ میں اعتدال	۲۷۴	ملے گا
۳۱۰	دونوں سجدوں کے درمیان کی دُعا	۲۷۵	باجماعت نماز کی فضیلت
۳۱۱	تشہد میں پڑھنے کی دُعا	۲۷۷	(بلاوجہ) جماعت چھوٹ جانے پر شدید وعید
۳۱۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا	۲۷۸	عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنا
۳۱۵	تشہد اور درود کے بعد دُعا	۲۷۹	مسجد میں بیٹھے رہنا اور نماز کا انتظار کرتے رہنا
۳۱۶	تشہد میں اشارہ	۲۸۱	ابواب اقامة الصلاة والسنة فیہا
۳۱۷	سلام کا بیان		نماز شروع کرنے کا بیان

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۳۸	عورتوں کی صفیں	۳۱۷	ایک سلام پھیرنا
۳۳۹	ستونوں کے درمیان صف بنا کر نماز ادا کرنا	۳۱۸	امام کے سلام کا جواب دینا
۳۴۰	صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا	۳۱۹	امام صرف اپنے لیے دُعا نہ کرے
۳۴۱	صف کی دائیں جانب کی فضیلت	۳۲۰	سلام کے بعد کی دعا
۳۴۲	قبلہ کا بیان	۳۲۱	نماز سے فارغ ہو کر کس جانب پھرے؟
۳۴۳	جو مسجد میں داخل ہوئے بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت پڑھ لے	۳۲۲	جب نماز تیار ہو (کھڑی ہونے کو) اور کھانا سامنے آ جائے
۳۴۴	جو بسن کھائے تو وہ مسجد کے قریب بھی نہ آئے	۳۲۳	بارش کی رات میں جماعت
۳۴۵	نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ کیسے جواب دے؟	۳۲۴	سترے کا بیان
۳۴۶	لا علمی میں قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھنے کا حکم	۳۲۵	نمازی کے سامنے سے گزرنا
۳۴۷	نمازی بلغم کس طرف تھو کے؟	۳۲۶	جس چیز کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے
۳۴۸	نماز میں کنکریوں پر ہاتھ پھیر کر برابر کرنا	۳۲۷	نمازی کے سامنے سے جو چیز گزرے اس کو جہاں تک ہو سکے روکے
۳۴۹	چٹائی پر نماز پڑھنا	۳۲۸	جو نماز پڑھے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز
۳۵۰	سردی یا گرمی کی وجہ سے کپڑوں پر سجدہ کا حکم	۳۲۹	حائل ہو
۳۵۱	نماز میں مرد تسبیح کہیں اور عورتیں تالی بجائیں	۳۳۰	امام سے قبل رکوع سجدہ میں جانا منع ہے
۳۵۲	جو تلوں سمیت نماز پڑھنا	۳۳۱	نماز کے مکروہات
۳۵۳	نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سینا	۳۳۲	جو شخص کسی جماعت کا امام بنے جبکہ وہ اسے ناپسند سمجھتے ہوں
۳۵۴	نماز میں خشوع	۳۳۳	دو آدمی جماعت ہیں
۳۵۵	ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا	۳۳۴	امام کے قریب (پہلی صف میں) کن لوگوں کا ہونا
۳۵۶	قرآن کریم کے سجدے	۳۳۵	مستحب ہے؟
۳۵۷	جو وقت آنیہ کی تعداد	۳۳۶	امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟
۳۵۸	نماز کو پورا کرنا	۳۳۷	امام پر کیا واجب ہے؟
۳۵۹	سفر میں نماز کا قصر کرنا	۳۳۸	جو لوگوں کا امام بنے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے
۳۶۰	سفر میں نفل پڑھنا	۳۳۹	جب کوئی عارضہ پیش آ جائے تو امام نماز میں تخفیف کر سکتا ہے
۳۶۱	جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے تو کب تک قصر کرے؟	۳۴۰	صف اول کی فضیلت
۳۶۲	نماز چھوڑنے والے کی سزا		
۳۶۳	فرض جمعہ کے بارے میں		
۳۶۴	جمعہ کی فضیلت		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹۲	جس کی ظہر سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں	۳۷۱	جمعہ کے روز غسل
	جس کی ظہر کے بعد دو رکعتیں فوت ہو جائیں	۳۷۲	جمعہ کے دن غسل ترک کرنے کی رخصت
۳۹۳	ظہر سے پہلے اور بعد چار چار سنتیں پڑھنا	۳۷۳	جمعہ کے لیے سویرے جانا
	دن میں جو نوافل مستحب ہیں	۳۷۴	جمعہ کے دن زینت کرنا
۳۹۴	مغرب سے قبل دو رکعت	۳۷۵	جمعہ کا وقت
۳۹۵	مغرب کے بعد کی دو سنتیں	۳۷۶	جمعہ کے دن خطبہ
	مغرب کے بعد کی سنتوں میں کیا پڑھے؟	۳۷۷	خطبہ توجہ سے سننا اور خطبہ کے وقت خاموش رہنا
۳۹۶	مغرب کے بعد چھ رکعات		جو مسجد میں اُس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو؟
۳۹۸	وتر میں کونسی سورتیں پڑھی جائیں؟	۳۷۸	
۳۹۹	ایک رکعت وتر کا بیان	۳۷۹	جمعہ کے روز لوگوں کو پھلانگنے کی ممانعت
	وتر میں دعائے قنوت نازلہ	۳۸۰	امام کے منبر سے اترنے کے بعد کلام کرنا
۴۰۲	جو قنوت میں ہاتھ نہ اٹھائے		جمعہ المبارک کی نماز میں قراءت
	دعا میں ہاتھ اٹھانا اور چہرہ پر پھیرنا		جس شخص کو (امام کے ساتھ) جمعہ کی ایک رکعت ہی ملے
۴۰۳	رکوع سے اُٹھنا اور بعد قنوت	۳۸۱	
	اخیرات میں وتر پڑھنا	۳۸۲	جمعہ کے لیے کتنی دُور سے آنا چاہیے؟
۴۰۴	جس کے وتر نیند یا نسیان کی وجہ سے رہ جائیں		جو بلا عذر جمعہ چھوڑ دے
۴۰۵	تین پانچ سات اور نو رکعات وتر پڑھنا	۳۸۳	جمعہ سے پہلے کی سنتیں
۴۰۶	سفر میں وتر پڑھنا	۳۸۴	جمعہ کے بعد کی سنتیں
	وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھنا		جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنا اور جب امام
	وتر کے بعد اور فجر کی سنتوں کے بعد مختصر وقت کے	۳۸۵	خطبہ دے رہا ہو تو گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے
۴۰۷	لیے لیٹ جانا		جمعہ کے روز اذان
۴۰۸	سواری پر وتر پڑھنا	۳۸۶	جب امام خطبہ دے تو اس کی طرف منہ کرنا
	شروع رات میں وتر پڑھنا	۳۸۷	سنتوں کی بارہ رکعات
	نماز میں بھول جانا		فجر سے پہلے دو رکعت
	بھول کر ظہر کی پانچ رکعات پڑھنا	۳۸۹	فجر کی سنتوں میں کونسی سورتیں پڑھے؟
	دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہونا (یعنی پہلا قعدہ نہ کرے)		جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو وہ کب ان کی
۴۱۰	نماز میں شک ہو تو یقین کی صورت اختیار کرنا	۳۹۱	قضاء کرے
			ظہر سے قبل چار سنتیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۴۱	عید سے پہلے یا بعد نماز پڑھنا	۴۱۱	نماز میں شک ہو تو کوشش سے جو صحیح معلوم ہو اس پر عمل کرنا
۴۴۲	نماز عید کے لیے پیدل جانا	۴۱۲	بھول کر دو یا تین رکعات پر سلام پھیرنا
	عید گاہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا	۴۱۳	سلام سے قبل سجدہ سہو کرنا
۴۴۳	عید کے روز کھیل کود کرنا اور خوشی منانا	۴۱۴	سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا
۴۴۴	عید کے روز برہمی نکالنا	۴۱۵	نماز میں حدث ہو جائے تو کس طرح واپس جائے؟
	عورتوں کا عیدین میں نکلنا		نفل نماز (بلا عذر) بیٹھ کر پڑھنا
۴۴۶	ایک دن میں دو عیدوں کا جمعہ ہونا		بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے
۴۴۷	بارش میں نماز عید	۴۱۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفا کی نمازوں کا کیا حکم
	عید کے روز ہتھیار سے لیس ہونا	۴۱۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی امتی کے پیچھے نماز پڑھنا
۴۴۸	عیدین کی نماز کا وقت	۴۲۱	امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے
	تہجد دو دور کعتیں پڑھنا		نماز فجر میں قنوت
۴۴۹	دن اور رات میں نماز دو دور کعت پڑھنا		نماز میں سانپ بچھو کو مار ڈالنا
	ماہ رمضان کا قیام (تراویح)		فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا ممنوع ہے
۴۵۱	رات کا قیام	۴۲۲	نماز کے مکروہ اوقات
۴۵۳	رات میں بیوی کو (نماز تہجد کے لیے) جگانا	۴۲۳	مکہ میں ہر وقت نماز کی رخصت
	خوش آوازی سے قرآن پڑھنا	۴۲۴	نماز خوف
۴۵۵	اگر نیند کی وجہ سے رات کا درود رہ جائے	۴۲۵	سورج اور چاند گرہن کی نماز
۴۵۶	کتنے دن میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے؟	۴۲۶	نماز استسقاء
۴۵۸	رات کی نماز میں قراءت	۴۲۷	استسقاء میں دعا
۴۵۹	جب رات میں بیدار ہو تو کیا دعا پڑھے؟	۴۲۸	عیدین کی نماز
۴۶۰	رات کو تہجد کتنی رکعات پڑھے؟	۴۲۹	عیدین کی تکبیرات
۴۶۲	رات کی افضل گھڑی	۴۳۰	عیدین کی نماز میں قراءت
۴۶۳	قیام اللیل کی بجائے جو عمل کافی ہو جائے	۴۳۱	عیدین کا خطبہ
	جب نمازی کو اونگھ آنے لگے		نماز کے بعد خطبہ کا انتظار کرنا
۴۶۵	مغرب و عشاء کے درمیان نماز پڑھنے کی فضیلت		
	گھر میں نفل پڑھنا		
۴۶۶	چاشت کی نماز		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۹۵	میت کی آنکھیں بند کرنا	۴۶۷	نماز استخارہ
۴۹۶	میت کا بوسہ لینا	۴۶۸	صلوٰۃ الحاجۃ
۴۹۸	میت کو نہلانا	۴۶۹	☆ مسئلہ تو سئل اور اس کی تین صورتیں
۴۹۸	مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو غسل دینا	۴۷۰	(۱) وسیلہ کی پہلی صورت
۴۹۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے غسل دیا گیا؟	۴۷۰	(۲) وسیلہ کی دوسری صورت
۴۹۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن	۴۷۰	(۳) وسیلہ کی تیسری صورت
۵۰۰	مستحب کفن	۴۷۲	صلوٰۃ التبیح
۵۰۱	جب میت کو کفن میں لپیٹا جائے اُس وقت میت کو دیکھنا (گویا یہ آخری دیدار ہے)	۴۷۲	شعبان کی پندرہویں شب کی فضیلت
۵۰۲	موت کی خبر دینے کی ممانعت	۴۷۶	شکرانے میں نماز اور سجدہ
۵۰۲	جنازوں میں شریک ہونا	۴۷۹	نماز گناہوں کا کفارہ ہے
۵۰۳	جنازہ کے سامنے چلنا	۴۸۱	پانچ نمازوں کی فرضیت اور ان کی نگہداشت کا بیان
۵۰۳	جنازے کے ساتھ سوگ کا لباس پہننے کی ممانعت	۴۸۱	مسجد حرام اور مسجد نبوی (ﷺ) میں نماز کی فضیلت
۵۰۳	جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے اور جنازے کے ساتھ آگ نہیں ہونی چاہیے	۴۸۱	مسجد بیت المقدس میں نماز کی فضیلت
۵۰۴	جس کا جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت پڑھے	۴۸۲	مسجد قباء میں نماز کی فضیلت
۵۰۵	میت کی تعریف کرنا	۴۸۴	جامع مسجد میں نماز کی فضیلت
۵۰۶	نماز جنازہ کے وقت امام کہاں کھڑا ہو	۴۸۵	نماز میں لمبا قیام کرنا
۵۰۷	نماز جنازہ میں قراءت	۴۸۵	سجدے بہت سے کرنے کا بیان
۵۰۹	نماز جنازہ میں دُعا	۴۸۶	سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا
۵۱۰	جنازے کی چار تکبیریں	۴۸۷	نفل نماز وہاں نہ پڑھے جہاں فرض پڑھے
۵۱۰	جنازے میں پانچ تکبیریں	۴۸۸	مسجد میں نماز کے لیے ایک جگہ ہمیشہ رکھنا
۵۱۲	بچے کی نماز جنازہ	۴۸۸	نماز کے لیے جو اتار کر کہاں رکھے؟
۵۱۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات اور نماز جنازہ کا ذکر	۴۹۰	کتاب الجنائز
۵۱۳	شہداء کا جنازہ پڑھنا اور ان کو دفن کرنا	۴۹۲	بیمار کی عیادت
۴۹۵	مسجد میں نماز جنازہ	۴۹۲	بیمار کی عیادت کا ثواب
۴۹۵	جن اوقات میں میت کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے اور	۴۹۳	میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا
		۴۹۳	موت کے قریب بیمار کے پاس کیا بات کی جائے؟
		۴۹۵	مؤمن کو نزع یعنی موت کی سختی میں اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے

صفحہ	محتوہ	صفحہ	محتوہ
۵۲۲	جس کسی کا حمل ساقط ہو جائے؟	۵۱۵	دفن نہیں کرنا چاہیے
۵۲۳	میت کے گھر کھانا بھیجنا	۵۱۶	اہل قبلہ کا جنازہ پڑھنا
۵۲۴	میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونا اور کھانا تیار کرنا	۵۱۷	قبر پر نماز جنازہ پڑھنا
۵۲۵	جو سفر میں مر جائے	۵۲۰	نجاشی کی نماز جنازہ
	بیماری میں وفات		نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب اور دفن تک شریک رہنے کا ثواب
۵۲۶	میت کی ہڈی توڑنے کی ممانعت	۵۲۲	جنازہ کی وجہ سے کھڑے ہو جانا
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا بیان	۵۲۳	قبرستان میں جانے کی دعا
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور تدفین کا تذکرہ	۵۲۴	قبرستان میں بیٹھنا
۵۵۰			میت کو قبر میں داخل کرنا
۵۵۶	کتاب الصیام	۵۲۵	لحد کا اولیٰ ہونا
	روزوں کی فضیلت	۵۲۶	شق (صندوقی قبر)
۵۵۷	ماہ رمضان کی فضیلت	۵۲۷	قبر گہری کھودنا
۵۵۸	شک کے دن روزہ		قبر پر نشانی رکھنا
	شعبان کے روزے رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دینا	۵۲۸	قبر پر عمارت بنانا، اس کو پختہ بنانا، اس پر کتبہ لگانا ممنوع ہے
۵۵۹	رمضان سے ایک دن قبل روزہ رکھنا منع ہے، سوائے اُس شخص کے جو پہلے سے کسی دن کا روزہ رکھتا ہو اور وہی دن رمضان سے پہلے آجائے	۵۲۹	قبر پر مٹی ڈالنا
۵۶۰	چاند دیکھنے کی گواہی		قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے
	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر افطار (عید) کرنا	۵۳۱	زیارت قبور
۵۶۱	مہینہ کبھی اُن تیس دن کا بھی ہوتا ہے		مشرکوں کی قبروں کی زیارت
۵۶۲	عید کے دونوں مہینوں کا بیان	۵۳۲	عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا منع ہے
۵۶۳	سفر میں روزہ رکھنا		عورتوں کا جنازہ میں جانا
	سفر میں روزہ موقوف کر دینا	۵۳۳	نوحہ کی ممانعت
	حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لیے روزہ موقوف کر دینا	۵۳۴	چہرہ پیٹنے اور گریبان پھارنے کی ممانعت
۵۶۴	رمضان کی قضاء	۵۳۵	میت پر رونے کا بیان
۵۶۵		۵۳۸	میت پر نوحہ کی وجہ سے اس کو عذاب ہوتا ہے
		۵۳۹	مصیبت پر صبر کرنا
			جس کا بچہ مر جائے اُس کا ثواب

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۵۸۵	سوموار اور جمعرات کا روزہ	۵۶۶	رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ
۵۸۶	اشہر حرام کے روزے	۵۶۷	بھولے سے افطار کرنا
۶۸۷	روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے		روزہ دار کو تے آجائے
۸۵۸	روزہ دار کے سامنے کھانا	۵۶۸	روزہ دار کے لیے مسواک کرنا اور سرمہ لگانا
۵۸۹	روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو کیا کرے؟	۵۶۹	روزہ دار کو پچھنے لگانا
	روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی	۵۷۰	روزہ دار کے لیے بوسہ لینے کا حکم
۵۹۰	عید الفطر کے روز گھر سے نکلنے سے قبل کچھ کھانا		روزہ دار کے لیے بیوی کے ساتھ لیٹنا
	جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے	۵۷۱	روزہ دار کا غیبت اور بے ہودہ گوہی میں مبتلا ہونا
۵۹۱	ہوں جن کو کوتاہی کی وجہ سے نہ رکھا	۵۷۲	سحری کا بیان
	جس کے ذمہ نذر کے روزے ہوں اور وہ فوت ہو		سحری دیر سے کرنا
	جائے	۵۷۳	جلد افطار کرنا
۵۹۲	جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو		کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟
	خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا روزہ رکھنا	۵۷۴	رات سے روزہ کی نیت کرنا اور نفلی روزہ میں اختیار
۵۹۳	مہمان، میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے		روزہ کا ارادہ ہو اور صبح کے وقت جنابت کی حالت میں
	کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے	۵۷۵	اٹھے
	والے کے برابر ہے	۵۷۶	ہمیشہ روزہ رکھنا
	لیلة القدر	۵۷۷	ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا
۵۹۴	ماہ رمضان کی آخری دس راتوں کی فضیلت	۵۷۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے
	اعتکاف		حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے
۵۹۵	اعتکاف شروع کرنا اور قضاء کرنا	۵۷۹	ماہ شوال میں چھ روزے
	ایک دن یا رات کا اعتکاف	۵۸۰	اللہ کے راستے میں ایک روزہ
۵۹۶	معتکف مسجد میں جگہ متعین کرے		ایام تشریق میں روزہ کی ممانعت
۵۹۷	مسجد میں خیمہ لگا کر اعتکاف کرنا	۵۸۱	یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت
	دوران اعتکاف بیمار کی عیادت اور جنازے میں		جمعہ کو روزہ رکھنا
	شرکت	۵۸۲	ہفتہ کے دن روزہ
۵۹۸	معتکف سرد ہو سکتا ہے اور کنگھی کر سکتا ہے		ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزے
	معتکف کے گھر والے مسجد میں اس سے ملاقات کر	۵۸۳	عرفہ میں نویں ذی الحجہ کا روزہ
	سکتے ہیں	۵۸۴	عاشرہ کا روزہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۱۱	زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے احکام	۵۹۹	مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے
۶۱۲	گھوڑوں اور اونٹنیوں کی زکوٰۃ کا بیان		اعتکاف کا ثواب
۶۱۳	اموال زکوٰۃ	۶۰۰	عیدین کی راتوں میں قیام
	کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ	۶۰۱	کتاب الزکاة
۶۱۵	کھجور اور انگور کا تخمینہ		زکوٰۃ کی فرضیت
	زکوٰۃ میں برا (ردی و ناکارہ) مال نکالنے کی	۶۰۲	زکوٰۃ نہ دینے کی سزا
۶۱۶	ممانعت	۶۰۳	زکوٰۃ ادا شدہ مال خزانہ نہیں
۶۱۷	شہد کی زکوٰۃ	۶۰۵	سینچھ ماہ کی زکوٰۃ
۶۱۸	صدقہ فطر		جس کا مال حاصل ہو
۶۲۰	عشر و خراج	۶۰۶	جن اموال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے
	دس سائٹھ صاع ہیں		قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی
۶۲۱	رشتہ دار کو صدقہ دینا	۶۰۷	جب کوئی زکوٰۃ نکالے تو وصول کرنے والا یہ دعادے
	سوال کرنا اور مانگنا پسندیدہ عمل ہے		اوتنوں کی زکوٰۃ
۶۲۲	محتاج نہ ہونے کے باوجود مانگنا	۶۰۹	زکوٰۃ میں واجب سے کم یا زیادہ عمر کا جانور لینا
۶۲۳	جن لوگوں کے لیے صدقہ حلال ہے	۶۱۰	گائے، بیل کی زکوٰۃ
	صدقہ کی فضیلت		بکریوں کی زکوٰۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَمُحِبِّهِ

کِتَابُ السُّنَّةِ

باب: سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا بیان

۱: بَابُ اِتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: تَنَا شَرِيكَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا. بجالاؤ اور جس سے روک دوں، اُس سے رُک جاؤ۔

ن: عرض مترجم ہے کہ کتاب چونکہ ارشادات نبویہ پر مشتمل ہے اس لئے اہمیت واضح کرنے کے لئے یہ باب قائم کیا۔ خلاصہ (الباب) ☆ یہاں سنت سے کیا مراد ہے اس کے بارہ میں دو اقوال ہیں۔ قول اول: سنت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول، فعل، تقریر ہے۔ چارادہ میں سے اس صورت میں ایک دلیل مراد ہوگی۔ قول ثانی: سنت سے مراد الطریقیۃ المسلموۃ لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الدین۔ مطلب یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دین کے جس راستے پر چلے وہ سنت ہے۔ اس صورت میں پورا دین مراد ہوگا۔ دلیل نہیں بلکہ مدلول۔

((مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ)) اس باب میں اتباع سنت (ﷺ) کا حکم دیا گیا ہے۔ دُنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی کا دار و مدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے زندگی کے ہر شعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنی جان، مال و اولاد پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین کے مقابلہ میں سطوت و غلبہ نصیب فرمایا۔ آج امت طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا اسی وجہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع چھوڑ دی ہے۔ بدعات، رسوم و رواج اور خرافات کے پیچھے چل پڑے ہیں۔ جو کام حضور نے نہیں فرمائے اور جو کام آپ نے نہیں کیے، انہی کو اپنایا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب تو آئے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر تمہارا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو قرآن و سنت اور اولی الامر کی پیروی کرو یعنی اس کا حل قرآن و سنت اور اولی الامر سے تلاش کرو۔ یہ ایمان کی علامت ہے۔ کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ کتاب و سنت کے احکام منصوصہ کی جانب رجوع کیا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر احکام منصوصہ موجود نہیں ہیں تو ان کے نظائر پر قیاس کر کے رجوع کیا جائے گا اور یہ کام ائمہ مجتہدین کرتے ہیں، عوام کو ائمہ مجتہدین کی تقلید کرنی پڑے گی۔ بعض

لوگ تقلید کو اتباع سنت کے منافی قرار دیتے ہیں حالانکہ تقلید مطلق تو فرض ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قرآن حدیث اور آثار صحابہ سے تقلید کا ثبوت:

﴿فَسئَلُوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون﴾ اگر تم کو معلوم نہیں تو اہل علم سے سوال کرو۔ اس آیت میں یہ اصولی ہدایت ہے کہ نادانف آدمی کو واقف کاری کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ یہاں بھی اگرچہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن ”العبرة بعموم اللفظ“ کہ اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے کے مطابق اس سے یہ قاعدہ نکلتا ہے کہ غیر عالم کو عالم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اسی کا نام تقلید ہے۔ اس کے علاوہ سورہ نساء کی آیت سے بھی تقلید کا ثبوت ہے اور سورہ توبہ کی آیت: ﴿فلولا نفر من کل فرقة﴾ اس آیت میں بھی یہ ہدایت کی گئی ہے کہ تمام لوگوں کو ایک ہی کام میں مشغول نہ ہونا چاہیے بلکہ کچھ لوگ جہاد کریں اور کچھ علم حاصل کریں پھر علم حاصل کرنے والے لوگ پہلی قسم کے لوگوں کو دین کے مسائل بتائیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں پہلی قسم کے لوگوں پر واجب ہوگا کہ وہ ان لوگوں کی بات مانیں اور یہی تقلید ہے۔ تقلید کا ثبوت احادیث سے بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد صحابہ کرامؓ میں جہاد، اجتہاد کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں وہاں تقلید کی بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ یعنی جو صحابہ کرامؓ براہ راست قرآن و سنت سے استنباط احکام نہ کر سکتے تھے وہ فقہاء صحابہ کی طرف رجوع کر کے ان مسائل کو معلوم کر لیا کرتے تھے اور فقہاء صحابہؓ ان سوالات کے جواب دونوں طرح دیا کرتے تھے کبھی دلیل بیان کر کے اور کبھی بغیر دلیل بیان کیے اور عہد صحابہ میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کا رواج تھا۔ تقلید مطلق کی مثالیں صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں بے شمار ہیں کیونکہ ہر فقہ صحابی اپنے اپنے حلقہ اثر میں فتویٰ دیتا تھا اور دوسرے حضرات اس کی تقلید کرتے تھے۔ اسی طرح عہد صحابہ میں تقلید شخصی کی بھی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ بخاری شریف ج ۱ ص ۲۳۷ میں کتاب الحج باب اذا ماضت بعد ما افاضت کے تحت حضرت عمرؓ سے روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ اسی بناء پر ایک معاملہ میں حضرت ابن عباسؓ جیسے صحابی کا فتویٰ قبول نہیں کیا اور ان کے قول کو رد کرنے کی وجہ جہاں سے بیان نہیں فرمائی کہ ان کا قول زیدؓ کے فتوے کے خلاف تھا اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی ان پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ تم تقلید شخصی کر کے گناہ یا شرک کے مرتکب ہو رہے ہو بلکہ انہیں یہ ہدایت فرمائی کہ حضرت ام سلمہؓ سے مسئلہ کی تحقیق کر کے حضرت زید بن ثابتؓ کی طرف دوبارہ رجوع کریں۔ چنانچہ ایسا کیا گیا اور حضرت زیدؓ نے حدیث کی تحقیق فرما کر اپنے سابقہ فتویٰ سے رجوع فرمایا جیسا کہ مسلم وغیرہ کی روایت میں تصریح ہے۔ بہر حال یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تقلید کی جاتی تھی اور اسی طرح معاذ بن جبلؓ یمن کے صرف گورنر ہی نہ تھے بلکہ قاضی اور مفتی بن کر گئے تھے لہذا اہل یمن کے لیے صرف ان کی تقلید کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا۔ چنانچہ اہل یمن انہی کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ کے دور مبارک میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کے نظائر بکثرت موجود ہیں لیکن بعد کے علماء نے ایک عظیم انتظامی مصلحت سے تقلید مطلق کے بجائے تقلید شخصی کا التزام کیا۔ اصحاب مذاہب خواہ امام ابوحنیفہؒ ہوں یا امام مالکؒ امام شافعیؒ یا امام احمدؒ (رحمہم اللہ) کسی نے بھی تدوین مذاہب اور استخراج مسائل خلاف شرع نہیں کیے۔ ہر ایک امام کے پاس مستند دلائل موجود ہیں۔ حضرت شاہ

ولی اللہ ”غایۃ الانصاف فی بیان سبب الاختلاف“ میں فرماتے ہیں۔ عربی عبارت کی بجائے ان کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے: جب فقہاء نے فقہ کو مدون کیا تو وہ مسائل جن میں ان سے پہلے علماء نے کلام کیا تھا یا وہ ان کے زمانہ میں پیش آتے ہیں، ان سب سے کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا جس کے بارے میں انہوں نے حدیث مرفوع، متصل یا موقوف صحیح یا ضعیف یا حسن یا شیخین اور خلفاء کے آثار میں سے کوئی اثر نہ پایا ہو۔ پس حق تعالیٰ نے اس طرح ان کے لیے عمل بالسنۃ آسان کر دیا، اٹھی۔ اگر ائمہ مجتہدین مسائل موجودہ کی تحقیق اور تدوین نہ کرتے تو تمام عالم گمراہ ہو جاتا اور کسی کو احکام شرع کی ہوا بھی نہ لگتی کیونکہ بہت سے احکام ظاہر نصوص و آیات سے مستنبط نہیں ہوتے۔ بس ان مذاہب کا انکار کرنا یا ان کو خلاف شرع سمجھنا درحقیقت احسان فراموشی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں ان مذاہب مدونہ محررہ کی تقلید کے جواز پر تمام امت یا اس کے قابل اعتبار افراد نے آج تک اجماع کیا ہے اور اس میں بہت سی منصلحتیں ہیں جو پوشیدہ نہیں ہیں بالخصوص اس زمانہ میں کہ ہمتیں بہت ہی پست ہو گئی ہیں اور نفوس میں خواہشات کا غلبہ ہے اور ہر رائے والا اپنی رائے پر مغرور ہے اور ابن حزمؒ نے جو یہ رائے قائم کی ہے کہ ”تقلید حرام ہے اور سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کا قول لینا حلال نہیں ہے“ یہ بے دلیل بات ہے اور حضرت شاہ صاحبؒ عقد الجید میں فرماتے ہیں: مذاہب اربعہ کے سوا کسی پانچویں مذہب کا اتباع نہ کرنا چاہیے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں: ولما اندرست المذاهب الحقۃ الا هذه الاربعۃ کان اتباعها اتباعا سواد الاعظم والحروج عنها خروجا عن السواد الاعظم کہ جب بجز ان مذاہب اربعہ کے اور سارے مذاہب حقہ ختم ہو گئے تو انہیں چار کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ٹھہرا اور ان سے نکلنا سواد اعظم سے نکلنے کے مراد ٹھہرا۔ بہر حال ائمہ مجتہدین کی تقلید اور پیروی کتاب و سنت کی اتباع کے منافی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُرُونِي مَا تَرَكَكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَخُذُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْتَهُوا.

۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ.

۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، نَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ:

۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم چھوڑ دو مجھ سے وہ چیز (جس کا بیان میں نے تم سے نہیں کیا کیونکہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے ہیں اپنے نبیوں پر سوالات و اختلافات کی کثرت کے سبب اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس کو بجالاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو اور جب کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ۔

۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فرمانبرداری کی میری اس نے فرمانبرداری کی اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری اس نے نافرمانی کی اللہ کی۔

۴: ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی

كَانَ ابْنُ عَمْرٍو إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ يَعْذُهُ
وَلَمْ يَقْصُرْ ذُوْنَهُ.

بات سنتے (تو بیان کرتے وقت) نہ تو اس سے بڑھاتے
اور نہ اس سے کچھ کم کرتے۔

۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ
عَيْسَى بْنِ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَفْطَسُ عَنْ
الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ
أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَذْكُرُ الْفَقْرَ وَنَتَخَوَّفُهُ
فَقَالَ الْفَقْرُ تَخَافُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضِبَّنَّ عَلَيْكُمْ
الدُّنْيَا صَبًّا حَتَّى لَا يَبْرِيغَ قَلْبٌ أَحَدِكُمْ إِذَا غَاةَ الْأَهْيَةِ وَإِنَّمَا
اللَّهُ لَقَدْ تَرَكْتَكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلِهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءً
قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ صَدَقَ وَاللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْنَا وَاللَّهُ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلِهَا وَ
نَهَارُهَا سَوَاءً.

۵: حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ تشریف لائے
ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ درآئیں ہم ذکر کر رہے
تھے تنگ دستی کا اور اس سے خوف کر رہے تھے۔ رسول اللہ
نے فرمایا: کیا تم فقر سے ڈر رہے ہو قسم ہے اس کی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً برسادی جائے گی
تمہارے اوپر دنیا یہاں تک کہ کبھی (ٹیڑھا پن) پیدا ہو
جائے گی ہر دل میں تھوڑی بہت۔ جبکہ اللہ کی قسم میں تم کو
ہموار میدان کی سی حالت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کے
دن اور رات برابر ہیں۔ فرمایا ابوالدرداء نے کہ سچ فرمایا
تھا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے ہم کو چھوڑا اللہ کی قسم
ایسی ہموار حالت پر جس کے دن اور رات برابر تھے۔

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي
مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَدَّلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

۶: قرآن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ
ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ (اللہ کی) مدد میں رہے گا
نہیں نقصان پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص جو انہیں رسوا کرنے
کی کوشش کرے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

۷: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ نَصْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ
عُمَيْرِ بْنِ الْأَسْوَدِ، وَكَيْسِرِ بْنِ مُرَّةِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي
قَوَّامَةٌ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا.

۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ
ایک جماعت میری امت میں سے ڈٹی رہے گی اللہ کے
حکم پر ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا جو ان کی مخالفت
کرے گا۔

۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْجَرَّاحُ
بْنُ مَلِيحٍ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدَةَ
الْحَوْلَانِيَّ، وَكَانَ قَدْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۸: ہم سے بیان کیا بکر بن زرعہ نے کہ میں نے ابو عبدہؓ
الحولانی سے سنا ہے جنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ
دونوں قبلوں کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی ہے۔ وہ
فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے

سنا: ہمیشہ اللہ تعالیٰ دین میں ایسے پودے لگاتے رہیں گے جنہیں اپنی فرمانبرداری میں استعمال فرمائیں گے۔

۹: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ کھڑے ہوئے حضرت معاویہؓ خطبہ دینے کے لئے فرمایا: تمہارے علماء کہاں ہیں؟ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قائم ہونے تک ایک جماعت میری امت سے غالب رہے گی لوگوں پر پرواہ نہیں کریں گے اس کی جو ان کو رسوا کرے یا ان کی مدد کرے۔

۱۰: ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری امت میں سے حق پر (اللہ کی طرف سے) مدد کئے جائیں گے۔ نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو جو ان کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔

۱۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آنجناب ﷺ نے ایک لکیر کھینچی دو لکیریں اس لکیر کی دائیں جانب اور کھینچی دو لکیریں اس لکیر کی بائیں جانب۔ پھر رکھا اپنا ہاتھ درمیان والی لکیر پر اور فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: میرے راستہ سیدھا پس اتباع کرو اس کی اور نہ پیروی کرو ایسے راستوں کی جو جدا کر دیں تمہیں اس کے راستے سے۔

پاب: حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کا مقابلہ کرتے والے پر سختی

۱۲: مقدم بن معدیکرب الکندیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ فرمایا: قریب ہے کہ ایک شخص تمکیر لگائے ہوئے ہو اپنے پتنگ

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ اللَّهُ يَغْرِسُ فِي هَذَا الدِّينِ غَرْسًا يَسْتَعْمَلُهُمْ فِي طَاعَتِهِ.

۹: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَطِيبًا فَقَالَ: أَيُّنَ عُلَمَاءُؤُكُمْ؟ أَيُّنَ عُلَمَاءُؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا وَطَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ لَا يَسْأَلُونَ مَنْ حَدَلَهُمْ وَلَا مَنْ نَصَرَهُمْ.

۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ وَالرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ (عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ) ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَالِدًا يَذْكُرُ عَنِ الشُّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَطْنَا وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهِ. ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ فَقَالَ "هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ" ثُمَّ تَلَاهِذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾. [الانعام: ۱۰۳]

۲: بَابُ تَعْظِيمِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّغْلِيظِ عَلَى مَنْ عَارَضَهُ

۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ الْمَقْدَامِ

بْنِ مَعْبُدِ بْنِ كَبْرِ بْنِ الْكِنْدِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِنًا عَلَيَّ أَرِيكَتَيْهِ يَحْدِثُ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِي فَيَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ إِلَّا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْهُ مِثْلَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ.

پربیان کی جائے اس سے میری باتوں میں سے کوئی بات تو وہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جو کچھ ہم پائیں گے اس میں حلال حلال جانیں اسی کو اور جو کچھ ہم پائیں گے اس میں حرام حرام جانیں گے اسی کو۔ خبردار کہ جو کچھ حرام کیا اللہ کے رسول نے اسی طرح ہے جیسے حرام کیا اللہ نے۔

تشریح ☆ اریکہ کی مراد میں بعض محدثین نے فرمایا کہ وہ سریر ہے کہ جو مسہری کے اندر ہو اور بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد تکیہ یا فرش یا مسند جس پر آدمی ٹیک لگائے یا جلوہ گاہ عروس کا۔ اس زمانہ میں صوفیہ یا تکیہ یا بیڈ بھی اس کا مصداق ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے اُن لوگوں کی برائی معلوم ہوتی ہے جو فقط قرآن حکیم پر اعتماد کر کے حدیث رسول اللہ (ﷺ) سے اعراض کرے۔

۱۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، فِي بَيْتِهِ أَنَا سَأَلْتُهُ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ ثُمَّ مَرَفِي الْحَدِيثِ قَالَ: أَوْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا الْفَيْسَ أَخَذَكُمْ مُتَّكِنًا عَلَيَّ أَرِيكَتَيْهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ: لَا أَذْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ.

۱۳: ابورافع سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ تکیہ لگائے ہوئے اپنے پلنگ پر بیٹھا ہو اسکو کوئی ایسا معاملہ پہنچے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا جس سے میں نے روکا ہو تو وہ یوں کہے: میں نہیں جانتا۔ ہم نے اسکو اللہ کی کتاب میں نہیں پایا کہ اسکا اتباع کر لیں۔ ہمیں جو کتاب اللہ میں ملے گا بس اسکا اتباع کریں گے۔

۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ، فَهُوَ رَدٌّ.

۱۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے دین میں ایسی بات کا اضافہ کیا جو اس میں نہیں تو اس کی بات ناقابل قبول ہے۔

تشریح ☆ اس حدیث سے بدعت کی قباحت اور برائی معلوم ہوئی۔ بدعت اور احداث وہ نیا کام جو تین زمانہ مشہور لہا بالخیر یعنی زمانہ نبوی اور زمانہ خلفاء راشدین اور زمانہ تابعین میں خود بھی موجود نہ تھا، نہ اس کا مظہر۔ اور اس کام کو لوگوں نے دین میں داخل کر دیا۔ مثلاً یہ سمجھا کہ اس کے بجالانے سے آخرت میں ثواب ہوگا یا موجب حصول رضاء الہی ہے یا اس سے اجتناب موجب اجر اخروی ہے۔ غرض جو ایسے کام نکالے اس کو آپ نے مردود فرمایا اور فہو رد کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ وہ شخص مردود دوسرے یہ کہ وہ کام مردود ہے اور اس سے تمام بدعتوں کی جڑ کا قلع قمع ہو گیا۔

۱۵: راقم کہتا ہے کہ بخاری شریف میں بھی اس مفہوم کی حدیث آئی میں نے تعلیم ترمذی شریف کے دوران میں حضرت مفتی محمد سعید ڈیروٹی سے خیر المدارس میں سنا کہ ایک شخص (غالباً) عبد اللہ چکڑا لوی رنگ محل کی ایک مسجد میں مفلوج تکیہ پر لیٹا یہ الفاظ دہراتا تھا ایک نے خیال کیا کہ اسے دیکھا جائے۔ چنانچہ دیکھا کہ کہہ رہا تھا: حسینا کتاب اس کو جو بزرگ دیکھنے گئے تھے انہوں نے کہا آپ کی حالت کا صحیح نقشہ بخاری شریف میں آیا ہے تو اس نے خاکم بدہن نے کہا اس کی کہ ”کھوتا جیسا بخاری“ جھوٹی حدیثیں گھڑ گھڑ کر کہتا تھا تو اس بزرگ نے کہا یہ قول کہ بخاری میں وضع کردہ احادیث ہے اس سے ایک ولی کے مراتب تو ہرگز کم نہ ہوئے البتہ اس سے حدیث میں جو نقشہ کھینچا گیا تھا وہ پتہ چلا گیا کہ تمہارے جیسوں کا ہی ہے۔ (عبدالرشید)

۱۵: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک صاحب نے حضرت زبیر سے حضور کے پاس حرة کی کھال (چھوٹی نہر) کے بارے میں جھگڑا کیا جس سے وہ حضرات کھجور کے باغات کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری نے (حضرت زبیر سے) یوں کہا تھا کہ پانی کو کھلا چھوڑ دو تا کہ وہ چلتا رہے انہوں نے انکار کیا۔ جھگڑا رسول اللہ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے فرمایا: زبیر! تم اپنے کھیت کو سیراب کرنے کے بعد بقیہ پانی اپنے پڑوسی کیلئے چھوڑ دیا کرو۔ اس بات پر وہ انصاری غصہ میں آگئے اور کہنے لگے کہ اس لئے کہ یہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ رسول اللہ کے چہرہ انور کا رنگ (غصہ کی وجہ سے) متغیر ہو گیا پھر فرمایا: زبیر! اپنے باغ وغیرہ کو سیراب کرو اور اس وقت تک پانی روکے رکھو جب تک وہ منڈیروں تک بلند نہ ہو جائے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ...﴾ [النساء: ۶۵]

۱۶: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی بندیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے نہ روکو۔ ان کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم تو ان کو ضرور منع کریں گے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شدید غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم ضرور منع کریں گے۔

۱۷: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے متعلق مروی ہے کہ ان کے پاس ان کا بھتیجا بیٹھا ہوا تھا اس نے کنکری بھینکی۔ انہوں نے اسے منع فرمایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ

۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا السَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ: فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرِحَ الْمَاءُ يَمُرُّ فَايُنِي عَلَيْهِ فَأَخْتَصِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ قَالَ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [النساء: ۶۵]

۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ابْنُ لَهُ: إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أَحَدَيْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ؟

۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ تَابِتِ الْجَحْدَرِيُّ وَابْنُ عُمَرَ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

مُغْفَلٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا إِلَى جَنْبِهِ ابْنُ أَخٍ لَهُ فَحَذَفَ فَنَهَا، وَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكِي عُذْوًا وَإِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَ تَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ ابْنُ أَخِيهِ يُحَذِفُ فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا، ثُمَّ عُذْتُ تَحَذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا.

نے اس سے روکا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے (الٹا گزرنے والے کی) آنکھ پھوڑ سکتا ہے اور دانت توڑ سکتا ہے۔ بھتیجے نے پھر وہی حرکت کی۔ فرمانے لگے میں تجھے بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو پھر وہ کام کرتا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

تشریح ☆ (حدیث: ۱۵) وہ شخص جو حضرت زبیرؓ کے ساتھ جھگڑا تھا اس کے نام کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔ قاضی فرماتے ہیں کہ داؤدی نے نقل کیا ہے کہ وہ منافق تھا اور وہ انصار کے کسی قبیلہ سے تعلق کی بناء پر انصاری کہا جاتا ہے۔ حرہ: کنکر پلی ریت کو کہتے ہیں اور یہ نام ہے مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا۔ حضورؐ نے جو دو حکم فرمائے دونوں انصاف پر مبنی تھے۔ پہلا حکم بھی منصفانہ تھا کہ حضرت زبیرؓ گھیت کو اپنی ضرورت کے موافق بیچ لیں، اس کے بعد انصاری کے کھیت پر پانی چھوڑ دیں۔ جب اس نے نافرمانی کی تو آپؐ نے فرمایا: تم اپنا حق پورا لے لو کہ منڈیروں تک پانی بھر جائے۔ (حدیث: ۱۶) یہ معلوم ہوا کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم ہو جانا چاہیے۔ (حدیث: ۱۷) اس سے یہ ہدایت حاصل ہوئی کہ اللہ اور رسول ﷺ کے نافرمانوں اور فاسقوں سے ملاقات ترک کرنا درست ہے تاکہ ان لوگوں کو گناہوں سے نفرت ہو جائے۔ تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو بدعتیوں سے میل جول رکھتے ہیں اور ان کو اپنا دوست بناتے ہیں اور اہل حق سے نفرت کرتے ہیں۔ باقی مذاہب اربعہ حق کی تقلید جائز اور مستحسن عمل ہے، اس حدیث کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۱۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنِي بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّقِيبُ، صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا، مَعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَرْضَ الرُّومِ فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ وَهُمْ يَبْسَايَعُونَ كَسَرَ الذَّهَبِ بِالدَّنَانِيرِ، وَ كَسَرَ الْفِضَّةَ بِالذَّرَاهِمِ، فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ الرِّبَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبَاغُوا الذَّهَبَ إِلَّا مَثَلًا بِمِثْلِ لَا زِيَادَةَ بَيْنَهُمَا وَلَا نِظْرَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا أَرَى الرَّبَّانِي هَذَا إِلَّا مَا كَانَ مِنْ نِظْرَةٍ فَقَالَ عِبَادَةُ

۱۸: رسول اللہ کے ساتھی حضرت عبادہ بن صامتؓ انصاری سرزمین روم میں معاویہؓ کے ساتھ لڑائی میں شریک ہوئے۔ انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سونے کے ٹکڑوں کی دیناروں اور چاندی کے ٹکڑوں کی درہموں کے بدلے خرید و فروخت کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تم سود کھا رہے ہو۔ میں نے جناب رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: سونے کو سونے کے بدلے میں صرف برابر برابر بیچو جس میں نہ تو کمی و زیادتی ہو اور نہ ادھار۔ معاویہؓ نے ان سے کہا اے ابوالولید! میرے نزدیک تو اس میں سود نہیں الا یہ کہ ادھار ہو۔ عبادہؓ نے کہا میں آپ کو رسول اللہ کی بات بتاتا ہوں اور آپ اپنی رائے بیان کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں سے

اُخْبِرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَحَدَّثْتُمْ عَنِّي لَنْ أُخْرَجَنِي اللَّهُ لَا أَسَاكِنُكَ بِأَرْضٍ لَكَ عَلَيَّ فِيهَا امْرَأَةٌ فَلَمَّا قُفِلَ لِحَقِّ بِالْمَدِينَةِ . فَقَالَ لَهُ غَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا أَقْدَمَكَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ وَ مَا قَالَ مِنْ مُسَاكِنَتِهِ فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى أَرْضِكَ فَفَجَّ اللَّهُ أَرْضًا لَسْتُ فِيهَا وَ أَهْلًا لَكَ وَ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا امْرَأَةَ لَكَ عَلَيْهِ وَ أَحْمِلِ النَّاسَ عَلَيَّ مَا قَالَ فَإِنَّهُ هُوَ الْأَمْرُ .

نکلنے کا موقع دیا تو میں آپ کے ساتھ ایسی سرزمین میں نہیں ٹھہروں گا جس کے والی آپ ہوں۔ پھر جب وہ لوٹے تو مدینہ منورہ آئے۔ عمر بن خطابؓ نے ان سے پوچھا اے ابوالولید کس چیز نے آپ کو واپس کیا؟ انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا اور اپنے ٹھہرنے کے متعلق اپنے قول کا بھی تذکرہ کیا۔ عمرؓ نے فرمایا: اے ابوالولید! اسی سرزمین کی طرف لوٹ جائیے اللہ ایسی زمین کو قبیح کریں جس میں آپ نہ ہوں یا آپ جیسے نہ ہوں اور معاویہ کو لکھا کہ آپ کو ان پر کوئی ولایت نہیں لوگوں کو ویسا کرنے کا حکم دیں جیسا انہوں نے فرمایا ہے کیونکہ (دین کا) حکم وہی ہے۔

۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْخَلْدِ الْأَهْلِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ: أَنبَأَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَظَنُّوا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي هُوَ أَهْنَاهُ وَ أَهْدَاهُ وَ أَتَقَاهُ (هَذَا الْمَتْنُ مِمَّا انفرد به المصنف).

۱۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تمہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کوئی بات بتاؤں تو تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا گمان کیا کرو جو ان کے شایان شان صحیح اور پاکیزہ ہو۔ (اس متن کو صرف مصنف نے روایت کیا)۔

۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا فَظَنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْنَاهُ وَ أَهْدَاهُ وَ أَتَقَاهُ .

۲۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات بتاؤں تو تم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا گمان کیا کرو جو ان کے لائق شان درست اور پاکیزہ ہو۔

۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ثنا الْمُقْبِرِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا أَعْرِفَنَّ مَا يُحَدَّثُ أَحَدُكُمْ عَنِّي الْحَدِيثَ وَ هُوَ مُتَكَبِّرٌ عَلَيَّ أَرِيكُمْهُ فَيَقُولُ أَقْرَأَ قُرْآنًا مَا قِيلَ مِنْ قَوْلِ حَسَنِ قَاتَنَا قُلْتُهُ. (هَذَا الْمَتْنُ مِمَّا انفرد به المصنف).

۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے اور وہ پلنگ پر تکیہ لگائے ہوئے یوں کہے کہ صرف قرآن پڑھو۔ کیونکہ جو اچھی بات ہے وہ میری کہی ہوئی ہے۔

۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ ثنا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍ وَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا

۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے بیان فرمایا: اے بھتیجے! جب میں تم کو حضور صلی اللہ

قُلْنَا لَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَبُرْنَا وَ نَسِينَا وَالْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَدِيدٌ.

بوڑھے ہو گئے ہیں اور بھولنے لگے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنا امر شدید ہے۔

۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا أَبُو النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ سَنَةً فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا.

۲۶: عبد اللہ بن ابی السفر فرماتے ہیں کہ میں نے شعبیؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک سال حضرت ابن عمرؓ کے پاس رہا مگر کبھی انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کوئی بات کرتے ہوئے نہیں سنا۔

۲۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانًا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا إِذَا رَكِبْتُمُ الصَّعْبَ وَالذَّلْوُلَ فَهَيِّهَاتُ.

۲۷: طاووسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حدیث حفظ کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بات تو حفظ ہی کی جاتی ہے (یعنی آگے پہنچانے کی نیت سے) مگر جب تم سخت اور کمزور اونٹوں پر سوار ہونے لگو (کنایہ ہے عدم احتیاط سے) تو بے دقت اور دوری ہوگی۔

۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قُرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ إِلَى الْكُوفَةِ وَشِيعِنَا فَمَشَى مَعَنَا إِلَى مَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ صِرَارٌ فَقَالَ آتَدْرُونَ لِمَ مَشَيْتُ مَعَكُمْ قَالَ قُلْنَا لِحَقِّ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لِحَقِّ الْأَنْصَارِ قَالَ لَكِنِّي مَشَيْتُ مَعَكُمْ لِحَدِيثِ آرَدْتُ أَنْ أَحْدِثْكُمْ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ تَحْفَظُوهُ لِمَشَايِي مَعَكُمْ إِنَّكُمْ تَقْدُمُونَ عَلَى قَوْمٍ لِلْقُرْآنِ فِي صُدْرِهِمْ هَزِيزٌ كَهَزِيزِ الْمَرْجَلِ فَإِذَا رَأَوْكُمْ مَدُّوا إِلَيْكُمْ أَعْنَاقَهُمْ وَقَالُوا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَأَقْبَلُوا الرَّوَايَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَنَا شَرِيكُكُمْ الْحَدِيثِ مِنْ أَفْرَادِ الْمُصَنِّفِ.

۲۸: قرظہ بن کعبؒ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے ہمیں کوفہ کی طرف بھیجا اور ہمارے ساتھ خود بھی صرار نامی جگہ تک آئے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو میں تمہارے ساتھ کیوں چلا؟ ہم نے عرض کی رسول اللہ کے اصحاب اور انصار ہونے کی وجہ سے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ اس لئے چلا تا کہ تم سے ایک بات کہوں اور تم اپنے ساتھ میرے چلنے کا لحاظ رکھتے ہوئے اس بات کی حفاظت کرو۔ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے سینے قرآن (کے شوق) سے ایسے ابلیں گے جیسے ہنڈیا۔ جب وہ تمہیں دیکھیں گے تو اپنی گردنیں تمہاری طرف لمبی کریں گے اور کہیں گے محمدؐ کے اصحاب آگئے۔ تم لوگ رسول اللہ کی جانب سے کم احادیث بیان کرنا پھر میں تمہارا شریک ہوں گا۔ (یہ حدیث صرف منصف علیہ الرحمۃ سے منقول ہے)۔

۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ، قَالَ

۲۹: سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک سعد بن مالک کے ساتھ رہا۔ میں نے انہیں

صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَمَا سَمِعْتُهُ جَنَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي طرف سے ایک يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثٍ وَاحِدٍ۔ حدیث بھی بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

تشریح ☆ (حدیث نمبر: ۲۳) ان احادیث میں صحابہ کرام کی احتیاط بیان کی گئی ہے خصوصاً حضرت عمرؓ کی۔ دراصل وہ یہ چاہتے تھے کہ صرف ان احادیث کی روایت کی جائے جن کے متعلق راوی کو پورا اطمینان ہو کہ جو اس نے دیکھا یا سنا ہے وہی کچھ وہ بیان کر رہا ہے۔ چنانچہ بعض مرتبہ کوئی حدیث بیان کر کے آپ مخاطبین سے کہتے کہ جس نے اس حدیث کو خوب اپنے حافظے میں جمایا ہے اُسے چاہیے کہ وہ جہاں جہاں جائے اس حدیث کو بیان کرتا چلا جائے۔ بالکل اسی طرح حافظ ابن عبد البر نے اپنی کتاب جامع بیان ج ۲، ص ۱۲۲ میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے صحابہ بھی روایت کرنے میں بہت محتاط تھے جیسا کہ ابن مسعودؓ کی حدیث باب میں ہے کہ ان پر انتہائی گہرا ہٹ اور پریشانی کی حالت طاری ہو گئی اس لیے کہ صحابہ کرام کے دلوں میں بہت کامل ادب تھا اور خوف و خشیت الہی کا غلبہ تھا۔ آج کے دور میں بہت بے احتیاطی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ ضعیف احادیث سنا کر لوگوں کے عقیدے کمزور کیے جا رہے ہیں اور بعضوں نے تو موضوع اور من گھڑت احادیث لوگوں میں پھیلا کر شروع کر رکھی ہیں۔ ہمارے اسلاف کیا تھے اور ہم کیا ہو گئے۔ اللہم احفظنا۔

نوٹ ☆ صحابہ احادیث بیان کرنے کے سلسلے میں کس قدر محتاط تھے اور حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما بالخصوص اس معاملہ میں کتنا سخت رویہ رکھتے تھے اگر اس سلسلے میں مزید وضاحت مطلوب ہو تو ”مکتبۃ العلم“ ہی کی شائع کردہ کتاب ”حجیت حدیث“ مصنف مناظر احسن گیلانی بے حد مفید رہے گی۔ (ابوساز)

۴: بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَعَمُّدِ الْكُذْبِ عَلَيَّ

پاؤ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

عمداً جھوٹ بولنے کی شدت کا بیان

۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالُوا ثَنَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّوْأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھ پر جھوٹ گھڑا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

تشریح ☆ لغت کے اعتبار سے ہر کلام کو کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں حدیث کہتے ہیں: اقوال رسول (ﷺ) و افعال۔ آپ کے اقوال اور افعال کو حدیث کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث متواتر ہے چنانچہ علماء محدثین نے بیان فرمایا ہے کہ ساٹھ سے زائد صحابہ کرام نے اس کو روایت کیا ہے اور امام نووی نے فرمایا کہ اس کے راوی صحابہ میں سے تقریباً دو سو ہیں۔ ان میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں۔ بہر حال نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت کو بہت زیادہ تاکید فرمائی کہ میری طرف جھوٹ کی نسبت نہ کرو ورنہ دوزخ کا ایندھن بنو گے اور تمہاری نشستیں بجائے جنت میں ہونے کے جہنم میں تیار ہوں گی۔ علم حدیث کتنا عظیم علم ہے اسے یاد کرنا، لوگوں تک پہنچانا، اس پر عمل کرنا باعث نجات اور اخروی ترقی کا ذریعہ ہے۔ اگر گھڑی ہوئی باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی جائیں گی تو ان کا وبال اور عذاب بھی بہت سخت ہوگا۔

۳۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ گھرو کیونکہ مجھ پر جھوٹ گھرنے کا فعل آگ میں داخل کر دے گا۔

۳۲: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمداً بھی ارشاد فرمایا۔ راوی) وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔

۳۵: حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اس منبر پر کہ میری جانب سے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرنے سے بچو۔ جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے اسے چاہئے کہ صحیح یا سچی بات کہے اور جس نے اراداً مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔

۳۶: عبد اللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد زبیر بن العوام سے پوچھا کہ میں نے آپ کو رسول اللہ کی جانب سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود اور فلاں صاحب کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا ان سے جدا

۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنِ زُرَّارَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا ثَنَا شَرِيكَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّ الْكُذِبَ عَلَيَّ يُولِجُ النَّارَ.

۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ ﷺ (حَسْبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا) فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّمِيمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيَّ هَذَا الْمِنْبَرِ أَيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَنِّي فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلْيَقُلْ حَقًّا أَوْ صِدْقًا وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادِ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مَا لِي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْمَعُ بِنِ مَسْعُودٍ وَفَلَانًا

قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقَارِفُهُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَ لَكِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ
كَلِمَةً سَيِّئًا مِنْ كَذِبٍ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلَيْتَبَوَّأُ مَقْعَدَهُ مِنَ
النَّارِ.

نہیں ہوا مگر میں نے ان سے ایک بات سن رکھی ہے (جو روایت حدیث سے مانع ہے) آپ فرماتے تھے جس نے مجھ پر جھوٹ گھڑا اس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

۳۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ
عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلَيْتَبَوَّأُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹی بات گھڑی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔

باب من حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذَبٌ

پہلے: اُس شخص کا بیان جو جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے

۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ
ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى
عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ
يُرَى أَنَّهُ كَذَبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ.

۳۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری جانب سے کوئی بات کہی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

تشریح ☆ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ: یہ لفظ تثنیہ اور جمع دونوں طرح مروی ہے۔ ویسے تثنیہ زیادہ مشہور ہے۔ مراد اس سے مسیلمہ کذاب اور اسود عتسی ہیں، یعنی جس طرح یہ دونوں جھوٹے ہیں اسی طرح وہ شخص بھی جھوٹا ہے جو اپنی طرف سے احادیث گھڑتا ہے۔ اگر اس لفظ کو جمع پڑھیں تو مراد یہ ہوگی کہ وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

نوٹ ☆ مسیلمہ کذاب اور اسود عتسی دو رسالت (ﷺ) کے دو "کذاب" مسیلمہ کذاب نے ایک مرتبہ صحابی رسول کی آیت پڑھنے کے جواب میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ گھڑ کر ہذیان کہی کہ یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں اور نتیجتاً آج تک اُس کے نام کے ساتھ کذاب کالا حقہ لگا چلا آ رہا ہے اور تا قیامت لگا رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ فاتحہ) (ابومعاز)

۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَ كَيْعُحٌ وَ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ
الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ بْنِ
جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ
يَرَى أَنَّهُ كَذَبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ.

۳۹: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے میری طرف سے کوئی بات بیان کی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

۴۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ

۴۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری

عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَوَى عَنِّي حَدِيثَنَا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ .
طرف سے کوئی بات روایت کی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِكَ أَنْبَانَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِيِّ عَنْ شُعْبَةَ . مِثْلَ حَدِيثِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ .
شعبہ سے بھی سرہ بن جندب کی روایت کی مثل روایت منقول ہے۔

۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ .
۴۱: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری طرف سے کوئی بات بیان کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

۶: بَابُ اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

الْمَهْدِيِّينَ

کی پیروی

۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ رِيعِيُّ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي الْمَطَّاعِ قَالَ سَمِعْتُ الْعُرْبَانَ بْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظْنَا مَوْعِظَةً مُوَدِّعَةً فَأَعْهَدَ لَنَا بِعَهْدٍ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبِشِيًّا وَاسْتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِي إِخْتِلَافًا شَدِيدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَالْأُمُورَ الْمُحَدَّثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .
۴۲: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ایسا جامع وعظ کیا کہ دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ نے ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جس طرح رخصت کرنے والا نصیحت کرتا ہے۔ آپ ہم سے کوئی عہد لے لیجئے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کے ڈر کو مضبوطی سے لازم پکڑ لو امیر کا حکم سنا اور ماننا لازم کر لو اگرچہ وہ حبشی غلام ہو۔ عنقریب تم میرے بعد سخت اختلاف دیکھو گے۔ پس تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم کر لینا ان کے طریقہ کو دانتوں سے پکڑ لینا بدعات سے اپنے آپ کو بچانا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

تشریح ☆ اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں مذکور ہیں۔ اول اللہ سے ڈرنا جس کا حکم قرآن مجید میں بھی جگہ جگہ آیا ہے۔ دوسری وصیت یہ فرمائی کہ اللہ کی بات سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کو اتنا ضروری امر سمجھو کہ ایسا شخص تمہارا سربراہ بن جائے جو حبشی غلام ہو تو اس کی بھی فرمانبرداری کرو۔ امیر کی بات سننے اور فرمانبرداری کرنے پر ہی امت کا اجتماع موقوف ہے۔ جب امت اپنے امیر کی فرمانبرداری نہ کرے گی تو آپس میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانبرداری کی سخت تاکید فرمائی۔ تیسری وصیت اس حدیث

مبارک میں یہ فرمائی کہ میرے بعد اختلافات بہت پیدا ہوں گے ان اختلافات سے بچتے رہنا۔ صراطِ مستقیم پر چلنے کی صرف یہی صورت ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر جمے رہنا اور ایسی مضبوطی سے اسے پکڑنا جیسے کسی چیز کو داڑھوں سے مضبوط پکڑتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد خلافت راشدہ کے دور ہی میں (خليفة رابع حضرت علی کے زمانہ خلافت میں) خارجیوں کا ظہور ہوا، جنہوں نے نئے نئے عقائد ایجاد کیے، فتنے بڑھتے رہے۔ قدر یہ فرقہ نکلا، اس نے تقدیر کا انکار کیا۔ روافض نے علیحدہ دین گھڑ لیا اور اہل بیت (علیہم الرحمہ والرضوان) کی طرف ایسے ناپاک عقیدے منسوب کر دیئے۔ معتزلہ نکلے اور اسلام کو نئی شکل میں تبدیل کر کے محدثات الامور اختیار کیے اور ان کے علاوہ بے شمار فرقے اُٹھے حتیٰ کہ ہندوستان میں بھی یہ دبا پھیلی۔ اکبر نے نیا دین جاری کیا جس کا نام دین الہی رکھا جو حقیقت میں دینِ شیطانی تھا۔ آگے چل کر نیچری، چکڑ الوی، قادیانی، رضا خانی اور طرح طرح کے فرقے پیدا ہوئے کہ اللہ کی پناہ۔ ان سب قدیم اور جدید فتنوں اور پارٹیوں سے محفوظ رہنے اور خود کو راہِ مستقیم پر جمائے رکھنے کا صرف ایک طریقہ ہے جس کی حضور نے وصیت فرمائی اور وہ یہ کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر جمے رہنا جو جماعت اس طریقہ پر جمی ہو جس کی حضور نے وصیت فرمائی اور جسے داڑھوں سے پکڑنے کو فرمایا بس وہی اور صرف وہی صراطِ مستقیم پر ہے جو پارٹی نکلے اس کو اسی معیار پر جانچنا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خلفاء راشدین کے طریقے پر ہے یا نیا طریقہ نکالا ہے؟ اگر اس طریقہ سے لپٹے ہوئے ہیں تو اہل باطل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو خلفاء راشدین کی اتباع نصیب فرمائے۔

۴۳ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّوَّاقِ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَالسَّلْمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْعُرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ وَوَعظنا رسول الله صلى الله عليه وسلم موعظة ذرقت منها العيون ووجلت منها القلوب فقلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن هذه لموعظة مودع فماذا تعهد إلينا قال قد تركتكم على البيضاء ليلها كنهاراً لا يزيغ عنها بعدي إلا هالك من يعش منكم فسيري اختلافاً كثيراً فعليكم بما عرفتم من سنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ وعليكم بالطاعة وإن عبداً حبشياً فإنما المؤمن كالجمل الأنف حينما قيد انقاداً.

۴۳: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور دل کانپ اٹھے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) یہ تو رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے۔ آپ ہم سے کسی چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں تم کو ایسی صاف ہموار زمین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔ اس سے وہ بٹے گا جو ہلاک ہونے والا ہوگا۔ جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ عنقریب شدید اختلاف دیکھے گا۔ تم پر میرا طریقہ اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کا طریقہ لازم ہے اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا اور تم پر اطاعت امیر لازم ہے خواہ وہ حبشی غلام ہو کیونکہ مؤمن تکمیل ڈالنے اونٹ کی طرح ہوتا ہے جیسے چلایا جاتا ہے اطاعت کرتا ہے۔

۴۴: حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں جامع نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عرابض رضی اللہ عنہ نے پہلی کی مثل روایت ذکر کی۔

پاؤں: بدعت اور جھگڑے سے بچنے کا بیان
۴۵: جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے جب رسول اللہ خطاب فرماتے تو آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا گویا کہ کسی لشکر سے خوف دلا رہے ہوں۔ فرماتے تمہاری صبح ایسی ہے تمہاری شام ایسی ہے (ایسی ہوگی) اور فرماتے کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں اور انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے۔ پھر فرماتے اما بعد! سب سے بہتر امر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے سب سے بدترین کام دین میں نئی باتوں کا پیدا کرنا ہے اور ہر نئی بات گمراہی ہے اور فرماتے تھے جس شخص نے بعد وفات مال چھوڑا وہ اسکے ورثاء کا ہے اور جس نے قرض یا عیال چھوڑے وہ میرے ذمہ ہے۔

۴۶: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: دو چیزیں ہیں ایک کلام اور دوسرا طریقہ۔ پس سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ خبردار نئی باتوں سے بچنا کیونکہ بدترین کام دین میں نئی چیزیں پیدا کرنا ہے جبکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ دھیان رکھنا کہ طویل طویل امیدیں باندھنے نہ لگ جانا مبادا تمہارے دل سخت ہو جائیں خبردار وہ آنے والی (موت) قریب ہے دور تو وہ چیز ہے جو پیش آنے والی نہیں ہے۔ آگاہ رہو بد بخت وہ ہے جو

۴۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَنَّا عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ الصَّاحِ الْمِسْمَعِيُّ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ الْعَرَبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّحِجِهِ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ.

۷: بَابُ اجْتِنَابِ الْبِدْعِ وَالْجَدَلِ

۴۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَ عَلَا صَوْتُهُ وَ اشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْدِرٌ رَجِيْشٌ يَقُولُ صَبَحَكُمْ مَسَاكُمُ وَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ يَقْرُنُ بَيْنَ إِضْبَعِيهِ السَّبَابَةِ الْوُسْطَى ثُمَّ يَقُولُ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْأُمُورِ كِتَابُ اللَّهِ وَ خَيْرُ الْهَدْيِ هَذَا مِنْ مُحَمَّدٍ وَ شَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَهِلْهُ وَ مَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَعَلَى وَ الْوَالِي.

۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونِ الْمَدَنِيُّ أَبُو عُبَيْدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا هُمَا الثَّنَائِنِ الْكَلَامُ وَ الْهَدْيُ فَاحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَ أَحْسَنُ الْهَدْيِ هَذَا مِنْ مُحَمَّدٍ إِلَّا وَ آيَاتِكُمْ وَ مُحَدَّثَاتُ الْأُمُورِ فَإِنَّ شَرَّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ إِلَّا لَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَتَقْسُوا قُلُوبَكُمْ إِلَّا إِنْ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ وَ إِنَّمَا

ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو گیا اور خوش بخت ہے وہ شخص جو اپنے غیر سے نصیحت حاصل کرے۔ خبردار مومن مسلمان کے ساتھ قتال کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق ہے۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے آگاہ رہو اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ جھوٹ نہ سنجیدگی کی حالت میں جائز ہے نہ ہنسی مذاق میں کوئی شخص اپنے بچے سے ایسا وعدہ نہ کرے کہ پھر اسے پورا نہ کرے کیونکہ جھوٹ نافرمانی تک لے جاتا ہے اور نافرمانی جہنم تک لے جاتی ہے اور سچ نیکی تک لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور سچے شخص کیلئے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ کہا بھلائی کی جبکہ جھوٹے کیلئے کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اور نافرمانی کی۔ خبردار بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

الْبَعِيدُ مَا لَيْسَ بَاتٍ آلا إِنَّمَا الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بطنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بِغَيْرِهِ آلا إِنَّ قِتَالَ الْمُؤْمِنِ كُفْرًا وَسَبَابُهُ فُسُوقٌ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ آلا وَ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ بِالْحَيْدِ وَلَا بِالْهَزْلِ وَلَا يَعِيدُ الرَّجُلَ صَبِيَةً ثُمَّ لَا يَفِي لَهُ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ صَدَقَ وَبَرَّ وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ كَذَبَ وَفَجَرَ آلا وَإِنَّ الْعَبْدَ يَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا.

(ضعيف)

۴۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ.....﴾ ”اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی بعض آیات ان میں سے محکمات ہیں وہ ام الكتاب ہیں اور دوسری تشابہات ہیں“ تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو آیات تشابہات میں جھگڑ رہے ہوں تو (سمجھ لو) یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ (عزوجل) نے مراد لئے ہیں ان سے بچنا۔

۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَدَّاشٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ إِلَى قَوْلِهِ وَ مَا يَدُّ تُكْرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ [آل عمران: ۷] فَقَالَ: ”يَا عَائِشَةُ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ فَهُمْ الَّذِينَ عَنَاهُمْ اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ“

۴۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی قوم ہدایت ملنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر وہ جو جھگڑے میں مبتلا کئے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَ حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا

الْجَدَلُ ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ﴾
یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ﴾ [الزخرف: ۵۸]

۴۹: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو هَاشِمٍ ابْنِ أَبِي خَدَّاشٍ الْمُوصَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحْصَنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عُبَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّبَلِيِّ عَنْ خَدِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

۴۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحب بدعت کا اللہ تعالیٰ روزہ، نماز، صدقہ، حج، عمرہ، جہاد، فرض، نفل (غرض کوئی بھی نیک عمل) قبول نہیں فرماتے۔ وہ (بدعتی شخص) اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح بال آٹے سے نکل جاتا ہے۔

۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْخِطَّاطُ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبِي اللَّهِ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلُ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بِدْعَتَهُ.

۵۰: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس وقت تک بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں جب تک وہ بدعت نہ چھوڑے۔

۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْإِبْرَاهِيمِ الدَّمَشَقِيُّ وَهَرُونَ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكُذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ قَصْرٌ فِي رَيْضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحَقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسْطِهَا وَمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَغْلَاهَا.

۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ کو باطل سمجھ کر ترک کر دے اس کے لئے اطراف جنت میں محل تیار کیا جائے گا اور جو جھگڑے کو چھوڑ دے گا۔ درآ خنالیکہ وہ حق پر ہو اس کے لئے وسط جنت میں محل بنایا جائے گا اور جو اپنے اخلاق اچھے کرے گا اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں محل تیار کیا جائے گا۔

تشریح ☆ (حدیث: ۴۵) اس باب کی احادیث میں بدعات اور جدال سے بچنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ بدعات کو بدترین کام فرمایا۔ بدعت دین میں نئی ایجاد کا نام ہے۔ پس ہر وہ چیز جو گھڑی گئی ہو مگر دین نہ سمجھی جائے وہ بدعت نہیں کہلائے گی اور اسی طرح وہ ملبوسات یا دنیاوی معاش سے متعلق چیزیں (مثلاً کھانے، اوزار اور آلات وغیرہ بھی) جن سے نبی نہ فرمائی گئی ہو بدعت نہ ہوں گی۔ اس اصطلاحی مذموم سہمی کا اطلاق بدعت کی تمام قسموں پر ہوتا ہے۔ اصطلاحی بدعت کی اقسام۔ قسم اول: اعتقادی بدعت۔ جیسے شرک کی تمام قسمیں۔ ۲: قسم دوم: قولی بدعت۔ جیسے شریکے کلمات، نو ایجاد شریکے وظائف اور اوداد۔ ۳: قسم سوم: فعلی بدعت۔ جیسے مبتدعین کے میلاد، عرس، میلے کسی کے مرنے پر تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ مردہ گھڑے ہوئے افعال۔ ۴: قسم چہارم۔ بدعت فی الشرک۔ جیسے وہ تمام قولی اور فعلی سنتیں جن

کے ترک (چھوڑنے) کو دین سمجھ لیا گیا ہو اور اگر ان سنتوں کو سستی اور کاہلی کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہو تو اسے گناہ کہتے ہیں بدعت نہ کہا جائے گا۔ بدعت اعتقاد یہی کی بعض قسمیں تو بالکل کفر ہیں اور بعض قسمیں گو کفر نہیں تاہم وہ ہر گناہ کبیرہ سے حتیٰ کہ قتل و زنا سے بڑھ کر گناہ ہیں اور اس قسم کی بدعتوں سے صرف کفر بڑا گناہ ہے۔ اس لیے کہ بدعت کرنے والا یہ دل میں خیال کرتا ہے کہ دین مکمل نہیں ہے بلکہ میں نے دین کامل کر دیا۔ یہ اللہ کی توفیق ہے اور بدعت کرنے والا رسول اللہ ﷺ کی تنقیص کرتا ہے۔ اس لیے کہ اس کا خیال ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا رخیہ کو چھوڑ دیا تھا بالکل اسی طرح امام مالک، علامہ ابن قیم اور علامہ شاطبی فرماتے ہیں کہ مبتدع حضور ﷺ کی تنقیص کرتا ہے اور مبتدع (بدعت کرنے والا) بدعت کر کے صحابہ کرام اور سلف صالحین کی توہین کرتا ہے اور بدعت کرنے والا ایک نئے موجد کی حیثیت سے سامنے آتا ہے۔ بدعت کے نقصان بے شمار ہیں اور بدعات پیدا ہوتی ہیں من گھڑت روایات اور ان جیسی دوسری چیزوں سے۔ جیسے حکایتیں، خواب اور اشعار وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی خدا پرست علماء کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعات اور اہل دق کے ساتھ جھگڑنے سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے گناہ کے کاموں سے بھی دُور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ان میں سے جھوٹ اور مسلمان کو گالی دینا اور اس کے ساتھ قتال کرنا، یہ سب کام جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں سچ نیکی کا ذریعہ ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ (حدیث: ۴۹) میں بدعت کا بڑا نقصان بیان فرمایا کہ بدعت سے نماز، روزہ، حج، عبادت، فرض اور نقلی کوئی قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرتی اور واقعی ایمان میں خلل ڈالنے والی چیز بدعت ہے۔ اس باب میں بعض احادیث ضعیف ہیں۔

پاب: (دین میں) عقل لڑانے سے

احتراز کا بیان

۸: بَابُ اجْتِنَابِ الرَّأْيِ

وَالْقِيَاسِ

۵۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو انتزاعاً قبض نہیں فرمائیں گے کہ اسے لوگوں سے چھین لیں بلکہ علماء کو قبض کرنے کے ساتھ علم کو قبض فرمائیں گے جب کسی عالم کو اللہ باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جہلاء کو سردار بنا لیں گے ان جہلاء سے سوالات کئے جائیں گے وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بغیر ثبوت

۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِذْرِيسٍ وَعَبْدَةُ وَ اَبُو مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَ شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اَنْتَزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَ لٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَاِذَا لَمْ يَبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسْتَلُوا فَافْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَ اَضَلُّوا.

۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَسِيٍّ اَثُوْبَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيءٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِيءٍ

الخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أُجِبِيَ بِفُتْيَا غَيْرِ نَبَتْ فَإِنَّمَا أَلَمَهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ.

۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدِيُّ حَدَّثَنِي رَشْدِيُّ بْنُ سَعْدٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ أَنْعَمٍ هُوَ الْإِفْرِيقِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ فَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ (ضعيف)

۵۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ نَسِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ لَا تَقْضِينَ وَلَا تَقْضِلْنَ إِلَّا بِمَا تَعْلَمْنَ وَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْكَ أَمْرٌ فَكَيْفَ حَتَّى تَبَيَّنَهُ أَوْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فِيهِ.

(هذا المتن مما انفرد به المصنف)

۵۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كُبَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَمْ يَزَلْ أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُعْتَدِلًا حَتَّى نَشَأَ فِيهِمُ الْمُؤَلَّدُونَ أَبْنَاءَ سُبَايَا الْأُمَمِ فَقَالُوا بِالرَّأْيِ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.

(و في الزوائد اسناده ضعيف)

تشریح ☆ اس باب میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کی مذمت بیان کی گئی ہے دوسری حدیث میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کا وبال فتویٰ دینے والے پر بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے قیاس پر نکیر فرمائی اور اس کو ان کی گمراہی کا سبب قرار دیا ہے مگر اس روایت ہی میں اس کا جواب موجود ہے۔ ابناء سبایا (لوئڈی کی اولاد) سے مراد غیر تربیت یافتہ اور نا حقیقت شناس لوگ ہیں جنہیں علمی، فکری زندگی میں کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا اسکے باوجود وہ اپنی کم ظرفی سے خود کو غیر معمولی حیثیت و صلاحیت کا مالک سمجھنے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ایسے لوگ قیاس کرنے لگیں تو اس کا نتیجہ گمراہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ ایسے قیاس کے بارہ میں صحابہؓ کے اقوال بھی

کے فتویٰ دیا جائے اس کا گناہ اس پر ہے جس نے اس کو فتویٰ دیا۔

۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین طرح کے ہیں جو ان کے علاوہ ہے وہ زائد ہے ایک آیت محکم دوسرے سنت متداولہ تیسرے میراث کے احکام۔

۵۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: صرف اسی کے مطابق فیصلہ کرنا، جتنا تم جانتے ہو۔ جس چیز میں تمہیں اشکال واقع ہو جائے تو توقف کرنا (یعنی تحقیق کرنا) یہاں تک کہ معاملہ کو واضح کر لو یا اس کے بارے میں مجھے لکھ دو۔

۵۶: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل کا معاملہ درست چلتا رہا۔ یہاں تک کہ ان میں قیدی عورتوں کی اولاد پھل پھول گئی۔ انہوں نے اپنی رائے سے (اس اولاد کے متعلق) فتوے دینا شروع کر دیے خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگ کو بھی گمراہ کیا۔

موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے ایک موقع پر فرمایا: کونسا آسمان مجھے اپنے زیر سایہ رکھے گا اور کون سی زمین مجھے اٹھائے گی جب میں اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہوں گا اور حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ خود کو اصحابِ رائے سے بچاؤ وہ سنت کے دشمن ہیں، حدیث محفوظ رکھنے سے عاجز ہیں اس لیے اپنی رائے سے کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ اگر دین قیاس سے حاصل کیا جاتا تو موزے کے نیچے کے حصے پر مسح کرنا اور پر کے حصہ پر مسح کرنے سے زیادہ بہتر ہوتا۔ ان ارشادات صحابہ کرامؓ کا مقصد اور غرض قیاس کی مخالفت سے احتیاط ہے کہ ہر کس و ناکس اس کا مدعی نہ بن جائے۔ کیونکہ ایک قیاس تو شرعی حجت ہے اور اس کے حجت ہونے پر تمام امت کا اتفاق ہے اور قرآن حکیم سے بھی ثبوت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اے عقلمندو! قیاس کرو اور حدیث سے بھی ثابت ہے کہ حضورؐ نے جب حضرت معاذؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ دونوں کو یمن کے ایک ایک علاقہ کا قاضی بنا کر بھیجا تھا اور دونوں سے دریافت کیا تھا کہ فیصلہ کس طرح کرو گے تو آپ کے استفسار کے جواب میں دونوں نے عرض کیا تھا کہ جب ہم سنت میں حکم نہ پائیں تو ایک معاملہ کو دوسرے پر قیاس کریں گے اور جو فیصلہ حق سے قریب تر ہوگا اس پر عمل کریں گے۔ آپ نے فرمایا: تم دونوں کی رائے درست ہے۔ اسی طرح نسائی سے روایت ہے کہ ایک شخص کونہا کی حاجت ہوگئی اس نے نماز نہیں پڑھی اور آپ کے سامنے اس قصہ کو ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا، پھر ایک اور کو غسل کی حاجت ہوگئی اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی اور آپ ﷺ کو آگاہ کیا، آپ نے اس کو بھی یہی فرمایا کہ تو نے ٹھیک کیا۔ اس سے جواز قیاس صاف ظاہر ہے کیونکہ اگر ان کو نص کی اطلاع ہوتی تو پھر بعد از عمل سوال کی ضرورت ہی نہ تھی۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے قیاس پر عمل کر کے اطلاع دی اور آپ نے دونوں کی تحسین و تصویب فرمائی اور یہ بات مسلم ہے کہ کسی امر کو نکر شارع علیہ السلام کا رد و انکار نہ فرمانا بالخصوص تصریحاً اس امر کی مشروعیت کا اثبات فرمانا شرعی دلیل ہے اور اس کی صحت پر یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ کے زمانہ میں صحابہ کرام نے قیاس کیا اور آپ نے اس کو جائز رکھا۔ ابوداؤد اور نسائی وغیرہ کتب حدیث میں اور بہت سی روایات موجود ہیں جو قیاس کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ تعجب ہے بعض لوگوں پر کہ احادیث سے ائمہ مجتہدین کی تقلید اور ان کے مقلدین پر طعن کرتے ہیں۔ اللہ پاک تعصب سے بچائے۔ وگرنہ کل روز قیامت معلوم ہو جائے کہ تقلید ائمہ و مجتہدین کرام کی رحمہم اللہ علم ہے یا جہل؟

تمام ائمہ کرام کا اجماع ہے کہ دلائل حقہ چار ہیں: (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول (ﷺ) (۳) اجماع امت (۴) قیاس۔ قیاس شرعی کا انکار کرنا اور مقلدین کو متعصب کہنا کونسی خدمت حدیث ہے۔

پاب: ایمان کا بیان

۹: بَابُ فِي الْإِيمَانِ

۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِيسِيُّ، فَنَا وَكَيْعُ فَنَا
سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسِتُّونَ أَوْ سَبْعُونَ بَابًا إِذَا هَا إِمَاتَةُ الْأَذَى
عَنِ الطَّرِيقِ وَارْفَهُمَا قَوْلٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ

۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے کچھ اوپر ساٹھ یا ستر باب ہیں سب سے کم تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹانا اور سب سے زیادہ اور ارفع لا الہ الا اللہ کا کہنا ہے اور حیا (بھی) ایمان کا

مِنَ الْإِيمَانِ.

حصہ ہے۔

اسی طرح کی روایت ابو بکر بن ابی شیبہ کی سند

سے بھی منقول ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ
الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ ثنا
جَرِيرٌ عَنْ سَهْلٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

۵۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی
کو حیا کے ترک کی نصیحت کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: حیا
تو ایمان کا حصہ ہے۔

۵۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يَزِيدٍ قَالَ ثنا سفيان عن الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَعْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ إِنَّ
الْحَيَاءَ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.

۵۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت
میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے
دانے برابر بھی تکبر موجود ہے اور جہنم میں وہ شخص بھی
(ہرگز) داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر
بھی ایمان ہے۔

۵۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنِ
الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثنا سَعِيدُ بْنُ
مُسْلَمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابِرَاهِيمَ عَنِ عَلْقَمَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي
قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ.

۶۰: ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب
اللہ مؤمنین کو آگ سے خلاصی دے گا اور وہ مامون ہو جائیں گے
تو تم میں سے کوئی دنیا میں اس طرح اپنے ساتھی کیلئے حق کے
بارے میں اس طرح نہ جھگڑا ہوگا جس طرح مؤمنین اپنے
پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جھگڑیں گے
جو آگ میں داخل کئے جا چکے ہوں گے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: وہ
لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائی ہمارے
ساتھ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے حج کرتے تھے آپ
نے انکو جہنم میں داخل فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ
اور جن کو تم ان میں سے پہچانتے ہو نکال لو۔ وہ انکے پاس
آئیں گے اور انکو ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے آگ نے

۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَصَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ وَآمَنُوا
فَمَا مُجَادَلَةٌ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا
أَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ
أَدْخَلُوا النَّارَ قَالَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَ
يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُحْجُونَ مَعَنَا وَيُحُجُّونَ مَعَنَا فَاذْخَلْتَهُمْ
النَّارَ فَيَقُولُ أَذْهَبُوا فَأَخْرَجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ فَيَأْتُونَهُمْ
فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُورِهِمْ لَا تَأْكُلُ النَّارُ صُورَهُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ
أَجَدْتَهُ النَّارَ إِلَى أَنْصَافِ سَاقِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَجَدْتَهُ إِلَى

ان کی صورتوں کو نہ کھایا ہوگا۔ بعض ان میں سے وہ ہوں گے جن کو آگ نے نصف پنڈلی تک پکڑ رکھا ہوگا بعض وہ ہوں گے جن کو گھٹنے تک پکڑا ہوگا۔ وہ مؤمنین ان کو نکال لیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے ان کو نکال لیا جن کا تو نے ہم کو حکم دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائیے اسکو بھی نکال لو جسکے دل میں نصف دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے جو اسکو سچ نہ جانے وہ قرآن کی یہ آیت پڑھ لے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾

كَعْبِيهِ فَيُخْرِجُونَهُمْ، فَيَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ قَدِ امْرَأَتِنَا ثُمَّ يَقُولُ أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزُنْ دِينَارٍ مِنَ الْإِيمَانِ ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزُنْ نِصْفِ دِينَارٍ ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ هَذَا فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يَضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

[النساء: ۴۰]

۶۱: حضرت جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نوجوانی کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہم نے ایمان سیکھا قبل اس کے کہ قرآن سیکھیں پھر ہم نے قرآن سیکھا اس کی وجہ سے ہم ایمان میں بڑھ گئے۔

۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَرَاوِرَةٌ فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ فَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَأَرَادَ دُنَا بِهِ إِيْمَانًا. (اسنادہ صحیح و رجال ثقات)

۶۲: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے دو گروہوں کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے ایک مرجیہ دوسرے قدریہ۔

۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَزَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنَ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمُرْجِيَّةُ وَالْقَدْرِيَّةُ. (ضعيف)

۶۳: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی انتہائی سفید کپڑوں اور خوب سیاہ بالوں والا آیا۔ اس پر سفر کا کچھ اثر محسوس نہیں ہوتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ وہ شخص حضورؐ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے رسول اللہؐ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ زانوں پر رکھ لئے۔ پھر کہنے لگا: اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی

۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدٌ بِيَاضِ الْبَيَاضِ شَدِيدٌ سَوَادِ شَعْرِ الرَّاسِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ سَفَرٍ وَلَا يَعْرِفُهُ مِمَّا أَحَدٌ قَالَ فَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدْرَكَ كَتِفَهُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَ

وَضَعُ يَدَيْهِ فَحَدِيثُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: " شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَ أَقَامُ الصَّلَاةَ وَ آتَيْتُ الزَّكَاةَ وَ صَوْمُ رَمَضَانَ وَ حَجَّ الْبَيْتِ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ " أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ رُسُلِهِ وَ كُتُبِهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْقَدْرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ " قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللهُ كَمَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَأْتَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَبَّنَهَا (قَالَ وَ كَيْفَ يَعْنِي تَلِدُ الْعَجَمُ الْعَرَبَ) وَ أَنْ تَرَى الْجُفَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءِ الشَّاةِ يَطْطَاوُلُونَ فِي الْبِنَاءِ " قَالَ ثُمَّ قَالَ فَلَقِينِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثِ أَتَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ؟ " قُلْنَا اللهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يَعْلَمُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ

گوای دینا نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس شخص نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ عمر فرماتے ہیں کہ ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا یہ کہ تو اللہ پر اسکے فرشتوں پر اسکی نازل کردہ کتابوں پر اسکے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا سوال بھی خود کرتا ہے اور جواب کی تصدیق بھی خود کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمد احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے (اور اس سے کم درجہ یہ ہے) کہ اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے سوال کیا۔ قیامت کب واقع ہوگی۔ آپ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا اسکی علامات کیا ہیں؟ آپ نے جواب دیا: یہ کہ لوٹنی اپنے سردار کو جنے (وکیع) کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ بحی باندیاں عربوں کی اولاد جنیں) اور یہ کہ تو دیکھے ننگے جسم، ننگے پاؤں چرواہوں کو کہ وہ تقاخر کریں بڑے بڑے محلات بنانے میں۔ عمر فرماتے ہیں کہ پھر آپ مجھے تین دن کے بعد ملے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ جبریل تھے تم کو تمہارے دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔ ۶۳: ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ایک دن لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے، انکے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالیٰ اسکے فرشتوں اسکی کتابوں اسکے رسولوں اور (موت

۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَارِذًا النَّاسِ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے بعد) اسکی ملاقات پر ایمان لائے اور قیامت کے دن زندہ ہونے پر ایمان لائے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، فرض نماز کو قائم کرے، فرض کی گئی زکوٰۃ کو ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! قیامت کب واقع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: پوچھے جانے والے کو پوچھنے والے سے زیادہ معلوم نہیں۔ لیکن میں تم سے اسکی علامات بیان کر دیتا ہوں جب لوٹدی اپنی سیدہ کو جنے تو یہ اس (قیامت) کی علامات میں سے ہے اور جب بکریوں کو چرانے والے عمارتوں میں تقاخر کرنے لگیں تو یہ اسکی علامات میں سے ہے (قیامت کے وقوع کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیات تلاوت

فرمائیں: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ...﴾

۶۵: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان معرفتِ قلب کا نام ہے، زبان سے کہنے اور اعضا سے عمل کرنے کا نام ہے۔

ابو الصلت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سند کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ سند مجنون پر پڑھی جائے تو وہ تندرست ہو جائے۔

۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے

مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ "أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ" قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ "أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَتَمُكِّنُ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ" قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ "أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ" قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ "مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأَخْبِتُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبَيْتَانِ فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يُعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ فَتَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾

[لقمن: ۳۴]

۶۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا تَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحِ أَبِي الصَّلْتِ الْهُدَوِيُّ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَعْيَانِ" قَالَ أَبُو الصَّلْتِ لَوْ قَرِئَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَلَيَّ مَجْنُونٍ لَبُرَأْتُ (اسنادہ ضیف بضعف ابی الصلت)

۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا

بھائی کیلئے (راوی کہتے ہیں یا فرمایا اپنے پڑوسی کیلئے) بھی وہ ہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے بچے، والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو تو کیا میں تم کو ایسی چیز پر دست نہ کر دوں کہ جب تم اسکو کرو گے آپس میں محبوب ہو جاؤ گے۔ اپنے درمیان سلام کو پھیلادو۔

۶۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے۔

۷۰: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا: جو دنیا سے اس حال میں جدا ہو کہ ایک اللہ کے لئے اخلاص کرنے والا اور اس کا شریک ٹھہرائے بغیر اس کی عبادت کرنے والا ہو اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر دنیا سے جدا ہوا ہو تو وہ اس حال میں مرا کہ اللہ اس سے راضی ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اللہ کا دین ہے جس کو رسول اللہ لے کر آئے اور اپنے

يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ (أَوْ قَالَ لِجَارِهِ) مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكَيْفٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تُحَابِبُوا أَوْ لَا أَذَلَّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفَشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ "

۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا عَفَّانُ تَنَا شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، تَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " سَبَّابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ "

۷۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ تَنَا أَبُو أَحْمَدُ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلَّهِ وَرَحَدَهُ وَعِبَادَتِهِ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاقَامَ الصَّلَاةَ وَابْتِئَاءَ الزُّكُوتِ مَاتَ وَاللَّهُ عَنْهُ رَاضٍ "

(فی الزوائد : هذا اسناد ضعيف)

قَالَ أَنَسٌ وَهُوَ دِينُ اللَّهِ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ

الرُّسُلُ وَبَلَّغُوهُ عَنْ رَبِّهِمْ قَبْلَ هَرَجِ الْأَحَادِيثِ وَاخْتِلَافِ الْأَهْوَاءِ.

پروردگار کی طرف سے اس کو پہنچا دیا باتوں کے پھیل جانے اور خواہشات کے مختلف ہو جانے سے پہلے۔

وَتَصْدِيقِ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي آخِرِمَا نَزَلَ يَقُولُ اللَّهُ ﴿فَإِنْ تَابُوا﴾ قَالَ خَلَعَ الْأَوْثَانَ وَعِبَادَتِهَا ﴿وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ﴾

اور اسکی تصدیق کتاب اللہ کے اس حصہ میں ہے جو آخر میں نازل ہوا۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿فَإِنْ تَابُوا﴾ (حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مراد بتوں اور ان کی عبادت کا

چھوڑنا ہے): ﴿وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ...﴾ [التوبة: ۵]

دوسری آیت میں فرمایا کہ اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

وَقَالَ فِي آيَةِ أُخْرَى ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ﴾ [التوبة: ۱۱۰]

أَبُو حَاتِمٍ فَرَمَاتِي هُنَّ كِهْ حَضْرَتِ رَيْبِجِ بِنِ اِنْسِ كِي وَاسِطَةِ سِي هِي اِسْ طَرَحِ كِي رَوَايَتِ مَقْضُولِ هِي۔

ابو حاتم فرماتے ہیں کہ حضرت ربيع بن انس کے واسطے سے بھی اس طرح کی روایت منقول ہے۔

۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثنا عبيد الله بن موسى العنسي ثنا أبو جعفر الرازي عن الربيع بن أنس مثله. (ضعيف)

۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، ثنا أَبُو النَّضْرِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ عَنِ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ“

(هرج الاحاديث) كثرتها واختلاطها

۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَمِيدُ بْنُ بَهْرَامٍ عَنِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”أَمَرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ“

۷۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔

۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّيْثِيُّ، ثَنَا نِزَارُ بْنُ حَيَّانَ عَنِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”صُنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ أَهْلُ الْأَرْجَاءِ وَأَهْلُ الْقَدَرِ“

۷۳: حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ایک اہل ارجا (مرجمہ) دوسرے اہل قدر (قدریہ)

۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبُخَارِيُّ سَعِيدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ تَنَا
 الْهَيْثُمُ بْنُ خَارِجَةَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنْ
 عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
 الْإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ.

۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان بڑھتا اور کم
 ہوتا ہے۔

(فی الزوائد اسنادہ ہذا الحدیث ضعیف) یہ حدیث ضعیف ہے۔

۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبُخَارِيُّ تَنَا الْهَيْثُمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
 عَنْ جَرِيرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَارِثِ أَظْنَهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي
 الدَّرْدَاءِ قَالَ الْإِيمَانُ يَزْدَادُ وَيَنْقُصُ.

۷۵: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

تشریح ☆ (حدیث: ۷۴) ایمان کو ایمان اس لیے کہتے ہیں کہ مؤمن اپنے ایمان کی وجہ سے اپنے آپ کو دوزخ
 سے امن دیتا ہے۔ ایمان کا معنی یقین کے ہیں۔ ایمان کے ساتھ یا ستر سے زیادہ دروازے ہیں۔ بضع کے مختلف معانی
 ہیں: (۱) تین سے لے کر دس تک کے درمیان عدد اس کا مصداق ہیں (۲) شروع سے دس تک (۳) شروع سے نو تک
 (۴) دو سے دس تک (۵) اس کا مصداق سات ہے اور یہ آخری قول راجح ہے کیونکہ بعض روایات میں سب سے سبوعون بھی آیا
 ہے۔ پھر علامہ عینی کی تحقیق کے مطابق ان شعبوں کی تفصیل یوں ہے کہ بے شعبے کچھ دل سے متعلق ہیں۔ کچھ زبان سے
 کچھ جوارح اور اعضاء سے متعلق ہیں۔ دل سے متعلق شعبے تیس ہیں: (۱) ایمان بذات اللہ و صفات یعنی اللہ کی ذات اور
 اس کی صفات پر ایمان لانا (۲) عالم کے حدود پر ایمان (۳) ملائکہ پر ایمان لانا (۴) کتابوں پر ایمان لانا (۵) رسولوں پر
 ایمان لانا (۶) تقدیر پر ایمان لانا (۷) قیامت پر ایمان لانا (۸) ایمان بالجنۃ (۹) جہنم پر ایمان لانا (۱۰) اللہ تعالیٰ سے
 محبت (۱۱) اللہ ہی کے لیے محبت اور بغض رکھنا (۱۲) نبی سے محبت رکھنا (۱۳) الاخلاص (۱۴) توبہ (۱۵) خوف (۱۶) امید
 (۱۷) مایوسی کا چھوڑنا (۱۸) شکر (۱۹) وعدہ پورا کرنا (۲۰) صبر (۲۱) تواضع (۲۲) رحمت و شفقت (۲۳) رضا بر قضاء یعنی اللہ
 تعالیٰ کی طرف سے جو پیش آئے اس پر راضی رہنا (۲۴) توکل (۲۵) خود بینی اور خود پسندی کو چھوڑنا (۲۶) حسد کو چھوڑنا
 (۲۷) حسد یعنی ولی دشمنی کو چھوڑنا (۲۸) ہر ناجائز عمل کو چھوڑنا (۲۹) بدظنی کو ترک کرنا (۳۰) حب جاہ و حب مال یعنی مال کی
 محبت اور شہرت کی محبت کو چھوڑنا۔ زبان سے متعلق شعبے سات ہیں: (۱) حکم توحید پڑھتے رہنا (۲) تلاوت قرآن پاک
 (۳) علم دین حاصل کرنا (۴) علم دین دوسروں کو پڑھانا (۵) دعا مانگنا (۶) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا (۷) لغو اور فضولیات سے
 زبان کو بچانا۔ جوارح سے متعلق شعبے۔ ان کی پھر تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم اپنی ذات کے متعلق: (۱) طہارت بدنیہ
 (۲) نماز قائم کرنا (۳) اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا (۴) روزہ (۵) حج اور عمرہ (۶) اعتکاف کرنا (۷) لیلیۃ القدر تلاش کرنا
 (۸) نذر پوری کرنا (۹) قسم کی حفاظت کرنا تا کہ نہ ٹوٹے (۱۰) کفارہ ادا کرنا قسم کا ہو یا روزہ توڑنے کا یا کسی اور قسم کا ہو
 (۱۱) ستر عورت (۱۲) قربانی کرنا (۱۳) جنازہ کی نماز اور تجہیز و تکفین کرنا (۱۴) قرضہ ادا کرنا (۱۵) معاملات میں سچ اور
 دیانت کا ہونا (۱۶) گواہی ادا کرنا (۱۷) دوسری قسم جو ساتھ رہنے والے ہیں ان سے متعلق ایمان کے شعبے: (۱) نکاح کے
 ذریعے پاکدامنی حاصل کرنا (۲) بال بچوں اور خادموں کے حقوق ادا کرنا (۳) ماں باپ کی خدمت کرنا (۴) اولاد کی اچھی

تریت کا خیال کرنا کہ وہ مضبوطی سے دین پر قائم رہے اور برے ماحول کی وجہ سے بگڑ نہ جائے (۵) صلہ رحمی (۶) مولیٰ مولانا اور مولیٰ عقاقد کے حقوق ادا کرنا۔ تیسری قسم عوام سے متعلق: (۱) اللہ تعالیٰ بادشاہ یا حکام بنا دے تو اس کا انتظام عدل و انصاف سے کرنا (۲) اجتماعی معاملات میں جماعت مسلمین کا اتباع کرنا (۳) اولی الامر کی اطاعت۔ اولی الامر میں حکام اور فقہاء دونوں آجاتے ہیں (۴) لوگوں میں آپس میں اصلاح کا خیال رکھنا اور ضرورت پڑنے پر باغیوں سے لڑنا (۵) نیکی پر مسلمان کی امداد کرنا (۶) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (۷) حدود و شرعیہ کو قائم کرنا (۸) جہاد فی سبیل اللہ (۹) امانت مالک کو ادا کرنا (۱۰) کسی کو قرض حسنہ دینا (۱۱) ہمسائے کی عزت کرنا (۱۲) ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا (۱۳) فضول خرچی چھوڑنا (۱۴) کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دینا (۱۵) کوئی چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہنا (۱۶) راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا۔ یہ سب قسمیں ملا کر ستر شعبے ہو جاتے ہیں اور حیا تو ایمان کا خاص شعبہ ہے۔ نیز ایمان میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے اور اعمال حسنہ سے ایمان زیادہ ہوتا ہے اور اعمال سیئہ سے ایمان میں کمی بھی واقع ہو جاتی ہے۔ (حدیث: ۶۳) یہ حدیث جبرئیل کے نام سے مشہور ہے اللہ یہ تمام عبادات ظاہر اور باطنی پر مشتمل ہے۔ شریعت کے تمام علوم کو حاوی ہے جس طرح سورہ فاتحہ کو آتم القرآن کہتے ہیں اسی طرح اس حدیث کو ام الحدیث کہنا زیادہ بیا ہے۔ بسا اوقات حضرات صحابہ کرام دربار رسالت کے رعب کی وجہ سے کچھ دریافت نہیں کر سکتے تھے اور یہ چاہا کرتے تھے کہ کوئی دیہاتی آجائے اور وہ کچھ دریافت کر لے تو ہم کو بھی علم دین سے واقفیت ہو جائے۔ رعب کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا تا کہ وہ اپنے حال سے بھی تعظیم دین اور سوال سے بھی۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوالات میں سے ایک سوال احسان کے بارے میں ہے کہ احسان کیا ہے؟ تو سید عالم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ تم کو حاصل نہیں تو کم از کم یہ سمجھ کر تو ضرور ہی عبادت کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ ایسا تصور کرنے سے عبادت صحیح صحیح ادا ہوگی۔ اس کے بعد اس سائل نے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: اس سلسلہ میں میں اور تم برابر ہیں۔ اُس نے دوبارہ سوال کیا کہ اس کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ آپ نے نشانیاں بتا دیں۔ اول یہ کہ عورتیں ایسی لڑکیاں جننے لگیں جو اپنی ماؤں پر سرداری کریں یعنی ایسی اولاد پیدا ہونے لگے جن کے اخلاق بہت گرے ہوئے ہوں اور جو تہذیب سے بہت دور ہوں۔ لڑکی کا ذکر بطور مثال کے ہے ورنہ لڑکی اور لڑکے دونوں مراد ہیں۔ ان تسلسلہ الاممہ ربہا کے اور معنی بھی بیان کیے گئے ہیں۔

پاب: تقدیر کے بیان میں

۱۰: بابُ فِي الْقَدْرِ

۷۶: عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ہم سے بیان فرمایا اور وہ سچے اور تصدیق کئے گئے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ تخلیق ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے پھر جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے اسی مدت تک پھر گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے اسی مدت تک پھر اللہ

۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَنَا وَكَيْعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَابْنُ مَعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ نَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا صَادِقًا الْمَصْدُوقِ

اسکی طرف ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں جس کو چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا عمل عمر رزق اور بد بخت ہونا یا خوش بخت ہونا لکھ دو۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کوئی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھا ہوا اس پر سبقت کر جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سائل کر بیٹھتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسکے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھا ہوا اس پر سبقت کر جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سائل کر لیتا ہے (نتیجتاً) جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۷۷: حضرت ابن دہلی فرماتے ہیں کہ میرے جی میں تقدیر کے بارے میں کچھ شبہات پیدا ہوئے مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھ پر میرا دین اور معاملہ یہ خیالات بگاڑ نہ دیں۔ میں ابی بن کعبؓ کے پاس آیا اور عرض کی: اے ابوالمزدر! میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں مجھے اپنے دین اور معاملہ (کے خراب ہونے کا) ڈر ہوا ہے مجھے تقدیر کے متعلق کوئی حدیث بیان کیجئے۔ ممکن ہے اللہ مجھے اس سے نفع دے۔ انہوں نے فرمایا: اگر اللہ اہل سماوات کو عذاب دینا چاہیں تو عذاب دے سکتے ہیں تب بھی وہ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو اسکی رحمت ان کیلئے ان کے عملوں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس مثل احد پہاڑ کے سونا ہو یا مثل احد پہاڑ کے مال ہو اور تو اسے اللہ کے راستہ میں خرچ کر دے تو وہ تیری طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ تو تقدیر پر ایمان لے آئے۔ پس جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی تجھ سے ملنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تجھ سے مل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی۔ اگر تو اس

اِنَّهُ يَجْمَعُ خَلْقَ اٰحَدِكُمْ فِى بطنِ اُمَّةٍ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مَضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيُوْمِرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَقُوْلُ اَكْتُبْ عَمَلَهُ وَاَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ اِنْ اَخَذْتُكُمْ لِيَعْمَلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنْ اَخَذْتُكُمْ يَتَعَمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سَلِيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سِنَانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدِ الْحُمْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّبَلِيِّ قَالَ وَقَعَ فِى نَفْسِى شَيْءٌ مِنْ هٰذَا الْقَدْرِ خَشِيْتُ اَنْ يُفْسِدَ عَلَيَّ دِيْنِيْ وَ اَمْرِيْ فَاتَيْتُ اَبِيْ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ اَبَا الْمُنْبِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِى نَفْسِى شَيْءٌ مِنْ هٰذَا الْقَدْرِ فَخَشِيْتُ عَلٰى دِيْنِيْ وَ اَمْرِيْ فَحَدَّثَنِىْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَنِىْ بِهِ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَلَبَّ اَهْلَ سَمَاوَاتِهِ. وَ اَهْلَ اَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَ هُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَ لَوْ رَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَ لَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ جَبَلٍ اُحَدٍ ذَهَبًا اَوْ مِثْلُ جَبَلٍ اُحَدٍ تُنْفِقُهُ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ فَتَعْلَمُ اَنْ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَ اَنْ مَا اَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَ اَنْكَ اِنْ مِتُّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ وَ لَا عَلَيْكَ اَنْ تَأْتِيَّ اِحْيٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسْأَلَهُ فَاتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسْأَلْتُهُ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا قَالَ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ قَالَ

یقین کے علاوہ کسی اور یقین پر مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔
تجھ پر کوئی حرج نہیں کہ تو میرے بھائی عبداللہ بن مسعود کے پاس جائے اور ان سے سوال کرے۔ میں عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے ابی بن کعبؓ کی طرح فرمایا اور مجھ سے کہا کہ کوئی حرج نہیں کہ تم حدیفہؓ کے پاس جاؤ اور سوال کرو۔ میں حدیفہؓ کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا انہوں نے اسی طرح کہا جیسے عبداللہ نے کہا تھا اور فرمایا کہ زید بن ثابتؓ کے پاس جاؤ۔ میں زید بن ثابت کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر اللہ اہل آسمان و زمین کو عذاب دینا چاہیں تو وہ انکو عذاب دے سکتے ہیں تب بھی وہ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو اسکی رحمت ان کیلئے انکے عملوں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا یا احد پہاڑ کے مثل مال ہو اور تو اس کو اللہ کے راستے میں خرچ کر دے وہ تیری جانب سے قبول نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ تو مکمل تقدیر پر ایمان لائے۔ جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی وہ تجھ سے ملنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تجھ سے مل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی اور اگر تو اسکے علاوہ کسی عقیدہ پر مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔

لِي وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَأْتِيَ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاتَيْتُ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلَهُ فَاتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمُوتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَةً خَيْرَ لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا أَوْ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٍ ذَهَبًا تَنَفَّقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ فَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِنِكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبِكَ وَاتَّكَ إِِنْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ.

۷۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا جنت یا جہنم میں ٹھکانہ لکھا جا چکا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم اسی پر تکیہ نہ کر لیں (اور عمل چھوڑ دیں) آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ عمل کرتے رہو اور تکیہ کر کے نہ بیٹھے رہو ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپ نے پڑھا: مگر جس نے مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھائی کی تصدیق کی تو آسان کر دیں گے ہم اس کو واسطے آسانی کے اور جس

۷۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكَيْفَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ مُحَمَّدٍ تَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ وَ كَيْفَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ سَعْدِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ عُودٌ فَنَكَّتْ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهُ فَقَالَ "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ" قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفَلَا تَسْكَتُ؟ قَالَ لَا أَعْمَلُوا وَلَا تَسْكَتُوا فِكُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى

فَسَيِّرُهُ لِّلْعُسْرَىٰ ﴿٤٩﴾

[اللیل: ۵-۱۰]

نے نکل گیا اور لا پرواہی برتی اور یہاں تک تذبذب کی تو آسان کر دیں گے ہم اس کو مشکلات کے لئے۔

۷۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک تندرست مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے ہر چیز میں بھلائی طلب کر جو تجھے نفع دے اس میں رغبت کر اور اللہ سے مدد مانگ اور دل نہ ہارا اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یوں نہ کہہ اگر میں اس اس طرح کر لیتا۔ بلکہ یہ کہہ کہ جو اللہ نے مقدر کر دیا اور جو اس نے چاہا کیا۔ کیونکہ ”اگر“ شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے۔

۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: آدم اور موسیٰ علیہما السلام میں بات ہوئی۔ موسیٰ نے فرمایا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں آپ نے ہمیں رسوا کر دیا اور اپنے گناہ کی وجہ سے جنت سے نکال دیا۔ آدم نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ! اللہ نے آپ کو اپنے کلام کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے دست قدرت سے آپ کیلئے تورات تحریر کی تم مجھے ایسے معاملہ پر ملامت کرتے ہو جو اللہ نے میری تخلیق سے چالیس سال قبل میرے لئے مقدر فرما دیا تھا۔ (اسی طرح) آدم موسیٰ پر غالب آگئے۔ آدم موسیٰ پر غالب آگئے۔ آدم موسیٰ پر غالب آگئے۔

۸۱: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ ایمان لائے چار چیزوں پر اللہ وحدہ لا شریک پر اور میرے رسول ہونے پر، موت کے بعد زندہ ہونے پر اور تقدیر پر۔

۸۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب

۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِئِيُّ قَالَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِفْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ غَثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ آخِرٌ ضَرَضَ عَلِيٌّ مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَلَا تَحْجِزْ فَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَ لَكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنْ لَوْ تَفَتَّحَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ.

۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُوْنَا حَيَّتَنَا وَ آخِرَجْنَا مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ فَقَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى اضْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَ خَطَأَ لَكَ التَّوْرَةَ بِيَدِهِ أَتَلُوْمُنِي عَلَىٰ أَمْرِ قَدَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَلَا تَأْ.

۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ تَنَا شَرِيكَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّىٰ يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ بِاللَّهِ وَ حُدَّةِ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْقَدَرِ

۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا

رسول اللہ کو انصار کے ایک لڑکے کے جنازہ پر بلایا گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جنت کی چڑیوں میں سے اس چڑیا کے لیے خوشخبری ہے کہ اس نے برا کام نہیں کیا اور نہ اس سے گناہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ کہو عائشہ۔ اللہ نے جنت کے لئے اہل تخلیق فرمائے ہیں جن کو اس نے جنت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ جس وقت کہ وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور آگ کے لئے بھی اہل پیدا فرمائے ہیں جن کو اس نے اس وقت جہنم کے لئے پیدا فرمایا تھا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔

۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کے مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدیر کے مسئلہ میں جھگڑے کے لئے آئے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: جس دن وہ آگ میں ڈالے جائیں گے اپنے چہروں کے بل۔ چکھو جہنم کا لس۔ ہم نے ہر چیز کو انداز سے پیدا فرمایا۔

۸۴: حضرت ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے تقدیر کے متعلق کچھ اشکال ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ فرما رہے تھے: جس نے تقدیر میں کسی قسم کا کلام کیا اس سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا اور جس نے اس قسم کا کلام نہیں کیا اس سے اس کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔

ابو الحسن القطان اس کے مثل یحییٰ بن عثمان

سے نقل کرتے ہیں۔

۸۵: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے

ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ اپنے

وَكَيْعٌ قَنَا طَلْحَةَ بْنَ يَحْيَىٰ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ غَبِيْدٍ اللّٰهِ عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَىٰ جَنَازَةِ غُلَامٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبِيْ بِهَذَا عُضُوْرٍ مِنْ عَصَا فَيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْْمَلِ السُّوْرَءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالِ اَوْ غَيْرَ ذَلِكِ يَا عَائِشَةُ؟ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اَبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اَبَائِهِمْ.

۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْعٌ تَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِبَادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ يُخَاصِمُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوْهِهِمْ دُورًا مَّسَّ سَقَرًا اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدْرِ ﴾ [القمر: ۴۸، ۴۹]

۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ تَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ عُثْمَانَ، مَوْلَىٰ أَبِي بَكْرٍ تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ غَبِيْدٍ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِيهِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَيَّ عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا شَيْئًا مِنَ الْقَدْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ سُبِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْهُ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا هَارِمُ بْنُ سَيَانَ

تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ عُثْمَانَ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ.

(فی الزوائد اسنادہ ہذا الحدیث ضعیف)

۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ تَنَا دَاوُدُ بْنُ

أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

اصحاب کے پاس آئے۔ وہ تقدیر کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ غصہ کی وجہ سے یوں محسوس ہوا کہ آپ کے چہرے میں انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ فرمایا: کیا تمہیں اسکا حکم دیا گیا یا تم اس چیز کیلئے پیدا کئے گئے ہو؟ تم قرآن کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے مقابلہ میں بیان کرتے ہو۔ اسی کام کے سبب تم سے پہلی امتیں ہلاک ہوئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے کسی مجلس کے بارے میں اتنا نہیں چاہا کہ میں اس سے بچا رہوں جتنا اس مجلس کے متعلق چاہا (تا کہ نبی ﷺ کی ناراضگی سے بچتا)۔

خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَ هُمْ يَخْتَصِمُونَ فِي الْقَدْرِ فَكَانُوا يُفْقَأُونَ وَجْهَهُ حَبَّ الرِّمَّانِ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ: "بِهَذَا أُمِرْتُمْ أَوْ لِهَذَا خُلِقْتُمْ تَضْرِبُونَ الْقُرْآنَ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ بِهَذَا هَلَكْتَ الْأُمَمُ قَبْلَكُمْ" قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا غَبَطْتُ نَفْسِي بِمَجْلِسٍ تَخَلَّفْتُ فِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غَمَطْتُ نَفْسِي بِذَلِكَ الْمَجْلِسِ وَ تَخَلَّفِي عَنْهُ.

(فی الزوائد هذا اسناد صحيح رجاله ثقات)

۸۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں بد فالی کی کوئی حقیقت نہیں ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بدوی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ کو معلوم ہے کہ جس اونٹ کو خارش لگی ہو وہ تمام اونٹوں کو خارش لگا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے ورنہ پہلے کو کس نے خارش لگائی؟

۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ أَبُو حَنَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذْرَى وَ لَا طَيْرَةَ وَ لَا هَامَةَ فَكَانَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْبَعِيرَ يَكُونُ بِهِ الْجَرَبُ فَيَجْرِبُ الْإِبِلَ كُلَّهَا قَالَ ذَلِكَ الْقَدْرُ فَمَنْ أَحْرَبَ الْأَوَّلَ.

(فی زوائد هذا اسناد ضعيف)

۸۷: حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ عدی بن حاتم کوفہ آئے۔ ہم اہل کوفہ کے فقہاء کی جماعت میں انکے پاس آئے اور کہا کہ ہم سے ایسی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے حضور اقدس سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نبی کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لے مامون ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو شہادت دے لا الہ الا اللہ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور تو ایمان لائے ہر قسم کی تقدیر پر خواہ اچھی

۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الْخَزْرَازِيُّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنُ حَاتِمِ الْكُوفَةِ آتَيْنَاهُ فِي نَفَرٍ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَلَقْنَا لَهُ حَدِيثًا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ابْنُ حَاتِمِ أَسْلِمَ تَسَلَّمَ قُلْتُ وَ مَا الْإِسْلَامُ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّي رَسُولُ اللَّهِ وَ تُوْمِنُ بِالْأَقْدَارِ كُلِّهَا خَيْرَهَا وَ شَرَّهَا حُلُوهَا وَ مَرَّهَا

(فی زوائد هذا اسناد ضعيف)

ہو یا بری پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔

۸۸: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قلب کی مثال پر کی طرح ہے جس کو ہوا میں کسی میدان میں الٹ پلٹ کرتی ہوں۔

۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ . ثَنَا اسَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ الْقَلْبِ مِثْلَ الرِّيشَةِ تَقْلِبُهَا الرِّيحُ بِقَلَاةٍ .

۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک صاحب نبی اکرم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ایک لونڈی ہے کیا میں اس سے عزل کر لوں؟ آپ نے فرمایا: اس (لونڈی) کو وہی کچھ پیش آئے گا جو اس کے لئے مقدر ہو چکا۔ تھوڑے عرصہ بعد وہ صاحب آئے اور کہا کہ لونڈی حاملہ ہو گئی ہے۔ نبی اکرم نے فرمایا: نفس کے لئے جو چیز مقدر کی گئی ہے وہی واقع ہوتی ہے۔

۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جَارِيَةً اعْرَلْتُ عَنْهَا؟ قَالَ " سَيَاتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا فَاتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ حَمَلَتْ الْجَارِيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّرَ لِنَفْسِ شَيْءٍ إِلَّا هِيَ كَانَتْهٗ "

۹۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلائی عمر کو زیادہ کر دیتی ہے اور تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز نہیں لوٹاتی اور آدمی رزق سے اپنی اس خطا کی وجہ سے محروم کر دیا جاتا ہے جس کو وہ کر بیٹھتا ہے۔

۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَزِيدُ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيُحْرَمَ الرِّزْقَ بِخَطِيئَةٍ يَعْلَمُهَا .

۹۱: حضرت سراقہ بن جعشم فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! عمل اس بارے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے یا ایسے امر کے متعلق عمل ہوتا ہے جو آئندہ آنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: (عمل) اس بارے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے اور ہر ایک کو سہولت دی گئی ہے اس کام کے لئے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا۔

۹۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَفَّافُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَرَّاقَةَ بْنِ جُعْشَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ فِيمَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَدْتُ بِهِ الْمَقَابِرُ أَمْ فِي أَمْرِ مُسْتَقْبَلٍ؟ قَالَ بَلْ فِيمَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ وَجَدْتُ بِهِ الْمَقَابِرُ وَكُلُّ مُيسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ .

(فی الزوائد فی اسنادہ مقال)

۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَنْصَلِيُّ ثَنَا لَقِيَةُ بْنُ

الْوَالِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْمُكَذِّبُونَ بِأَقْدَارِ اللَّهِ أَنْ
مَسْرُوفًا تَعُوذُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ وَإِنْ
لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تَسْلِمُوا عَلَيْهِمْ۔

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس
امت کے مجوسی وہ ہیں جو اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والے
ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر وہ مر
جائیں تو ان کے جنازوں پر نہ جاؤ اور اگر تم ان سے ملو تو
سلام نہ کرو۔

تشریح ☆ (حدیث: ۷۶) تقدیر برحق ہے اس پر ایمان لانا فرض ہے جو تقدیر پر ایمان نہ لائے ہرگز مؤمن اور مسلم نہیں ہو سکتا۔ یہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ تمام احوال اور واقعات حق تعالیٰ شانہ کی قضاء و قدر سے ہوتے ہیں۔ یہ خیر و شر، نفع و نقصان تقدیر کے ماتحت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پورا حق اور اختیار ہے اس پر کسی کو اعتراض کی مجال نہیں ہے جو کہ تقدیر کا مسئلہ ہر شخص کی سمجھ میں نہیں آتا اس لیے بعض روایات میں اس کے متعلق گفتگو کرنے کی ممانعت آئی ہے چنانچہ ارشاد ہے: من تکلم فی شئیء من القدر فسنل عنہ یوم القیمة۔ جو شخص تقدیر کے متعلق ذرا سی بھی بات کرے گا اس سے قیامت کے روز پوچھ ہوگی (یعنی ایسی بات جس سے شک و انکار ظاہر ہو) حدیث میں جو ہے کہ تم میں کوئی شخص جنت کے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو کتاب آگے بڑھ جاتی ہے اور دوزخ کے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس سے چند باتیں نکلتی ہیں: (۱) قطعی طور پر اس دنیا میں کسی کے جنتی یا دوزخی ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ (۲) اپنے عمل پہ بھروسہ کر کے خود کو جنتی نہ سمجھ لینا چاہیے اور عمل پر اترا نادرست نہیں کیونکہ خاتمہ کا پتہ نہیں۔ (۳) اعمال کا مدار خاتموں پر ہے لہذا ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتا رہے۔ (۴) موت تک مؤمن کو چین سے نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ سوہ خاتمہ سے ڈرتے رہنا چاہیے نہ معلوم خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے یا کفر پر۔ (حدیث: ۷۷) اس سے معلوم ہوا کہ اولاد آدم کے اعمال کے سبب خداوند تعالیٰ کا رحمت کرنا بندوں پر واجب نہیں اور ضروری نہیں اگر عذاب دینا چاہے اپنی ساری مخلوق کو دے سکتا ہے۔ تصرف ہر قسم کے کرنے کا اسے اختیار ہے وہ ظالم نہیں ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر اعمال صالحہ قبول نہیں ہوتے۔ (حدیث: ۷۸) اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ تقدیر پر بھروسہ کر کے نہیں بیٹھنا چاہیے اعمال صالحہ کرتا رہے کیونکہ عمل سعادت اور شقاوت کی علامت ہیں۔ جس کے اعمال اچھے ہیں امید کی جاتی ہے کہ وہ سعادت مند اور جس کے عمل برے ہیں اس کے شقی اور بد بخت ہونے کا خوف ہے۔ (حدیث: ۷۹) جو مؤمن عقیدے اور عمل کے لحاظ سے قوی ہو وہ اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسند ہے اس ایمان والے سے جو ضعیف اور کمزور عقیدے اور عمل والا ہے۔ فان لو..... اگر مگر نہ کرو۔ اس سے شیطان شکوک و شبہات کا دروازہ کھولتا ہے۔ (حدیث: ۸۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کا مکالمہ کیا ہوا؟ اس بارے میں کئی اقوال ہیں: (۱) حضرت آدم علیہ السلام کو زندہ کر کے موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں بات چیت ہوئی (۲) عالم برزخ میں بات ہوئی۔ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ سارا واقعہ عالم ارواح کا ہے عالم دنیا کا نہیں۔ لہذا اب کوئی آدمی تقدیر کا بہانہ نہیں کر سکتا۔ (حدیث: ۸۲) اس حدیث میں چند باتیں ہیں: (۱) طوبیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حبشی زبان کا لفظ ہے اس میں جنت کو طوبیٰ کہتے ہیں یعنی اس کے لیے جنت ہے۔

(۲) طوبیٰ جنت کے ایک خاص درخت کا نام ہے (۳) طوبیٰ کا معنی مسرت، فرحت، خوشی (۲) دوسری بات یہ او غیر ذالک کے بارے میں (۱) ہمزہ استفہام ہے واؤ حالیہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم یہ کہہ رہی ہو کہ یہ بچہ جنتی ہے درست بات اس کے علاوہ ہے (۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ او غیر ذالک او بل کے معنی میں ہے۔ یہ ما قبل سے اعراض کرنے کے لیے ہے۔ حضرت عائشہؓ نے ایک اجنبی بچہ کے بارہ میں فرمایا کہ یہ جنتی ہے تو حضورؐ نے ٹوک دیا اور فرمایا کہ ایسا نہیں کہتے۔ ایک دوسری روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے بچوں کے بارے میں سوال کیا تو حضورؐ نے فرمایا: وہ اپنے آباء و اجداد کے ساتھ ہوں گے۔ (حدیث: ۸۶) عدویٰ کہتے ہیں ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جائے۔ اہل عرب کا جاہلیت میں یہ عقیدہ تھا کہ خارش وغیرہ امراض ایک دوسرے کو لگ جاتے ہیں۔ حضورؐ نے اس عقیدہ کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ یہ تقدیر سے ہے کہ جیسے پہلے اونٹ کو کسی کی خارش نہیں لگی بلکہ تقدیر الہی ہے اسی طرح اور اونٹوں کو بھی لگی۔ طیرہ بدفالی کو کہتے ہیں۔ طیرہ پرندہ اڑانے کو کہتے ہیں۔ جاہلیت کے زمانہ میں گھر سے باہر نکلتے تو اگر پرندہ دائیں جانب اڑتا ہو ملا کہ سفر مبارک ہوگا اور اگر بائیں جانب اڑتا تو سمجھتے کہ سفر صحیح نہ ہوگا۔ جیسے گھر سے نکلے اپنی سامنے آگئی یا کسی نے جھینک دیا تو بیٹھ گئے اگر اب گئے تو کام نہیں ہوگا۔ اس کو بھی باطل فرمایا اور منجملہ شرک قرار دیا۔ ہامہ: ایک جانور ہے جیسے اُو کہا جاتا ہے۔ عرب اس سے بدفالی لیتے تھے اور بعض عرب نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر اُو بن جاتی ہیں۔ حضورؐ نے ان باطل عقائد کی اصلاح فرمائی اور خیر و شر کا مرجع تقدیر الہی کو قرار دیا اور ایمان والے کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے۔ (حدیث: ۸۸) اس مبارک ارشاد سے بھی یہی ثابت ہوا کہ جو تقدیر الہی میں فیصلہ ہو چکا ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ اولاد وغیرہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے نہ کہ کسی پیر و پیغمبر کے اختیار میں۔ (حدیث: ۹۰) اس کو بعض محدثین حقیقت پر محمول کرتے ہیں کہ حقیقتاً عمر بڑھ جاتی ہے جیسے ارشاد الہی ہے کہ: ﴿اللہ ما یشاء و یشاء﴾ (سورہ رعد) بعض تاویل فرماتے ہیں کہ نیکی سے عمر میں برکت ہوتی ہے وہ ضائع ہونے سے محفوظ رہتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ سونے کے بعد بھی نیکی کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ وہ مصائب اور بلیات جن سے آدمی ڈرتا ہے دعا کرنے کی برکت سے زد ہو جاتی ہے اور مجازاً ان کو تقدیر کہا اور مراد تقدیر معلق ہے۔ بزرگان دین اور والدین کی دعا کی برکت سے مصائب سے انسان بچ جاتا ہے۔ تقدیر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ماتحت ہے۔ (حدیث: ۹۴) منکرین تقدیر کو مجوس سے تشبیہ دی ہے۔ یہ دو خدا مانتے ہیں۔ ایک خیر کا دوسرا شر کا۔ نام ان کے اھرمن اور یزدان رکھتے ہیں۔

۱۱: باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ

چاپ: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے فضائل کے بارے میں

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَيْهِمُ

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت

فَضْلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ

۹۳: حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ جناب رسول

۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعُ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہر دوست کی دوستی سے بیزار

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ

ہوں اگر میں کسی کو (اللہ کے سوا) دوست بنا تا تو ابو بکر

رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَّا ابْنَاءَ آلِي كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيلِهِ وَلَوْ

كُنْتُ مُنْجَذًا خَلِيلًا لَا تَحْذُثُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِنْ صَاحِبِكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ قَالَ وَكَيْفَ يَعْنِي نَفْسَهُ.

صدق کو بناتا۔ تمہارا ساتھی اللہ کا دوست ہے۔ وکیع فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے متعلق فرمایا۔

۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا نَفَعُنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اور میرا مال آپ ہی کے لئے تو ہیں۔

☆ تشریح جمع فضیلت کی۔ فضیلت اس خصلت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا مرتبہ اونچا ہو جاتا ہے۔ اصحاب جمع صاحب کی ہے۔ صاحب رسول اس کو کہا جاتا ہے کہ جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ میں ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو اور ایمان کی حالت میں انتقال بھی ہوا ہو، دیکھنا ضروری نہیں کیونکہ بہت سے صحابہ کرامؓ نابینا تھے۔ خلیل ایسا دوست جس کی دوستی سودائے قلب میں موجود ہو یعنی بہت گہرا دوست۔ حضرت ابو بکرؓ جب مسلمان ہوئے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ سب اسلام کی خدمت میں وقف کر دیئے اور سات اشخاص جو قریش کے غلام تھے انہیں خرید کر آزاد کر دیا اور بہت سے لوگ ان کی دعوت پر مسلمان ہوئے اور انہیں صحابی بننے کا شرف حاصل ہوا۔

۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيَّ وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ مَا حَبِيبٍ."

۹۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکرؓ اور عمرؓ اہل جنت میں سے بوڑھوں کے سردار ہیں۔ پہلے اور پچھلوں دونوں میں سوائے انبیاء اور رسولوں کے اے علی! جب تک وہ زندہ ہیں ان کو خبر مت دینا۔

☆ تشریح کھول: جمع کھول کی ہے اور کھل مردوں میں اُس کو کہتے ہیں جس کی عمر تیس سال سے متجاوز ہوگئی ہو۔ مراد یہ ہے کہ جن مسلمانوں کی وفات تیس سال سے زائد عمر میں ہوئی۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ ان کے سردار ہوں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر نبیؐ نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور انبیاء علیہم السلام کے بعد یہ دونوں حضرات شیخین سب سے افضل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منع کیا کہ جب تک یہ دونوں زندہ رہیں ان کو نہ بتانا تا کہ عجب پیدا نہ ہو۔ اس سے ان دونوں حضرات کی خلافت راشدہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جو جنتیوں کے سردار ہوں گے وہ دنیا میں بھی سردار ہوں گے۔

۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثنا وَكَيْفَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ غَطِيَّةِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۹۶: حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جنت میں) اونچے

الْحُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " إِنَّ أَهْلَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مِنْ أَسْفَلِ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبُ
الطَّالِعُ فِي الْأَفْقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ
مِنْهُمْ وَنَعَمًا "

درجات والوں کو ان سے نچلے درجات والے یوں
دیکھیں گے جس طرح آسمان کے کنارے پر طلوع
ہونے والا ستارہ دکھائی دیتا ہے۔ ابوبکر و عمر انہی میں
سے ہیں اور اچھی زندگی میں ہوں گے۔

۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْسَعُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَوْمِلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ' عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ
حَدِيثَةَ بِنِ الْيَمَانِ ' قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ' إِنِّي لَا أُذْرِي
مَا قَدَرْتُ بِقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي ' وَأَشَارَ إِلَى
أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ .

۹۷: حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں
نہیں جانتا کہ کس قدر میری بقیہ زندگی تمہارے درمیان
ہے۔ تم میرے بعد والوں کی اقتداء کرنا اور آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف
اشارہ کیا۔

تشریح ☆ اس حدیث سے شیخین کی خلافت کی تصریح ہے۔ نیز یہ بات معلوم ہوئی کہ شیخین کا حکم ماننا اور تقلید کرنا
گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ نے جو بیس تراویح پڑھنے کا حکم دیا وہ سنت
ہے۔ آپ کی اقتداء گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہے اور جو نہ مانے حکم حضرت عمرؓ کا اور اپنی خواہش پر چلے وہ اس
حدیث کا تارک ہوا۔ مقلدین کتنے اچھے لوگ ہیں کہ صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کی اتباع کرتے ہیں۔ حضور کے امتی
ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا بِنُ
الْمُبَارِكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
مُلَيْكَةَ ' قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ
لَمَّا وَضِعَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى سَرِيرِهِ اِكْتَفَفَهُ
النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ أَوْ قَالَ يُنْتُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ
أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرَعْنِي إِلَّا رَجُلًا قَدَّرَحْمَنِي وَأَخَذَ
بِمَسْكِبِي فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنُ أَبِي
طَالِبٍ فَتَرَحَّمْ عَلَيَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مَا
خَلَفْتُ أَحَدًا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَ
إِسْمُ اللَّهِ أَنْ كُنْتُ لَا ظَنُّ لِيَجْعَلَكَ إِعْزَ وَجَلَّ
مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَلِكَ إِنِّي كُنْتُ رَسُولُ

۹۸: حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ انہوں نے
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ
جب عمر رضی اللہ عنہ (کے جسد مبارک) کو چار پائی پر رکھا
گیا تو ان کو لوگوں نے گھیرے میں لے لیا وہ ان کے لئے
رحمت کی دعا کر رہے تھے یا یوں فرمایا کہ وہ ان کی
تعریف اور ان کے لئے دعا کر رہے تھے۔ جنازہ کے
اٹھائے جانے سے پہلے۔ میں ان میں شامل تھا۔

میں متوجہ ہوا وہ علی بن ابی طالب تھے۔ انہوں
نے عمرؓ کے لئے رحمت کی دعا کی پھر فرمایا: میں نے آپ
کے علاوہ اور کسی کے متعلق نہیں چاہا کہ میں اللہ سے اس
کے جیسے عمل کے ساتھ ملوں اور اللہ کی قسم! میں ہمیشہ گمان

اللّٰهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ " ذَهَبْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ خَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكُنْتُ أَظُنُّ لِيَجْعَلَنَّكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ

کرتا تھا کہ اللہ عزوجل آپ کو ضرور اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کریں گے اور یہ گمان اس وجہ سے تھا کہ میں نبیؐ کو کثرت سے یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا کہ میں اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما گئے میں اور ابو بکر و عمر آئے میں اور ابو بکر و عمر نکلے اس لئے میں گمان کرتا تھا کہ اللہ آپ کو ضرور اپنے دونوں ساتھیوں سے ملا دیں گے۔

☆ تشریح اس حدیث مبارکہ سے حضرت عمرؓ کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام کو ان سے محبت خالص تھی اور حضرت علیؓ کے دل میں شیخینؓ کے بارے میں خلش اور ناراضگی قطعاً نہ تھی جیسا کہ روافض کا باطل خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیخین کو دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور نشست و برخاست اور تمام حالات میں ان کی معیت نصیب کی اور بعد وفات بھی تاقیامت تینوں ایک ہی مکان میں دفن ہوئے اور حشر میں حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل سے ایسا کرے گا۔

۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ "هَكَذَا نُبْعَثُ" (ضعيف)

۹۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان نکلے اور فرمایا کہ اسی طرح ہم اٹھائے جائیں گے۔

۱۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ، صَالِحُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْوَلٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ "أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا أَكْهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ"

۱۰۰: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) پہلے اور بعد میں آنے والے اہل جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ سوائے انبیاء اور رسولوں کے۔

۱۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ! صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ "عَائِشَةُ" قِيلَ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ "أَبُوهَا"

۱۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ آپ کے نزدیک کون ہے؟ فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا) عرض کیا گیا: مردوں میں کون ہے؟ فرمایا ان کے والد۔

☆ فضیلت سیدنا ابو بکر صدیقؓ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضور ﷺ کے بہت زیادہ محبوب تھے اور جو اللہ کے رسول (ﷺ) کا محبوب ہے وہ اللہ جل شانہ کا بھی محبوب ہے۔

فَضْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي الْجَوَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيبٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَيُّ أَصْحَابِهِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّهُمْ قَالَتْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّهُمْ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

۱۰۲: حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ صحابہ میں سے کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر۔ میں نے عرض کی ان کے بعد کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر۔ میں نے عرض کیا اسکے بعد کون تھا؟ فرمایا ابوعبیدہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

تشریح ☆ معلوم ہوا کہ محبت کی وجوہ مختلف ہوتی ہیں کہ حضرات شیخین سے محبت مدد اسلام نصرت اسلام اور اعلائے دین اور زیادہ علم اور شریعت کی حفاظت کے سبب سے تھی اور حضرت عائشہ سے محبت بیوی ہونے اور تفقہ فی الدین اور اعلیٰ درجہ کے فہم و فراست کے سبب سے تھی اور حضرت بی بی فاطمہ زہراؑ سے بیٹی ہونے اور عابدہ زاہدہ ہونے کی بناء پر اور حضرت ابوعبیدہ سے اس لیے کہ ان کے ہاتھ پر بڑی فتوحات ہوتی تھیں اور ان کو دربار رسالت سے امین الامت کا لقب عطا ہوا۔

۱۰۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حِرَاشِ الْحَوْشَبِيُّ عَنِ الْعَوَامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَقَدْ اسْتَبَشَرَ أَهْلَ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف لانقافہم علی ضعف عبد اللہ بن خراش الا ان ابن حبان ذکرہ فیالنفقات و اخرج هذا الہدیث من طریقہ فی صحیحہ.)

۱۰۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آسمان والے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے اسلام سے بہت خوش ہوئے ہیں۔ (اور خوشی ہی کی وجہ سے آسمان فرشتوں کے اللہ اکبر کی آواز سے گونج اٹھا)۔

۱۰۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ ثَنَا أَبُو ذُوؤْدٍ عَنْ عَطَاءِ الْمَدِينِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ وَأَوْلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَأَوْلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ.

۱۰۴: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے حق تعالیٰ مصافحہ فرمائیں گے وہ عمرؓ ہیں اور وہ سب سے پہلے شخص ہیں جن کو حق تعالیٰ سلام فرمائیں گے اور سب سے پہلے شخص جن کے ہاتھ کو حق تعالیٰ پکڑیں گے اور جنت میں داخل فرمائیں گے۔

تشریح ☆ سبحان اللہ! کیسی شان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی۔

۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَدِينِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْمَاجَشُونِ حَدَّثَنِي الزُّنَجِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ "اللَّهُمَّ اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً."

۱۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اسلام کو عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ذریعے غالب فرمائیے۔

۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ ' عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ ' قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ.

۱۰۶: حضرت عبد اللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابو بکر ہیں اور ابو بکر کے بعد سب سے بہتر عمر ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمَصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا أَنَا بِأَمْرَأَةٍ تَتَرَضَّأُ إِلَى جَنْبِ قَضِرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَضِرُ فَقَالَتْ لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَكَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَعَلَيْكَ يَا بَابِي وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَارُ؟

۱۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: دریں اثنا کہ میں سویا ہوا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہیں ایک محل کے پہلو میں ایک عورت وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ اس نے کہا عمر کا۔ میں نے عمر کی غیرت کو یاد کیا اور پیچھے لوٹ آیا۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ عمر (یہ سن کر) رو پڑے اور عرض کرنے لگے: کیا آپ پر جن پر کہ میرے ماں باپ خدا ہوں میں غیرت کروں گا۔

۱۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ' عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُصَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ " إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ ' يَقُولُ بِهِ "

۱۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے وہ اسی کے ساتھ بات کرتے ہیں۔

فضیلت عمر فاروق ☆ (حدیث: ۱۰۵) اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور بے نیاز ہے۔ ایک آدمی گھر سے تو برے ارادے سے نکلتا ہے لیکن اس کو ہدایت مل جاتی ہے اور ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے بلکہ ایسی استعداد و صلاحیت نصیب ہوتی ہے کہ جو اس کا دل تمنا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قرآن مجید کی شکل میں قلب نبی پر نازل فرمادیتے ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ثمرہ ہے۔ (حدیث: ۱۰۶) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمع امت محمدیہ سے افضل حضرت ابو بکرؓ ہیں اور ان کے بعد عمر فاروقؓ۔ (حدیث: ۱۰۷) نبی کا خواب وحی ہوتا ہے اور اس سے عمر کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔ (حدیث: ۱۰۸) صحیحین (بخاری و مسلم) میں فاروق اعظم کا یہ قول منقول ہے کہ انہوں

نے فرمایا: میں نے موافقت کی اپنے رب کے ساتھ تین چیزوں میں۔ ایک یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بنا لیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے سامنے ہر نیک و بد انسان آتا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پردہ کرائیں، اس پر آیت حجاب نازل ہوگئی اور جب ازواج مطہرات میں باہمی غیرت و رشک بڑھنے لگا تو میں نے ان سے کہا کہ اگر رسول اللہ نے تمہیں طلاق دے دی تو بعید نہیں کہ اللہ جل شانہ آپ (ﷺ) کو تم سے بہتر ازواج عطا فرمادیں۔ چنانچہ ٹھیک ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن نازل ہو گیا۔ سچ فرمایا الصادق والمصدق الامین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر رکھ دیا ہے کہ وہ ہمیشہ حق ہی کہا کرتے ہیں۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

فَضْلُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرے ساتھی جنت میں حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں گے۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ (فِي الزَّوَادِ اسنادہ ضعیف فیہ عثمان بن خالد و هو ضعیف باتفاقہم)

۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے مسجد کے دروازے کے پاس ملے اور فرمایا: اے عثمان! یہ جبرئیل ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ نے آپ کا نکاح ام کلثوم سے حضرت رقیہ کے مہر کی مثل اور انہی جیسی مصاحبت پر کر دیا ہے۔

۱۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ هَذَا جِبْرَائِيلُ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كَلْثُومٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رَقِيَّةَ عَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا. (ضعیف)

۱۱۱: حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر کیا قریشی زمانے میں۔ اسی وقت ایک آدمی اپنے سر کو ڈھانپنے ہوئے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اُس دن ہدایت پر ہوگا۔ میں نے چھلانگ لگائی اور حضرت عثمان کو پکڑ لیا۔ پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یہ

۱۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَهَا فَرَزَجَلٌ فَنُصِّحَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا يُؤْمِنُ عَلَيَّ الْهُدَى فَوَثِبْتُ فَأَخَذْتُ بِصَبْعِي عُثْمَانَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

هَذَا قَالَ هَذَا

والے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! یہ۔

۱۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْفَرَّخُ بْنُ فَصَّالَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ رَيْزِدٍ الدَّمَشَقِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا عُثْمَانُ إِنَّ وَلَاكَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرُ يَوْمًا فَارْأِ ذَكَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلَجَ قِمِيصَكَ الَّذِي قَمِيصَكَ اللَّهُ فَلَا تَخْلَعُهُ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النُّعْمَانُ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعَلِّمِي النَّاسَ بِهَذَا قَالَتْ أُنْسِيئُهُ .

۱۱۲: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اگر اللہ تمہیں اس امر (خلافت) کا والی بنا سکیں تو منافقین چاہیں گے کہ تم قمیص (خلافت) اتار دو۔ جو اللہ نے تجھے پہنائی ہوگی تم اس کو نہ اتارنا آپ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے یہ بات لوگوں کو بتانے سے روک دیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات بھلا دی گئی۔

۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَوَدِدْتُ أَنْ عِنْدِي بَعْضُ أَصْحَابِي فَلَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَدْعُوكَ أَبَا بَكْرٍ فَسَكَتَ فَلَنَّا أَلَا نَدْعُوكَ عُمَرَ فَسَكَتَ فَلَنَّا أَلَا نَدْعُوكَ عُثْمَانَ قَالَ نَعَمْ فَجَاءَ فَجَلَا بِهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُهُ وَوَجْهَ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ قَالَ قَيْسٌ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ إِلَيْهِ .

۱۱۳: عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ میرا کوئی ساتھی میرے پاس ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کیلئے ابو بکرؓ کو بلا لیں؟ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم عمرؓ کو بلا لیں؟ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم آپ کیلئے عثمانؓ کو بلا لیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ عثمان تشریف لائے۔ آپ (ان کو دیکھ کر) کھل اٹھے۔ آپ نے ان سے باتیں کرنی شروع کیں اس دوران عثمانؓ کا چہرہ متغیر ہوتا رہا۔ قیس فرماتے ہیں کہ مجھ سے عثمان بن عفان کے غلام ابو سہلہ نے بیان کیا کہ عثمان نے اپنی شہادت کے روز فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں اس کو پورا کروں گا۔ حضرت علیؓ اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ میں اس پر صبر کروں گا۔ قیس فرماتے ہیں کہ لوگ ان کو اس دن ایسا دیکھ رہے تھے۔

وَقَالَ عَلِيُّ فِي حَدِيثِهِ وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ، قَالَ قَيْسٌ فَكَانُوا يُرَوْنَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ (فی الزوائد اسنادہ صحیح بحالہ ثقات)

فضیلت عثمان غنیؓ ☆ (حدیث: ۱۰۹) ویسے تو جمع صحابہ حضورؐ کے رفیق ہیں اس تخصیص سے انکی رفعت و علوم منزلت مراد ہے۔ (حدیث: ۱۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دونوں بنات طاہرات پہلے ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں تھیں۔ ابولہب کے کہنے پر ان دونوں (ملعونوں) نے طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب (ﷺ) کو خبر دی کہ آپ (ﷺ) کی بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمان غنیؓ سے کر دیا۔ اسی وجہ سے حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ذوالنورین ہو گیا۔ (حدیث: ۱۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ کے مخالفین اور بلوہ کرنے والے آپ کو شہید کرنے والے فتنہ پرداز گمراہ تھے اور جو اس وقت امام مظلوم کا مخالف اور دشمن ہے وہ بھی گمراہ ہے۔ (حدیث: ۱۱۲) قیص سے مراد خلعتِ خلافت ہے۔ حضرت عثمانؓ نے حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل کی۔ (حدیث: ۱۱۳) یوم الدار: گھر کا دن۔ مراد وہ دن ہے جب حضرت امیر المؤمنین عثمانؓ کے گھر کا منافقوں اور باغیوں نے محاصرہ کیا تھا اور آپ اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر اپنی فضیلت بیان فرما رہے تھے اور لوگوں سے حقیقت حال بیان کر رہے تھے۔

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل

فَضْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ أَبِي طَالِبٍ

۱۱۴: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ مجھ سے مؤمن ہی محبت کرے گا اور منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔

۱۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زُرَّابِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهَدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

۱۱۵: حضرت ابو دقاص سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے نزدیک۔

۱۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ الْأَخِ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

۱۱۶: براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ہم اس حج میں جو رسول اللہؐ نے کیا اُنکے ساتھ آئے۔ آپؐ راستے میں کسی جگہ اترے نماز کا حکم دیا پھر علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا میں ایمان والوں کے نزدیک انکی جانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا میں ہر مؤمن کے نزدیک انکی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ (علی) ہر اس شخص کے دوست ہیں جو مجھے دوست رکھتا ہے۔ اے اللہ! تو اُسکو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھتا ہے۔

۱۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ فَنَزَلَ بَعْضَ الطَّرِيقِ فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ " قَالُوا بَلَى قَالَ " أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ " قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ أَلَلَهُمْ وَالِ مَنْ وَالَاهُ اللَّهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ.

۱۱۷: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ابو لیلیٰ علیؓ کے ساتھ رات کو گفتگو کر رہے تھے اور علیؓ گرمیوں والے کپڑے سردیوں میں پہنتے تھے اور سردیوں والے گرمیوں میں۔ ہم نے کہا کہ

۱۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبُو لَيْلَى يَسْمُرُ بِي كَمَا كَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ

آپ (ابولیلی) ان سے پوچھیں۔ علیؑ نے فرمایا کہ نبیؐ نے مجھے خیبر کے دن بلا بھیجا میری آنکھیں دکھ رہیں تھیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپؐ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا پھر فرمایا: اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو دور فرما دیجئے۔ علیؑ فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد میں نے سردی اور گرمی کو محسوس نہیں کیا اور نبیؐ نے فرمایا: میں ایسے شخص کو بلاؤں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اُس کو محبوب رکھتے ہیں وہ لڑائی سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ لوگ اشتیاق سے انتظار کرنے لگے۔ آپؐ نے علیؑ کو بلا بھیجا اور جھنڈا اُن کو عطا فرمایا۔

فِي الشِّتَاءِ وَيَسَابِ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ فَقُلْنَا لَوْ سَأَلْتَهُ فَقَالَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ "اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبُرْدَ" قَالَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمَيْهِ وَقَالَ لَا بَعَثَنَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ بِفَرَّارٍ " فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ إِلَيَّ عَلِيًّا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.

۱۱۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان دونوں سے بہتر ہیں۔

۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْوَاسِطِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا بِنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا.

معلى بن عبد الرحمن واسطی کی طرح ہے۔ ابن معین فرماتے ہیں کہ معلى نے علیؑ کی فضیلت میں ساٹھ حدیثیں گھڑنے کا اعتراف کیا۔ یہ سند ضعیف ہے اور اس کی اصل ترمذی اور نسائی میں حضرت حذیفہ کی حدیث سے ہے جو "أَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا" کے بغیر ہے۔

المعلى بن عبد الرحمن كالواسطی والمعلى اعترف بوضع متين حديثا في فضل علي قاله ابن معين فالاسناد ضعيف واصله في الترمذی والنسائی من حديث حذيفة بغير زيادة و ابوهما خير منهما۔

۱۱۹: حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ علیؑ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں۔

۱۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ' قَالُوا ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جَنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ

۱۲۰: عباد بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کے

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنبَانَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ

۱ ایک تو یہ حدیث ہی ضعیف ہے دوسرے جنت میں تو تمام ہی حقیقی جوان ہوں گے خواہ پیغمبر ہوں یا امتی تو حسن و حسین کے سردار والی روایت "چہ معنی دارد"۔ اگر مزید تفصیل اور تشریح مقصود ہو تو مولانا قاضی محمد یونس انور صاحب مدظلہ کی مترجم قصص القرآن (حصہ پنجم) شائع کردہ "مکتبہ العلم" پر مذکورہ موضوع پر تفصیلی بحث ملاحظہ کریں۔ ان شاء اللہ تشنگان علم کی پیاس کافی حد تک بجھ جائے گی۔ (ابومحاضر)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں سب سے بڑھ کر سچا ہوں اس بات کو میرے بعد سوائے جھوٹے کے کوئی نہیں کہے گا۔ میں نے اور لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔ (یعنی میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہوں)۔

۱۲۱: عبدالرحمن بن سباط سعد بن ابی وقاصؓ کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ معاویہ کسی حج کے موقع پر تشریف لائے۔ سعدؓ انکے پاس آئے۔ انہوں نے علیؓ کا تذکرہ کیا۔ معاویہؓ نے انکے بارے میں کچھ کہا۔ سعدؓ غصے میں آگئے اور فرمایا: تم اس شخص کے متعلق کہتے ہو۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں دوست ہوں علیؓ بھی اسکے دوست ہیں اور یہ کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے ہارونؓ موسیٰؓ کے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں آج جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اسکے رسولؐ کو محبوب رکھتا ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ ﷺ وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ صَلَّى قَبْلَ النَّاسِ لِسَبْعِ سِنِينَ. (باطل و عباد ضعيف)

(فی الزوائد هذا اسناد صحيح رجاله ثقات) رواه الحاكم في المستدرک عن المنهال و قال صحيح على شرط الشيخين) ۱۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ سَابِطٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ فَذَكَرُوا عَلِيًّا فَسَالَ مِنْهُ فَعَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ" وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ "لَا غَطِيَنَّ الرَّأْيَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

فضیلت حضرت علی المرتضیٰ ☆ (حدیث: ۱۱۳) حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت میں ایمان ہے اور بغض رکھنا آپؐ سے منافقت کی نشانی ہے۔ (حدیث: ۱۱۵) اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا حق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (حدیث: ۱۱۷) مدینہ سے شام کی طرف آٹھ منزل پر خیبر ہے جہاں یہودیوں کے قلعے، کھیتیاں اور کثرت سے کھجوروں کے باغات ہیں۔ ۷ھ میں یہ علاقہ فتح ہوا۔ حضرت علیؓ نے بہت شجاعت اور دلیری سے جہاد فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد و نصرت سے کامل فتح نصیب فرمائی۔ اس حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، مولیٰ کا معنی دوست ہے۔ اس باب کی تمام احادیث سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت ثابت ہوئی۔

فَضْلُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۲۲: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم قریظہ کے موقع پر فرمایا: کون ہمیں قوم (مشرکین) کے متعلق خبر دے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ

۱۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَنَّ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشَكِّبِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَرِيظَةَ "مَنْ بَاتَيْنَا

بَحْبِرِ الْقَوْمِ“ فَقَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَا فَقَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِبَحْبِرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَا ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ .“

عنه نے کہا میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہمیں قوم کے متعلق خبر دے گا؟ حضرت زبیرؓ نے کہا میں۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر ہیں۔

۱۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ .

۱۲۳: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو جمع فرمایا احد کے موقع پر۔

۱۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَهَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا عُرْوَةُ كَانَ أَبُوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ [آل عمران: ۱۷۲] أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا .

۱۲۴: حضرت عروہ اپنے والد کے واسطے سے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اے عروہ! تمہارے باپ (دادا اور نانا) ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے تکلیف اٹھانے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار کا جواب دیا (احد کے موقع پر) یعنی ابوبکر اور زبیر۔ رضی اللہ عنہما۔

☆ تشریح حواری خاص اور مددگار لوگوں کو کہتے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غزوہ احزاب میں بہت بڑی خدمت انجام دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل و احسان کیا کہ ان کو سردی نہ لگی اور کفار و مشرکین کی خبر نبی کریم کے پاس لائے۔ اس موقع پر جناب محمد رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ یہ بخاری کا بیان ہے اور غزوہ احد کے دن بھی فرمایا تھا یعنی دو مرتبہ حضور نے فرمایا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بہت شجاع اور بہادر تھے۔ ایک دفعہ ان کو خبر ملی کہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا تو تلوار لے کر مجمع چیرتے ہوئے آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ نے دیکھا تو فرمایا: زبیر! یہ کیا؟ عرض کی: مجھے معلوم ہوا تھا کہ خدا نخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گرفتار کر لیے گئے ہیں اس لیے کفار کا قلع قمع کرنے کے لیے حاضر ہوا تھا۔ سرور کائنات ان کی یہ بہادری دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کے لیے دعا خیر فرمائی۔ اہل سیر نے لکھا ہے کہ یہ پہلی تلوار تھی جو راہِ فدوت و جان نثاری ایک بچے کے ہاتھ سے برہنہ ہوئی۔ حضرت زبیرؓ سولہ برس کی عمر میں نور ایمان سے منور ہوئے ہجرت بھی کی اور غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حتیٰ کہ جب حضور نے دس ہزار مجاہدین کے ساتھ مکہ کا قصد کیا اور پیغمبرانہ جاہ و جلال کے ساتھ اس سر زمین میں داخل ہوئے جہاں سے آٹھ سال قبل طرح طرح کے مصائب و شدائد برداشت کرنے کے بعد بے بسی کی حالت میں نکلنے پر مجبور ہوئے تھے تو اس عظیم الشان فوج کے متعدد دستے بنائے گئے تھے سب سے چھوٹا اور آخری دستہ وہ تھا جس میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ حضرت زبیر اس کے علم بردار تھے۔ اس کے بعد جنگ طائف اور تبوک کی فوج کشی میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد بھی کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے۔

فَضْلُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ قَالَا تَنَا وَكَيْعُ تَنَا الصَّلْتُ الْأَزْدِيُّ تَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ طَلْحَةَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ "شَهِيدٌ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ".

فضائل طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

۱۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے شہید ہیں جو زمین پر چل پھر رہے ہیں۔

۱۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ تَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ تَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ فَقَالَ "هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَجْبَهُ".

۱۲۶: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ تَنَا أَنبَاءُ إِسْحَقُ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَسْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَجْبَهُ".

۱۲۷: حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا ذمہ پورا کر دیا۔

۱۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَكَيْعُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ سَلَاءً وَقَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۸: حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے مثل ہاتھ کو دیکھا ہے جس کے ساتھ انہوں نے احد کے موقع پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔

☆ فضیلت حضرت طلحہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہجرت نبوی (ﷺ) سے چوبیس پچیس برس قبل پیدا ہوئے ان کو بچپن سے تجارتی مشاغل میں مصروف ہونا اور عنوان شباب میں بھی دوردراز مالک میں سفر کا اتفاق ہوا۔ ایک بار سترہ اٹھارہ برس کی عمر تھی تجارتی اغراض سے بصری تشریف لے گئے۔ وہاں ایک راہب نے حضرت سرور کائنات کے مبعوث ہونے کی بشارت دی۔ جب مکہ مکرمہ میں واپس آئے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صحبت اور ان کے محاسنہ و عظمیٰ و پند نے تمام شکوک و شبہات دور کر دیئے۔ چنانچہ ایک روز صدیق اکبرؓ کی وساطت سے دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور خلعت ایمان سے مشرف ہو کر واپس ہوئے۔ اس طرح حضرت طلحہ ان آٹھ افراد میں سے ہیں جو ابتداء اسلام میں نجم صداقت کی پر تو ضیاء سے ہدایت یاب ہوئے اور آخر کار خود بھی آسمان اسلاف کے روشن ستارہ بن کر چمکے۔

فَضْلُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا

۱۲۹: حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے سوائے سعد کے کسی کے لئے رسول اللہ ﷺ کو (دعا میں) اپنے

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبُوْنِي
لَا حِدَ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ " إِرْمِ سَعْدُ
فِذَاكَ أَبِي وَ أُمِّي .
والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ان سے
آپ ﷺ نے احد کے موقع پر فرمایا: تیر پھینکو سعد۔
میرے ماں باپ تم پر قربان۔

۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدِ ح وَ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْمَاعِيلُ
بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ أَبُوْنِي فَقَالَ أَرْمِ سَعْدُ فِذَاكَ أَبِي وَ أُمِّي .
۱۳۰: حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ میں نے
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے
سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے
موقع پر میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو جمع فرمایا
اور فرمایا: تیر پھینکو سعد تم پر میرے ماں باپ قربان۔

۱۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِذْرِيسَ وَ
خَالِي يَغْلَى اَوْ وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ سَمِعْتُ
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ .
۱۳۱: حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے سعد بن
ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں
پہلا عرب ہوں جس نے اللہ (عزوجل) کے راستہ میں
تیر پھینکا۔

۱۳۲: حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبانِ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ
عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ
قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ فِي
الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَ لَقَدْ مَكَّنْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَ إِنِّي
لَتَلُتُ الْإِسْلَامَ .
۱۳۲: حضرت ہاشم بن ہاشم فرماتے ہیں کہ میں نے سعید
بن المسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سعد بن ابی
وقاص نے فرمایا: اس دن کسی نے اسلام قبول نہیں کیا
جس دن میں نے اسلام قبول کیا میں سات دن تک ٹھہرا
اور یہ کہ میں اسلام کا تہائی ہوں۔

فضیلت حضرت سعد بن ابی وقاص ☆ (حدیث: ۱۳۰) یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فہم کے مطابق فرما رہے ہیں
ورنہ زبیر کے متعلق بھی حضور نے یہی فرمایا تھا۔ (حدیث: ۱۳۱) ممکن ہے کہ ان سے پہلے کسی نے تیر چلایا ہو لیکن اللہ کی راہ
میں حضور نے ان کو بتایا تھا کہ تم ہی پہلے آدمی ہو اور غزوہ بدر سے پہلے کچھ جنگیں ہوئی تھیں۔ (حدیث: ۱۳۲) یہ دو مجھ سے
پہلے مسلمان ہوئے اور یہ تیسرے تھے۔ ان کو اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ جب یہ مسلمان ہوئے تو والدہ نے کہا کہ میں نہ
کھاؤں گی نہ پیوں گی نہ سائے میں بیٹھوں گی۔ یہ بڑے پریشان ہوئے۔ حضور نے فرمایا: استقامت اختیار کرو۔ والدہ کی
منت سماجت کرتے کہ کھانا کھالیں۔ والدہ نے کہا کہ مذہب اسلام چھوڑ دو۔ فرمایا: تمہیں مذہب اسلام نہیں چھوڑ سکتا تو اللہ
عزوجل کو یہ شان استقامت کچھ ایسی پسند آئی کہ تمام مسلمانوں کے لیے معصیت الہی میں والدین کی اطاعت نہ کرنے کا
قانون عام بنا دیا۔

فَضَائِلُ الْعُشْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

فضائل عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

۱۳۳: ریاح بن حارث فرماتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن زید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس کے دسویں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، سعد جنت میں ہیں، عبدالرحمن جنت میں ہیں۔ پوچھا گیا: نویں شخص کون ہیں؟ فرمایا: میں۔

۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو الْمُثَنَّى التُّحَيْمِيُّ، عَنْ جَدِّهِ رِيَّاحِ بْنِ الْخَارِثِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنَ نَفِيلٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَاشِرَ عَشْرَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ. وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَ طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَ الزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ مِنَ التَّاسِعِ قَالَ أَنَا.

۱۳۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا: احد ٹھہر جا۔ تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے (اس وقت) کوئی نہیں۔ مراد ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، ابن عوف اور سعید بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں۔

۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ " أَثْبُتْ جِرَاءَ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَدَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدٌ وَ ابْنُ عَوْفٍ وَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ.

فضائل عشرہ مبشرہ ☆ (حدیث: ۱۳۳) دسویں حضرت ابوعبیدہ بن الجراح فرماتے ہیں یہ بشارت صرف ایک مجلس میں فرمائی تھی ویسے سب صحابہ جنتی ہیں۔ حراء: یہ ایک پہاڑ ہے۔ حضور اور صحابہ اُس پر موجود تھے کہ کانپنے لگا۔ محدثین فرماتے ہیں کہ یہ تعظیم کے لیے تھا اور خوشی کے مارے کانپنے لگا تھا۔ اس حدیث میں ان حضرات کے لیے بشارت اور پیشین گوئی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما مقتول ہوئے اور شہادت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوئے اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر شہیدوں میں تفصیلاً آیا ہے۔ ہوا یہ کہ آپ نے سب کو شہید کہا اور حضرت سعد کی موت ایسی بیماری میں ہوئی جس کا اجر شہادت کے برابر ہے۔

فَضْلُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فضائل ابوعبیدہ بن جراح

۱۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل نجران سے کہ میں عنقریب تمہارے ساتھ ایک آدمی بھیجوں گا جو پوری طرح امانت دار ہے۔ راوی کہتے ہیں لوگ انتظار

۱۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأَهْلِلَ نَجْرَانَ " سَابَعَتْ مَعَكُمْ

رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ قَالَ فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ
بْنَ الْجَرَّاحِ.
کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضی اللہ
عنه کو بھیجا۔

۱۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ
عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَنْبِيَّ عُيَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ.
۱۳۶: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے
فرمایا: یہ اس امت کے امین ہیں۔

فضیلت حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ☆ حضرت ابو عبیدہ کا نام عامر ہے۔ گو والد کا نام عبد اللہ تھا لیکن دادا کی
طرف منسوب ہو کر ابن الجراح کے نام سے مشہور ہوئے اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امین الامت کا
لقب عطا ہوا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ و دعوت پر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اس وقت تک رسول اللہ راقم
کے مکان میں پناہ گزیں نہیں ہوئے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں طاعون کی بیماری
میں مبتلا ہوئے۔ اسی میں وفات ہوئی۔ حضرت معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ انہوں نے جہیز و تکفین کا انتظام کیا۔
حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے ان سے زیادہ صاف دل بے کینہ سیر چشم با حیا اور خیر خواہ خلق بھی
نہیں دیکھا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

فَضْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

۱۳۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر
مشورہ کے ذمہ دار بناتا تو ابن ام عبد (عبد اللہ بن
مسعود) کو ذمہ دار بناتا۔

۱۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْخَرِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا أَحَدًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَا
سَتَخَلَفْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ.

۱۳۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت
ابو بکر اور حضرت عمر نے ان کو بشارت دی کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن
کو بالکل اسی طرح پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا تو
اسے چاہئے کہ اس کو ابن ام عبد کی قرأت پر پڑھے۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَالُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ ثَنَا
أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُرَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ بَكْرٍ وَعُمَرَ بَشَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أَنْزَلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَيَّ
قِدَاةَ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ.

۱۳۹: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: تمہارا اذن (میرے) گھر میں آنے کے لئے اتنا
ہی ہے کہ پردہ اٹھاؤ اور میری آواز سنو اور چلے آؤ جب

۱۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ
الْحَسَنِ بْنِ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِذْ نَكَتُ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعِ الْحِجَابَ وَ أَنْ تَسْمَعَ سَوَادِي حَتَّى

تک تمہیں میں منع نہ کروں۔

انہاک

فضیلت حضرت عبداللہ بن مسعود ☆ بغیر مشورہ کے خلیفہ بنانے سے مراد خلافت راشدہ نہیں بلکہ کسی لشکر کا امیر بنانا ہے۔ اس لیے کہ حضور نے فرمایا: الائمة من قریش۔ یعنی خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔ بعض نے یہ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایک خلیفہ کی تمام صفات ان میں موجود ہیں لیکن خلیفہ نہیں بن سکتے۔ اس لیے کہ خلیفہ تو قریشی ہونا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود قرآن کریم جو اصل اصول اسلام ہے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ فرماتے ہیں کہ ستر سورتیں میں نے خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھی تھیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ قرآن مجید میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی نسبت میں نہ جانتا ہوں کہ کب کہاں اور کس بارہ میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن مسعود کے پاس عہد نبوت کا جمع کیا ہوا ایک مصحف بھی تھا جس کو وہ نہایت عزیز رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن دانی کی سند عطا کی۔ ایک موقع پر لوگوں کو ارشاد فرمایا کہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہم)۔ قرآن کریم کی تفسیر میں خاص مہارت رکھو۔ فقہ کے مؤسس اور بان سمجھے جاتے ہیں۔ خصوصاً فقہ حنفی کی عمارت تمام تر حضرت ابن مسعود ہی کے سنگ اساس پر تعمیر ہوئی۔

فضیلت حضرت عباس بن عبدالمطلب ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اہل بیت کی محبت ایمان کی نشانی ہے۔ جامعہ ترمذی میں ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوت میں شکایت کی کہ قریش جب باہم ملتے ہیں تو ان کے چہروں پر تازگی و شگفتگی برتی ہے لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو بشارت کی بجائے برہمی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ آنحضرتؐ یہ سن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول (ﷺ) کے لیے تم سے محبت نہ کرے گا اس کے دل میں نور ایمان نہ ہوگا، چچاپاپ کا قائم مقام ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

فَضْلُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کے فضائل

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

۱۴۰: حضرت عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ ہم قریش کی کسی جماعت کو ملتے تھے تو وہ باتیں کرتے کرتے خاموش ہو جاتے تھے (اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے) ہم نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں جب وہ میرے اہل خاندان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک وہ ان کو محبوب

۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَبْرَةَ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرِ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلرُّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ فَأَذَا رَأَوْا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبُّهُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي.

نہیں رکھے اللہ کے لئے اور مجھ سے ان کی قرابت کی وجہ سے۔

(فی الزوائد : رجال اسنادہ ثقات الا انه قيل رواية

محمد بن كعب عن العباس مرسله)

۱۳۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مجھ کو خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ میرا اور ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ قیامت کے دن آنے سامنے ہوگا اور عباس ہمارے درمیان دو دوستوں کے درمیان مؤمن کی طرح ہوں گے۔

۱۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الصَّحَّاحِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْسٍ عَنْ كَثِيرِ ابْنِ مَرَّةٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَمَنْزِلِي وَمَنْزِلُ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَجَاهَيْنِ وَالْعَبَّاسُ بَيْنَنَا مَوْمِنٌ بَيْنَ خَلِيلَيْنِ .

(فی الزوائد : اسنادہ ضعیف لاتفاقہم علی ضعف عبد الوہاب بل قال فیہ ابو داؤد یضع الحدیث و قال الحاکم روی احادیث موضوعة و شیخہ اسماعیل اختلط بأخره و قال ابن رجب ان فرد به المصنف و هو موضوع فانه من بلایا عبد الوہاب و قال فیہ ابو داؤد ضعیف الحدیث .)

حضرت علیؑ کے صاحبزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

فَضْلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ عَلِيٍّ

(رضی اللہ عنہم) بِنِ أَبِي طَالِبٍ

۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن سے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت کیجئے اور جو ان سے محبت کرے اسے بھی محبوب رکھئے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن کو سینے سے لگایا۔

۱۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْحَسَنِ أَلْهَمَ ابْنِي أُحِبُّهُ فَأَحِبُّهُ وَأَحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ وَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ .

۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھے اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو ان سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۱۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ أَبِي الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرِيضِيًّا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي .

(فی الزوائد : اسنادہ صحیح و رجالہ ثقات)

۱۳۴: حضرت سعید بن راشد سے مروی ہے یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ لوگ نبیؐ کے

۱۳۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِنِ كَاسِبِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ خُوَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

ساتھ ایک دعوت طعام کے لئے نکلے۔ حسین رضی اللہ عنہ گلی میں کھیل رہے تھے۔ نبی لوگوں سے آگے بڑھ گئے اور اپنے ہاتھ پھیلا دیئے (حضرت حسینؑ) ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ نبی ان کو ہنساتے رہے یہاں تک کہ ان کو پکڑ لیا۔ آپ نے ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا سر کے اوپر رکھا اور بوسہ لیا فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت رکھتے ہیں جو حسین سے محبت رکھتا ہے حسین پیشانی ہیں پیشانیوں میں سے۔ (سفیان نے اسکی مثل بیان کیا ہے)

۱۳۵: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ فاطمہؑ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں اس کے لئے سلامتی ہوں جس کے لئے تم لوگ سلامتی ہوں اور لڑائی ہوں جس کے لئے تم لڑائی ہو۔

فضیلت حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ☆ سبط: نواسے کو کہتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے لیے گلی میں کھیلنا جائز ہے۔ دعوت قبول کرنا مسنون ہے۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ پیار کرنا یہ سب باتیں سنت نبوی (ﷺ) ہیں۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۳۶: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمار بن یاسر نے (آنے کی) اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔

۱۳۷: حضرت ہانی بن ہانی سے مروی ہے کہ حضرت عمار علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔ میں نے رسول

رَأْسِهِ: أَنَّ يَعْلَى بْنَ مَرْثَةَ حَدَّثَنَاهُمْ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ فِي السِّكَّةِ قَالَ فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَ الْقَوْمِ وَبَسَطَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَفْرُ هَهُنَا وَهَهُنَا وَيُضَاحِكُهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهُ فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهِ وَالْأُخْرَى فِي فَاسِ رَأْسِهِ فَقَبَّلَهُ وَ قَالَ حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبَطَ مِنَ الْأَسْبَاطِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ مِثْلَهُ.

(فی الزوائد اسنادہ حسن رجالہ ثقات)

۱۳۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْبَرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ عَنْ الشَّيْخِ عَنْ صَبِيحٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَنَا سَلِّمٌ لِمَنْ سَأَلْتُمْ وَ حَرَبٌ لِمَنْ جَادَبْتُهُ

فَضْلُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۳۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: فَتَنَا وَ كَيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِيٍّ عَنْ هَانِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ائْتُونَا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ.

۱۳۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِيٍّ عَنْ هَانِيٍّ قَالَ دَخَلَ عَمَّارُ عَلِيَّ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مُلِيَءٌ عَمَّارٌ إِيمَانًا إِلَى مَشَاشِهِ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمار پورے کے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَمِيعًا: ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمَّارٌ مَا عَرِضَ عَلَيْهِ أَمْرَانِ إِلَّا اخْتَارَ الْأَرْشَدَ مِنْهُمَا.

۱۳۸: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جب بھی دو امر پیش کئے گئے انہوں نے زیادہ درست (امر) کو اختیار کیا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ☆ شاش: ہڈیوں کے جوڑ۔ مثلاً گھٹنے، کہنی، شانے کے جوڑ۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان ان کے دل میں رچ بس گیا ہے۔ پھر وہاں سے ایمان کے انوار و برکات سارے جسم میں پھیل گئے۔ رگوں اور ہڈیوں میں منتشر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایمان کا اثر جوڑوں تک پہنچ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کامل ایمان کی بشارت ہے۔ (حدیث: ۱۳۸) یعنی ایسا امر اختیار کیا جو خود ان کے اور متبعین کے لیے نافع اور مفید ہو یہی سلف و صالحین کا طریقہ ہے۔

حضرت سلمان، ابی ذرؓ، مقداد رضی اللہ عنہما کے فضائل

فَضْلُ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْمَقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۱۳۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْأَيْدِي عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قَبْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ عَلِيُّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَ أَبُو ذَرٍّ وَ سَلْمَانَ وَ الْمَقْدَادَ.

۱۳۹: حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود ان سے محبت رکھتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ (وہ کون ہیں؟ فرمایا علی، ان میں سے ہیں اور فرماتے ہیں وہ تین یہ ہیں۔ ابو ذر، سلمان اور مقداد رضی اللہ عنہم۔

۱۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُورِ عَنْ زَرِّ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ سَبْعَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عَمَّارٌ وَ أُمُّهُ سَمِيَّةٌ وَ صُهَيْبٌ وَ بِلَالٌ وَ الْمَقْدَادُ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَعَهُ اللَّهُ

۱۵۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے پہل جنہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ سات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمار، ان کی والدہ سمیہ، صہیب، بلال، مقداد۔ رسول اللہ کی اللہ نے ان کے چچا ابوطالب کے ساتھ حفاظت فرمائی اور ابو بکر کی حفاظت اللہ نے ان کی قوم کے ذریعہ فرمائی۔ مگر باقی

بِعَمِّهِ ابْنِ طَالِبٍ وَ أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنْعَهُ اللهُ بِقَوْمِهِ وَ أَمَّا سَائِرُ
هُمْ فَأَخَذَهُمُ الْمَشْرِكُونَ وَ الْبَشُورُهُمْ أَذْرَاعُ الْحَدِيدِ وَ
صَهْرُهُمْ فِي الشَّمْسِ فَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَ آتَاهُمْ
عَلَى مَا أَرَادُوا إِلَّا بِلَالًا فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ وَ هَانَ
عَلَى قَوْمِهِ فَأَخَذُوهُ فَأَعْطَوْهُ الْوَلْدَانَ فَجَعَلُوا يَطْوِفُونَ بِهِ فِي
شِعَابِ مَكَّةَ وَ هُوَ يَقُولُ أَحَدًا أَحَدًا.

(فی الزوائد : اسنادہ ثقافت و رواہ ابن حبان
فی صحیحہ و الحاکم فی المستدرک من طریق عاصم
بن ابی النجود بہ)

۱۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
الله ﷺ لَقَدْ أُودِيْتُ فِي اللهِ وَ مَا يُودَى أَحَدٌ وَ لَقَدْ أُحْفُتُ
فِي اللهِ وَ مَا يُحْفَأُ أَحَدٌ وَ لَقَدْ آتَتْ عَلِيَّ ثَالِثَةُ وَ مَالِي وَ
لِبَالٍ طَعَامٌ بِأَكْلِهِ زُوْجِبِدُ إِلَّا مَا وَارَى إِبْطَ بِلَالٍ.

(اخرجه الترمذی فی اوخر باب الزهد و قال

هذا حدیث حسن صحیح)

حضرات کو مشرکین نے پکڑ لیا اور انہیں لوہے کی زرہیں
پہنا کر دھوپ میں پگھلا دیا سو کوئی ان میں ایسا نہ تھا جس
نے مشرکوں کے ارادہ کی موافقت نہ کی یعنی براہ تقیہ ان
کے موافق نہ ہو گیا۔ مگر بلال رضی اللہ عنہ کہ ان کا نفس
ان کی نظر میں ذلیل ہو گیا اللہ کی عظمت کے آگے ذلیل
ہو گئے وہ اپنی قوم کے آگے سو دے دیا مشرکوں نے
اپنے تئیں لڑکوں کو سو وہ لئے پھرتے تھے ان کو مکہ کی
گھاٹیوں میں اور وہ کہتے تھے : اللہ سبحانہ و تعالیٰ اکیلا
ہے ! اللہ اکیلا ہے۔

۱۵۱ : حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : میں اللہ کے معاملہ میں جتنا
ستایا گیا اتنا کوئی نہیں ستایا گیا اور اللہ کے بارے میں
جتنا خوف زدہ کیا گیا ہوں اتنا کوئی نہیں کیا گیا۔ مجھ پر
تین دن ایسے گزرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے
ایسا کھانا نہیں تھا جس کو کوئی شخص کھاتا ہے مگر صرف وہی
جس کو بلال کی بغل ڈھانپے ہوئے ہوتی تھی۔

فضیلت حضرت سلمان ابو زہر مقداد ☆ ان احادیث سے ان حضرات کا تقدم اسلام اور سبقت ایمان اور
استقامت ثابت قدمی بڑی بڑی اذیتیں اور تکالیف برداشت کیں لیکن اسلام و ایمان کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی توحید پر استقامت بھی کمال کی تھی اور یہ بات بھی ثابت ہوئی۔ اگر جان کے
تلف ہونے کا ڈر ہو تو کفر کا اظہار اسی طرح پر ہو کہ دل سے مؤمن ہو اور کفر سے بیزار ہو تو پھر جائز ہے اور اگر تکالیف پر
صبر کرے اور کفر کا اظہار نہ کرے تو بہت اونچی شان ملتی ہے جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلند شان ملی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

فَصَائِلُ بِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۵۲ : سالم سے مروی ہے کہ ایک شاعر نے بلال بن عبد اللہ
کی تعریف کی اور کہا کہ بلال بن عبد اللہ سب بلاوں سے
بہتر ہیں۔ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا : تو نے غلط کہا بلکہ رسول
اللہ کے بلال (صحابی رسول) سب سے بہتر بلال ہیں۔

۱۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ
حَمْرَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ شَاعِرًا مَدَحَ بِلَالَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ :
(بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللهِ خَيْرُ بِلَالٍ) فَقَالَ بِنُ عُمَرَ كَذَبْتَ لَا بِلَّ
(بِلَالُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بِلَالٍ).

فضائلِ خَبَابِ رضی اللہ عنہ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۳: ابویعلیٰ الکندی فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ اس نشست کا آپ سے زیادہ سوائے عمار کے اور کوئی مستحق نہیں۔ حضرت خباب انہیں اپنی پشت کے نشانات دکھانے لگے جو مشرکین کے تکلیفیں دینے کی وجہ سے بنے تھے۔

۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَنَا وَكَيْعٌ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكُنْدِيِّ قَالَ: جَاءَ خَبَابٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ أُذُنُ فَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْكَ إِلَّا عَمَارٌ فَجَعَلَ خَبَابٌ يُرِيهِ آثَارًا بَظْهِرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ.

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۱۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابو بکر ہیں اور ان میں سے اللہ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں۔ حیا کے اعتبار سے سب سے سچے عثمان ہیں اور علی بن ابی طالب ان میں سے سب سے اچھے فیصلہ کرنے والے ہیں۔ ان میں اللہ کی کتاب کو سب سے عمدہ پڑھنے والے ابی بن کعب ہیں۔ سب سے زیادہ حلال و حرام سے واقف معاذ بن جبل ہیں اور فرائض سے سب سے زیادہ واقف زید بن ثابت ہیں۔ خبردار ہر امت کیلئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ تَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَشَدَّهُمْ فِي دِينِ اللَّهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَقْضَاهُمْ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنُ أَبِي طَالِبٍ وَ أَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ أَبِي بَنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَعْلَمَهُمْ بِالْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ مُعَاذُ بَنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَفْرَضَهُمْ زَيْدُ بَنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ آلا وَ إِنِّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عَبِيدَةَ بَنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

۱۵۵: ابوقلابہ سے اسی کے مثل روایت ہے۔ ابن قدامہ کے نزدیک سوائے اس بات کے جو آپ نے زید بن ثابت کے حق میں فرمائی وہ یہ کہ علم الفرائض کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

۱۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مَثَلُهُ عِنْدَ بَنِي قَدَامَةَ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ فِي حَقِّ زَيْدٍ وَ أَعْلَمَهُمْ بِالْفَرَائِضِ.

فضیلت حضرت خباب ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل و علم کو مجلس میں ممتاز رکھنا چاہیے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق افاصل صحابہ کو اپنے پاس مقام دیتے تھے۔ حضرت خباب نے بہت تکالیف برداشت کیں۔

فَضْلُ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۱۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ تَنَا

کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: زمین نے کسی کو نہ اٹھایا اور آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا جو بات میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچا ہو۔

الْأَعْمَشُ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَقَلَّتِ الْعَبْرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ مِنْ رَجُلٍ أَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ أَبِي ذَرٍّ.
فَضْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۷: حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشم ہدیہ آیا تو لوگوں نے آپس میں اس کو پکڑ پکڑ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی وجہ سے حیران ہوتے ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

۱۵۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرْقَةً مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَدَاوُلُونَهَا بَيْنَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجَّبُونَ مِنْ هَذَا فَقَالُوا لَهُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَمَسَادِبُلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا.

تشریح ☆ اس سے کئی امور ثابت ہوئے: (۱) ہدیہ لینا سنت ہے (۲) جنت میں رومال بھی ہوں گے (۳) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا معلوم ہوا (۴) جنت کی ادنیٰ چیز بھی دنیا کی اعلیٰ چیزوں بلکہ دنیا کی ساری چیزوں سے افضل ہے اس لیے کہ دنیا و مافیہا فانی ہے اور آخرت کی چیزیں ہی باقی رہنے والی اور ابدی ہیں۔ بعض کتابوں میں ہے کہ جس کپڑے کو صحابہ کرام دیکھ کر تعجب کرتے تھے وہ قبائلی تھے۔

۱۵۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد بن معاذ کی موت سے رحمن عزوجل کا عرش حرکت میں آ گیا۔

۱۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ عَزَّوَجَلَّ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

تشریح ☆ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر اللہ کا عرش ہل گیا۔ وجہ یہ تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ کی روح عرش پر پہنچی تو خوشی کے مارے ہلنے لگا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ ”اهْتَزَّ“ کا معنی ہلنا نہیں بلکہ کانپنا ہوگا کہ عرش الرحمن غمزدہ ہو کر کانپنے لگا۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت سعد کے جو اعمال صالحہ عرش تک جاتے تھے اب وہ نہیں جائیں گے۔

جریر بن عبد اللہ الجلی رضی اللہ عنہ
کی فضیلت

فَضْلُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۵۹: حضرت جریر بن عبد اللہ الجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہ نے

۱۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ. ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَدَأْتُ الْإِسْلَامَ مَا كُنْتُ أَرَى مِنْ رَجُلٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلِيِّ.

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلْبَلِيِّ قَالَ مَا حَجَجْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسَلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ. وَلَقَدْ شَكَرْتُ إِلَيْهِ آتَى لَا أَتُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ تَبَّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا.

جب بھی مجھے دیکھا مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ دیکھا۔ میں نے ان کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: اے اللہ! ان کو ثبات عطا فرما اور ہادی و مہدی بنا۔

☆ تشریح حضرت جریر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر مسکرا دیتے تھے کیونکہ بہت خوبصورت اور لمبے قد کے تھے۔ بلکہ جو بھی دیکھتا تھا تو شکل و صورت دیکھ کر مسکرا دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ثبات اور ہادی و مہدی ہونے کی دعا کی۔

اہل بدر کے فضائل

۱۶۰: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ جبرئیل یا کوئی اور فرشتہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ لوگ بدر میں حاضر ہونے والوں کو کیسا شمار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہم میں سب سے زیادہ پسندیدہ۔ اس نے کہا اسی طرح (بدر میں حاضر ہونے والے فرشتے) ہمارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

فَضْلُ أَهْلِ بَدْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۱۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا تَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ أَوْ مَلَكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُونَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فَيُكْرَمُ قَالُوا خِيَارَنَا قَالَ كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ.

۱۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھیوں کو برامت کہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد کے برابر سونا خرچ کر دے (تب بھی) ان میں سے ایک کے (خرچ کیے گئے) مد یا اس کے نصف کو بھی نہیں پاسکتا۔

۱۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، تَنَا جَرِيرُ بْنُ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَ كَيْعُ ح وَ تَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُسَبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَكَ مُدٌّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۱۶۲: نسیر بن زعلوق سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے تھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا مت کہو۔ ان میں سے ایک کا ایک گھڑی کھڑے ہونا تم میں سے کسی کی عمر بھر کی نیکی سے بہتر ہے۔

۱۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: تَنَا وَ كَيْعُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ نَسِيْرِ ابْنِ زُعْلُوْقٍ قَالَ كَانَ بِنُ عَمْرٍ يَقُوْلُ لَا تُسَبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامٌ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَةً.

فضیلت اہل بدر (رضی اللہ عنہم) ☆ اس حدیث سے جہاد کی فضیلت ثابت ہوئی، جہاد کی برکت سے انسان کیا فرشتوں کو بھی یہ شرف حاصل ہوا اور اسی باب کی حدیث میں صحابہ کو خطاب کیا کہ میرے صحابہ کو برامت کہو کیونکہ انہوں نے جو اسلام کی خدمت کی بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں، مشکل وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا، اپنی جان و مال، اولاد کی قربانی دی بعد والے لوگ جتنی قربانیاں بھی پیش کریں ان کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے۔

انصار (رضی اللہ عنہم) کے فضائل

فَضْلُ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۱۶۳: حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو انصار سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ اس کو محبوب رکھتے ہیں اور جو انصار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس سے بغض رکھتے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے عدی سے کہا: کیا آپ نے اس کو براء بن عازب سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھ ہی سے تو انہوں نے بیان کیا ہے۔

۱۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِعَدِيِّ أَسْمَعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِيَّائِي حَدَّثَ.

۱۶۴: سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بہترین انتخاب ہیں اور بقیہ لوگ چھان ہیں اور اگر (دیگر) لوگ کسی (ایک) وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کسی اور وادی میں جائیں تو میں انصار (رضی اللہ عنہم) کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک مرد ہوتا۔

۱۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ رَيْهِمٍ تَنَا بِنُ أَبِي فَدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَهِّمِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِئَارٌ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ اسْتَقْبَلُوا وَإِدْيَا أَوْ شِعْبًا وَاسْتَقْبَلَتِ الْأَنْصَارُ وَإِدْيَا لَسَلَكْتُ وَإِدْيَا الْأَنْصَارِ. وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأًا مِنَ الْأَنْصَارِ.

(فی الزوائد: اسنادہ ضعیف والافہ من عبد

المہیمین و باقی رجالہ ثقات)

۱۶۵: کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ انصار (رضی اللہ عنہم) پر رحم فرمائے اور انصار کی اولاد پر اور ان کی اولاد کی اولاد پر۔

۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَ اللَّهُ الْأَنْصَارَ وَآبَاءَ الْأَنْصَارِ وَآبَاءَ الْأَنْصَارِ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

فضیلت انصار ☆ ”شعار“ جس کو اسٹر کہتے ہیں۔ ”دیار“ اوپر والے کپڑے کو کہتے ہیں۔ ان احادیث میں حضرات انصار کی فضیلت بیان فرمائی۔ اللہ پاک سب صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین (رضی اللہ عنہم) سب

صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین رضی اللہ عنہم سب کی محبت نصیب فرمائے۔

فَضْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَادٍ
الْبَاهِلِيُّ . قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِ وَقَالَ
اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ وَتَأْوِيلَ الْكِتَابِ .
۱۶۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا
ساتھ ملا لیا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو حکمت اور تاویل
کتاب کا علم سکھا دیجئے۔

فضیلت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی کہ ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تفسیر میں بہت مہارت حاصل ہوئی۔ بہت عجیب تفسیر اور غرائب تاویل ان سے روایت کیے
گئے ہیں۔

خَوَارِجُ كَابِيَانِ

۱۶۷: حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضرت علیؑ نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا: ان میں ایک
فحش مثل (نقصان دہ) ہاتھ والا یا اور اگر یہ خدشہ نہ ہوتا
کہ تم فخر میں مبتلا ہو جاؤ گے تو میں ضرور بیان کرتا جو اللہ
تعالیٰ نے ان لوگوں سے لڑنے والوں سے وعدہ کیا ہے
محمد ﷺ کی زبان پر۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا
کیا: آپ نے خود محمد ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں
نے فرمایا: ہاں رب کعبہ کی قسم ایسا تین مرتبہ فرمایا۔

۱۶۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جو
نوجوان ہوں گے بے وقوف ہوں گے۔ لوگوں میں سب
سے بہتر باتیں کریں گے قرآن پڑھیں گے جو انکے حلقوم
سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام سے اسی طرح بے فیض رہ
جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا
ہے۔ جوان سے ملے ان سے قتال کرے کیونکہ انکو قتل کرنا
قتل کرنے والے کیلئے اللہ کے ہاں اجر کا باعث ہے۔

۱۲: بَابُ فِي ذِكْرِ الْخَوَارِجِ

۱۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ وَ ذَكَرَ
الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُنْجِدٌ الْيَدِ أَوْ مُؤَدُّنُ الْيَدِ أَوْ
مَشْدُونُ الْيَدِ وَ لَوْ لَا أَنْ تَبْطُرُوا أَلْحَدْتُمْكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ
الَّذِينَ يَفْتَلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ
زُرَّارَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَزٍّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ
أَخْدَثُ الْأَسْنَانَ سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ
النَّاسِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ
الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ
فَإِنْ قَتَلْتُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللَّهِ لِمَنْ قَتَلْتُمْ .

۱۶۹: ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے عرض کی کیا آپ نے رسول اللہؐ کو حوریہ کے بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ان کو ایسی قوم کا ذکر کرتے ہوئے سنا جو خوب عبادت کریں گے۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں کم تر جانے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے سے کم تر سمجھے گا وہ دین سے اسی طرح بے فیض رہ جائیگے جس طرح تیر شکار میں سے بے نشان گزر جاتا ہے (شکاری) اپنے تیر کو پکڑتا ہے اس کے پھل کو دیکھتا ہے کوئی نشان نہیں دیکھتا۔

۱۷۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری امت میں سے یا یوں فرمایا کہ عنقریب میرے بعد میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن کو پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے تجاؤز نہیں کرے گا۔ دین سے اسی طرح بے فیض رہ جائیں گے۔ جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا ہے۔ پھر وہ دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے وہ مخلوق میں سے بدترین ہوں گے۔

عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حکم بن عمرو وغفاری کی رافع بن عمرو سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۷۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے چند لوگ قرآن کو پڑھیں گے اسلام سے اسی طرح بے نشان رہ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان رہ جاتا ہے۔

۱۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ. أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْحَرُورِيَّةِ شَيْئًا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَبَّدُونَ يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ يَمْرُتُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ أَحَدٌ سَهْمُهُ فَنَظَرَ فِي نَصْلِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَنَظَرَ فِي رِصَابِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَنَظَرَ فِي قِدْحِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَنَظَرَ الْقُدْذِ فَمَارَى هَلْ يَرَى شَيْئًا أَمْ لَا.

۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ خُلُوقَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعْوَدُونَ فِيهِ هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَامِتٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو أَخِي الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ فَقَالَ وَأَنَا أَيْضًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(فی الزوائد هذا اسنادہ ضعیف)

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَهُوَ يَقْسِمُ النَّبْرَ وَالْغَنَائِمَ وَهُوَ فِي حِجْرِ بِلَالٍ فَقَالَ رَجُلٌ اغْدِلْ يَا مُحَمَّدُ! فَإِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ فَقَالَ وَ يَهْلِكَ وَمَنْ يَعْدِلْ بَحْرَى إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضْرِبَ عُقُ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا فِي أَصْحَابٍ أَوْ أَصْحَابٍ لَهُ يَقْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

۱۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَرَزَقِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوَارِجُ كِلَابِ النَّارِ.

۱۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْشَأُنْشَاءُ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً حَتَّى يَخْرُجَ فِي عِرَاصِهِمُ الدَّجَالُ.

۱۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہجرانہ میں تھے اور غنیمت کا مال تقسیم فرما رہے تھے اور ایک شخص نے کہا: اے محمد! عدل کیجئے۔ آپ نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ آپ نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو جب میں عدل نہیں کروں گا تو میرے بعد کون عدل کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں میں ہوگا جو قرآن پڑھیں گے جو انکے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا دین سے اسی طرح بے نشان رہ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا ہے۔

۱۷۳: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوارج کلاب النار۔

۱۷۴: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن کو پڑھیں گے اور قرآن انکے زخروں سے تجاوز نہیں کرے گا۔ جب بھی وہ ابھریں گے کاٹ دیئے جائیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کبھی وہ ابھریں گے کاٹ دیئے جائیں گے (اور ایسا) بیس مرتبہ سے زیادہ ہوگا یہاں تک کہ ان کی جماعت میں سے دجال خروج کرے گا۔

۱۷۵: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں یا یوں فرمایا کہ اس امت میں ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے یہ قرآن ان کے زخروں سے تجاوز کرے یا یوں فرمایا کہ حلق سے تجاوز

۱۷۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ مَعْمَرٍ عَنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ يَقْرَأُونَ

النَّحْلِیُّ إِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ ، أَوْ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ .
 الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ أَوْ حُلُوفَهُمْ سِمَاهُمْ
 نہیں کرے گا ان کی علامت سر کے بال منڈانا ہوگی
 جب تم ان کو دیکھو یا یوں فرمایا کہ جب تم ان سے ملو
 (جنگ میں) تو ان کو قتل کر ڈالو۔

۱۷۶: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
 أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ سُرُّ قَتْلِي قُبُلُوا تَحْتَ أَرْنَبِ
 السَّمَاءِ ، وَخَيْرُ قَتِيلٍ مَنْ قَتَلُوا ، كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ . فَكَانَ
 هَوْلًا لِمُسْلِمِينَ فَصَارُوا كُفْرًا قُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ! هَذَا شَيْءٌ
 تَقُولُهُ ؟ قَالَ : بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ .
 ۱۷۶: حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ بدترین مقتول جو
 آسمان تلے قتل کئے گئے اور بہترین مقتول وہ ہیں جنہوں
 نے جہنم کے کتوں کو قتل کیا۔ یہ مسلمان ہوں گے جو کفر
 اختیار کر لیں گے۔ ابو غالب کہتے ہیں میں نے کہا اے ابو
 امامہ! یہ بات آپ کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ میں
 نے تو اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔

☆ تشریح خوارج جمع ہے خارجہ کی اس سے مراد وہ گروہ ہے جو اہلسنت والجماعہ سے نکل گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
 کے دور میں یہ لوگ زیادہ پھیل گئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی یہ لوگ موجود تھے۔ قرآن کی
 تلاوت بہت کرتے تھے عبادت گزار تھے ان کو قراء کہا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں برے خیال
 رکھتے تھے اور ان کو نہیں مانتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بعد میں انہوں نے خروج کیا۔ حضرت امیر
 المؤمنین رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتے تھے۔ امیر المؤمنین نے ان کی فہمائش کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔
 ان میں سے اکثر تائب ہوئے کچھ لوگ تو خارجی رہے تو ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ مقام نہروان میں ان میں بہت قتل
 ہوئے۔ یہ فرقہ مرتکب کبیرہ کو کا فر کہتا ہے۔ ایک فرقہ ان کا حصن کے رجم کا منکر ہے اور چور کا ہاتھ بغل سے کاٹتے تھے۔
 حائض ہر حالت میں نماز کی فریضت کے قائل ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے اٹھیں گے ان
 کو بادیا جائے گا پھر اٹھیں گے تو اہل حق غالب آجائیں گے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ مُخَذَجُ الْيَدِ : ناقص ہاتھ ہے۔
 آخری زمانہ سے مراد خلافت راشدہ کا آخری زمانہ کیونکہ تیس سال خلاف راشدہ کے ہیں جب اٹھائیس سال ختم ہوئے تو
 اس وقت یہ لوگ نکلے تھے۔ حرورہ: کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جو ان کا مرکز تھا۔ اس لیے ان کو حروریہ کہتے ہیں۔
 پہلے ان کو قراء کہتے تھے۔ یہ قرآن بہت پڑھتے تھے لیکن قرآن کریم ان کے گلوں سے نیچے نہ گزرتا۔ مطلب یہ کہ قرآن کا اثر
 ان کے دلوں پر نہیں ہوتا ہے۔ (حدیث: ۱۶۹) تیر کے مختلف حصے ہوتے ہیں: (۱) پھل اس کو رصاف کہتے ہیں ویسے رصاف
 جمع ہے رصفہ ہے۔ (۲) قدم تیر کا لکڑی والا حصہ جس پر ابھی پھل لگایا گیا ہو۔ (۳) قد ذُجَع ہے قدہ کی۔ تیر کے پردوں کو کہتے
 ہیں۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ خوارج دین سے ایسے نکلیں گے جیسے طاقتور آدمی تیر پھینکے اور وہ اتنی قوت کے ساتھ
 شکار کو لگے کہ اسکے پار ہو جائے اور خون اس پر نہ لگے۔ اسی طرح یہ لوگ دین سے نکلیں گے کہ ان کو دین کا کچھ حصہ بھی معلوم
 نہیں ہوگا۔ (حدیث: ۱۷۲) جعرانہ مکہ سے آٹھ میل پر ایک مقام ہے جہاں جنین کی غنائم تقسیم فرمائے۔ ان احادیث میں
 خوارج کی چند علامات بیان فرمائی گئی ہیں۔ سر موٹنا جائز ہے اس لیے بعض مواقع میں سر موٹنا مسنون ہے۔ بچے کی
 پیدائش کے سات دن بعد حج اور عمرہ کے بعد۔ جمہور اہلسنت والجماعہ کے خوارج کا فر نہیں بلکہ بدعتی فرقہ ہے۔

۱۳: بَابُ فِيمَا أَنْكَرَتِ الْجَهْمِيَّةُ

جہمیہ کے انکار کے بارے میں

۱۷۷: جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا (اور) فرمایا کہ عنقریب تم اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو کہ تم کو اسے دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری نہیں ہوتی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو (تو کرو) کہ سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے نماز سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور پاکی بیان کیجئے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ طلوع شمس اور غروب شمس سے پہلے۔“

۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يَعْلَى وَوَكَيْعٌ وَابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالُوا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرُ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ [ق: ۳۹]

☆ تشریح: جہمیہ: یہ بھی ایک فرقہ گزرا ہے۔ جہم بن صفوان کی طرف منسوب۔ یہ روایت باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا منکر ہے جبکہ اہل سنت کے نزدیک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

۱۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری پاتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اسی طرح اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری نہ پاؤ گے۔

۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَامُونَ فِي رُؤْيِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قَالُوا لَا قَالَ فَكَذَلِكَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيِي رَبِّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۷۹: ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: کیا تم دوپہر کے وقت بادل نہ ہونے کی صورت میں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پاتے ہو؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات بادل نہ ہونے کی صورت میں چاند کے دیکھنے میں کسی قسم کا ضرر پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: جس طرح تم انکے دیکھنے میں کوئی تنگی نہیں پاتے تو اس (رب) کے دیکھنے میں بھی کوئی ضرر نہیں پاؤ گے۔

۱۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ رُبُّنَا؟ قَالَ تَضَامُونَ فِي رُؤْيِي الشَّمْسِ فِي الظُّهَيْرَةِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ فَتَضَارُونَ فِي رُؤْيِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَيْهِ إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَيْهِمَا.

۱۸۰: حضرت ابو زین فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اللہ کو دیکھیں گے اور اسکی مخلوق میں (اس عالم میں) اسکی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابو زین! کیا تم سب چاند کو بغیر کسی رکاوٹ کے نہیں دیکھتے؟ میں نے عرض کیا: یوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تو بہت بڑے ہیں اور یہ (چاند کی رویت) اسکی مخلوق میں (اسکی رویت کی) نشانی ہے۔

۱۸۱: ابو زین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہنسنا پروردگار ہمارا اپنے بندوں کے ناامید ہو جانے سے اور عذاب کے قریب ہونے سے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہنسنا ہمارا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی کہ ہرگز محروم نہ رہیں گے ہم ایسے رب کی خیر سے جو ہنسنا ہے۔

۱۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي زُرَّيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ رَى اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا آيَةٌ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ يَا أَبَا زُرَّيْنِ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِياً بِهِ؟ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَاللَّهُ أَعْظَمُ وَذَلِكَ آيَةٌ فِي خَلْقِهِ.

۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي زُرَّيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَحِكُ رَبِّنَا مِنْ قُنُوطِ عِبَادِهِ وَقُرْبِ غَيْرِهِمْ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَضْحَكُ الرَّبُّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَنْ نَعْدِمَ مِنْ رَبِّ يَضْحَكُ خَيْرًا.

(فی الزوائد: وکیع ذکرہ ابن حبان فی النقات)

و باقی رجالہ احتج بہم مسلم)

تشریح ☆ اس باب میں وہ احادیث لائی گئی ہیں جن میں رویت باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ "تَضَامُونٌ" اصل میں تَضَامُونٌ تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی مشقت نہ اٹھانی پڑے گی۔ اس حدیث میں فجر اور عصر کی نمازوں کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی۔ محدثین فرماتے ہیں کہ فجر اور عصر کو دیدار الہی میں بڑا دخل ہے۔ (حدیث: ۱۸۱) "قُنُوطٌ": ناامید ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ جب بندہ مایوس ہو کر ہتھیار ڈال دیتا ہے ناامید ہو جاتا ہے۔ "لَنْ نَعْدِمَ": اس رب کی خیر سے ہم محروم نہ رہیں گے جو ہنسنا ہے۔

۱۸۲: ابو زین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہمارا رب مخلوق کو تخلیق کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اندھیرے میں تھا اس کے نیچے ہوا (خلا) اور اس کے اوپر ہوا اور پانی تھا پھر اس نے اپنا عرش پانی پر تخلیق کیا۔

۱۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي زُرَّيْنِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي غَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَمَا تُمُّ خَلْقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ.

تشریح ☆ "اِنَّ كَمَا رَبَّنَا": مطلب یہ کہ اِنَّ كَمَا عَرْشُ رَبَّنَا ہمیں پیدا کرنے سے پہلے رب کا عرش کہاں تھا؟ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے عرش بادل میں تھا۔ یہ حدیث صفات میں سے ہے اور اس کا مضمون مشابہات میں سے ہے اس لیے سکوت (خاموشی) اختیار کی جائے یہ زیادہ محفوظ ہے۔ ثُمَّ یہ لفظ ثُمَّ نہیں بلکہ ثُمَّ ہے۔ اسم اشارہ برائے مکان اور خَلَقَ نہیں بلکہ خَلَقَ مخلوق۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہاں کوئی مخلوق نہیں تھی تو مکان اور جگہ کیسے ہوگی اور عَرْشُهُ عَلَي الْمَاءِ: الگ جملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ تَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ تَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرَزِ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ عَرَضَ لَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُنِي النَّجْوَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُذْنِي الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنْفَهُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَعْرِفُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْلُغَ قَالَ إِنِّي سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَآنَا أَعْفَرُهَا لَكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ يُعْطَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ أَوْ كِتَابَهُ بِسَمِيهِ قَالَ وَآمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيُنَادِي عَلَى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ قَالَ خَالِدٌ فِي الْأَشْهَادِ شَيْءٌ مِنْ انْقِطَاعِ

۱۸۳: صفوان بن محرز مازنی فرماتے ہیں کہ دریں اثنا کہ ہم عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ اچانک ایک آدمی ان سے ملا اور کہنے لگا اے ابن عمر! آپ نے جناب رسول اللہؐ کو سرگوشی کے متعلق کس طرح فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مؤمن کو قیامت کے دن اپنے رب کے قریب کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ (پروردگار) اس کو پردے میں کرے گا پھر اس کو اس کے گناہ یاد دلائے گا پھر اس سے کہے گا کہ کیا تم مانتے ہو؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں اعتراف کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ جہاں تک اللہ پہنچ کر چاہے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی تجھ سے پردہ پوشی کی تھی اور میں آج تیرے گناہ بخش دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس کی نیکیوں کا صحیفہ یا کتاب اس کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی۔ آپ نے فرمایا: کافر اور منافق کو سب لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا۔ خالد بن حارث فرماتے ہیں یہی ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ بولا خبردار اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

[ہود: ۱۸]

تشریح ☆ لَجْوَى: لغت میں سرگوشی کو کہتے ہیں۔ يُذْنِي: قریب کیا جائے گا۔ كَنْفٌ: پردہ۔ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور چوبیس روایت میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اس کی وجہ الفضل الرقاشی ہیں۔ اس کے بارہ میں ابن الجوزی فرماتے ہیں: رجل سوء کہ روایت حدیث میں برا آدمی ہے البتہ ابن الجوزی کے علاوہ محدثین نے اس کو موضوع نہیں بلکہ ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ

۱۸۴: حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول

اللہ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اہل جنت اپنی نعمتوں میں (مشغول) ہونگے جب ان کیلئے ایک نور ظاہر ہوگا وہ اپنے سر اٹھائیں گے انکارب انکے اوپر انکی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ کہے گا: اے جنت والو تم پر سلامتی ہو۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سلامتی ہو۔ مہربان رب کی طرف سے ارشاد ہے: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِيمِ﴾ آپ نے فرمایا: وہ (اب) انکی طرف دیکھے گا اور وہ اس کی طرف دیکھتے ہوں گے وہ نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ جب تک وہ اسکی طرف دیکھیں گے یہاں تک کہ وہ ان سے پردہ کرے گا اور اسکا نور اور برکت ان پر انکی جگہوں میں باقی رہ جائیگی۔

[بیش: ۵۸]

۱۸۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا رب اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا وہ اپنی داہنی جانب دیکھے گا۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ اس کے سامنے آئے گی جو تم میں سے استطاعت رکھتا ہے کہ آگ سے بچ جائے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو تو وہ ایسا کرے۔

قَالَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتَّى يَخْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَقْبَى نُورُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ.

۱۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنِي حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ مِنْ عَنْ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ مِنْ عَنْ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ أَمَامَهُ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقْبَى النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

۱۸۶: قیس اشعری سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے چاندی کا ہے اور دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا ہے۔ لوگوں! اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے کے درمیان صرف بڑائی کی چادر ان کے چہرے پر ہوگی جنت عدن میں۔

۱۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ مِنْ عَنْ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ أَمَامَهُ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقْبَى النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

۱۸۷: صہیبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”ان لوگوں کیلئے جنہوں نے بھلائی کی بھلائی اور زیادت ہے...“ اور فرمایا: جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: اے جنت والو! تمہارے لئے اللہ کے ہاں ایک وعدہ ہے وہ ارادہ کرتا ہے کہ اسکو تم سے پورا کر دے۔ وہ کہیں گے وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہمارے ترازوؤں کو وزنی نہیں کیا اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا۔ ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں آگ سے نجات نہیں دی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دیں گے وہ اسکی طرف دیکھیں گے اللہ کی قسم! اللہ نے کوئی چیز انکو اس نظر یعنی اپنی جانب نظر سے زیادہ پسندیدہ عطا نہیں کی ہوگی اور نہ اس سے زیادہ آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی شے عطا کی ہوگی۔

۱۸۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ تمام تشریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس کا آوازوں کو سننا اپنی وسعت رکھتا ہے نبی کریمؐ کے پاس جھگڑا آیا اور آنحالیہ کے گھر کے ایک گوشہ میں تھی وہ (عورت) اپنے خاوند کے متعلق شکایت کر رہی تھی اور میں اس کی بات کو نہیں سن رہی تھی اللہ تعالیٰ نے (قرآن) نازل کیا ”اللہ نے سن لی بات اس (عورت) کی جو آپؐ سے اپنے خاوند کے سلسلہ میں مجادلہ کر رہی تھی“۔ (الایۃ)

۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ: لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَ زِيَادَةٌ وَقَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ نَارِي مُنَادِيًا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا يُرِيدُ أَنْ يَنْجِزَ كُمُوهَ فَيَقُولُونَ وَمَا هُوَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ مُوَارِثِنَا وَ يُبَيِّضُ وَجُوهَنَا وَ يُدْخِلُنَا الْجَنَّةَ وَ يُنْجِنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمْ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ بِعَيْنِي إِلَيْهِ وَ لَا أَقْرَبَ لِأَعْيُنِهِمْ.

۱۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتِ الْمُجَادِلَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ تَشْكُو زَوْجَهَا وَ مَا أَسْمَعُ مَا تَقُولُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾

[المجادلة: ۱]

تشریح ☆ یہ آیت حضرت خولہ بنت ثعلبہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک مرتبہ ان کے شوہر نے ان کو بلایا۔ انہوں نے عذر کیا وہ ناراض ہو گئے اور کہہ دیا تم میرے اوپر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پیٹھ۔ اس کو ظہار کہتے ہیں۔ پھر وہ نادم ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں ظہار طلاق کا حکم رکھتا تھا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا سر مبارک دھور ہی تھیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے شوہر نے جب میرے ساتھ نکاح کیا تو میں جوان اور مالدار تھی پھر جب اس نے میرا مال کھالیا میری جوانی مٹ گئی اور میرے عزیز واقارب چھوٹ گئے تو مجھ سے ظہار کیا۔ اب وہ پشیمان ہے اپنے کیے پر۔ اب کوئی صورت ایسی ہے کہ میں اور وہ مل جائیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر حرام ہو گئی لیکن وہ بار بار اپنا عرض حال اور اصرار کرنے لگیں۔ اس پر یہ آیت (مجادلہ) نازل ہوئیں۔

۱۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ
ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ رَبُّكُمْ
عَلَى نَفْسِهِ بِيدِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ رَحْمَتِي سَبَقَتْ
غَضَبِي.

۱۹۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزْمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ
حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَا ثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ
الْأَنْصَارِيُّ الْحِزْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا
قُبِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ
أُحُدٍ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ لَأَبِيكَ؟ وَ
قَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِي أَدَاكَ مُنْكَسِرًا؟
قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشْهَدَ
أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَ دِينًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ
بِهِ أَبَاكَ؟ قَالَ بَلَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ كَلَّمَ
أَبَاكَ كِفَاخًا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ
يَا رَبِّ تُحْيِيَنِي فَأُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً فَقَالَ الرَّبُّ سُبْحَانَ
إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يَرْجِعُونَ قَالَ يَا رَبِّ فَأَبْلُغْ
مِنْ وَرَائِي قَالَ فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُحْسِنَنَّ الدِّينَ
فَقِيلُوا فِى سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرزَقُونَ﴾ [آل عمران: ۱۶۹]

۱۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے
پروردگار نے مخلوق کی تخلیق سے پہلے اپنے آپ پر اپنے
ہاتھ سے لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غصہ سے آگے
ہے۔

۱۹۰: طلحہ بن خراش کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب (ان کے والد) عبد اللہ
بن عمرو بن حرام جنگِ احد کے دن مقتول ہوئے تو رسول
اللہ مجھے ملے اور فرمایا: اے جابر! کیا میں تم کو نہ بتلاؤں
جو تمہارے والد سے اللہ تعالیٰ نے کہا (یحییٰ بن حبیب
اپنی حدیث میں یوں کہتے ہیں) کہ آپ نے فرمایا: اے
جابر! میں تمہیں شکستہ دل کیوں دیکھ رہا ہوں؟ جابر کہتے
ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد
شہید ہو گئے اور عیال و قرض چھوڑ گئے۔ حضور نے فرمایا:
کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے
والد کے ساتھ کیسے ملاقات کی (یعنی کیا معاملہ فرمایا؟)
عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول! فرمایا: اللہ نے کبھی
کسی سے بغیر حجاب کے گفتگو نہ فرمائی اور تمہارے والد
سے بلا حجاب کلام کیا اور فرمایا: اے میرے بندے
میرے سامنے آرزو ظاہر کرو تا کہ میں تمہیں عطا کروں۔
عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے زندگی عطا فرما دیجئے
تا کہ دوبارہ آپ کی خاطر قتل (شہید) کیا جاؤں تو اللہ
پاک نے فرمایا: یہ تو ہماری طرف سے پہلے ملے ہو چکا

ہے کہ لوگوں کو دوبارہ دنیا میں نہ بھیجا جائے گا۔ عرض کیا: پھر میرے پیچھے والوں کو پیغام پہنچا دیجئے (ہمارا حال بتا دیجئے)
رسول اللہ نے فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور نہ خیال کرو ان لوگوں کو جو قتل کر دیئے جائیں راہ
خدا میں مردہ بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔“

۱۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو شخصوں کی جانب دیکھ کر ہنستے ہیں جن میں ایک نے دوسرے کو قتل کیا لیکن دونوں جنت میں داخل ہوئے ایک اللہ کے راستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر اللہ کی رحمت قاتل کی طرف متوجہ ہوئی اور اس نے اسلام قبول کیا۔ پھر اللہ کے راستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔

۱۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیں گے اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لیں گے پھر فرمائیں گے میں ہی ہوں بادشاہ۔ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

۱۹۳: عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ساتھ بطحاء میں تھا ان میں رسول اللہ بھی تھے وہاں سے بادل گزرا تو رسول اللہ نے فرمایا: تم اسے کیا نام دیتے ہو؟ عرض کیا: سحاب۔ فرمایا: اور حزن بھی؟ لوگوں نے عرض کیا: اور حزن بھی۔ فرمایا: اور عنان بھی؟ عرض کیا: عنان بھی کہتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے خیال میں کتنا فاصلہ ہے آسمان و زمین کے درمیان؟ عرض کیا: معلوم نہیں۔ فرمایا: تمہارے اور آسمان کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کا فاصلہ ہے اور اس سے اوپر والا آسمان بھی اتنا ہی ہے حتیٰ کہ آپ نے ساتویں آسمان شمار کئے پھر ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے جس کی سطح اور تہہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر اسکے اوپر آٹھ فرشتے ہیں پہاڑی بکروں کی مانند انکے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر ان پشتوں پر عرش ہے جسکے زیریں اور بالائی حصہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں

۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهِمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهِدُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى قَاتِلِهِ فَيُسَلِّمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهِدُ.

۱۹۲: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ.

۱۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِن عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ بِالْبَطْحَاءِ فِي عَصَابَةٍ وَفِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهِ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تَسْمُونَ هَذِهِ؟ قَالُوا: السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ. قَالُوا: وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالُوا: وَالْعَنَانُ قَالَ كَمْ تَرَوْنَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ قَالُوا: لَا نَدْرِي. قَالَ فَإِنَّ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا إِمَّا وَاحِدًا أَوْ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدُّ سَبْعِ سَمَوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَالٍ بَيْنَا أَظْلَافِيهِمْ وَرُكْبِهِمْ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِ هِنَّ الْعُرُشُ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَ أَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ

تَبَارَكَ وَتَعَالَى

کے درمیان پھر اسکے اوپر ہیں اللہ برکت والے اور بلند۔

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی امر کا فیصلہ فرماتے ہیں تو فرشتے اس کے احترام میں بڑبچھا دیتے ہیں (اور نزول حکم کے وقت ایسی آواز ہوتی ہے) گویا کوئی چٹان پر پتھر مار رہا ہو پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ زائل ہوتی ہے تو کہتے ہیں (ایک دوسرے سے) کیا کہا تمہارے رب نے وہ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور اللہ بلند اور بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس فیصلہ کو بات چرانے والے (جن) سننے کی کوشش کرتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھ کر پس ایک آدھ بات سن کر اوپر والا نیچے والے کو بتا دیتا بہت مرتبہ اس کے نیچے والے کو بتانے سے قبل شعلہ آ لیتا ہے کہ کاہن یا ساحر کو نہ بتائے اور کبھی شعلہ نہیں لگتا تو وہ آگے بتا دیتا ہے۔ پھر وہ اس کے ساتھ سوجھوٹ ملاتا ہے اور ایک وہی بات جو آسمان سے سنی تھی سچی ہوتی ہے۔

۱۹۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ تَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ أَمْرًا فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا خِضْعَانًا لِقَوْلِهِ كُنَّا سِلْسِلَةً عَلَى صَفْوَانَ ﴿إِذَا فَرَغَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ [سباء: ۲۲] قَالَ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِفُوا السَّمْعَ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ فَرُبَّمَا أَدْرَكَهُ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا إِلَى الَّذِي تَحْتَهُ فَيُلْقِيهَا عَلَى لِسَانِ الْكَاهِنِ أَوْ السَّاحِرِ فَرُبَّمَا لَمْ يَدْرِكْ حَتَّى يُلْقِيَهَا فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبًا فَتَصْدُقُ تِلْكَ الْكَلِمَةَ الَّتِي سَمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ.

۱۹۵: حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے (ایک بار) ہم میں کھڑے ہو کر پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: فرمایا اللہ سوتا نہیں اور سونا اسکے شایان شان نہیں اللہ ترازو کو جھکاتے اور اوپر اٹھاتے ہیں یعنی کسی کا رزق زیادہ کسی کا کم کر دیتے ہیں۔ دن کے اعمال رات کو (انسان کے) عمل کرنے سے قبل انکی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور رات کے اعمال دن کے عمل کرنے سے قبل۔ ان کا حجاب نور ہے اگر اسے ہٹا دیں تو انکے چہرہ کی روشنیاں تاحدنگاہ اسکی مخلوق کو جلا دیں۔

۱۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبْحَاتُ وَجْهِهِ مَا أَنْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ.

۱۹۶: حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سوتے نہیں اور سونا ان کے شایان شان نہیں ترازو کو جھکاتے اور اٹھاتے ہیں۔ ان کا حجاب نور ہے اگر اس کو ہٹا دیں تو انکے چہرے کی روشنیاں ہر اس چیز کو جلا ڈالیں

۱۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعُ تَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ حِجَابُهُ

النُّورُ لَوْ كَشَفَهَا لِأَحْرَقَتْ سُبُهَاتُ وَجْهِهِ كُلُّ شَيْءٍ أَذْرَكُهُ
بَصَرُهُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُو عُيَيْدَةَ: ﴿أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ
حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

[سورة النمل: ۲۶/۸]

اسکے گرد ہے پاک ہے اللہ پالنے والا تمام جہانوں کا۔

۱۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دست راست بھرا ہوا ہے کوئی چیز اسے کم نہیں کر سکتی۔ رات دن برستا ہے اور ان کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے بلند کرتے ہیں تو ل کر اور جھکاتے ہیں۔ فرمایا دیکھو جب سے آسمان و زمین پیدا فرمائے کتنا خرچ کیا لیکن اس سے اللہ کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس میں ذرا بھی کمی نہ ہوئی۔

۱۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَبَانًا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَى لَا يَبْعِضُهَا شَيْءٌ سَحَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ
بِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُ قَالَ أَرَأَيْتَ
أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ الْأَرْضَ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِمَّا فِي
يَدَيْهِ شَيْئًا.

۱۹۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسوا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: اللہ جبار اپنے آسمان و زمین کو ہاتھ میں لے لیں گے اور مٹھی بند کی اور اسے کھولنے لگے پھر فرمائیں گے: میں جبار ہوں، کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں جھک رہے تھے حتیٰ کہ میں نے دیکھا منبر نیچے تک اٹل رہا ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ گرنے پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر۔

۱۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ
مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ يَقُولُ يَا خُدَّ الْجَبَّارِ سَمَاوَاتِهِ وَ
أَرْضَهُ بِيَدِهِ وَقَبِضْ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَسْطُهَا ثُمَّ يَقُولُ
أَنَا الْجَبَّارُ! أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ قَالَ وَتَمَّيْلُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى
الْمُنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ أَسَاقِطُ
هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۹۹: حضرت نو اس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ہر دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے چاہیں تو اسے سیدھا فرمادیں اور چاہیں تو ٹیڑھا کر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے دلوں کو جانے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت

۱۹۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا بَنُ
جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُيَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا
إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي النَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ
الْكَلَابِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا
بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَانِ. إِنْ شَأْنَا أَقَامَهُ وَإِنْ شَاءَ
أَزَاغَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَا مُثَبِّتِ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ

قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ قَالَ وَالْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ يَرْفَعُ أَقْوَامًا وَيَخْفِضُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

فرمادے اور فرمایا ترازو ورحمن کے ہاتھوں میں ہے وہ قیامت تک قوموں کو زیر و بر کرتے رہیں گے۔

۲۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُجَالِيدِ بْنِ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَضْحَكُ إِلَى ثَلَاثَةِ لِلصَّفَةِ فِي الصَّلَاةِ وَلِلرَّجُلِ يُصَلِّي فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَلِلرَّجُلِ يَقَاتِلُ أَرَاهُ قَالَ خَلْفَ الْكُتَيْبَةِ.

۲۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین چیزوں سے خوش ہوتے ہیں نماز کی صف سے اور اس آدمی سے جو درمیان شب نماز پڑھے اور اس شخص سے جو قتل کرے غالباً فرمایا لشکر کے پیچھے (یعنی لشکر بھاگ جانے کے بعد بھی)۔

(فی اسنادہ مقال)

۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ التَّقْفِيَّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْسِمِ فَيَقُولُ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنْ قَرَشِيًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي.

۲۰۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے کرتے اور فرماتے: کوئی ایسا مرد نہیں جو مجھے اپنی قوم میں لے جائے۔ اس لئے کہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔

۲۰۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَزِيرُ بْنُ صَبِيحٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ جَلْبَسٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ﴾ [الرحمن: ۲۹] قَالَ مِنْ شَانِهِ أَنْ يَغْفِرَ ذَنْبًا وَيُفْرَجَ كَرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيَخْفِضُ آخَرِينَ.

۲۰۲: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ﴿كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ﴾ کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی ایک شان یہ (بھی) ہے کہ گناہ معاف فرماتے ہیں اور مصیبت کو زائل فرماتے ہیں اور کسی قوم کو بلند کرتے ہیں اور دوسری قوم کو زیر کرتے ہیں۔

(فی التروائد اسنادہ حسن)

۱۴: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

پالپ: جس نے اچھایا بر ارواح ڈالا

۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ غَمِيرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ

۲۰۳: حضرت جریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ جاری کر کے خود بھی اس پر عمل کیا تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور دوسرے عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ کمی کئے بغیر ان کے برابر بھی اجر ملے گا اور جس نے برا طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا تو

سُنَّةٌ سَيِّئَةٌ فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

اس کو اس کا گناہ ہوگا اور دوسرے عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ہوگا ان کے گناہوں میں بھی کمی نہ ہوگی۔

۲۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَثٌ عَلَيْهِ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدِي كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا بَقِيَ فِي الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا تَصَدَّقَ عَلَيْهِ بِمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَنَّ خَيْرًا فَاسْتَنَّ بِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ كَامِلًا وَمِنْ أُجُورٍ مَنِ اسْتَنَّ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ اسْتَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَاسْتَنَّ بِهِ فَعَلَيْهِ وِزْرُهُ كَامِلًا وَمِنْ أَوْزَارِ الدِّينِ اسْتَنَّ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

۲۰۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا تو آپ نے اس پر (صدقہ کرنے کی) ترغیب دی تو ایک شخص نے کہا: میرا پاس اتنا اتنا مال ہے (یعنی میں اتنا صدقہ کروں گا) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں پھر مجلس میں موجود ہر شخص نے اس پر تھوڑا یا بہت صدقہ کیا تو رسول اللہ نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کو اپنا بھی پورا اجر ملے گا اور پیروی کرنے والوں کو اجر میں کمی کے بغیر ان کا اجر بھی ملے گا اور جس نے برا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کا وبال بھی پورا ہوگا اور اس کی پیروی کرنے والوں کے وبال میں کمی کے بغیر ان کا وبال بھی ملے گا۔

(فی الزوائد اسنادہ صحیح)

۲۰۵: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا دَاعٍ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ فَاتَّبَعَ فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أَوْزَارِهِمْ مِنَ التَّبَعَةِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا وَأَيُّمَا دَاعٍ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبَعَ فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ أُجُورٍ مَنِ اتَّبَعَهُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا.

۲۰۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دعوت دینے والے نے بھی گمراہی کی دعوت دی اور اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کمی کئے بغیر اور جس دعوت دینے والے نے ہدایت کی طرف بلایا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور پیروی کرنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

(اسنادہ ضعیف)

۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنِ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ فَعَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ

۲۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنِ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ فَعَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ

أَنَامَ مِنْ أَتْبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَثَامِهِمْ.

۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ثَنَا إِسْرَائِيلُ
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَمِثْلُ
أُجُورِهِمْ مَنْ غَيْرَ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ
سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَمِثْلُ أُوزَارِهِمْ
مَنْ غَيْرَ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُوزَارِهِمْ شَيْئًا.

(هذا الاسناد ضعيف)

۲۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثِ
عَنْ نَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُو إِلَى شَيْءٍ إِلَّا
وَقَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِذَا لَدَعُوهُ مَا دَعَا إِلَيْهِ وَإِنْ دَعَا رَجُلٌ
رَجُلًا.

۲۰۸: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی دعوت دینے والا کسی چیز کی طرف بلائے اسے روز قیامت کھڑا کیا جائے گا۔ لازم ہوگی اس کو جو ابدهی اپنے بلائے کی جس طرح اس نے بلایا اگرچہ ایک مرد نے ایک مرد کو ہی بلایا ہو۔

☆ تشریح (حدیث: ۲۰۳) اگر کوئی آدمی ایک اچھے کام کی بنیاد رکھتا ہے تو اسے اچھے کام کا ثواب ملتا رہتا ہے اور جو لوگ قیامت تک اس اچھے کام میں ہوتے رہتے ہیں اس آدمی کو برابر ان تمام لوگوں کا ثواب بھی ملے گا اور ان لوگوں کے ثواب میں ذرا برابر کی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو آدمی کسی گناہ کے کام کی بنیاد رکھتا ہے اس کا بھی یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جو کوئی بھی قتل کرتا ہے اس کا گناہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کو بھی ہوتا ہے کیونکہ قتل کی بنیاد اُس نے رکھی ہے۔ (حدیث: ۲۰۴) نَحَتْ: ترغیب دی لوگوں کو کہ ان کی مدد کریں۔ جو آدمی آیا تھا وہ مفلس اور نادار تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: میں اتنا اتنا مال دوں گا۔ چنانچہ بہت سماں جمع ہو گیا اور کوئی بھی ایسا نہ رہا جس نے صدقہ نہ دیا ہو۔

باب: جس نے مُردہ سنت کو زندہ کیا

۱۵: مَنْ أَحْيَا سُنَّةً قَدْ أُمِيتَتْ

۲۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا
كَيْسَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفِ الْمُزْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ دَنْسِيُّ أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ
كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أَجُورِهِمْ

۲۰۹: حضرت عمرو بن عوف مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری سنتوں میں سے ایک سنت بھی زندہ کرے پھر لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو اس کو عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے بدعت ایجاد کی پھر اس

وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةٍ فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ أَوْزَارٌ
مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُضُ مِنْ أَوْزَارٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا
ہوگا اور ان کے وبال میں کچھ کمی بھی نہ کی جائے گی۔

☆ تشریح جو سنت کو زندہ کرے ایسی سنت جو متروک ہو چکی ہو اور اس کے مقابلہ میں بدعت رائج ہو چکی ہو ایسی متروک سنت کو زندہ کرے تو اس کو اجر ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو عادی جو متروک سنت کو زندہ کرتے ہیں۔ لیکن ایسی سنت جس کے مقابلہ میں بدعت نہیں بلکہ سنت ہے جیسے رفع الیدین کرنا یا نہ کرنا اور آمین بالجہر یا بالسر وغیرہ تو اس کو زندہ کرنے پر اجر نہ ملے گا۔

۲۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ
سُنَّتِي قَدْ أُمِّتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنَ النَّاسِ لَا يَنْقُضُ مِنْ أَجُورِ النَّاسِ شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ
بِدْعَةً لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِثْلَ آثِمٍ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنَ النَّاسِ لَا يَنْقُضُ مِنْ آثِمِ النَّاسِ شَيْئًا.

۲۱۰: عمرو بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: جس نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مردہ ہو چکی ہو تو اسکو اس پر عمل کرنے والے لوگوں کے برابر اجر ملیگا، نکلے اجر میں کمی بھی نہ ہوگی اور جس نے کوئی بدعت ایجاد کی جس کو اللہ و اس کے رسول پسند نہ کرتے ہوں تو اس بدعت کو اختیار کرنے والوں کے برابر اسکو بھی گناہ ہوگا اور نکلے گناہ میں کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔

پایہ: قرآن سیکھنے، سکھانے کی فضیلت

۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ثَنَا
شُعْبَةُ وَ سَفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ غُبَيْدَةَ عَنْ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ خَيْرُكُمْ وَ قَالَ سَفْيَانُ أَفْضَلُكُمْ
مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ.

۲۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر یا تم میں سے افضل وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔ (یعنی پہلے خود قرآن کی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد لوگوں میں اشاعت کی)۔

۲۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ
الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ.

۲۱۲: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (یعنی قرآن فہمی کو عام کرنے کی سعی کرے)۔

۲۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نُبَهَانَ ثَنَا
عَاصِمُ بْنُ بُهْدَلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُكُمْ
مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ قَالَ وَ أَحَدٌ بِيَدِي فَأَقْعَدَنِي مَقْعَدِي

۲۱۳: حضرت بہدلہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔ عاصم کہتے ہیں کہ انہوں نے میرا

هَذَا أَقْرَىءُ.

ہاتھ پکڑ کر اس جگہ بٹھایا تاکہ قرآن پڑھاؤں۔

۲۱۴: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترنج کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی نفیس اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو نہیں ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے کہ بو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ تلخ ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ تلخ ہے اور بو بالکل نہیں۔

۲۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ قرآن والے ہیں اہل اللہ اور اللہ (عزوجل) کے خاص تعلق والے۔

۲۱۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول فرمائیں گے جو (اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے) دوزخ اپنے اوپر واجب کر چکے ہوں گے۔

۲۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن سیکھو اور اس کو پڑھو اور سو جاؤ (یعنی تمام رات نہ جاگو) اس لئے کہ قرآن کی مثال اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا پھر اس کو رات میں

۲۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرَاجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ لَا رِيحَ لَهَا وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ لَا رِيحَ لَهَا.

۲۱۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللَّهِ وَ خَاصَّتُهُ.

(فی الزوائد: اسنادہ صحیح)

۲۱۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارِ الْحِمَاصِيِّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ حَفِظَهُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَ شَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ اسْتَوْجَبَ النَّارَ.

۲۱۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ

خوشبو نہیں۔ اس کی مثال کھجور کی سی ہے اور منافق کا عقیدہ خراب اور سیرت بھی گندی ہے تو باطن تلخ، اس لیے یہ دو مثالیں دی ہیں۔ (حدیث: ۲۱۶) سبحان اللہ! کتنی شان ہے حافظ قرآن کی۔ جس طرح دُنیا میں ایم۔ این۔ اے کا کوٹہ مقرر ہوتا ہے کہ اتنے آدمیوں کو ملازم کروا سکتا ہے اسی طرح حافظ قرآن بشرطیکہ عامل ہو کہ دس آدمیوں کا کوٹہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں قرآن مجید کی عظمت بٹھائے۔

۱۷: فَضِّلِ الْعُلَمَاءَ وَالْحَتِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ
 ۲۲۰: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ
 مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي
 الدِّينِ.
 چالپ: علماء (کرام) کی فضیلت اور طلبِ علم پر ابھارنا
 ۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ
 بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں بصیرت عطا
 فرمادیتے ہیں۔

☆ تشریح اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خاص بھلائی کا ارادہ کرنا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرمادیتے ہیں۔ دین کا علم حاصل ہو جانا اور دین کی سمجھ بوجھ کامل جاننا یہ دونوں بالکل الگ الگ چیز ہیں۔ کتابوں یا اساتذہ سے چند معلومات کو حافظہ میں جمع کر لینے والا ضروری نہیں کہ دین کی صحیح سمجھ بھی رکھتا ہو۔ دراصل ہر کام میں آدمی جب ایک عرصہ دراز تک مسلسل لگا رہتا ہے اور شب و روز اس کا مشغلہ وہی کام رہتا ہے اور گویا وہی اس کا اوڑھنا بچھونا بن جاتا ہے تو اسے اس کام میں ایک خاص ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہی اس کام کی سمجھ بوجھ ہوتی ہے۔ اسی طرح علوم شرعیہ کے حصول، انہماک اور عرصہ دراز تک اس سے لگاؤ کے بعد علوم اس کے دل و دماغ میں رچ بس جاتے ہیں اور آدمی مزاج شریعت سے آگاہ ہو جاتا ہے اور ذہن ایک ایسی لائن پر پڑ جاتا ہے کہ اگر کسی معاملے میں کوئی علمی روشنی کبھی آفتابِ نبوت (ﷺ) سے نہ بھی ملے تب بھی یہ شخص وہی کرے گا جو شریعت کا منشاء و مقتضی ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر ذہن انسانی نئی نئی راہوں میں بھی صحیح راستہ نکال لینے کے قابل ہو جاتا ہے جس کو اصطلاح فقہ میں مقام اجتہاد کہتے ہیں۔

۲۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ مَرْوَانَ
 بِنُ جَنَاحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبِشٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ
 سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 أَنَّهُ قَالَ الْخَيْرُ عَادَةٌ وَالشَّرُّ لِحَاجَةٌ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا
 يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ.
 ۲۲۱: حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی عادت
 ہے اور شر کسی مجبوری سے ہوتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ
 تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اسے دینی بصیرت عطا فرما
 دیتے ہیں۔

۲۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا رَوْحُ
 بِنُ جَنَاحٍ أَبُو سَعِيدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْفِ
 عَابِدِ.
 ۲۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری
 ہے۔

تشریح ☆ کیونکہ عابد کے زہد و ورع سے خود اس کی ذات کو فائدہ پہنچتا ہے اور فقیہ حرام و حلال اور دیگر مسائل کی تعلیم دے کر ہزاروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ نیز عابد کی عبادت بلا بصیرت ہوتی ہے اس لیے شیطان پر بہت آسان ہے کہ وہ اس کو گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دے اور شکوک و شبہات کے جال میں پھنسا دے۔ مگر فقیہ مسائل جاننے کی وجہ سے اکثر اوقات گمراہی سے بچ جاتا ہے اور چیزوں کے ساتھ ساتھ اس حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر فقہاء مسائل میں صحیح طور پر راہنمائی نہ فرمائیں تو شیطان کا لشکر انسانوں کو غلط راستہ پر ڈال دیتا اور گمراہی کے گڑھے میں لاکھڑا کر دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان جس قدر فقیہ سے گھبراتا ہے، عبادت گزار سے نہیں گھبراتا۔

۲۲۳: کثیر بن قیس کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں ابو الدرداءؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک صاحب انکے پاس آئے اور کہا: اے ابو درداء! میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول سے آیا ہوں ایک حدیث کی خاطر۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہؐ سے (بلا واسطہ) روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: تم کسی تجارت کیلئے (بھی) آئے ہو؟ کہا: نہیں۔ فرمایا اور کوئی بھی کام نہ تھا؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا بلاشبہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: جو طلب علم کی خاطر کوئی راستہ چلا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں اور فرشتے طالب علم پر خوشی کی وجہ سے اپنے پر سمیٹ لیتے ہیں اور آسمان وزمین کی مخلوق طالب علم کیلئے بخشش طلب کرتی ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں اور عالم کی فضیلت عابد کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ بلاشبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء دنیا و درہم کا وارث نہیں بناتے وہ صرف علم کا وارث بناتے ہیں اسلئے جس نے علم حاصل کیا بڑا حصہ حاصل کیا۔

۲۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل کو علم دینے والا سوروں کی گردن میں جواہر موتی اور سونے پہنانے والے کی

۲۲۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَدِينَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ بَلَّغْتَنِي أَنْكَ تَحَدَّثُ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا جَاءَ بِكَ تِجَارَةً قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ قَالَ لَا قَالَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنْ طَالِبِ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْجِنَّانِ فِي السَّمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكُوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ.

۲۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ شَيْطَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاصِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمَقْلَدِ الْخَنَازِيرِ

الْجَوْهَرُ وَاللُّؤْلُؤُ وَالذَّهَبُ.

طرح ہے۔

۲۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَنَا أَبُو معاويةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كُرِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسِّرْ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَحِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا خَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.

۲۲۵: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی ایک دنیوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اسکی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو کسی تنگ دست کیلئے آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کیلئے آسانی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو اور جو کوئی علم (دین) کی طلب میں کوئی راستہ چلے تو اسکے بدلہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور آپس میں کتاب اللہ سمجھیں سمجھائیں تو انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ انکا ذکر اپنے پاس والے فرشتوں میں فرماتے ہیں اور جسکا عمل اسے پیچھے کر دے اسکا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

تشریح ☆ (حدیث: ۲۲۳) علم دین کی تلاش و حصول کے لیے جو بھی قدم اٹھے گا خواہ کوئی دُور دراز کا سفر ہو یا چند قدم چلنا ہو سب اس فضیلت میں آئے گا۔ علم خواہ ایک مسئلہ اور دین کی ایک بات کا ہو یا پورے علوم شرعیہ و اسلام کا حاصل کرنا مقصود ہو سب طلب علم ہے اور ہر ایک پر حسب مراتب اجر و ثواب ملے گا۔ نیز اس حدیث سے اخلاص کی اہمیت واضح ہوئی کہ اخلاص کی بدولت طالب علم کامیاب بھی ہوتا ہے اور اجر و ثواب کا مستحق بھی۔ (حدیث: ۲۲۴) مسائل ضروریہ کا حصول فرض عین ہے۔ یہی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا۔ مثلاً مجاہد کو جہاد کے مسائل کا جاننا اور تاجر کو خرید و فروخت کے مسائل، نمازی کو نماز کے مسائل و طہارت کے مسائل، نکاح کرنے والے کو ازواجی زندگی سے متعلق مسائل پر واقفیت فرض عین ہے۔ اس حدیث میں یہ ہدایت بھی ہے کہ جو علم کے لائق ہیں ان کو سکھائو، جو علم دین حاصل کر کے اس پر عمل کرے اور آگے انسانوں تک پہنچائے اور دین کی خدمت کرے۔ ایسے شخص کو ہرگز علم دین نہ سکھائے جو بدعتی ہو، دین حاصل کر کے علماء اور اسلام کا دشمن بنے۔ اس حدیث میں بہت عمدہ مثال بیان فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ (حدیث: ۲۲۵) اس حدیث میں صلہ رحمی اور عمدہ سلوک کی بڑی فضیلت بیان فرمائی۔ ایک عالم کا جو مقام اور مرتبہ ہے وہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔

۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانًا مَعْمَرًا ۲۲۶: حضرت زربن خمیس فرماتے ہیں کہ میں حضرت

عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ أَنْبِطُ الْعِلْمَ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ حَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْبَحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ.

۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْبَرٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يَعْلَمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعٍ غَيْرِهِ.

صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کیسے آئے؟ عرض کیا علم حاصل کرنے کے لئے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص بھی (دینی) علم کی طلب میں اپنے گھر سے نکلے فرشتے اس کے عمل کو پسند کرنے کی وجہ سے اس کے لئے پر پھیلا لیتے ہیں۔

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو میری اس مسجد میں صرف اس لئے آئے کہ بھلائی کی بات سیکھے یا سکھائے وہ راہِ خدا میں لڑنے والے کے برابر ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھے۔

۲۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثنا عُمَانُ بْنُ أَبِي عَاتِكَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يَقْبُضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ وَجَمَعَ بَيْنَ إِبْصَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْأَيْهَامَ هَكَذَا ثُمَّ قَالَ الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْأَجْرِ وَلَا خَيْرَ فِي سَائِرِ النَّاسِ.

۲۲۸: حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دینی علم کو ضرور حاصل کر لو قبل ازیں کہ یہ چھین لیا جائے اور اس علم کا چھن جانا یہ ہے کہ اسے اٹھا لیا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی اور شہادت کی انگلی ملا کر فرمایا: عالم اور طالب علم اجر میں شریک ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی خیر نہیں۔

۲۲۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ ثنا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ بَكْرِ بْنِ حُنَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجْرِهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِحَلَقَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ وَالْأُخْرَى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَلَى خَيْرٍ هُوَ لَاءٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللَّهَ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَهُوَ لَاءٌ يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

۲۲۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ سے مسجد میں آئے۔ آپ نے دیکھا کہ دو حلقے ہیں ایک قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور دعا مانگ رہا ہے اور دوسرا حلقہ علم سیکھنے سکھانے میں مشغول ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں بھلائی پر ہیں یہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ چاہیں تو ان کو عطا فرمائیں اور چاہیں تو نہ دیں اور یہ علم دین سیکھ سکھا رہے ہیں اور مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ

فَجَلَسَ مَعَهُمْ.

حلقہ علم میں تشریف فرما ہوئے۔

۱۸ : بَابُ مَنْ بَلَغَ عِلْمًا

پہلو: تبلیغ علم کے فضائل

۲۳۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جس نے ہماری بات سن کر آگے پہنچائی کیونکہ بہت سے فقہ یاد رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی زیادہ فقیہ ہو۔ حضرت علی بن محمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ تین چیزوں سے مسلمان کو جی نہیں چرانا چاہئے عمل خالص اللہ کیلئے کرنا ائمہ مسلمین کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ پختہ وابستگی۔

۲۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ تَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا قَرُبًا حَاصِلِ فِقْهِ غَيْرِ فِقْهِهِ وَرُبَّ حَامِلٍ يَفْقَهُ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ زَادَ فِيهِ عَلَيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَلَاثَ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاصَ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنُّصْحَ لِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَتُرُومَ جَمَاعَتِهِمْ.

تشریح ☆ بعض علم و دین کے کام ایسے ہوتے ہیں کہ بہت سے لوگ انہیں خود تو نہیں کر سکتے لیکن دوسروں سے کرا سکتے ہیں یا مشورے دے سکتے ہیں اور کسی طرح سے تعاون کر سکتے ہیں تو اس حدیث میں قرآن و حدیث اور علم فقہ کی تعلیم و تبلیغ کی بشارت پر صحابہ کرامؓ کے بعد بھی بہت سارے لوگ دین میں تفقہ اور تصحیح اور تحقیق پیدا کریں گے اور قرآن و حدیث سے احکام مستنبط کریں گے۔ یہ محدثین اور ائمہ مجتہدین اور فقہاء اور علماء رحمہم اللہ کی جماعت ہے ان کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعاے خیر فرمائی اور ان شاء اللہ یہ معاملہ قیامت تک جاری رہے گا۔

۲۳۱: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں خیف میں خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جو ہماری بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے فقہ کو یاد کرنے والے (اعلیٰ درجہ کے) فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی بڑھ کر فقیہ ہوتا ہے۔

۲۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مَنَى فَقَالَ نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا قَرُبًا حَامِلِ فِقْهِ غَيْرِ فِقْهِهِ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا خَالِي يَعْلَى ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِهِ.

۲۳۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش و خرم رکھیں اس شخص کو جو ہم سے بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے حدیث پہنچانے والے سننے والے سے بھی زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۳: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ یوم نحر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا: حاضر غائب تک پہنچا دے کیونکہ بہت سے لوگ جنہیں بات پہنچے سننے والے کی بہ نسبت زیادہ (بہتر طریقے سے) یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۴: حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو حاضر غائب تک پہنچا دے۔ (یعنی جو میرا پیغام سنے اُسے غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دیا کرے)۔

۲۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حاضرین غائبین تک پہنچا دو۔ (یعنی وہی حدیث ہے جو اوپر بیان ہوئی مقصد یہ ہے کہ شاید سننے والے سے بھی آگے دوسرا شخص زیادہ اہلیت کا حامل ہونے کی وجہ سے بات کے مفہوم کو بہتر سمجھ جاتا ہے۔)

۲۳۶: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھیں جس نے میری بات سن کر یاد رکھی پھر میری طرف سے آگے پہنچا دی کیونکہ بہت سے فقہ کی بات یاد رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچاتے ہیں جو اس پہنچانے والے کی بہ نسبت زیادہ فقیہ ہوں۔

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الرَّيْدِ قَالَا تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَصَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا قَبْلَهُ قَرَّبَ مُبْلِغَ أَحْفَظَ مِنْ سَامِعٍ.

۲۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا تَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّهُ رَبُّ مُبْلِغٍ يُبْلِغُهُ أَوْعَى لَهُ مِنْ سَامِعٍ.

۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ تَنَا النُّصْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ يَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا يَسْلُغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

۲۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الدَّرَاوَزْدِيِّ حَدَّثَنِي قَدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ يُسَارِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِيَبْلُغَ شَاهِدُ غَائِبِكُمْ.

۲۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ تَنَا مُبَشَّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيِّ عَنْ مَعَانَ بْنِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُحْتِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاها ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّي قَرَّبَ حَامِلٍ فَفَهُ غَيْرُ فَقِيهِ وَ رَبُّ حَامِلٍ فَفَهُ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

۱۹ : مَنْ كَانَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ

پاپ: اُس شخص کے بیان میں جو بھلائی کی کنجی ہو
۲۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”بعض لوگ بھلائی کی کنجی ہوتے ہیں اور برائی کے لئے
تالہ اور بعض لوگ برائی کے لئے کنجی ثابت ہوتے ہیں
اور بھلائی کیلئے تالہ۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جس کے
ہاتھوں میں اللہ نے خیر کی کنجیاں رکھ دیں اور بربادی ہو
اس شخص کیلئے جسکے ہاتھوں میں شرکی کنجیاں دیں۔“

۲۳۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُيَيْدٍ
اللَّهُ بِنِ اَنَسِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ مَغَالِيقَ لِلشَّرِّ وَاِنَّ مِنَ النَّاسِ
مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ مَغَالِيقَ لِلْخَيْرِ فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ
الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى
يَدَيْهِ.

۲۳۸: حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بھلائی کے بھی خزانے ہیں
اور ان خزانوں کی بھی کنجیاں ہیں۔ سو مبارک ہو اس شخص
کو جسے اللہ تعالیٰ خیر کیلئے کنجی اور شر کیلئے تالہ بنا دیں اور
برا ہو اس شخص کا جسے (اس کی بد اعمالیوں کی بدولت اس
کے اختیار سے) شر کی کنجی اور خیر کیلئے تالہ بنا دیں۔“

۲۳۸: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي
حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنٌ وَلِئِنَّكَ الْخَزَائِنِ
مَفَاتِيحُ فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ وَمَغْلَقًا لِلشَّرِّ وَ
وَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ وَمَغْلَقًا لِلْخَيْرِ.

باب: لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھانے

۲۰ : بَابُ ثَوَابِ مُعَلِّمِ

والے کا ثواب

النَّاسِ الْخَيْرِ

۲۳۹: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد یہ
فرماتے ہوئے سنا: ”عالم (باعمل) کے لئے تمام زمین و
آسمان والے بخشش کی دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ سمندر میں
مچھلیاں بھی۔“

۲۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَسْتَفْعِرُ لِلْعَالِمِ
مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحَيْثَانِ فِي
الْبَحْرِ.

تشریح ☆ اس حدیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والے لوگوں اور علماء کی فضیلت بیان فرمائی یعنی تدریس
اور دینی علوم کی نشر و اشاعت جس طریقہ پر بھی ہو یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اخلاص نصیب فرمائے
اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔

۲۴۰: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لوگوں کو علم سکھایا

۲۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
وَهَبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ

اسکو اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا اور اس سے ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔“

۲۳۱: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آدمی اپنے پیچھے (دنیا میں) جو چھوڑ جائے اس میں بہترین چیزیں تین ہیں: (۱) نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے (۲) صدقہ جاریہ جس کا اجر اس کو ملتا رہے (۳) علم جس پر اس کے بعد عمل ہوتا رہے۔“

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور سند سے بھی (یعنی اسی مفہوم کا) یہ مضمون منقول کیا گیا ہے۔

۲۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن کے مرنے کے بعد بھی جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے ان میں سے چند اعمال یہ ہیں: علم جو لوگوں کو سکھا کر پھیلایا (اس میں تدریس، وعظ، تصنیف و افتاء وغیرہ سب داخل ہیں) اور جو صالح اولاد چھوڑی اور قرآن کریم (صحف) جو میراث میں چھوڑا یا کوئی مسجد بنائی یا مسافر خانہ بنایا یا کوئی نہر جاری کی یا جیتے جاگتے صحت و تندرستی میں اپنی کمائی سے کچھ صدقہ کر دیا ان سب کا اجر اُسے مرنے کے بعد ملتا رہے گا۔“

۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم حاصل کر کے اپنے مسلمان بھائی کو سکھا دے۔“ (یعنی پہلے خود علم

أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرٌ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ.

۲۳۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرٌ مَا يُخْلِفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَتْلُغُهُ أَجْرُهَا وَ عِلْمٌ يَعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانِ الرَّهَاطِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ يَعْنِي أَبَاهُ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ عَطِيَّةَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ أَبِي الْهَدَيْلِ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عَمَلِهِ وَ حَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَ نَشْرَهُ وَ وُلْدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا أَبْنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بِنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَ حَيَاتِهِ يُلْحِقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

(فی الزوائد: اسنادہ غریب و مرزوق مختلف)

فیہ رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ عن الذہلی)

۲۳۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبِ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ

عَلِمَا ثُمَّ يَعْلَمُهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمُ.

حاصل کرے چاہے ایک حدیث مبارکہ کا ہی ہو اور اس کو دیگر لوگوں تک پہنچا دے یہ علم کا پہنچانا بھی صدقہ جاریہ ہے۔

(اسنادہ ضعیف لضعف اسحاق و یعقوب)

والحسن یسمع من ابی هريرة)

۲۱: مَنْ كَرِهَ أَنْ يُوْطَأَ

عَقْبَاهُ

باب : ہمراہیوں کو پیچھے پیچھے چلانے کی کراہت کے بارے میں

۲۳۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور دو اشخاص بھی آپ کے پیچھے پیچھے نہیں چلتے تھے۔“

۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مَكْنَأًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقْبَيْهِ رَجُلَانِ.

یہی مضمون ان راویوں سے بھی مروی ہے۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ ثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرِ الهمداني صاحب القفيز ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.

۲۳۵: حضرت ابو امامہ نے فرمایا: ”ایک مرتبہ سخت گرمی کے دن رسول اللہ ﷺ بقیع غرقد کی طرف جا رہے تھے کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے چلنا شروع کر دیا جب آپ کو جو توں کی آواز سنائی دی تو آپ نے اسے محسوس کیا چنانچہ آپ بیٹھ گئے یہاں تک کہ لوگ آپ سے آگے نکل گئے تاکہ آپ کے دل میں ذرا سا تکبر بھی پیدا نہ ہو۔“

۲۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ ثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيعِ الْغُرَقِدِ وَكَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النَّعَالِ وَقَرَّ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ فَجَلَسَ حَتَّى قَدَّمَهُمْ أَمَامَهُ لِنَلَا يَقَعَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبَرِ.

۲۳۶: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے: جب رسول اللہ ﷺ چلتے تو صحابہ (آپ کی منشا کے مطابق) آپ کے آگے آگے چلتے اور آپ کی پشت ملا کر کیلئے چھوڑ دیتے (کیونکہ آپ کے پیچھے فرشتے چلا کرتے تھے)۔

۲۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نَبِيعِ الْعَنْزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى مَشَى أَصْحَابُهُ أَمَامَهُ وَتَرَكَوْا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ.

تشریح ☆ (حدیث: ۲۳۴) معلم کائنات، سرور عالم ﷺ کی ایک بات میں کسی دانائی اور بھلائی کی باتیں پوشیدہ ہیں کہ امت کو تکبر اور عُجب و بڑائی جتانے سے منع کیا ہے۔ اس لیے مومن کو تکبر سے بچنا از حد ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام نیکیاں جو انسان کو پاتا ہے یہ رب ذوالجلال والاکرام کا کرم ہے نہ کہ انسان کی کوئی اپنی بڑائی یا کارنامہ۔

۲۲: بَابُ الْوَصَاةِ بِطَلْبَةِ الْعِلْمِ

باب: طلب علم کے بارے میں وصیت

۲۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ زَائِدٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَيَاتِكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاقْتُوهُمْ.

۲۳۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ”عنقریب تمہارے پاس بہت سے لوگ علم کی تلاش میں آئیں گے تم جب انہیں دیکھو تو اللہ کے رسول ﷺ کی وصیت کے مطابق ان کو کہنا خوش آمدید، خوش آمدید اور ان کو خوب علم لے لو۔“

قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا اقْتُوهُمْ؟ قَالَ عَلِمُوهُمْ.

سکھانا۔“

☆ تشریح ان احادیث کا مضمون واضح ہے کہ علوم دینیہ کے طالب جب کسی معلم اور استاذ کے پاس آئیں تو مرحبا اور خوش آمدید کہنا چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ شفقت و نرمی سے پیش آنا چاہیے اور دینی علوم ان کو سکھانے چاہئیں۔ حضرت حسن بصریؒ اپنے زمانہ کے کچھ علماء کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ طلباء کے ساتھ شفقت سے پیش نہیں آتے۔ اس لیے ہمیں بھی ان احادیث سے راہنمائی حاصل کرنی چاہیے اور اپنی اصلاح کی ہر دم کوشش کرنی چاہیے۔

۲۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ هَلَالٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ نَعُوذُهُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَقَبِضَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعُوذُهُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَقَبِضَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ لِحَبِيبِهِ فَلَمَّا رَأَى أَنَا قَبِضَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ سَيَاتِكُمْ أَقْوَامٌ مِنْ بَعْدِي يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَرَحِبُوا بِهِمْ وَحَيُّوهُمْ وَعَلِمُوهُمْ.

۲۳۸: اسماعیل کہتے ہیں کہ ہم حضرت حسن کی عیادت کے لئے گئے گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا تو انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا: ہم ابو ہریرہؓ کی عیادت کیلئے گئے حتیٰ کہ گھر بھر گیا تو انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا کہ ہم رسول اللہ کے در اقدس پر حاضر ہوئے حتیٰ کہ گھر بھر گیا آپ کر وٹ لئے لئے ہوئے تھے جب آپ نے ہمیں دیکھا تو اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا کہ میرے بعد تمہارے پاس بہت سی اقوام عالم علم کی تلاش میں آئیں گی ان کو خوش آمدید کہنا، مبارکباد دینا اور انہیں علوم سکھانا۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ بخدا ہم نے تو ایسے لوگ بھی دیکھے جو نہ ہمیں خوش آمدید کہتے نہ مبارکباد دیتے ہیں نہ علم سکھاتے ہیں الا یہ کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں تو (اگرچہ علم کی باتیں بتادیں لیکن) لا پرواہی برتتے ہیں۔“

قَالَ فَأَذَرْنَا وَاللَّهِ أَقْوَامًا مَا رَحِبُوا بِنَا وَلَا حَيُّوْنَا

وَلَا عَلِمُونَا إِلَّا بَعْدَ أَنْ كُنَّا نَذْهَبُ إِلَيْهِمْ فَيَحْفُونَا.

۲۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ أَنبَأَنَا شَفِيانٌ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنَّا إِذَا آتَيْنَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ

۲۳۹: حضرت ہارون عبدی کہتے ہیں کہ ہم جب حضرت ابو سعید خدریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ہمیں خوش آمدید کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے موافق (اور

کرتے ہیں: جس نے اس لئے علم حاصل کرنا چاہا کہ بے وقوفوں سے تکرار کرے یا علم والوں کے سامنے اپنے بڑائی ظاہر کرے یا عوام کے قلوب اپنی طرف مائل کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

۲۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کرو یا جاہلوں سے تکرار کرو اور نہ ہی علم سے (دنوی جاہ کی) مجالس تلاش کرو جو ایسا کرے گا تو آگ ہے آگ (یعنی وہ دوزخ کا مستحق ہے)۔“

۲۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے کچھ امتی دین کا سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تاکہ ہمیں ان سے دنیا مل جائے اور ہم اپنا دین ان سے بچا لیں گے حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا جیسے بول کے درخت سے کانٹوں کے سوا کچھ نہیں ملتا اسی طرح ان حکمرانوں کے قریب ہونے سے سوائے خطاؤں کے کچھ نہیں ملتا۔“

۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ سے پناہ مانگو جُبِّ الْحُزْنِ (غم کے کنویں) سے۔“ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ”غم کا کنواں“ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جہنم میں ایک وادی (کانام) ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کون جائیں گے فرمایا: یہ ان قاریوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اپنے اعمال میں ریا کاریوں اور اللہ کو سب سے ناپسند قاریوں

أَبُو كَرِبِ الْأَزْدِيُّ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيَمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ وَجْهَهُ النَّاسِ إِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّارِ.

۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَعْلَمُوا الْعِلْمَ لِنَبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا يُتِمَّارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ وَلَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَالْنَّارُ النَّارُ.

۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ أَنَا مِنْ أُمَّتِي سَيَفْقَهُونَ فِي السُّبْحِ وَالْمَدِينِ وَيَقْرَأُونَ وَيَقُولُونَ نَاتِي الْأَمْرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشُّوْكَ كَذَلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا.

۲۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ أَبِي مُعَاذِ الْبَصْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَإِذَا فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّدُ مِنْهُ جَهَنَّمَ كُلُّ يَوْمٍ أَرْبَعِينَ مَرَّةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ أَعَدَّ لِلْقُرَاءِ الْمُرَائِينِ - عَمَّا لَهُمْ وَإِنْ مِنْ أِبْغَضِ الْقُرَاءِ إِلَى اللَّهِ الَّذِينَ يَزُورُونَ

میں سے ایک وہ ہیں جو ظالم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں (دنیا کی خاطر)

یہی حدیث ایک اور سند سے مروی ہے۔

اسی حدیث کی ایک اور سند۔

۲۵۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اگر علماء علم کی حفاظت کریں اور ان لوگوں کو علم دین جو اس کے اہل ہیں تو وہ اہل زمانہ کے سردار بن جائیں لیکن انہوں نے یہ علم دنیا داروں کو دیا تا کہ ان سے کچھ دنیا بھی حاصل کر لیں اس لئے وہ لوگوں کے سامنے بے وقعت ہو گئے میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو اپنی تمام فکروں کو ایک فکر آخرت کی فکر بنا لے۔ اللہ تعالیٰ دنیوی پریشانیوں اور فکروں سے اس کی کفایت فرماتے ہیں اور جس کو دنیوی حالات کی فکریں گھیر لیں تو اللہ کو بھی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ دنیا میں کس جنگل میں ہلاک ہوگا۔“

۲۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: ”جس نے غیر اللہ کے لئے علم حاصل کیا یا علم سے مقصود اللہ (کی رضا) کے علاوہ کسی اور چیز کو ٹھہرایا۔ تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“

۲۵۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کرو یا جاہلوں

الْأُمَّرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ الْجَوْرَةَ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا ثَنَا بِنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّضْرِيِّ وَ كَانَ ثِقَةً ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَضْرٍ ثَنَا أَبُو عَسَانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ قَالَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عَمَّارٌ لَا أَدْرِي مُحَمَّدٌ أَوْ أَنَسُ بْنُ سَيْرِينَ.

۲۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّضْرِيِّ عَنْ نَهْشَلِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَ وَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ بَدَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَ مَنْ تَشَعَّبَ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْ رَيْتِهَا هَلَكَ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُهَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا ثَنَا بِنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّضْرِيِّ وَ كَانَ ثِقَةً ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۲۵۸: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ وَ أَبُو بَكْرٍ عَمَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّادٍ الْهَدَائِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الْهَنْدِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ عَنْ بِنِ عَمْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللَّهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۲۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ الْعَبَّادِيُّ ثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَشْعَثَ بْنَ سُوَّارٍ عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَعْلَمُوا الْعِلْمَ

لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءُ أَوْ لِيُتَمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءُ أَوْ لِيَتَصَرَّفُوا وَجُودَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ.

۲۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبَانًا وَهَبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَسَدِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَيُجَارَى بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وَجُودَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ.

☆ خلاصہ الباب دنیا کے مال و دولت اور اس کی نعمتیں کوئی ناجائز و حرام نہیں اور نہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ حاصل نہ کی جائیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ وہ علم جو رضاء الہی کا ذریعہ تھا اسے اس مقصد کے لیے استعمال کرنا اور وہ بھی اس طرح کہ سوائے دنیا کمانے کے کوئی دوسری غرض ہی اس علم سے نہ ہو یہ غلط ہے۔ آدمی دنیا کمانے ان طریقوں سے جو دنیا کمانے کے جائز طریقے ہیں اور دین کو حاصل کرے ان ذرائع سے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے مقرر کئے ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے ایک نٹ (مداری) کو دیکھا کی رتی پر چل کر لوگوں کو کرتب دکھا رہا ہے اور پیسے مانگ رہا ہے فرمایا کہ یہ شخص اُن لوگوں سے بہتر ہے جو دین کے ذریعے دنیا کماتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ تشبیہ بھی فرمائی کہ عوام کے ساتھ مقابلہ اور جھگڑا کرنے کی غرض سے علم دین حاصل نہ کرنا چاہیے۔

پاب: علم چھپانے کی بُرائی میں

۲۳: بَابُ مَنْ سَيْلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ

۲۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا عِمَارَةُ بْنُ زَادَانَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَحْفَظُ عِلْمًا فَيَكْتُمُهُ إِلَّا أُتِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْحَمًا بِلِحَامٍ مِنَ النَّارِ.

۲۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ وَ اللَّهُ لَوْ لَا آيَاتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَا حَدَّثْتُ عَنْهُ (بَعْضِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَيْئًا أَبَدًا لَوْ لَا قَوْلَ اللَّهِ

۲۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ”جس شخص کے پاس کوئی علم محفوظ ہو اور وہ اسے چھپائے رکھے قیامت کے دن اسے دوزخی آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔“

۲۶۲: دوسری سند سے بھی (یعنی) اسی طرح کی روایت ہے۔

۲۶۲: عبد الرحمن ہرمز الاعرج سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر کتاب اللہ میں دو آیتیں نہ ہوتی تو میں کبھی کوئی حدیث رسول اللہ سے روایت نہ کرتا اور وہ آیتیں یہ ہیں: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ.....﴾ بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ إِلَىٰ آخِرِ الْأَيَّاتِ
ہم نے اتارے صاف حکم اور ہدایت کی باتیں بعد میں اسکے

کہ ہم ان کو کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں ان پر
لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے مگر جنہوں نے توبہ کی اور درست کیا اپنے کلام کو اور بیان
کر دیا حق بات کو تو ان کو معاف کرتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنے والا نہایت مہربان ہوں۔“

۲۶۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا
خَلْفُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَعَنَ آخِرُ
هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا فَمَنْ كَتَمَ حَدِيثَنَا فَقَدْ كَتَمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ.
۲۶۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اس اُمت کے بعد والے لوگ پہلے والوں کو لعنت کرنے لگیں اس وقت جو شخص کوئی حدیث چھپائے تو وہ اس چیز کو چھپائے گا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔

۲۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ
حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَلِيمٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ
سئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ الْجَمْعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.
۲۶۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ”جس سے کوئی علم کی بات پوچھی جائے اور وہ چھپالے تو اس کو قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائے گی۔“

۲۶۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَبَّانَ بْنِ وَاقِدِ الثَّقَفِيُّ أَبُو
إِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ذَابِ
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ
الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ كَتَمَ عِلْمًا مِمَّا يَنْفَعُ اللَّهَ بِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ أَمْرَ الدِّينِ
الْجَمْعَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ النَّارِ.
۲۶۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: ”جس نے کوئی ایسی علمی بات (جان بوجھ کر دیگر مسلمان بھائیوں سے) چھپائی جس سے لوگوں کا دینی فائدہ وابستہ ہو۔ اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آگ کی لگام لگائیں گے۔“

۲۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ ثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكَرَابِيسِيُّ
عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سئِلَ عَنْ عِلْمٍ يَعْلَمُهُ فَكَتَمَهُ الْجَمْعُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.
۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: ”جس سے کوئی علمی بات پوچھی گئی جو اسے معلوم بھی تھی پھر بھی اس نے چھپالی تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔“

☆ خلاصہ الباب
جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی جسمانی ضروریات پانی، ہوا اور آگ وغیرہ کو بالکل عام رکھا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس بات کو بھی پسند نہیں کرتے کہ انسان کی روحانی ضروریات علم و ہدایت پر کوئی پابندی لگائے اور دوسروں تک نہ پہنچنے دے۔ اس لیے مختلف طریقوں سے اسے عام کرنے کی ترغیب دی گئی اور اسے روکنے والوں کو

طرح طرح کی وعیدیں سنائی گئیں ہیں۔ قرآن پاک میں سورہ بقرہ کی آیات: ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷ میں سخت وعید سنائی گئی ہے کہ جو لوگ کتاب کو چھپاتے ہیں اور یہ بری حرکت کر کے لوگوں سے قلیل مال وصول کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، پاک نہیں کریں گے اور ان کو ہمکلامی کا شرف نصیب نہیں کریں گے اور سخت دردناک عذاب ان کو ہوگا۔ ان آیات اور احادیث و ابواب وغیرہا سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ جو اپنے مریدوں اور مقتدیوں کو مسئلہ توحید نہیں بتاتے اور بدعات سے نہیں روکتے بلکہ بدعات اور دوسری خرافات میں ان کے ساتھ ”ہم نوالہ وہم پیالہ“ ہوتے ہیں۔

اللہ عزوجل کا کلام تو سراسر سچائی ہی سچائی ہے پھر نزول کتاب کے بعد اس کو اپنے تک محدود رکھنا اور آگے پہنچنے سے روکنے کی کوشش کرنا۔ آج اپنے منہ شریعے کو غور سے دیکھئے کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں سے اختلافی آواز نہیں اٹھتی؟ یہ سب اسی چیز کا کیا دھرا ہے کہ لوگوں تک علم پہنچانے کی راہوں کو دن بدن تاریک سے تاریک کیا جا رہا ہے، ان کے راستے میں دیواریں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ سورہ بقرہ کی ان آیات اور ذکر کی گئی احادیث کو صرف علماء کرام پر ہی منطبق نہیں کرنا چاہیے بلکہ جہاں جہاں سے بھی ایسی کوششیں ہوں جو علم کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کریں ان کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ اللہ سبحہ کی توفیق عطا فرمائے۔

کتاب الطہارۃ و سننہا

یہ ابواب ہیں طہارتوں کے اور ان کی

سننوں کے بیان میں

باب: وضو اور غسل جنابت کے لئے پانی کی

مقدار کے بیان میں

۲۶۷: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۶۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔“

۲۷۰: حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کے لئے ایک مد اور غسل کے لئے ایک صاع کافی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ ہمیں تو اتنا کافی نہیں ہوتا تو فرمایا: کہ تم سے بہتر اور افضل اور تم سے زیادہ بالوں والی شخصیت یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کافی ہو جاتا تھا۔

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ

وَالغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

۲۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

۲۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ قَنَادَةَ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

۲۶۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ثنا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ وَعَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثنا بَكْرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَبَّانٍ ثنا جَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْزِي مِنْ الْوُضُوءِ مُدٌّ وَمِنَ الْغُسْلِ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ لَا يُجْزِيْنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ يُجْزِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَأَكْثَرُ شَعْرًا يُعْنِي النَّبِيُّ ﷺ.

☆ خلاصۃ الباب سفینہ کا اسم گرامی مران۔ یہ رسول اکرمؐ کے خادم تھے۔ کسی دن انہوں نے غیر معینگی بوجھ اٹھالیا تھا اس لیے ان کا لقب ”سفینہ“ مشہور ہو گیا۔ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضوء اور غسل کے لیے پانی کی کوئی خاص مقدار شرعاً مقرر نہیں بلکہ اسراف سے بچتے ہوئے جتنا پانی کافی ہو جائے اس کا استعمال جائز ہے۔ نیز اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول ایک مد سے وضو کرنے اور ایک صاع سے غسل کرنے کا تھا۔ یہ امر بھی متفق علیہ ہے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے۔ اختلاف ”مد“ کی مقدار میں ہے اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اہل حجاز اور امام احمدؒ کی ایک روایت یہ ہے کہ ایک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل یعنی ایک صحیح ایک بتا تین رطل کا ہوتا ہے ۳/۱ رطل کا ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ، امام محمدؒ اہل عراق اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ ایک مد دو رطل کا اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ حنیفہ کے دلائل طحاوی شریف، نسائی شریف، مسند احمد میں مروی ہیں۔

۲ : بَابُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ

بَابُ: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز

قبول نہیں فرماتے

بِغَيْرِ طَهْوَرٍ

۲۷۱: حضرت أسامہ بن عمیر ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے کوئی نماز بھی قبول نہیں فرماتے اور چوری (خیانت) کے مال سے صدقہ (بھی) قبول نہیں فرماتے۔

۲۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ جَعْفَرٍ وَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ حَتَّى الْمُقَرَّبِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْمَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَسَامَةَ بْنِ عَمِيرٍ الْهَدَلِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَلَا يَقْبَلُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے بھی بعینہ یہی مضمون مروی ہے۔

۲۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتے اور نہ چوری کے مال سے صدقہ۔ (یعنی یہ صرف ظاہری نیکیاں ہی ہوں گی باطن میں ان کا کوئی اجر نہیں)۔

۲۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَمَاكِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا وَ هُبُّ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مَضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَ لَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ.

۲۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتے۔

۲۷۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ وَ لَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ.

۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَعْبِلٍ ثَنَا الْحَلِيلُ بْنُ ذَكْرِيَّا ثَنَا
 هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بَغَيْرِ طَهْوُرٍ وَلَا
 صَدَقْتُمْ غُلُولٍ۔
 حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر
 طہارت کے نماز اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں
 فرماتے۔

☆ خلاصۃ الباب قبول کے دو معنی ہیں: (۱) قبولِ اصابت (صحت) (۲) قبولِ اجابت: جمہور علماء کے نزدیک یہاں
 قبولِ اصابت سے مراد ہے یعنی نماز بغیر طہارت کے صحیح اور معتبر نہیں اور ناجائز آمدنی سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

باب: نماز کی کنجی طہارت ہے

۳: بَابُ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ الطَّهْوُرِ

۲۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ غَعْبِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهْوُرُ وَتَحْرِيمُهَا
 التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔
 حضرت حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت
 ہے اور اس کا احرام تکبیر اولیٰ ہے اور اس کی تحلیل سلام
 ہے۔

۲۷۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ عَنْ أَبِي
 سُفْيَانَ طَرِيفِ السَّعْدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ
 الْعَلَاءِ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي
 نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ
 الصَّلَاةِ الطَّهْوُرُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں
 کہ: (۱) نماز کی کنجی طہارت ہے اور (۲) اس کا احرام
 پہلی تکبیر ہے اور (۳) اس کی تحلیل سلام پھیرنا
 ہے۔

☆ خلاصۃ الباب محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور اپنی والدہ کی طرف منسوب ہیں باتفاق
 ثقہ ہیں۔ طہارۃ: سے نماز کا دروازہ کھل جاتا ہے اور تکبیر تحریمہ سے نماز کے منافی کام حرام ہو جاتے ہیں اور سلام سے منافی
 صلوة سارے کام حلال ہو جاتے ہیں۔

باب: وضو کا اہتمام

۴: بَابُ الْمَحَافِظَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

۲۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
 مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ اسْتَقِيمُوا وَ لَنْ تُحْضَرُوا وَ اعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ
 الصَّلَاةُ وَ لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔
 حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا: (عقائد و اعمال میں حق پر) ثابت قدم رہو اور تم
 تمام نیکیوں کا احاطہ نہیں کر سکتے اور خوب سمجھ لو تمہارا سب سے
 افضل عمل نماز ہے اور وضو کا اہتمام ایمان داری کرتا ہے۔

۲۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ
 سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حق پر)

ثابت قدم رہو اور تم تمام اعمال کا احاطہ نہیں کر سکتے یہ جان لو کہ تمہارے افضل ترین اعمال میں سے ایک عمل نماز ہے اور وضو کی نگہداشت مؤمن ہی کرتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْضُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

۲۷۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔ فرمایا: (حق پر) استقامت اختیار کرو اور کیا ہی خوب ہے اگر تم ثابت قدم رہو اور تمہارا افضل ترین عمل نماز ہے اور وضو کا اہتمام نہیں کرتا مگر مؤمن۔

۲۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو مَرْيَمَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي اسْحَقُ بْنُ أَبِي سَيْدٍ عَنْ أَبِي حَفْصِ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بَرَفَعُ الْحَدِيثُ قَالَ اسْتَقِيمُوا وَنِعْمَانِ اسْتَقَمْتُمْ وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

(اسنادہ ضعیف لضعف التابع)

خلاصہ الباب ☆ وضو کی نگہداشت اور اس کے اہتمام میں ہر عضو کو اچھی طرح آداب و مستجاب کی رعایت کرتے ہوئے دھونا بھی شامل ہے اور اکثر اوقات با وضو رہنا بھی وضو کے اہتمام میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ بدن کی پاکی کا اہتمام وہی کر سکتا ہے جس کی روح بھی پاک اور نور ایمان سے منور ہو۔

بَاب: وضو جزو ایمان ہے

۵: بَابُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ

۲۸۰: حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: پوری طرح وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے اور الحمد للہ ترازو کو (ثواب سے) بھر دیتی ہے اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر سے آسمان اور زمین بھر جاتے ہیں اور نماز نور ہے اور زکوٰۃ (ایمان کی) دلیل ہے اور صبر (دل کیلئے) روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تیرے حق میں (مطابق عمل کرے) یا تیرے خلاف (اگر عقیدے یا عمل سے مخالفت کرے) ہر شخص صبح کو اپنے نفس کو بچتا (کسی کام میں مشغول ہوتا) ہے کوئی اسے (ایچھے اعمال کر کے دوزخ سے) آزاد کرا لیتا ہے اور کوئی اسے (بد اعمالیوں سے) ہلاک کر لیتا ہے۔

۲۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَحِيْبِهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْبَاغُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ الْمِيزَانِ وَالنَّسِيحُ وَالْتَّكْبِيرُ مِثْلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ صِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْذُو فَبَاعَ نَفْسَهُ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُؤَيَّقُهَا.

بَاب: طہارت کا ثواب

۶: بَابُ ثَوَابِ الطَّهْوَرِ

۲۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور خوب عمدگی سے (آداب کی

۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

رعایت کرتے ہوئے) وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور اسے نماز ہی مسجد میں کھینچ لائی (نماز کے علاوہ اور کوئی دنیوی مقصد نہ ہو لہذا کوئی دینی مقصد مثلاً طلب علم یا تعلیم، تلاوت، تسبیح وغیرہ ہو تو وہ ان فضائل کے حصول میں رکاوٹ نہیں) تو (راستہ میں) ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور ایک خطا معاف فرمادیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔

۲۸۲: حضرت عبد اللہ صناحی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو (شروع) کیا اور کھلی کی ناک میں پانی ڈالا تو اس کی خطائیں اس کے منہ اور ناک سے دھل گئی حتیٰ کہ آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی اور جب ہاتھ دھوئے تو اس کی خطائیں اس کے ہاتھوں سے دھل گئیں اور جب سر کا مسح کیا تو اس کی خطائیں سر سے دھل گئیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی دھل گئیں اور جب پاؤں دھوئے تو اس کی خطائیں پاؤں سے بھی دھل گئیں حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی دھل گئیں اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف چل کر جانا زاد ثواب کی چیز ہے۔

۲۸۳: حضرت عمر بن عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی خطائیں ہاتھوں سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کی خطائیں چہرے سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنے بازو دھوتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو خطائیں بازووں اور سر سے جھڑ جاتی ہیں اور جب پیر دھوتا ہے تو خطائیں پیروں سے جھڑ جاتی ہیں۔

۲۸۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا (ایک مرتبہ)

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَحَسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ.

۲۸۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِجِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَمُضْمَضٌ وَاسْتَشَقَّ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ فِيهِ وَأَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ وَكَانَتْ صَلَوَتُهُ وَمَشِيئُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً.

۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّسَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ.

۲۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَنَا أَبُو الْوَلِيدِ

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ (قیامت کے روز) اپنے ان اُمتیوں کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ نے دیکھا بھی نہ ہوگا فرمایا: وہ سفید روشن پیشانی والے روشن چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں والے چت کبرے ہوں گے وضو کے اثرات کی وجہ سے۔

هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَرِّ بْنِ حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرِ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ غُرٌّ مَعْجَلُونَ يُلْقَى مِنَ النَّارِ الْوُضُوءُ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۸۵: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقاعد (عثمانؓ کے گھر کے پاس دکانوں کو مقاعد کہتے تھے) میں بیٹھے ہوئے دیکھا انہوں نے پانی منگایا اور وضو کر کے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا میرے اس وضو کی طرح۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس خوشخبری سے دھوکہ میں مبتلا نہ ہونا۔

۲۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بَوُضُوءِهِ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَقْعَدِي هَذَا تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَعْتَرُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

☆ خلاصہ السباب شطر کے معنی نصف اور آدھے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ طہارت اور پاکیزگی ایمان کا خاص جزو اور اہم شعبہ اور حصہ ہے۔ یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ ہے جس میں آپ نے دین کے بہت سے حقائق بیان فرمائے ہیں۔ اس میں طہارۃ کی اہمیت بیان فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کا اجر و ثواب اور اس کی فضیلت بیان فرمائی۔

سبحان اللہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار اور اس کی شہادت ادا کرنا ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل کی مقدس ذات ہر اس بات سے پاک اور برتر ہے جو اس کی شان الوہیت کے مناسب نہ ہو۔ الحمد للہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار ہوتا ہے کہ ساری خوبیاں اور سارے کمالات جن کی بناء پر کسی کی حمد و ثناء کی جاسکتی ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات میں ہیں اسی لیے ساری حمد و ستائش بس اسی کے لیے ہے اس کے بعد صدقہ کا برہان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنے والا بندہ مؤمن و مسلم ہے۔ اگر دل میں ایمان نہ ہو تو اپنی کمائی کا صدقہ کرنا آسان نہیں اور آخرت میں اس خصوصیت کا اظہار اس طرح ہوگا کہ صدقہ کرنے والے مخلص بندہ کے صدقہ کو اس کے ایمان اور اس کی خدا پرستی کی دلیل اور نشانی مان کر اس کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ نیز وضو گناہوں کی صفائی اور معافی کا ذریعہ ہے۔

۷: بَابُ السَّوَاكِ

باب: مسواک کے بارے میں

۲۸۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے دانت مسواک سے ملتے۔ (یعنی سب سے پہلا کام دانتوں کی صفائی کرتے)۔

۲۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

۲۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے اور مسواک کرتے (اسی طرح ہر دو رکعت کے بعد فرماتے)۔

۲۸۹: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک کیا کرو اس لئے کہ مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور پروردگار کو راضی کرنے والی ہے۔ جب بھی میرے پاس جبریل آئے مجھے مسواک کا کہا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ مسواک مجھ پر اور میری امت پر فرض ہو جائے گی اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں مسواک کو اپنی امت پر فرض کر دیتا اور میں اتنا مسواک کرتا ہوں کہ مجھے خطرہ ہونے لگتا ہے کہیں میرے سوڑھے چھل نہ جائیں۔

۲۹۰: شرح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا بتائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس آتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ فرمایا: داخل ہوتے ہی سب سے پہلے مسواک کرتے۔

۲۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ يُشَوِّضُ فَاَهُ بِالسَّوَاكِ.

۲۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنِّي أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

۲۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا عَنَّا مِنْ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَسْتَاكُ.

۲۸۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَوَّكُوا فَإِنَّ السَّوَاكَ مُطَهَّرَةٌ لِلْفَمِ مَرَضَاةٌ لِلرَّبِّ مَا جَاءَ نَبِيَّ جِبْرِيلَ إِلَّا أَوْصَانِي بِالسَّوَاكِ حَتَّى لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يُفَرِّضَ عَلَيَّ وَعَلَى أُمَّتِي وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُهُ لَهُمْ وَإِنِّي لَا سَتَاكُ حَتَّى لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُخْفِيَ مَقَادِمَ قِيَمِي.

۲۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ أَخْبِرِينِي بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدَأُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ؟ قَالَتْ كَانَ إِذَا دَخَلَ يَبْدَأُ بِالسَّوَاكِ.

۲۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا بَحْرُ
بُنْ كَثِيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ سَاجٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
اَبِي طَالِبٍ قَالَ اَنَّ اَفْرَاهِكُمْ طُرُقَ لِقُرْآنٍ فَطَيَّبُوْهَا بِالسَّوَاكِ .
ذریعے پاک صاف رکھا کرو۔

☆ خلاصۃ الباب * لفظ مسواک آلہ اور فعل دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مسواک کے بے شمارے فائدے ہیں۔
علامہ ابن عابدین شافی فرماتے ہیں کہ مسواک کے ستر سے زائد فوائد ہیں۔ سب سے کمتر درجہ یہ ہے کہ منہ کی صفائی ہوتی
ہے اور سب سے بڑا درجہ یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ شہادت یاد رہتا ہے۔

باب: فطرت کے بیان میں

۸: بَابُ الْفِطْرَةِ

۲۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں
سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا،
بغل کے بال اکھیڑنا، مونچھیں کترنا۔

۲۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ
الرُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ
وَالِاسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْفُ الْأَبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ .

۲۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں فطرت میں سے
ہیں مونچھیں کترنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں
پانی ڈال کر صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں وغیرہ کے
جوڑ دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال موٹھنا،
استنجا کرنا۔ (ذکریا (راوی) کہتے ہیں (میرے استاذ)
مصعب نے کہا دسویں بھول گیا ہوں شاید کلی کرنا ہو۔

۲۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي
زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ
الشَّارِبِ وَإِغْفَاءُ الْبَلْحِيَةِ وَالسَّوَاكُ وَالِاسْتِشْقَاقُ بِالْمَاءِ وَ
قَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْفُ الْأَبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَ
إِنْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْإِسْتِحْجَاءَ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مَصْعَبٌ وَ
نَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَضَةَ .

۲۹۴: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: یہ امور فطرت میں سے ہیں: کلی کرنا،
ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، مسواک کرنا،
مونچھیں کاٹنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا،
زیر ناف بال موٹھنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، پانی
چھڑکنا (اپنے ازار پر وسادس کو رفع کرنے کے
لئے) ختنہ کرنا۔

۲۹۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالََا
ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلْمَةَ بِنِ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ مِنَ الْفِطْرِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِشْقَاقُ
وَالسَّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْفُ الْأَبِطِ
وَالِاسْتِحْدَادُ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَالِانْتِفَاحُ وَالِاخْتِنَانُ حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا عُفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ
سَلْمَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدٍ مَثَلَهُ .

۲۹۵: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصُّوْفِيُّ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتْ لَنَا فِي قِصِّ الشَّرَابِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَتَنَفِّ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمِ الْأَطْفَارِ أَنْ لَا نَتْرَكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

۲۹۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے: ہمارے لئے مونچھیں کترنے، زیر ناف بال مونڈنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور ناخن تراشنے کے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا کہ چالیس رات سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔

☆ خلاصہ الباب بعض شارحین کی رائے یہ ہے کہ الفطرۃ سے مراد یہاں سنت انبیاء یعنی پیغمبروں کا طریقہ ہے۔ انبیاء کے طریقہ کو فطرۃ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ فطرت کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اس تشریح کی بناء پر حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ انبیاء علیہم السلام نے جس طریقہ پر خود زندگی گزارا اور اپنی اپنی امتوں کو جس پر چلنے کی ہدایت کی اس میں یہ دس باتیں شامل ہیں۔ بعض شارحین نے الفطرۃ سے دین فطرت یعنی اسلام مراد لیا ہے۔ قرآن مجید میں دین کو فطرت کہا گیا ہے اور بعض شارحین نے الفطرۃ سے انسان کی اصل فطرۃ اور جبلت بھی مراد لی ہے۔

۹: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءِ

۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ هَذِهِ الْحُشُوشُ مُحْتَضِرَةٌ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ.

چاپ: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہے؟

۲۹۶: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیت الخلاء جنات کے حاضر ہونے کے مقام ہیں جب تم میں سے کوئی ان میں داخل ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ)).

حَدَّثَنَا جَمِيلُ ابْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنتیوں سے۔“

دوسری سند سے بھی ایسا ہی مضمون مروی ہے۔

۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ بِشِيرٍ بْنُ سَلْمَانَ ثَنَا خَلَادُ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَكَمِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَتْرُ مَا بَيْنَ الْجَنِّ وَعَوْرَاتِ نَبِيِّ آدَمَ إِذَا دَخَلَ الْكَيْفَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ.

۲۹۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنات اور انسان کی شرمگاہ کے درمیان آڑ اور پردہ یہ ہے کہ (جب کوئی) بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو کہے: ”بِسْمِ اللَّهِ“

۲۹۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ

۲۹۸: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: رسول اللہ

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ.

عَنْ أَبِي مَرْيَمَ تَنَا بِنُ أَبِي مَرْيَمَ تَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَغْجُرُ أَحَدُكُمْ إِذَا دَخَلَ مَرْفَقَهُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرَّجْسِ النَّجْسِ الْخُبْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ تَنَا بِنُ أَبِي مَرْيَمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ مِنَ الرَّجْسِ النَّجْسِ إِنَّمَا قَالَ مِنَ الْخُبْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

۲۹۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو یہ کہنے سے عاجز و بے بس نہ ہو (یعنی سستی نہ برتے): ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرَّجْسِ النَّجْسِ))

”اے اللہ (عزوجل) میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں گندے ناپاک برے بدکار اور دھتکار ہوئے شیطان (مردود) سے۔“

۱۰: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

۳۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ تَنَا إِسْرَائِيلُ تَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَكَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ تَنَا أَبُو عَسَانَ الْهَدِيُّ تَنَا إِسْرَائِيلُ نَحْوَهُ.

۳۰۰: مرت ابو بردہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ فرما رہی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے: ((غُفْرَانَكَ)) ”اے اللہ! آپ کی بخشش چاہئے۔“

۳۰۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَتَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَغَافِنِي.

۳۰۱: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي)) ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی۔“

خلاصہ الباب ☆ جس طرح ملائکہ کو طہارۃ و نفاخت اور ذکر اللہ سے اور ذکر و عبادت کے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہیں ان کا جی لگتا ہے اسی طرح شیاطین میں خبیث مخلوقات کو گندگیوں اور گندے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہی ان کے مراکز اور دلچسپی کے مقامات ہیں اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ تعلیم دی کہ قضاء حاجت کی مجبوری سے جب کسی کو ان گندے مقامات میں جانا ہو تو پہلے وہاں رہنے والے جنوں اور جنیوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اسکے بعد وہاں قدم رکھے اور قضاء حاجت سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت طلب کرتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ انسان کے پیٹ میں جو گندہ فضلہ ہوتا ہے وہ ہر انسان کے لیے ایک قسم کے انقباض اور گرانی کا باعث ہوتا ہے۔ اگر وہ بروقت خارج نہ ہو تو اس سے طرح طرح کی تکلیفیں اور بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اگر طبعی تقاضے کے مطابق پوری طرح خارج ہو جائے تو آدمی ایک ہلکا پن اور ایک خاص قسم کا انشراح محسوس کرتا ہے اور اس کا تجربہ ہر انسان کو ہوتا ہے اس لیے قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کا حکم ہے۔

۱۱: بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْخَلَاءِ وَالْخَاتِمِ فِي الْخَلَاءِ

بَابُ: بیت الخلاء میں ذکر اللہ اور انگوٹھی لے جانے کا حکم

۳۰۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

۳۰۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرٍِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ.

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحْتَمِهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِيسِيُّ يَقُولُ إِنَّمَا هَذَا فِي الْحَفِيرَةِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا فَمَغْتَسَلًا تَهُمُ الْجِصَّ وَالصَّارُوجُ وَالْقَبِيرُ فَإِذَا بَالَ فَارْسَلْ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا بَأْسَ بِهِ.

۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحْتَمِهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِيسِيُّ يَقُولُ إِنَّمَا هَذَا فِي الْحَفِيرَةِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا فَمَغْتَسَلًا تَهُمُ الْجِصَّ وَالصَّارُوجُ وَالْقَبِيرُ فَإِذَا بَالَ فَارْسَلْ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا بَأْسَ بِهِ.

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحْتَمِهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِيسِيُّ يَقُولُ إِنَّمَا هَذَا فِي الْحَفِيرَةِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا فَمَغْتَسَلًا تَهُمُ الْجِصَّ وَالصَّارُوجُ وَالْقَبِيرُ فَإِذَا بَالَ فَارْسَلْ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا بَأْسَ بِهِ.

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنا بہت ہی غلط اور بڑی بے تمیزی کی بات ہے کہ آدمی اپنے غسل کرنے کی جگہ میں ہی پیشاب کرے اور پھر وہیں غسل بھی کرے یا وضو کرے۔ ایسا کرنے کا برا نتیجہ یہ ہے کہ اس سے پیشاب کی چھینٹوں کی وجہ سے وسوساں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس آخری جملہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا تعلق اسی صورت سے ہے جب غسل خانہ میں پیشاب کے بعد غسل یا وضو کرنے سے ناپاک جگہ کی چھینٹوں کے اپنے اوپر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ وگرنہ جیسے آج کل غسل خانے ہی میں ذرا سا ہٹ کر قضائے حاجت کی جگہ بنی ہوتی ہے تو اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا

۳۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ وَ هُشَيْمٌ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا.

۳۰۶: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا قَالَ شُعْبَةُ قَالَ عَاصِمٌ يَوْمَئِذٍ وَهَذَا الْأَعْمَشُ يَرَوِيهِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَ مَا

بَابُ: كَهْرُءِ هُوَكَرِ پِشَابِ كَرْنَا

۳۰۵: حضرت حذیفہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے کوڑے کے ڈھیر پر گئے اور (کسی مجبوری کی وجہ سے) وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۳۰۶: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھوڑے (کوڑے کے ڈھیر) پر تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

حَفِظَهُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِيهِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا.

۱۴: بَابُ فِي الْبَوْلِ قَاعِدًا

۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ، قَالُوا ثَنَا شَرِيكَ عَنِ الْمُقَدِّمِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقْهُ أَنَا رَأَيْتُهُ يَبُولُ قَاعِدًا.

۳۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا بِنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ! لَا تَبَلْ قَائِمًا فَمَا بَلْتُ قَائِمًا بَعْدُ.

۳۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبُولَ قَائِمًا سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيَّ يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَا رَأَيْتُهُ يَبُولُ قَاعِدًا، قَالَ الرَّجُلُ أَعْلَمُ بِهِذَا مِنْهَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ كَانَ مِنْ شَأْنِ الْعَرَبِ الْبَوْلُ قَائِمًا أَلَا

بَابُ: بیٹھ کر پیشاب کرنا

۳۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جو تمہیں یہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو تم اس کی تصدیق نہ کرنا (اس کو سچا مت سمجھنا) میں نے یہی دیکھا کہ آپ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

۳۰۸: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) مجھے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب مت کرو چنانچہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

۳۰۹: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے جو فرمایا کہ میں نے ان کو بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے دیکھا تو اس بات کو مردان سے زیادہ جانتے ہیں۔ احمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ عربوں میں عام رواج کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا تھا دیکھو عبد الرحمن بن حسنہ کی

تَرَاهُ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَسَنَةَ يَقُولُ قَعْدَ يُؤُولُ حَدِيثٌ فِيهِ هُوَ (کہ یہودی نے) کہا بیٹھ گیا پیشاب کرتے جیسے عورتیں پیشاب کرتی ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارہ میں فقہاء کا تھوڑا سا اختلاف ہے۔ حضرت سعید بن المسیب عروہ بن الزبیر اور امام احمد وغیرہ علی الاطلاق اسے جائز کہتے ہیں اس کے برعکس بعض اہل ظاہر اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ امام مالک کے نزدیک اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ چھینٹے اڑنے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ بغیر عذر کے ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ نبی کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں اور حضرت عائشہ کی حدیث اگرچہ قابل استدلال ہے لیکن اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کا بیان ہے نہ کہ ممانعت کا۔ البتہ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا: چونکہ ہمارے زمانہ میں یہ غیر مسلموں کا شعار بن چکا ہے اس لیے اس کی شاعت اور قباحت اور بڑھ گئی جیسا کہ حدیث میں ہے: ((من تشبه بقوم فهو منهم))۔ (علوی)

آج کل جو ہمارے ہاں پبلک مقامات، کھیل کود کے مقامات، بچوں کی تفریح گاہوں وغیرہ جیسی جگہوں پر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے لیے مخصوص جگہیں بنی ہوتی ہیں ان سے بہر صورت اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایک تو اس لیے کہ نہ وہاں (مغرب میں جن کی یہ نقالی کی گئی ہے) اور نہ یہاں ہمارے ہاں پاکستان میں کوئی آڑ وغیرہ ہوتی ہیں اور نہ ہی طہارت کا کوئی انتظام۔ (ابومعاذ)

پاپ: دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگانا اور اس سے استنجا

کرنا مکروہ ہے

۳۱۰: حضرت ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد بیان فرماتے ہوئے سنا کہ: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا دایاں ہاتھ شرمگاہ کو نہ لگائے اور نہ ہی اس (دائیں ہاتھ) سے استنجا کرے۔

۳۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نہ گانا گایا نہ جھوٹ بولا نہ دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگایا جب سے ان باتوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

۳۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی استنجا کرنے لگے تو اپنے دائیں ہاتھ سے

۱۵: بَابُ كِرَاهَةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ

وَالْإِسْتِنَا بِالْيَمِينِ

۳۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْعَشِيرِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ بِإِسْنَادِهِ.

۳۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ مَا تَفَنَيْتُ وَلَا تَعَبَيْتُ وَلَا مَسَسْتُ ذَكَرِي بِيَمِينِي مِنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

۳۱۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَطَابَ أَحَدُكُمْ (ہرگز) استنجا نہ کرے بلکہ بائیں ہاتھ سے استنجا
فَلَا يَسْتَطِبُ بِيَمِينِهِ لِيَسْتَجِبَ بِشِمَالِهِ. کرے۔

☆ خلاصہ الباب داہنا ہاتھ تو اچھی جگہ یا اچھی چیز پکڑنے کا آلہ ہے۔ خصوصاً جو ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ
مبارک کو لگا ہوا استنجا کے لیے استعمال کرنا مکروہ ہے۔

۱۶: بَابُ الْإِسْتِنجَاءِ بِالْحِجَارَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ
الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ

۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنِ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ
لَوْلِيهِ أَعْلَمُكُمْ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ
وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَُا وَ أَمْرٌ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَ نَهْيٌ
عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَ نَهْيٌ أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ
بِيَمِينِهِ.

۳۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
الْقَطَّانُ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ لَيْسَ أَبُو عُيَيْنَةَ ذَكَرَهُ
وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ فَقَالَ أَتَيْتُنِي بِثَلَا
ثَةِ أَحْجَارٍ فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَ رَوْتُهُ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَ أَلْفَى
الرَّوْتَةَ وَ قَالَ هِيَ رَجَسٌ.

۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح
وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِي خُرَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُرَيْمَةَ عَنْ خُرَيْمَةَ
عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ نَابِثٍ؛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
الْإِسْتِنجَاءِ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجَسٌ.

۳۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَ

باب: پتھروں سے استنجا کرنا اور (استنجا میں) گوبر
اور ہڈی (استعمال کرنے) سے ممانعت

۳۱۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: میں تمہارے لئے ایسا ہی (شفیق اور مربی)
ہوں جیسا باپ اپنے بیٹے کے لئے میں تمہیں (ازراہ
شفقت تمام امور کے متعلق) تعلیم دیتا ہوں (مثلاً)
جب تم قضاء حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ یا
پیٹھ مت کرو اور (خوب صفائی کے لئے) تین پتھر
استعمال کرنے کا حکم دیا اور گوبر اور ہڈی استعمال کرنے
سے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے
لئے تشریف لے جانے لگے تو فرمایا: مجھے تین پتھر لا دو تو
میں دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے گیا (اس لئے کہ اور
پتھر تلاش کے باوجود نہیں مل سکا) تو آپ نے گوبر کا ٹکڑا
پھینک کر فرمایا یہ ناپاک ہے۔

۳۱۵: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: استنجا میں تین پتھر ہونے چاہئیں جن میں گوبر نہ
ہو۔ (یعنی گوبر کو استنجا کے لیے کسی صورت بھی استعمال
نہ کیا جائے)۔

۳۱۶: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک مشرک نے بطور

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ سُلَيْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ بَعْضُ
الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِئُونَ بِهَ إِني أرى صَاحِبَكُمْ
يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْجِرَانَةَ قَالَ أَجَلُ أَمْرِنَا أَنْ لَا
نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَسْجِيَ بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِي بِذَوْنِ
ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ

استہزاء کہا مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے سردار (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں ہر ہر بات سکھاتے ہیں حتیٰ کہ بیت الخلاء میں جانا بھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہمیں انہوں نے یہ حکم دیا کہ ہم (پیشاب یا پاخانہ کے وقت) قبلہ کی طرف منہ نہ کریں نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفا نہ کریں جن (تین) میں گوبر ہونہ ہڈی۔

خلاصۃ الباب ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت دی ہے کہ استنجے میں صفائی کے لیے کم سے کم تین پتھر استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ عام حال یہی ہے کہ تین سے کم میں پوری صفائی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ اس کو صفائی کے لیے تین سے زیادہ پتھروں یا ڈھیلوں کے استعمال کرنے کی ضرورت ہے تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق زیادہ استعمال کرے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ احادیث میں استنجاء کے لیے خاص پتھر کا ذکر اس لیے آتا ہے کہ عرب میں پتھر کے ٹکڑے ہی اس مقصد کے لیے استعمال ہوتے تھے ورنہ پتھر کی کوئی خصوصیت نہیں، مٹی کے ڈھیلے اور اسی طرح ہر ایسی پاک چیز سے یہ کام لیا جاسکتا ہے جس سے صفائی کا مقصد حاصل ہو سکتا ہو اور اس کا استعمال نامناسب نہ ہو۔

۱۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْعَائِطِ وَالْبَوْلِ

پسپ: پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے

۳۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ
جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا
يُبُولْنَ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ
بِذَلِكَ.

۳۱۷: حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزاز بیدری فرماتے ہیں۔ میں نے ہی سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے اور میں نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو یہ حدیث سنائی۔

۳۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ أَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْتَقْبَلَ الَّذِي يَذْهَبُ إِلَى الْعَائِطِ الْقِبْلَةَ وَقَالَ
شَرِّقُوا وَغَرِّبُوا.

۳۱۸: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء حاجت کے لئے جانے والے کو قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا کرو۔

۳۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ
حَضْرَتِ مَعْقِلِ بْنِ مَعْقِلِ اسْدِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبِي زَيْدِ مَوْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلِ الْأَسَدِيِّ وَقَدْ صَحَبَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بَعَائِطٍ أَوْ بَبُؤَلٍ .

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ کرتے وقت دونوں قبلوں کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانَ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا بَنْ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بَعَائِطٍ أَوْ بَبُؤَلٍ .

۳۲۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۱: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَمِيرُ بْنُ مُرْدَاسٍ الدُّؤَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو يَحْيَى الْبَصْرِيُّ ثَنَا بَنْ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانِي أَنْ أَشْرِبَ قَائِمًا وَأَنْ أَبُولَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

۳۲۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے (یا رفع حاجت کرنے) سے منع فرمایا۔ (یعنی ان کاموں سے اجتناب کرنے کا حکم فرمایا)۔

☆ خلاصۃ الباب مندرجہ بالا احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایات دی ہیں۔ ان میں سے یہ ہے کہ پاخانہ پیشاب کے لیے اس طرح بیٹھا جائے کہ قبلہ کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ یہ قبلہ کے ادب و احترام کا تقاضا ہے ہر مہذب آدمی جس کو لطیف اور روحانی حقیقتوں کا کچھ شعور و احساس ہو، پیشاب پاخانہ کے وقت کسی مقدس اور محترم چیز کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا بے ادبی اور گنوار پن سمجھتا ہے۔

۱۸: بَابُ الرُّحْصَةِ فِي ذَالِكَ فِي الْكَيْفِ وَ إِبَاحَتِهِ دُونَ الصَّحَارَى

پیشاب: اس کی رخصت ہے بیت الخلاء میں اور صحرا میں رخصت نہیں

۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّةَ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ يَقُولُ أَنَسٌ إِذَا قَعَدْتَ لِلْبَعَائِطِ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى لِبَتَيْنِ

۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب قضاء حاجت کے لئے بیٹھنے لگو تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر گیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے تھے۔

مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدَسِ هَذَا حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ.

۳۲۳: حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے دیکھا۔ راوی سیسی کہتے ہیں میں نے امام شعی رحمہ اللہ سے اس کے متعلق اشکال ظاہر کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ابن عمرؓ نے بھی سچ فرمایا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی سچ فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مطلب ہے کہ جنگل میں ہو تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیت الخلاء سے متعلق ہے کیونکہ بیت الخلاء میں کوئی قبلہ نہیں جس طرف چاہو منہ کرلو۔

۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عَيْسَى الْحَنَاطِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَيْفِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قَالَ عَيْسَى فَقُلْتُ ذَلِكَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ صَدَقَ بَنُ عَمَرَ وَصَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمَا قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ فِي الصَّحْرَاءِ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَأَمَا قَوْلُ بَنُ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا فَإِنَّ الْكَيْفَ لَيْسَ فِيهِ قِبْلَةٌ اسْتَقْبَلَ فِيهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلْمَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک (ایسی) جماعت کا ذکر ہوا جو اپنی شرمگاہوں کو قبلہ کی طرف (کرنا) ناپسند کرتے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: میرا خیال ہے کہ واقعتاً وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ میرے بیٹھنے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف کر دو۔

۳۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ عَنْ عَرَكَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا بِفُرُوجِهِمُ الْقِبْلَةَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ قَدْ فَعَلُواهَا اسْتَقْبَلُوا بِمَقْعَدَتِي الْقِبْلَةَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ مِثْلَهُ.

۳۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ پھر میں نے وفات سے ایک سال قبل دیکھا کہ آپ قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے ہیں۔

۳۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيانَ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَإِنَّهُ قَبْلٌ أَنْ يُفْبِضَ بَعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا.

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث امام شافعیؒ کے مسلک کی دلیل ہیں۔ احناف کے نزدیک قضاء حاجت کے وقت منہ اور پیٹھ آبادی اور میدان دونوں میں قبلہ کی طرف کرنا مکروہ ہے۔ احناف کی دلیل حدیث ابویوب انصاریؓ ہے جو ترمذی بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور موطا امام مالک میں مذکور ہے۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: ((اذا اتیتیم الغائط فلا تستقبلوا ولا تستدبروها ولكن شرفوا وغربوا)) یعنی قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔ یہ حدیث راجح ہے تمام روایات پر۔ وجہ ترجیح یہ ہے کہ (۱) یہ حدیث باقیات محمدینؓ سند کے اعتبار سے صحیح مانی جاتی ہے۔

(۲) قانون کلی کی حیثیت رکھتی ہے۔ (۳) حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی روایت قوی ہے اور مخالف روایات فعلی ہیں اور قاعدہ ہے کہ تعارض کے وقت بالاتفاق قوی احادیث کو ترجیح ہوتی ہے۔ (۴) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث اوفق بالقراءن ہے یعنی قرآن کریم کے بہت موافق ہے کیونکہ قرآن کریم کی کئی آیات تعظیم شعائر اللہ کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۹ : بَابُ الْإِسْتِبْرَاءِ بَعْدَ الْبَوْلِ

پالپ: پیشاب کے بعد خوب صفائی کا اہتمام کرنا

۳۲۶: حضرت یزیداد یمانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو چاہئے کہ جھاڑے اپنا ذکر تین بار۔

۳۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُجٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَسَائِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْشُرْ ذِكْرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ثَنَا زَمْعَةُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۲۰ : بَابُ مَنْ بَالَ وَ لَمْ يَمَسَّ مَاءً

پالپ: پیشاب کرنے کے بعد وضو نہ کرنا

۳۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کرنے کے لئے گئے تو حضرت عمر آپ کے ساتھ پانی لے گئے۔ فرمایا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: پانی۔ فرمایا: جب بھی میں پیشاب کروں تو مجھے وضو کرنے کا (وجوبی) حکم نہیں ہے اور اگر میں ایسا کروں (کہ جب بھی پیشاب کروں تو ساتھ ہی وضو بھی کروں) تو یہ سنت بن جائے۔

۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى التَّوَّامِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ فَاتَّبَعَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ! قَالَ مَاءٌ قَالَ مَا أَمَرْتُ كَلِمًا بَلْتُ أَنْ اتَّوَضَّأَ وَ لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً.

☆ خلاصہ الباب بیان جواز کے لیے حضور ﷺ نے وضو نہیں کیا۔ ویسے عام عادت مبارکہ پیشاب کے بعد وضو کرنے کی تھی۔

۲۱ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلَاءِ عَلَى قَارِعَةِ

پالپ: راستے میں پیشاب کرنے

سے ممانعت

الطَّرِيقِ

۳۲۸: حضرت ابو سعید حمیری فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ (اہتمام سے) ایسی احادیث بیان فرمایا کرتے تھے جو اور صحابہؓ نے نہ سنی ہوں اور جو احادیث اور صحابہؓ نے بھی سنی ہوں تو وہ (اس اہتمام سے) نہیں سناتے تھے۔ جب عبد اللہ بن عمر کو وہ احادیث معلوم ہوئیں تو فرمایا: بخدا!

۳۲۸: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحَمِيرِي حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَتَحَدَّثُ بِمَا لَمْ يَسْمَعْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَسْكُتُ عَمَّا سَمِعُوا فَبَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عُمَرُ وَمَا يَتَحَدَّثُ بِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا وَ أَوْشَكَ مُعَاذَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَفْتِنَكُمْ فِي الْخَلَاءِ فَلَبَّغَ ذَلِكَ مُعَاذَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَقِيَهُ فَقَالَ مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَوَأَنَّ التَّكْذِيبَ بِحَدِيثٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِفَاقٌ وَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى مَنْ قَالَهُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا لُمْلَاعَ الثَّلَاثِ الْبَرَازِ فِي الْمَوَارِدِ وَالظَّلِّ وَالْقَارِعَةِ الطَّرِيقِ.

میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا اور بعید نہیں کہ معاذ تمہیں قضاء حاجت کے بارے میں آزمائش میں ڈال دیں (اور مشقت میں مبتلا کر دیں) حضرت معاذ کو اس کی اطلاع ہوئی تو حضرت عبد اللہ بن عمرو سے ملے اور کہا: اے عبد اللہ! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث کو جھٹلانا نفاق ہے اور اسکا گناہ (جھوٹ بولنے کی صورت میں) روایت کرنے والے کو بھی ہوتا ہے۔ (یعنی بغیر کسی دلیل کے جھٹلانا نفاق ہے اگر واقعی وہ جھوٹی حدیث ہے تو روایت کرنے والا گنہگار ہے۔ البتہ اگر دلائل سے ثابت ہو

کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور حدیث گھڑ کر سنا رہا ہے تو لوگوں کو بتانا ضروری ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کہ لعنت کی تین باتوں سے بچو: مسافروں کے اترنے کی جگہ پاخانہ کرنا، سائے اور راستے میں پاخانہ کرنا۔

۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ ثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا كُفُّمُ وَالْتَعْرِيسُ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ وَالصَّلْوَةَ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَاتِ وَالسَّبَاعِ وَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مِنَ الْمَلَاعِنِ .

۳۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ قُرَّةَ عَنِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ أَوْ يُضْرَبَ الْخَلَاءُ عَلَيْهَا أَوْ يُبَالَ فِيهَا.

۳۳۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچو تم راستے کے بیچ میں رات کو ٹھہرنے سے اور وہاں نماز پڑھنے سے اس لئے کہ وہ سانپوں اور درندوں کی جگہ ہے اور وہاں قضاء حاجت سے اس لئے کہ یہ لعنت کا سبب ہے۔

۲۲: بَابُ التَّبَاعِدِ لِلْبَرَازِ فِي الْفِضَاءِ

۳۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَهَبَ الْمُدْهَبُ أَبْعَدَ .

۳۳۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُيَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَطَاءِ الْخَرَّاسِيِّ عَنِ أَنَسِ

۳۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سفر میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضاء

حاجت کے لئے ایک طرف تشریف لے گئے واپس آ کر پانی منگوایا اور وضو کیا۔

۳۳۳: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

۳۳۴: حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے تھے۔ (یعنی کوشش کرتے کہ نظروں سے اوجھل ہو جائیں)۔

۳۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ اس وقت تک قضاء حاجت نہ فرماتے جب تک نگا ہوں سے اوجھل نہ ہو جاتے۔

۳۳۶: حضرت بلال بن حارث مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے (ہم سے) دور تشریف لے جاتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں شرم و حیاء و شرافت کا جو مادہ ودیعت کر رکھا ہے اس کا تقاضا ہے کہ انسان اس کی کوشش کرے کہ اپنی اس قسم کی بشری ضرورتیں اس طرح پوری کرے کہ کوئی آنکھ اس کو نہ دیکھے اگرچہ اس کے لیے اس کو دور سے دور جانے کی تکلیف اٹھانی پڑے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تھی۔

پہلے: پیشاب، پاخانہ کیلئے موزوں جگہ تلاش کرنا

۳۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو ڈھیلے سے استنجا کرے تو چاہئے کہ طاق عدد لے۔ جو کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو کوئی حرج

قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَنَجَّيْ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ فَدَعَا بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأَ. (اسنادہ ضعیف)

۳۳۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ أَبْعَدَ.

۳۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَسْمَةُ عُمَيْرِ بْنِ يَزِيدَ) عَنْ عَمَارَةَ بْنِ حُزَيْمَةَ وَالْحَارِثِ بْنِ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فَأَبْعَدَ.

۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى أَنبَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْتِي الْبِرَّازَ حَتَّى يَتَغَيَّبَ فَلَا يُرَى.

۳۳۶: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَزْنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ. (فی اسنادہ کثیر بن عبد اللہ ضعیف)

۲۳: بَابُ الْإِرْتِيَادِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

۳۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنِ الْحِمَيْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُؤْتِرْ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَنْ لَاكَ فَلْيَتَلَعْ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ الْخَلَاءَ فَلْيُسْتَبْرِزْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كَثِيبًا مِنْ زَمَلٍ فَلْيَمْدُدْهُ عَلَيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بْنِ آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ.

ڈال کر) زیادہ کر لے اس لئے کہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے (اس لئے انسانوں سے پردہ کے ساتھ ساتھ شیطاں سے بھی حتی الامکان پردہ بہتر ہے) جو ایسا کر لے تو بہت اچھا اور نہ کرے تو کوئی حرج بھی نہیں۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَمَنِ اسْتَحَلَّ فَلْيُؤْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ لَاكَ فَلْيَتَلَعْ.

۳۳۸: دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جو سرمہ لگائے تو طاق عدد کا خیال رکھے جو کر لے تو اچھا ہے اور نہ کرے تو حرج نہیں اور جو زبان کی حرکت سے نکالے تو وہ نکل لینا چاہئے۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي ابْنُ تَلَكِ الْإِشَارَةَ تَيْنِ قَالَ وَكَيْعٌ يَعْنِي النَّحْلَ الصَّغَارَ فَقُلْتُ لَهُمَا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ يَجْتَمِعَا فَاجْتَمِعَا فَاسْتَبْرَهَمَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ لِي ابْنُهُمَا فَقُلْتُ لَهُمَا لِيَرْجِعَ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا إِلَى مَكَانِهَا فَقُلْتُ لَهُمَا فَرَجَعْنَا لَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَوَاهُمَا التِّرْمِذِيُّ

۳۳۹: یعلیٰ بن مرہ سے روایت ہے ان کے والد نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضاء حاجت کرنا چاہتے تھے مجھے فرمایا: ان دو کھجور کے درختوں کے پاس جا کر ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ایک جگہ ہو جانے کا حکم دیتے ہیں (میں نے ایسا ہی کیا) تو وہ ایک جگہ ہو گئے آپ نے ان کی آڑ میں قضاء حاجت کی۔ پھر مجھ سے فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ ہر ایک اپنی سابقہ جگہ پر واپس ہو جائے میں نے ان سے کہہ دیا تو وہ واپس (اپنی جگہ پر) آ گئے۔

۳۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ مَا اشْتَرَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَذَقٌ أَوْ حَائِشٌ نَخْلٍ.

۳۴۰: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قضاء حاجت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پسندیدہ آڑ زمین کا ٹیلہ یا کھجور کے درختوں کا جھنڈ تھی۔

۳۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ

۳۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

بُنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الشَّعْبِ فَبَالَ حَتَّى آتَى أَوْى لَهُ مِنْ فِكَ وَرَكِيهِ جِئِن بَالَ.

فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھائی کی طرف مڑے اور پیشاب کیا اور مجھے پیشاب کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کشادہ ہونے پر رحم آ رہا تھا۔

☆ خلاصۃ الباب لاک: زبان سے کوئی چیز دانتوں سے نکالنا کیونکہ خلال کی وجہ سے دانتوں سے خون بھی نکل سکتا ہے۔ ہڈی: ٹیلہ۔ حائش: جھنڈ۔ ان حدیث مبارکہ میں طاق مرتبہ کا مسنون ہونا بیان کیا گیا ہے اور قضاء حاجت کے وقت پردہ اور ستر کا ضروری ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۲۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاجْتِمَاعِ عَلَى الْخَلَاءِ وَالْحَدِيثِ عِنْدَهُ

پاؤں: قضاء حاجت کے لئے جمع ہونا اور اس وقت گفتگو کرنا منع ہے

۳۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِجَاءٍ أَبَانَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ عَلَى غَائِبَتِهِمَا يَنْظُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَوْرَةِ صَاحِبِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْقُتُ عَلَى ذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَلْمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَرَّاقِ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ الصَّوَابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ

۳۴۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو شخص بھی قضاء حاجت کے درمیان باتیں نہ کریں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھ سکتا ہو۔ اس لئے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کو غصہ دلانے والی ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

(ایک دوسرے کے سامنے قضاء حاجت کرنا

شرم و حیا کے خلاف ہے، حیا تو ایمان کا مستقل حصہ ہے نیز قضاء حاجت کے وقت باتیں کرنا بھی ممنوع ہے۔)

پاؤں: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے

۲۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ

۳۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ.

۳۴۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۳۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرے ہوئے پانی

ﷺ لَا يُؤَلَّنُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ.

میں ہرگز کوئی پیشاب نہ کرے۔

۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارِكِ تَنَا
يَحْيَىٰ ابْنُ حَمْزَةَ تَنَا ابْنُ أَبِي قُرُوءَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤَلَّنُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ النَّافِعِ.

۳۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

☆ خلاصۃ الباب: پیشاب نجس ہونے کی وجہ سے پانی کو بھی ناپاک کر دے گا تو پانی کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ پانی تو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نصیحت ہے۔ اس کو پاک صاف رکھنے کا حکم ہے۔

۲۶: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ

باب: پیشاب کے معاملے میں شدت

۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا
فَقَالَ بَعْضُهُمْ انظُرُوا إِلَيْهِ يُؤَلُّ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا
أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ
فَرَضَوْهُ بِالْمَقَارِئِصِ فَتَهَا هُمْ عَنْ ذَلِكَ فَعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ تَنَا أَبُو حَاتِمٍ تَنَا غَيْبُ اللَّهِ بْنُ
مُوسَىٰ أَنبَأَنَا لِأَعْمَشٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۳۶: حضرت عبدالرحمن بن حسنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھا پھر (اس کی آڑ میں) بیٹھے اور پیشاب کیا۔ ایک شخص (کافر) نے کہا اس کو دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کر رہا ہے۔ نبی ﷺ نے اس کی یہ بات سنی۔ فرمایا: تیرا ستیاناں ہو تجھے پتہ نہیں بنی اسرائیل کے ایک شخص کو کیا سزا ملی۔ بنی اسرائیل میں جب کسی کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اس کو قینچیوں سے کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے ایسا کرنے سے ان کو منع کیا تو اس منع کرنے والے کو قبر میں عذاب ہوا۔

۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَكَيْعُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ جَدِيدَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لِيُعَذَّبَانِ وَمَا
يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ وَ أَمَا
الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ.

۳۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونی قبروں کے قریب سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَفَّانُ تَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ.

۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکثر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكَيْعُ تَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ

۳۳۹: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

شَيْبَانٌ حَدَّثَنِي بِحُرْبِ بْنِ مَرَّادٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لِيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَا أَحَدُهُمَا فَيُعَذَّبُ فِي الْبُيُولِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُعَذَّبُ فِي الْغَيْبَةِ.

صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے بلکہ ایک کو پیشاب سے نہ نچکنے کی وجہ سے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں کے عذاب کا اور ان کے دو خاص گناہوں کو بتایا ہے۔ ایک کے متعلق بتایا کہ وہ چغلی کرتا پھرتا تھا جو سنگین اخلاقی جرم ہے اور قرآن مجید میں بھی ایک جگہ اس کا ذکر ایک کافرانہ خصلت یا منافقانہ عادت کے طور پر کہا گیا ہے اور دوسرے کے عذاب کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ وہ پیشاب کی گندگی سے بچاؤ اور پاک و صاف رہنے میں بے احتیاطی کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب کی گندگی سے بچنا یعنی اپنے جسم اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ کے اہم احکام میں سے ہے اور اس میں کوتاہی اور بے احتیاطی ایسی مصیبت ہے جس کی سزا آدی کو قبر میں بھگتنی پڑتی ہے۔

۲۷: بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُبُولُ

۳۵۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الدَّارِمِيُّ قَالَا تَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ وَغَلَةَ أَبِي سَاسَانَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ابْنِ عَمِيرِ بْنِ جُدَّانٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ وُضُوئِهِ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْنِي مِنْ أَنْ أَرَدْتُ إِلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلَى غَيْرِ وُضوءٍ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلْمَةَ تَنَا أَبُو حَاتِمٍ تَنَا الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۵۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُبُولُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا فَرَّغَ ضَرَبَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ.

۳۵۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ

۳۵۰: حضرت مہاجر بن قنفذ بن عمیر بن جذعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا جب وضو سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: سلام کا جواب دینے سے یہ مانع ہوا کہ میں بے وضو تھا۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور جب فارغ ہوئے تو زمین پر دونوں ہاتھ مار کر تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا۔

۳۵۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے: ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے۔ انہوں نے سلام کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جب تم مجھے اس حالت میں دیکھو تو سلام مت کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو میں (سلام کا) جواب نہ دوں گا۔

۳۵۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَا ثنا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ.

۳۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپ نے جواب نہ دیا۔

☆ خلاصۃ الباب جن مواقع میں سلام کرنے کی ممانعت ہے ان میں پیشاب پاخانہ کا موقع بھی ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بغیر طہارت کے ذکر کرنا اور سلام کا جواب دینا کیسا ہے۔ احادیث الباب سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ بغیر وضو کے ذکر اور سلام کا جواب درست نہیں۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ یہ احادیث منسوخ ہیں یا ضعیف ہیں اس لیے قابل استدلال نہیں۔

۲۸: بَابُ الْإِسْتِنَجَاءِ بِالْمَاءِ

۳۵۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ قَطُّ إِلَّا مَسَّ مَاءً.

۳۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر (استنجا میں) پانی ضروری استعمال فرماتے ہیں۔

۳۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ ثنا عَبْنَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ ابْنُ نَافِعٍ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ: ﴿رَجُلٌ يُحِبُّ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ [التوبة: ۱۰۸] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ السَّلَةَ قَدْ أَتَتْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طَهَّرُكُمْ قَالُوا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَتَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمْ مَوْءَةٌ.

۳۵۵: حضرت ابویوب انصاری، جابر بن عبد اللہ انس بن مالک رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿رَجُلٌ يُحِبُّ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ (التوبة: ۱۰۸) اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کی وجہ سے تمہاری تعریف فرمائی ہے تو تم طہارت کیسے حاصل کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ جنابت ہو جائے تو غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ فرمایا: بس یہی وجہ ہے تم اس کو تھامے رکھو۔

۳۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَسِّلُ مَقْعَدَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ ذَوَاءً وَطُهُورًا قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ثَنَا شَرِيكَ نَحْوَهُ.

۳۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (قضاء حاجت کے بعد) مقعد تین بار دھوتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے ایسا کیا تو معلوم ہوا کہ یہ (بیماریوں بواسیر وغیرہ کا) علاج بھی ہے اور پاکیزگی بھی۔ دوسری سند سے یہی مضمون ہے۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو شَرِيْبٍ ثَنَا معاويةُ بنُ هشامٍ عن يونس بن الحارث عن ابراهيم بن ابي ميمونة عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ نزلت في اهل قباء: ﴿فيه رجال يحبون أن يتطهروا والله يحب المطهرين﴾ [التوبة: ۱۰۸] قال كانوا يستنجون بالماء فنزلت فيهم هذه الآية.

۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قباء کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾ [التوبة: ۱۰۸] قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةُ.

☆ خلاصہ الباب عرب کے بہت سے لوگ صرف ڈھیلے پتھر سے اتبہا کرنے پر اکتفاء کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (موٹی چھوٹی غذا اور ہاضمہ کی درستی کی وجہ سے) ان لوگوں کی اجابت اونٹ کی میٹگنیوں کی طرح خشک ہوتی تھی، اس لیے استنجاء میں ان کو پانی کے استعمال کی خاص ضرورت بھی ہوتی تھی اور وہ صرف پتھر کے استعمال پر اکتفاء کر لیتے تھے لیکن انصار کی عادت پانی کے استعمال کی بھی تھی۔ قرآن مجید میں ان کی پاکیزگی کی تحسین و تعریف نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس کو اپنے اوپر لازم کر لیں اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل تو یہ تھا ہی۔ نیز مٹی میں ہاتھ ملنے سے بدبو وغیرہ زائل ہو جاتی ہے اس لیے ہاتھ زمین پر ملے۔ (علوی)

آج کل صابن چونکہ عام دستیاب ہے اور یہ چیزیں صابن اور پانی کی غیر موجودگی میں مستحب ہیں۔ (ابومعاز)

۲۹: بَابُ مَنْ دَلَّكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الْإِسْتِنْجَاءِ

باب: استنجاء کے بعد ہاتھ زمین پر مل کر دھونا

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ اسْتَنْجَى مِنْ تَوْرَثِهِمْ ذَلِكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ شَرِيكَ نَحْوَهُ.

۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی۔ پھر لوٹے سے استنجاء کیا۔ پھر زمین پر اپنا ہاتھ ملا۔ (بغرض صفائی)۔

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْغَيْضَةَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَاتَاهُ جَرِيرٌ بِأَذَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَاسْتَجَبَى مِنْهَا وَمَسَحَ يَدَهُ بِالْتَرَابِ.

۳۵۹: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھاڑی میں گئے اور قضاء حاجت کر کے آئے تو جریر پانی کی چھاگل لے گئے۔ آپ نے استنجا کیا اور مٹی سے ہاتھ ملا۔

۳۰: تَغْطِيَةُ الْإِنَاءِ

۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُوكِيَ أَسْفِيتَنَا وَنُغْفَى آئِنَتَنَا.

۳۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے باندھنے اور برتن ڈھانپنے کا حکم دیا۔ (یہ حکم دن رات ہر وقت ہے لیکن رات کو خصوصی اہتمام کرنا چاہیے)۔

۳۶۱: حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ ثَنَا حَرْمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ثَنَا حَرِيْشُ بْنُ الْخَرِيْتِ أَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَضْعَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ اللَّيْلِ مُحَمَّرَةً إِنْاءَ لَطْهُورِهِ وَإِنْاءَ لِسِوَاكَهِ وَإِنْاءَ لَشَرَابِهِ.

۳۶۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین برتن ڈھانپ کر رکھ دیا کرتی تھی۔ ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے، ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک کے لئے اور ایک (آپ ﷺ کے) پینے کے لئے۔

(فی الزوائد ضعيف لا تفاهم على ضعف

حريش بن الخريت)

۳۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبْدُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مُطَهَّرُ بْنُ الْهَيْثَمِ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَكْبَلُ طَهُورَهُ إِلَى أَحَدٍ وَلَا صَدَقَتَهُ النَّبِيُّ يَتَصَدَّقُ بِهَا يَكُونُ هُوَ الَّذِي يَتَوَلَّاهَا بِنَفْسِهِ.

۳۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طہارت میں کسی سے مدد نہ لیتے تھے اور نہ صدقہ میں جو بطور خیرات دیتے تھے بلکہ یہ کام بذات خود کیا کرتے تھے۔

(فی الزوائد اسنادہ ضعيف لضعف مطهر بن الهيثم)

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل و عمل میں امت کے لیے راہنمائی ہے۔ آپ اپنے کام خود سرانجام دیتے۔ حتیٰ الوسع کسی دوسرے سے مدد نہ لیتے۔ لیکن کوئی دوسرا نجوشی کام کر دے تو یہ بھی جائز ہے۔

باب: کتابہ ڈال دے تو برتن دھونا

۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَا هَذِهِ تَبَّةَ يَضْرِبُ جَهَنَّمَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ أَنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ

۳۶۳: حضرت ابو رزین کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ سر پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: اے عراق والو! تم سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ پر جھوٹ باندھ

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَكُونَ لَكُمْ الْمَهْنُ وَعَلَى الْإِثْمِ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ " إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِيَّاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

۳۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا زَوْجُ بِنِ عِبَادَةَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: " إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِيَّاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

۳۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِيَّاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَقِرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ .

۳۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا بِنِ أَبِي مَرْيَمَ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِيَّاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

خلاصۃ الباب ☆ کتا کسی برتن میں منہ ڈالے اور لعاب لگ جائے تو سوائے امام مالک کے باقی ائمہ برتن اور پانی دونوں کو ناپاک کہتے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا کیونکہ باقی نجاستیں تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ کتے کا جھوٹا بول و براز، گورد وغیرہ سے ہلکا ہے۔ مندرجہ بالا احادیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا جب کتوں کے بارہ میں سخت حکم تھا اس لیے عبد اللہ بن مغفل راوی حدیث اپنی روایت کے خلاف تین مرتبہ دھونے کا فتویٰ دیتے تھے۔

پاپ: بلی کے جھوٹے سے وضو

کرنے کی اجازت

۳۲: بَابُ الْوُضُوءِ بِسُورِ الْهَرَّةِ وَالرُّحْصَةِ

فِي ذَلِكَ

۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُيَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبٍ وَكَانَتْ تَحْتِ بَعْضِ وَلَدِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهَا صَبَّتْ لِأَبِي قَتَادَةَ مَاءً يَتَوَضَّأُ بِهِ فَجَاءَتْ هَرَّةٌ تَشْرَبُ

۳۶۷: حضرت کبشہ بنت کعب جو حضرت ابو قتادہ کی بہو تھیں سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو قتادہ کے لئے وضو کا پانی برتن میں ڈالا۔ بلی آ کر پینے لگی تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن جھکا دیا میں ان کی طرف (تعجب سے) دیکھنے لگی۔ فرمایا: میری بھتیجی تمہیں تعجب ہو

رہا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ناپاک نہیں یہ تو تمہارے گھروں میں گھومنے پھرنے والی ہے۔
۳۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے وضو کر لیا کرتے تھے جس میں سے بلی پانی پی چکی ہوتی تھی۔

۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی نماز کو نہیں توڑتی کیونکہ وہ گھر کی چیزوں میں سے ہی ہے۔

فَأَضَعِي لَهَا الْإِنَاءَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَةَ أَخِي اتَّعَجِبِينَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ أَوْ الطَّوَافَاتِ.

۳۶۸: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ تُوْبَةَ قَالََا ثَنَا يَحْيَى بْنُ ذَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ غُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَوَضَّأُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهَرَّةُ قَبْلَ ذَلِكَ.

۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ الْخَطَمِيَّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزَّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْهَرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ لِأَنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

خلاصۃ الباب ☆ جمہور ائمہ کے نزدیک بلی کا جوٹھا پاک ہے۔ یہ احادیث اُن کی دلیل ہیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ بلی کا جوٹھا ناپاک ہونا چاہیے کیونکہ اس کا گوشت حرام ہے اور اس کا دودھ بھی حرام ہے لیکن احادیث کی وجہ سے تخفیف ہوگئی کہ مکروہ ہے۔

باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے جواز میں

۳۷۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے بڑے برتن میں سے (پانی لے کر) غسل کیا۔ پھر رسول اللہ غسل یا وضو کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ میں حالت جنابت میں تھی۔ فرمایا: پانی کو جنابت نہیں لگتی (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)

۳۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے غسل جنابت کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو غسل کیا۔

۳۷۲: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ

۳۳: بَابُ الرُّخْصَةِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

۳۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جُفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُغْتَسَلَ أَوْ يَتَوَضَّأَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ الْمَاءُ يُجَنِّبُ.

۳۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اغْتَسَلَتْ مِنْ جُنَابَةٍ فَتَوَضَّأَتْ وَغَسَّطَتْ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ فَضْلِ وَضُوءِهَا.

۳۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ

إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا إِنَّا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ
بِسْمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ.
حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے غسل جنابت سے بچے
ہوئے پانی سے وضو کیا۔

☆ خلاصہ الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک عورت کا بچا ہوا پانی مرد استعمال کر سکتا ہے اور مرد کا بچا ہوا پانی عورت
استعمال کر سکتی ہے، خواہ دونوں اکٹھے استعمال کریں یا یکے بعد دیگرے۔ احادیث باب جمہور کی دلیل ہیں۔

باب: اس کی ممانعت

۳۴۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ

۳۴۳: حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ
مرد وضو میں عورت کے وضو سے بچا ہوا پانی استعمال
کرے۔

۳۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوءِ
الْمَرْأَةِ.

۳۴۴: حضرت عبد اللہ بن سرجس فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد عورت کے وضو
سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے یا عورت مرد کے
وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے بلکہ دونوں ایک
ساتھ شروع کریں۔

۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَرْجَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ
بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلَكِنْ
يَشْرَعَانِ جَمِيعًا.

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں۔ پہلی بات ہی صحیح
ہے اور دوسری بات میں وہم ہو گیا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ ابْنِ مَاجَةَ الصَّحِيحُ هُوَ الْأَوَّلُ
وَالثَّانِي وَهَمٌّ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی
ہے۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ وَابُو
غُثْمَانَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ نَحْوَهُ.

۳۴۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اہل خانہ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے
اور کوئی ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ
کرتا تھا۔

۳۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا غَبِيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُحَارِبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ
وَآهْلُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَا يَغْتَسِلُ أَحَدُهُمَا بِفَضْلِ
صَاحِبِهِ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

☆ خلاصہ الباب: امام احمد اور اہل حق رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ عورت کا بچا ہوا پانی مرد کے لیے مکروہ ہے۔ یہ احادیث
ان کا مستدل ہیں۔ جمہور کی طرف سے کئی جوابات دیئے گئے ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں یہ نبی اور

ممانعت معاشرت سے متعلق ہے۔ چونکہ عورت مرد کے مقابلہ میں (اکثر) نظافت اور طہارت و پاکیزگی کا اہتمام کرتی ہے اس لیے اس کے بچے ہوئے سے مرد (شوہر) کو تکلیف ہو سکتی ہے اور یہ چیز زوجین کے درمیان سوء معاشرت کا سبب ہو سکتی ہے اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان احادیث میں ممانعت تشریحی نہیں بلکہ ارشاد کے لیے ہے۔

۳۵: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِتَاءِ وَاحِدٍ
 واپس: مرد و عورت کا ایک ہی برتن سے غسل

۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِتَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۳۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ خَالَطَهُ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِتَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ وَمَيْمُونَةَ مِنْ إِتَاءٍ وَاحِدٍ فِي قِصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ.

۳۷۸: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہی برتن سے غسل کیا۔ جس میں گندھے ہوئے آٹے کے اثرات تھے۔

۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَزْوَاجُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِتَاءٍ وَاحِدٍ. (فی الزوائد هذا اسنادہ حسن)

۳۷۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتی تھیں۔

۳۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِتَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۸۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے)۔

۳۶: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّأَنِ

مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

۳۸۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ ثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النُّعْمَانَ وَهُوَ ابْنُ سَرْحٍ عَنْ أُمِّ صُبَيْةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَتْ رَبَّمَا اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أُمُّ صُبَيْةَ هِيَ خَوْلَةٌ بِنْتُ قَيْسٍ فَذَكَرْتُ لِأَبِي زُرْعَةَ فَقَالَ صَدَقَ.

۳۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ ثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هَرْمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَوَضَّأَنِ جَمِيعًا لِلصَّلَاةِ.

۳۷: بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيدِ

۳۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي فُزَارَةَ الْعَبْسِيِّ عَنْ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى عَمْرٍو بْنِ حُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْحِجْرِ عِنْدَكَ طَهُورٌ قَالَ لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ نَبِيدٍ أَوْ آدَاوَةٍ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ فَتَوَضَّأَ هَذَا حَدِيثٌ وَكَيْعٌ.

۳۸۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ حَنْشِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

۳۶: بَابُ مَرْدٍ أَوْ عَوْرَتٍ كَأَيْكِ بَرْتَنٍ

سے وضو کرنا

۳۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورتیں ایک برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے۔

۳۸۲: حضرت ام صبیہ جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بسا اوقات ایک برتن سے وضو کرنے میں میرا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک دوسرے سے ٹکرا گیا۔

ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد کو یہ کہتے سنا کہ ام صبیہ خولہ بنت قیس ہیں میں نے ابو زرہ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ سچ کہا۔

۳۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتی ہیں: وہ دونوں نماز کے لئے اکٹھے وضو کرتے تھے۔

۳۷: نَبِيدٍ سے وضو کرنا

۳۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لیلۃ الحِجْرِ (جس رات میں جنوں کو وعظ کے لیے مکہ سے باہر تشریف لے گئے تھے) میں ارشاد فرمایا: تمہارے پاس وضو کا پانی ہے؟ عرض کیا: کچھ نہیں سوائے تھوڑی سے نَبِيدِ کے چھاگل میں۔ ارشاد فرمایا: پاک کھجوریں پاک کرنے والا پانی اور وضو کر لیا۔

۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الحِجْرِ میں حضرت ابن مسعود سے فرمایا: تمہارے پاس پانی

لَا بِنِ مَسْعُودٍ لَيْلَةَ الْحَجِّ مَعَكَ مَاءٌ قَالَ لَا إِلَّا نَبِيذًا فِي
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے
 والا۔ میرے اوپر پانی ڈالو میں نے ڈالا اور آپ نے
 وضو کیا۔ (المصنف)

☆ خلاصہ الباب تین تہیں ہیں:

- (۱) غیر مطبوخ، غیر مسکر، غیر ملور قیق: یعنی نہ پکایا گیا، نہ نشہ آور اور بیٹھا ہو اور نہ پتلا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔
- (۲) مطبوخ، مسکر، غلیظ: یعنی جو پکایا گیا، نشہ آور اور گاڑھا تھا۔ جس کی رقت اور سیلان ختم ہو گیا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔

(۳) حلو، رقیق، غیر مطبوخ، غیر مسکر: یعنی بیٹھا پتلا نہ پکایا گیا اور نہ نشہ آور۔ اس کے بارہ میں اختلاف ہے اور کئی مذاہب ہیں۔ ۱: جمہور ائمہ اور احناف میں سے امام ابو یوسف کے نزدیک وضو جائز نہیں۔ ۲: وضو متعین ہے اور تیمم ناجائز ہے۔ حضرت سفیان ثوری اور امام ابو حنیفہ کی ایک مشہور روایت ہے۔ ۳: وضو واجب ہے اور اس کے بعد تیمم مستحب ہے۔ یہ مذہب امام اسحاق بن راہویہ کا ہے۔ ۴: امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو پہلے اس نبیذ سے وضو کرے بعد میں تیمم بھی کرے۔ امام ابو حنیفہ کی ایک روایت بھی یہی ہے۔ علامہ کاسانی نے بدائع میں نقل کیا ہے کہ امام صاحب نے آخر میں جمہور کے مذہب کی طرف رجوع فرمایا تھا۔ لہذا اب نبیذ سے وضو کے ناجائز ہونے پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ حنفیہ میں سے امام طحاوی، علامہ ابن نجیم مصری اور قاضی خان نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

۳۸: بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

پاب: سمندری پانی سے وضو کرنا

۳۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي
 صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ هُوَ مِنْ آلِ ابْنِ
 الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ
 حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ
 رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هُوَ الطَّهُورُ مَاءٌ هِ الْجِلُّ مَيْتَةٌ.

۳۸۶: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی بھی لے لیتے ہیں اگر ہم اس سے وضو بھی کریں تو پیا سے رہ جائیں تو کیا ہم سمندری پانی سے وضو کر لیا کریں؟ فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار (خود بخود مر جانے والی مچھلی) حلال ہے۔

۳۸۷: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي
 اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ
 مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفَرَّاسِيِّ قَالَ كُنْتُ أَصِيدُ وَ

۳۸۷: حضرت ابن فراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں شکار کیا کرتا تھا اور میرا ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی رکھتا تھا اور میں نے سمندری پانی سے وضو کیا اور

كَانَتْ لِي قِرْبَةٌ أَجْعَلُ فِيهَا مَاءً وَ إِنِّي تَوَضَّأْتُ بِمَاءِ الْبَحْرِ
فَدَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هُوَ الطُّهُورُ مَاءٌ هُ
الْحِلُّ مَيْتَةٌ. (رجال هذا الحديث ثقات)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

۳۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزُّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ هُوَ بَنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطُّهُورُ مَاءٌ هُ الْحِلُّ مَيْتَةٌ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهَسْتَجَانِيُّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بَنُ أَبِي الزُّنَادِ نَسِيَ إِسْحَقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۸۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندری پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ سائل نے کہا کہ ہم دریائی سفر کرتے ہیں، بیٹھا پانی ہمارے پاس بہت کم ہوتا ہے۔ کیا سمندر کے کھاری پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: سمندر کا کھاری پانی پاک ہے اور سمندر میں مدوجز کی وجہ سے جو مچھلی دریا سے باہر مر جائے وہ بھی حلال ہے۔

یہاں پر دریائی جانوروں کی حلت و حرمت کا مسئلہ فقہاء کرامؒ کے مابین زیر بحث ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک خنزیر بحری کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں اور طافی مچھلی بھی حلت سے مستثنیٰ ہے۔ امام شافعیؒ کے اس بارہ میں چار اقوال منقول ہیں۔

ہم یہاں پر احناف کے دلائل ذکر کرتے ہیں جن سے مسئلہ واضح ہو جائے گا۔

احناف کے دلائل ☆

(۱) قرآن مجید کی آیت: ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ [سورۃ اعراف] مطلب یہ ہے کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے خبیث اشیاء کی حرمت بیان کرتے ہیں۔ اس آیت سے استدلال اس طرح ہے کہ خبائث سے مراد وہ مخلوقات ہیں جن سے طبیعت انسانی گھن کرتی ہے۔ لہذا مچھلی کے علاوہ دوسرے تمام سمندری جانور ایسے ہیں جن سے طبیعت انسانی گھن کرتی ہے تو سمک (مچھلی) کے علاوہ دوسرے سمندری اور دریائی جانور خبائث میں داخل ہو کر حرام ہونگے۔

(۲) ابوداؤد دارقطنی، بیہقی وغیرہ میں مشہور و مرفوع روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کر دیئے گئے ہیں۔ سومردار تو مچھلی اور ٹڈی ہے اور دو خون جگر اور تلی ہیں۔ یہ حدیث عبارتہ النص ہے اور جب تعارض آئے تو عبارتہ النص کو ترجیح ہوتی ہے۔

(۳) سب سے اہم بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ میں آپؐ سے اور آپؐ کے بعد صحابہ کرامؓ سے ایک مرتبہ بھی ہمک (مچھلی) کے علاوہ کسی اور دریائی جانور کا کھایا جانا ثابت نہیں۔ اگر یہ جانور حلال ہوتے تو کبھی نہ کبھی بیان جواز کے لیے ہی سہی ضرورتاً متداول فرماتے۔

۳۹: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَعِينُ عَلَيَّ وَضُوئِهِ

فَيَضُبُّ عَلَيْهِ

پاپ: وضو میں کسی سے مدد طلب کرنا

اور اُس کا پانی ڈالنا

۳۸۹: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آ رہے تھے تو میں چھاگل لے کر حاضر ہوا میں نے پانی ڈالا۔ آپ نے ہاتھ دھوئے پھر چہرہ دھویا پھر کہنیوں (سمیت ہاتھوں) کو دھونے لگے توجہ (آستین) تک تھا تو آپ نے جبہ کے نیچے سے بازو نکالے اور ان کو دھویا اور موزوں پر مسح کیا پھر ہمیں نماز پڑھائی۔

۳۹۰: ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا لے کر آئی۔ فرمایا: پانی ڈالو میں نے پانی ڈالا تو آپ نے چہرہ بازو دھوئے اور نیا پانی لے کر سر کے اگلے پچھلے حصے کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے تین تین بار۔

۳۹۱: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سفرؓ حضرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا۔ (میں پانی ڈالتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعضاء ملتے تھے)۔

۳۹۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی ام عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا دیا کرتی تھی۔ میں کھڑی ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوتے۔ (یعنی نسبتاً اونچائی سے پانی گراتی)۔

۳۸۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَعُضَّ حَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِالْأَدَاوَةِ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَصَاقَتِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَعَسَلَهُمَا وَمَسَحَ خُفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا.

۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْوِذٍ قَالَتْ آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِيْضَاةٍ فَقَا سَكَبْتُ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَأَحْدَمَاءَ جَدِيدًا فَمَسَحَ بِهِ رَأْسَهُ مُقَدِّمَهُ وَمَوْخِرَهُ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

۳۹۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي حُدَيْفَةُ الْأَزْدِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ صَبَّيْتُ عَلَيَّ النَّبِيَّ ﷺ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فِي الْوُضُوءِ.

۳۹۲: حَدَّثَنَا كُرْدُوسُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رُوْحٍ ثَنَا أَبِي رُوْحٍ بْنُ عَبْسَةَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ عَبْسَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ أُمِّ عِيَّاشٍ وَكَانَتْ أُمَةً لِرُقَيْبَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أَوْضِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا قَائِمَةً وَهُوَ قَاعِدٌ.

(في الزوائد: أسناده مجهول)

☆ خلاصہ الباب بیان جواز کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دوسرے شخص سے استعانت لی ہے۔

(علوی)

۳۰: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ مِنْ مَنَامِهِ هَلْ

يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا اسْتَيْقِظَ أَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي فِيمَا بَاتَتْ يَدُهُ.

۳۹۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ وَ جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا. (فِي الزَّوَائِدِ اسْنَادُهُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ)

۳۹۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ ثنا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَارَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي وُضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيَّنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَ لَا عَلَى مَا وَضَعَهَا.

۳۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ دَعَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمَاءٍ فَعَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ.

☆ خلاصۃ الباب

معاشرت ہے۔

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ

۳۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثنا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالُوا ثنا

بَاب: جب آدمی نیند سے بیدار ہو تو کیا ہاتھ

دھونے سے قبل برتن میں ڈالنے چاہئیں

۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو تو اسے معلوم نہیں ہوتا کہ رات کو ہاتھ کہاں کہاں لگا۔

۳۹۴: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو ہاتھ دھوئے بغیر کسی برتن میں نہ ڈالا کرو۔ (یعنی اتنی سستی یا لاپرواہی نہ برتو، اسی برتن سے پانی نکال کر ہاتھ دھولو)۔

۳۹۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنا چاہو تو ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں نہ ڈالو کیونکہ معلوم نہیں ہاتھ رات کو کہاں کہاں لگا اور کس چیز پر رکھا۔

۳۹۶: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانی منگایا اور برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ان کو دھویا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

☆ سوکراٹھنے کے بعد ہاتھوں کو بغیر پاک کیے پانی میں ڈالنا منع ہے۔ سبحان اللہ! کیسی پاکیزہ

باب: وضو میں بسم اللہ کہنا

۳۹۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

کثیر بن زید عن ربيع بن عبد الرحمن بن أبي سعيد عن أبيه عن أبي سعيد أن النبي ﷺ قال لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه.

۳۹۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عِيَّاضٍ
ثَنَا أَبُو ثَقَالٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ
سَمِعَ جَدَّهُ بَنَتَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ تَذَكَّرُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا
سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ
لَا وَضُوءَ لَهُ وَلَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا ثَنَا
ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وَضُوءَ لَهُ وَلَا وَضُوءَ لِمَنْ
لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۴۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا بَنُ أَبِي فُدَيْكٍ
عَنْ عَبْدِ الْمُهَيْمِينَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا
وَضُوءَ لَهُ وَلَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلَا
صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا
يُحِبُّ الْأَنْصَارَ.

(قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا
عِيْسَى (عِيْسَى) بْنُ مَرْحُومِ الْعَطَّارِ ثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِينَ بْنُ
عَبَّاسٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

خلاصہ الباب ☆ وضو کی ابتداء میں تسمیہ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لینا مسنون ہے۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے وجوب تسمیہ کا کوئی قائل نہیں۔ مندرجہ بالا احادیث ضعیف ہیں کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ: "لا اعلم فی هذه الباب حدیثاً له اسناداً جیداً" کہ میں اس مسئلہ میں کوئی ایسی حدیث جس کی سند عمدہ ہو نہیں جانتا۔

۳۹۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں (یعنی بغیر وضو یا بوجہ عدم دستیابی پانی تیمم نہ کیا ہو) اور جو وضو میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

۳۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں اور جو وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

۴۰۰: حضرت سہل بن سعید الساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں اور جو وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں اور جو انصار سے محبت نہ کرے اس کا درود شریف بھی نہیں۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۴۲: بَابُ التَّيْمَنِ فِي الْوُضُوءِ

پاب: وضو میں دائیں کا خیال رکھنا

۴۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔ وضو کرتے وقت وضو میں کنگھی کرتے وقت کنگھی میں اور جوتا پہنتے وقت جوتا پہننے میں۔ (یعنی ہر اچھے کام میں دائیں سے ابتداء مسنون ہے)۔

۴۰۱: حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ح وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُيَيْدٍ الطَّنَافِيسِيُّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي الطُّهُورِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتَعَالِهِ إِذَا نَتَعَلَ.

۴۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو پہلے دائیں اعضاء دھویا کرو۔

۴۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ النَّضِيلِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدِئُوا بِمِيَامِنِكُمْ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ صَالِحٍ وَابْنُ نَفِيلٍ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا زُهَيْرٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۴۳: بَابُ الْمَضْمُضَةِ وَالِاسْتِشْقِ مِنْ كَفِّ

پاب: ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک

میں پانی ڈالنا

وَاحِدٍ

۴۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

۴۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ مِنْ عُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

۴۰۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ایک چلو سے تین بار کلی کی۔

۴۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ.

۴۰۵: حضرت عبد اللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ میں پانی لے کر آیا تو آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور

۴۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكَلِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَنَا نَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْنَا وَضُوءَ فَاتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ

مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ.

ناک میں پانی ڈالا۔

☆ خلاصۃ الباب مَضْمُضَةٌ : لغت میں تحریک الماء فی الفم یعنی منہ میں پانی کو حرکت دینا۔ اسْتَنْشَاقٌ : لغت میں ادخال الماء فی الاقف یعنی ناک میں پانی داخل کرنا، کھینچنا۔ وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے اس لیے کہ بعض اوقات انسان کے منہ اور ناک میں جو میل کچیل اور کدورت پیدا ہو جاتی ہے مَضْمُضَةٌ اور اسْتَنْشَاقٌ سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں منہ اور ناک سے جو گناہ انسان سے صادر ہو جاتے ہیں بمقتضائے حدیث کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے وہ بھی بہہ جاتے ہیں۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ مَضْمُضَةٌ اور اسْتَنْشَاقٌ دونوں ایک چلو سے ہوں گے یا ہر ایک کے لیے الگ چلو میں پانی لے؟ اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک ہی چلو سے مَضْمُضَةٌ اور اسْتَنْشَاقٌ کو جمع کرنا افضل ہے۔ ان کی دلیل مندرجہ بالا احادیث ہیں جن میں ((مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ)) کے الفاظ ہیں۔ احناف کا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک الگ الگ چلو سے کیے جائیں یہ افضل ہے۔ دلیل یہ دیتے ہیں کہ ناک اور منہ ایک مستقل عضو ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہر عضو کے لیے جدید پانی لیا جائے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں اور اس کا تقاضا یہ بھی ہے کہ منہ کے لیے علیحدہ ماء جدید لیا جائے اور ناک کے لیے بھی نیا پانی لیا جائے۔ نیز نسائی کی روایت میں صراحتاً یہ مذکور ہے کہ وضو کرنے والا جب مَضْمُضَةٌ کرتا ہے تو اس کے منہ کے تمام خطا یا بہہ جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو ناک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ اس روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دونوں اعضاء ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اسی طرح ان کی طہارت کا حکم بھی یہی ہے کہ دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی لیا جائے۔

۴۴: بَابُ الْمُبَالَغَةِ فِي الْأَسْتِنْشَاقِ

پاپ: خوب اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا اور

وَالْإِسْتِنْشَارِ

ناک صاف کرنا

۴۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاثْرُ وَا إِذَا اسْتَجَمَرْتَ فَأَوْتِرْ.

۴۰۶: حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو ناک صاف کر لو اور جب استنجا میں ڈھیلے استعمال کرو تو طاق عدد لو۔

۴۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمِ الطَّائِفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَبَالِغِ فِي الْأَسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.

۴۰۷: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے وضو کے بارے میں بتائیے۔ ارشاد فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور روزہ نہ ہو تو خوب اچھی طرح ناک صاف کرو۔

۴۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۴۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ فَارِطِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ اسْتَنْثِرُوا مَرَّتَيْنِ بِالْعَتِينِ أَوْ ثَلَاثًا.

۴۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ وَ دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَ مَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُتَوِّرْ.

۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو کرے تو ناک صاف کر لے اور جو استنجا کرتے وقت ڈھیلے استعمال کرے تو طاق عدد لے۔

خلاصہ الباب ☆ یہاں دو الفاظ ہیں: نَسْرُ - اسْتَنْثِرُ۔ یعنی ناک کے ایک حصہ کو بند کر کے دوسرے حصے کو خالی کرنا۔ سائل کا سوال مختصر تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحتاً پورے وضو کا طریقہ بیان فرمادیا۔

۴۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَضُّؤِ مَرَّةً مَرَّةً

۴۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ قُلْتُ لَهُ حَدَّثْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا؟ قَالَ نَعَمْ.

۴۱۰: حضرت ثابت بن ابی صفیہ ثمالی کہتے ہیں۔ میں نے ابو جعفر سے پوچھا: آپ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اعضاء وضو دھوئے؟ فرمایا: جی۔ میں نے پوچھا اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ (کی روایت بھی ملی؟) فرمایا: جی۔

خلاصہ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کے لیے ایک مرتبہ اعضاء وضو دھوئے یا پانی کی کمی کی وجہ سے یا جلدی بھی اس وجہ سے اعضاء وضو ایک مرتبہ دھوئے۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادِ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ تَوَضَّأَ غُرْفَةً غُرْفَةً.

۴۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے دیکھا۔

۴۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا رَشْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي غُرْوَةِ بُؤُوكَ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً.

۴۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے دیکھا۔

۴۰۶: بَابُ التَّوَضُّؤِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ ابْنِ قُتَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ

۴۱۳: حضرت شفیق بن سلمہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شقیق بن سلمۃ قال رأیت عثمان و علیاً يتوضآن ثلاثاً
و یقولان هكذا کان وضوء رسول اللہ ﷺ
قال أبو الحسن بن سلمۃ حدثنا أبو حاتم ثنا
أبو نعیم ثنا عبد الرحمن بن ثابت ابن ثوبان فذكر نحوه.

۴۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ حَنْطَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَ رَفَعَ
ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۴۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَالِمِ أَبِي
الْمُهَاجِرِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَائِشَةَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

۴۱۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ
قَائِدِ أَبِي الْوَرَقَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
أَوْفَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَ
مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ لَيْثِ بْنِ شَهْرٍ عَنْ حَوْشَبِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ
الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

۴۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا
وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ
بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

۴۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً وَ مَرَّتَيْنِ وَ
ثَلَاثًا

پہاڑ: وضو میں اعضاء ایک بار دو بار
اور تین بار دھونا

۴۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنِي مَرْحُومُ
بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدِ الْعَمِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ

کو دیکھا کہ وضو میں اعضاء تین بار دھوئے اور دونوں
نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ایسا
ہی تھا۔
ایک اور سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۴۱۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں
مروی ہے: انہوں نے تین تین بار (اعضاء دھو کر)
وضو کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
منسوب کیا۔

۴۱۵: حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار (اعضاء
دھو کر) وضو کیا۔

۴۱۶: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی بیان فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو میں
باقی اعضاء تین تین بار دھوئے اور سر کا مسح ایک بار
کیا۔

۴۱۷: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعضاء وضو تین تین بار دھوتے
تھے۔

۴۱۸: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ
عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اعضاء وضو تین تین بار دھوئے۔

۴۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء وضو ایک ایک بار دھو کر
فرمایا: اس وضو کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے

اللہ ﷺ وَاحِدَةً وَاحِدَةً فَقَالَ هَذَا وُضُوءٌ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاةٌ إِلَّا بِهِ ثُمَّ تَوَضَّأُ ثِنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ فَقَالَ هَذَا وُضُوءُ الْقُدْرِ مِنَ الْوُضُوءِ وَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا اسْبَغِ الْوُضُوءَ وَهُوَ وُضُوءِي وَوُضُوءُ خَلِيلِ اللَّهِ اِبْرَاهِيمَ وَمَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَتُفْتَحُ لَهُ ثَمَانِيَةُ ابْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ.

اور دو دو مرتبہ اعضاء وضو ہوئے اور فرمایا یہ مناسب درجہ کا وضو ہے اور تین تین بار اعضاء دھوئے اور فرمایا یہ کامل ترین وضو ہے اور یہ میرا اور ابراہیم خلیل اللہ کا وضو ہے جو اس طرح وضو کر کے کہے: ((اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔

۴۲۰: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قَعْنَبِ اَبُو بَشِيرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَرَادَةَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَوَارِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ غُبَيْدِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ اَبِي بِنِ كَعْبٍ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً فَقَالَ هَذَا وَطَيْفَةَ الْوُضُوءِ اَوْ قَالَ وَوُضُوءٌ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْهُ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وُضُوءٌ مَنْ تَوَضَّأَهُ اَعْطَاهُ اللَّهُ كَفْلَيْنِ مِنَ الْاَجْرِ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا فَقَالَ هَذَا وُضُوءِي وَوُضُوءُ الْمُرْسَلِينَ مِنْ قَبْلِي.

۴۲۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگایا اور ایک ایک بار اعضاء وضو دھو کر فرمایا: یہ مقرر وضو ہے (کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی) یا فرمایا یہ وہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے۔ پھر دو دو مرتبہ اعضاء وضو دھو کر فرمایا: ایسا وضو ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ دو ہر اجر عطا فرماتے ہیں۔ پھر تین تین بار اعضاء وضو دھوئے اور فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے رسولوں کا وضو ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام ابن ماجہ نے تین ابواب قائم کیے ہیں جن کا مقصد اعضاء مغسولہ کی تعداد غسل کو بیان کرنا ہے۔ پہلے باب میں ایک مرتبہ دھونے کا ذکر تھا۔ ان ابواب میں تین تین اور دو دو مرتبہ دھونے کا۔ تمام صورتیں بالاتفاق جائز ہیں بشرطیکہ اعضاء کا استیعاب ہو جائے۔ البتہ چونکہ آپ کا معمول تین بار دھونے کا تھا اس لیے تثلیث مسنون ہے۔ جنت اللہ کی رحمت کی جگہ ہے، جہنم نضب کی جگہ ہے۔ رحمت وسیع ہے اس لیے جنت کے آٹھ دروازے ہیں جبکہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔

۴۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَصْدِ فِي الْوُضُوءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّعَدِّي فِيهِ

پاب: وضو میں میانہ روی اختیار کرنے اور حد سے بڑھنے کی کراہت

۴۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مِصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ غُبَيْدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتْبَى بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ اَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ الْوُضُوءَ شَيْطَانًا يَقَالُ لَهٗ وَ لَهَا ن فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ

۴۲۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کا ایک شیطان ہے جس کا نام وَلَهَا ن ہے لہذا پانی میں وسوسوں سے بچو۔ (کیونکہ وہ اس کی کوشش میں

الماء۔ (قال الترمذی لیس اسنادہ بالقوی عند أهل الحدیث) رہتا ہے۔

۴۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يُعَلَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَحْرَابِيٌّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَيَّ هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ أَوْ تَعَدَّى أَوْ ظَلَمَ.

۴۲۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں: ایک دیہات کے رہنے والے صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ان کو تین تین بار وضو کر کے دکھایا۔ پھر فرمایا: یہ پورا وضو ہے جس نے اس پر اضافہ کیا اس نے برا کیا اور زیادتی کی اور ظلم کیا۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمِيعٍ كَرِيْبًا يَقُولُ سَمِعْتُ بَنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَشْتُ عِنْدَ خَالَاتِي مِمُّونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْئَةٍ وَضُوءٌ يَقْلُلُهُ فَقُمْتُ كَمَا صَنَعَ.

۴۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات کو ٹھہرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانے سے مشکیزے سے مختصر سا وضو کیا۔ میں بھی اٹھا جیسے آپ نے کیا (ویسے ہی میں نے بھی کیا)۔

۴۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَجَلًّا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ لَا تُسْرِفْ لَا تُسْرِفْ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف) کرو۔

۴۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا فُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ حُيَّيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاظِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاظِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هَذَا السَّرْفُ فَقَالَ أَيْ الْوُضُوءِ اسْرَافَ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتُ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

۴۲۵: حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس سے گزرے۔ وہ وضو کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا اسراف ہے۔ حضرت سعد نے عرض کیا: وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ (حالانکہ یہ ایک نیک کام میں خرچ کرتا ہے)۔ فرمایا: جی! اگرچہ تم جاری نہر پر (پر وضو کر رہے) ہو (کیونکہ اگرچہ پانی تو ضائع نہیں ہو رہا لیکن وقت تو ضائع ہو رہا ہے)۔

☆ خلاصہ الباب تین مرتبہ سے زائد دھونا اسراف ہے۔ یہ تعدی اور ظلم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

پاب: خوب اچھی طرح وضو کرنا

۴۲۶: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا۔

۴۲۷: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطائیں معاف فرمادیں اور نیکیوں (کے اجر) میں اضافہ فرمادیں۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: خلاف طبع امور کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے اتنا رُمیں رہنا۔

۴۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خطاؤں کو مٹانے والے اعمال خلاف طبع امور کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا ہیں۔

خلاصہ الباب ☆ اِسْبَاغُ: کسی چیز کے اتمام اور مکمل کرنے کو کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جب بھی وضو کیا جائے اس کو تمام فراغ و سُنن، مستحبات کے ساتھ پورا کیا جائے۔

اِسْبَاغُ کے تین درجے ہیں:

(۱) اگر تکمیل عضو ہے تو فرض ہے یعنی عضو کو ایسا دھویا جائے کہ بال برابر جگہ خالی نہ رہے۔

(۲) اگر تثلیث غسل اعضاء مراد ہے تو یہ سنت ہے۔

(۳) اگر اطالہ الغرۃ والتحجیل مراد ہے تو یہ مستحب ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو سے فارغ ہوتے تو اپنی پیشانی مبارک پر پانی بہاتے۔

پاب: ڈاڑھی میں خلال کرنا

۴۲۹: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْلِيلِ اللَّحْيَةِ

۴۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اِسْبَاغِ الوُضُوءِ

۴۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَةَ ثَنَا أَحْمَادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا مُوسَى

بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْضَمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِاِسْبَاغِ الوُضُوءِ.

۴۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ

ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَكْفِرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اِسْبَاغُ الوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

۴۲۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِنِ كَاسِبٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

حَمْرَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَفَّارَاتُ الْخَطَايَا اِسْبَاغُ الوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَاعْمَالُ الْاِقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ
يَاسِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَمَرَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ
يَاسِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

۴۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ الْقَزْوِينِيُّ ثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي
وَإِلٍ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصِ بْنِ هِشَامِ بْنِ
زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو النَّضْرِ
صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ عَنْ يَزِيدِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَفَرَجَ
أَصَابِعَهُ مَرَّتَيْنِ.

۴۳۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
عَمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضِيهِ
بِغَضِّ الْعُرُكِ ثُمَّ شَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا.

۴۳۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ رَبِيعَةَ الْكِلَابِيُّ ثَنَا وَاصِلُ ابْنِ السَّنَابِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ
أَبِي سُوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

خلاصہ الباب ☆ داڑھی کا خلال سب کے نزدیک مستحسن ہے۔ احادیث باب سب کے مسلک پر منطبق ہو سکتی ہیں۔ اس میں تو صرف اتنا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خلال فرمایا۔ باقی اس خلال کی حیثیت کیا ہے؟ اس کی تصریح حدیث میں نہیں ہے۔ حیثیت کا تعین ائمہ مجتہدین نے اپنے اجتہاد سے کیا ہے۔

پیاپ: سر کا مسح

۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ

۴۳۴: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَحَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى قَالَا
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ أَنَّ نَبَاتًا مَالِكِ بْنِ

۴۳۴: حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن زید جو عمر بن یحییٰ کے دادا ہیں

سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ وضو کیسے کرتے تھے؟ حضرت عبد اللہ بن زید نے فرمایا: جی۔ پھر انہوں نے وضو کا پانی منگایا اور ہاتھوں پر پانی ڈال کر دو دو مرتبہ دونوں بازو کہنیوں سمیت دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا ہاتھوں کو آگے رکھا اور پیچھے لے گئے سر کے سامنے کے حصے سے مسح شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے پھر ہاتھوں کو واپس وہیں لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

۴۳۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۴۳۶: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) ایک بار سر پر مسح کیا۔

۴۳۷: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۴۳۸: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دو بار سر پر مسح کیا۔

پاؤں: کانوں کا مسح کرنا

۴۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) کانوں کا مسح کیا اندر کا شہادت کی انگلی سے اور اٹکوٹھے کانوں کی پشت پر پھیرے۔ تو آپ نے کانوں کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے مسح کیا۔

النس عن عمرو بن یحیی عن ابیہ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عُمَرَ وَبْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بوضوء فافترغ على يديه فغسل يديه مرتين مرتين إلى المرفقين ثم مسح رأسه بيديه فأقبل بهما وادبر بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما إلى قفاه ثم ردهما حتى رجع إلى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه.

۴۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۶: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثنا أبو الأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ زَائِدٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ مَرَّتَيْنِ.

۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ

۴۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أُذُنَيْهِ إِذَا حَلَّهُمَا بِالسَّبَابِئِينَ وَخَالَفَ ابْنَهُمَا إِلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا.

۴۴۰: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا۔

۴۴۱: ربیع نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا کانوں کے باہر اور اندر۔

۴۴۲: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سر کا مسح کیا اور کانوں کے اندر باہر کا بھی۔

پاپ: کان سر میں داخل ہیں

۴۴۳: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان سر میں داخل ہیں۔

۴۴۴: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کان سر میں داخل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار سر کا مسح کرتے تھے۔

۴۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان سر کا حصہ ہیں۔ (یعنی انکے مسح کیلئے علیحدہ پانی لینے کی ضرورت نہیں سر کے مسح کیلئے ترکیب ہوا ہاتھ کافی ہے)۔

پاپ: انگلیوں میں خلال کرنا

۴۴۶: حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۴۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا وَ كَيْعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَ إِصْبَعِي فِي حُجْرِي أُذُنِي.

۴۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا وَ كَيْعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدْخَلَ إِصْبَعِي فِي حُجْرِي أُذُنِي.

۴۴۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا الْوَلِيدُ تَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَ بَاطِنَهُمَا.

۵۳: بَابُ الْأُذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

۴۴۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأُذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ وَ كَانَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَ كَانَ يَمْسَحُ الْمَاقِنِ.

۴۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَلَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

۵۴: بَابُ تَحْلِيلِ الْأَصَابِعِ

۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ

بُنْ حَمِيرٍ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ وَالْمَعَاوِرِيُّ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ تَوَضَّأَ فَحَلَّلَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخَنْصَرِهِ .

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں پاؤں کی انگلیوں میں
چھنگلیا سے خلال کیا۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلْمَةَ ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى
الْحُلَوَانِيُّ ثَنَا قَتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی
ہے۔

۴۳۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا سَعْدُ بْنُ
عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُقْبَةَ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الوُضُوءَ وَ
اجْعَلِ الْمَاءَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ .

۴۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جب تم نماز کے لئے اٹھو تو خوب اچھی طرح وضو
کرو اور اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر تک پانی
پہنچاؤ۔

۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ
الطَّالِفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقَيْطِ بْنِ
ضَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْبِغِ الوُضُوءَ وَ
خَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ .

۴۳۸: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان
خلال کرو۔

۴۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا مَعْمَرُ
بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبِي رَافِعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ
حَرَكَ خَاتَمَهُ .

۴۳۹: حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی
انگشتی کو ہلا لیتے۔ (انگوٹھی کو ہلانے کا مقصد یہ تھا کہ
پانی اس کے نیچے بھی چلا جائے)۔

خلاصۃ الباب ☆ فقہاء کرامؒ نے اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بائیں ہاتھ کی خنصر سے پاؤں کی
انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی خنصر سے شروع کرے کہ استحباب قیاس پر بھی عمل ہو جائے اور
بائیں پاؤں کی خنصر پر ختم کرے۔ باقی رہا ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال تو اس میں تشبیک، تصفیق اور تطبیق تینوں طریقے منقول
اور جائز ہیں۔

۵۵: بَابُ غُسْلِ الْعَرَاقِيبِ

پالپ: ایڑیاں دھونا

۴۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ ابْنِ
يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى

۴۵۰: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ
نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے ہیں اور ان کی ایڑیاں
چمک رہی ہیں (یعنی خشک رہنے کی وجہ سے نمایاں طور پر

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ وَاعْقَابُهُمْ تَلْوُحٌ فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوءَ.

معلوم ہو رہا ہے) تو فرمایا: ہلاکت ہو ان ایڑیوں کے لئے دوزخ کی، خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

۳۵۱: قَالَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنِ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْلٌ لِّلْاعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لئے ہلاکت ہے دوزخ کی آگ کی۔

۳۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَتْ عَائِشَةَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَتْ اَسْبِغِ الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِّلْعَرَائِبِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے دیکھا تو فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: دوزخ کی آگ کی ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے لئے۔ (جو ایڑیاں وضو کے درمیان بے احتیاطی یا لاپرواہی کی وجہ سے خشک رہ جائیں)۔

۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ایڑیوں کے لئے تباہی ہے دوزخ کی آگ کی۔

۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَخْوَصُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِّلْعَرَائِبِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: دوزخ کی آگ کی ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے لئے۔

۳۵۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ وَ عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الدِّمَشْقِيُّانِ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا شَيْبَةُ بْنُ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَ شُرْحَبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ كُلُّهُمُ لَاءِ سَمِعُوا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اَتَمُّ الْوُضُوءِ وَيْلٌ لِّلْاعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۳۵۵: حضرت خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان، شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب (صحابہ کرامؓ) نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو پوری طرح کرو ہلاکت ہے ان ایڑیوں (یعنی ایڑیوں کے اوپر کے پٹھے عرقوب) کے لئے دوزخ کی آگ سے۔

☆ خلاصہ الباب ایڑی کے اوپر اور پاؤں کے پیچھے ایک رگ ہوتی ہے اس کو عرقوب کہتے ہیں اور اس کی جمع عراقیب آتی ہے۔ جہاں پانی نہ پہنچے وہ جگہ خشک ہونے کی وجہ سے چمکتی ہے اس لیے حضور نے فرمایا: ((وَيْلٌ لِّلْاعْقَابِ مِنَ النَّارِ))۔

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ

پاؤں دھونا

۳۵۶: حضرت ابو جہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھاؤں۔

۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أُرِيكُمْ طُهُورَ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

۳۵۷: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

۳۵۸: حضرت ربیعؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ میرے ہاں تشریف لائے اور مجھ سے اس حدیث مبارکہ کے بارے میں دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: لوگ وضو میں پاؤں کو دھونے کے علاوہ کسی اور حکم کو نہیں مانتے اور مجھے اللہ کی کتاب میں مسح کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا۔

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ آتَانِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي حَدِيثَهَا الَّذِي ذَكَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّاسَ أَبْوَابُ الْغَسْلِ وَلَا أَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا الْمَسْحَ.

خلاصہ الباب ☆ اس روایت سے بظاہر ان حضرات کی تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم ہے پاؤں دھونے کا نہیں لیکن یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب تھا جس سے انہوں نے رجوع کر لیا۔ پھر صحابہ کا اجماع اس کے خلاف پر ہے نیز بے شمار احادیث میں پاؤں اچھی طرح دھونے کا حکم ہے نہ کہ دھونے پر وعید ہے۔ اس لئے اہل سنت والجماعت اسی کے قائل ہیں کہ پاؤں دھوئے جائیں گے مسح تب جائز ہے جب موزے پہنے ہوں۔ (مترجم)

۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ عَلَى مَا أَمَرَ

پاؤں: وضو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق کرنا

اللہ تعالیٰ

۳۵۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پوری طرح وضو کیا تو فرض نمازیں درمیانی اوقات (کے گناہوں) کے لئے کفارہ ہیں۔

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَالضَّلُوءَةُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ.

۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ
خَلَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا
عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَعْمُ صَلَاةٌ لِأَحَدٍ حَتَّى يُسَبِّحَ
الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى
الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّضْحِ

بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا
زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنِ
الْحَكَمِ بْنِ سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثُمَّ
أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ.

۳۶۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَّابِيُّ ثَنَا حَسَنُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنِي جِبْرَائِيلُ الْوُضُوءَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْضِحَ
تَحْتَ ثَوْبِي لِمَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ.

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ سَلْمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ح وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ التَّنِيْسِيُّ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۶۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَلْمَةَ الْيَحْمَدِيُّ ثَنَا سَلَمٌ بْنُ قُتَيْبَةَ
ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ.

۳۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَاصِمٌ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا
قَيْسٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَضَحَ فَرْجَهُ.

۳۶۰: حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کسی کی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خوب اچھی طرح وضو نہ کر لے کہ چہرہ دھوئے اور دونوں بازو گہنیوں سمیت دھوئے اور سر کا مسح کرے اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔

پاؤں: وضو کے بعد (ستر کے مقابلہ رومالی

پر) پانی چھڑکنا

۳۶۱: حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر چلو بھر پانی لے کر ستر کے مقابلہ چھڑکا۔

۳۶۲: حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے وضو سکھایا اور مجھے حکم دیا کہ وضو کے بعد کپڑوں کے نیچے چھینے والوں پیشاب کے قطروں کی وجہ سے۔

۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وضو کرو تو پانی چھڑک لو۔

۳۶۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر ستر کے مقابلہ پانی چھڑکا۔

☆ خلاصۃ الباب وضو کے بعد شرمگاہ کے ارد گرد پانی کے چھینٹے مارنا ایک تو اس سے وسوسہ دُور ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ قطرات بول اس ٹھنڈے پانی کی وجہ سے رُک جاتے ہیں یہ طہی فائدہ ہے۔ بعض حضرات نے اس کی ایک اور لطیف حکمت بیان فرمائی ہے کہ وضو سے اصل مقصود طہارتِ باطنی ہے لیکسی عملاً اس میں صرف ظاہری اعضاء کو دھویا جاتا ہے جس سے طہارتِ ظاہری حاصل ہو جاتی ہے لیکن اس سے فراغت کے بعد دوائیے عمل مستحبات قرار دیئے گئے ہیں جس سے طہارتِ باطنی کا استحضار پیدا کرنا مقصود ہے۔ ایک وضو کے بچے ہوئے پانی کو پینا دوسرے نضح الفرج یعنی ستر کی جگہ پر چھینٹے مارنا۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ انسان کے تمام گناہوں کا منبع اور سرچشمہ اس کے جسم میں دو ہی چیزیں ہیں (۱) مُنہ (۲) شرمگاہ۔ پیٹ کی شہوت کے اثرات زائل کرنے کے لیے بچے ہوئے پانی کو پینا شروع کیا گیا ہے اور شہوت فرج کے انسداد کی طرف متوجہ کرنے کے لیے نضح علی الازار کو شروع کیا گیا ہے۔ یہ امر بیان فضیلت کے لیے ہے و وجوب کے لیے نہیں۔ اس معنی کی تمام احادیث سنداُ ضعیف ہیں۔ چنانچہ حدیث: ۴۶۳ حسن بن علی البہاشمی کی وجہ سے ضعیف قرار دی گئی ہے لیکن تعدد طریق کی بناء پر مجموعہ کو نقل کیا گیا ہے۔

بَاب: وضو اور غسل کے بعد تولیہ کا استعمال

۵۹: بَابُ الْمُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَ بَعْدَ الْغُسْلِ

۴۶۵: حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانے کے لئے کھڑے ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان پر پردہ کئے ہوئے تھیں پھر آپ نے کپڑا لیا اور اس میں لپٹ گئے۔

۴۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ هَانِيَّ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا لَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى غُسْلِهِ فَسْتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةَ ثُمَّ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَالتَحَفَ بِهِ.

۴۶۶: حضرت قیس بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کیلئے پانی رکھا۔ آپ نے غسل کیا پھر ہم نے ایک چادر پیش کی جو درس میں رنگی ہوئی تھی (درس زرد رنگ کی گھاس ہے یمن میں ہوتی تھی) آپ نے اسے اوڑھ لیا گویا آپ کے پیٹ کے شکنوں پر درس کے نشان میٹھی لگا ہوں کے سامنے ہیں۔

۴۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ آتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ آتَيْنَاهُ بِمَلْحَفَةٍ وَرَسِيَةٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْوَرَسِ عَلَى عُنُقِهِ.

۴۶۷: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: (ایک مرتبہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو میں نے کپڑا پیش کیا۔ آپ

۴۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَنَا وَ كَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ آتَيْتُ رَسُولَ

اللہ ﷺ بِشُؤْبٍ حِينَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَرُدُّهُ وَجَعَلَ
يَنْقُصُ الْمَاءَ.
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ واپس کر دیا اور (ہاتھ سے)
پانی جھاڑنے لگے۔

۳۶۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا تَنَا
مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ تَنَا يَزِيدُ بْنُ السَّمْطِ تَنَا الْوَضِئُ بْنُ عَطَاءٍ
عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
تَوَضَّأَ فَقَلَّبَ جَبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اون کا
جبہ جو پہنا ہوا تھا الٹ کر اسی سے (اپنا چہرہ مبارک)
چہرہ پونچھ لیا۔

☆ خلاصۃ الباب وضو کے بعد تویہ کا استعمال بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک مباح ہے۔
احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ اگرچہ ضعیف ہیں۔ لیکن تعدد طریق کی وجہ سے قابل استدلال ہیں۔ حضرت میمونہؓ کی بخاری
وال حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ بیان اولیت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا واپس فرما دیا تھا۔

۶۰: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

بَابُ: وضو کے بعد کی دعا

۳۶۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ
زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالُوا
تَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَبُو سُلَيْمَانَ النَّخَعِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْعَمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ فَفُتِحَ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ مِنْ أَيِّ شَاءَ دَخَلَ.
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو خوب عمدگی سے وضو کرے پھر تین بار یہ کلمات
کہے:

((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))
تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس (دروازے) سے
چاہے داخل ہو۔

۳۷۰: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عُمَرَ وَ الدَّارِمِيُّ تَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ
يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ إِلَّا فَتُحْتَلَفُ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا
شَاءَ.
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اچھی
طرح (آداب و مستحبات تک کا خیال رکھ کر) وضو کرے
پھر یہ کلمات کہے: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) اس کے لئے جنت کے آٹھوں
دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل
ہو جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وضو بنانے والے کے لیے مناسب ہے کہ کلمہ شہادت پڑھے اور اس کے ساتھ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ بھی ملا سکتا ہے اور وہ دعا بھی ساتھ پڑھ سکتا ہے جو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عمل الیوم واللیلہ میں نقل کی ہے۔ یہ دعائیں اگرچہ احادیث سے ثابت نہیں تاہم آثار صالحین (رحمہم اللہ) سے منقول ہیں۔

باب: پیتل کے برتن میں وضو کرنا

۶۱: بَابُ الْوُضُوءِ بِالصُّفْرِ

۴۷۱: صحابی رسول، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیتل کے برتن سے پانی نکالا آپ نے اس سے وضو کر لیا۔

۴۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمَاجِشُونَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجَنَا لَهُ مَاءً مِنْ تَوْرٍ مِنْ صُفْرِ فَتَوَضَّأَ بِهِ.

۴۷۲: حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہماری ایک پیتل کی لگن (طشت) تھی میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔ (یعنی پیتل کے برتن گھر میں مستعمل تھے)۔

۴۷۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا كَانَ لَهَا مَخْضَبٌ مِنْ صُفْرِ قَالَتْ كُنْتُ أَرْجُلُ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ.

۴۷۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں (سے پانی لے لے کر) وضو کیا۔ (شاید وہ برتن پیتل کا ہو)۔

۴۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فِي تَوْرٍ.

باب: نیند سے وضو کا ٹوٹنا

۶۲: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

۴۷۴: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سو جاتے تھے حتیٰ کہ خراٹے لیتے پھر کھڑے ہوتے اور نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔ حضرت طنافس کہتے ہیں کہ حضرت وکیع نے فرمایا: حضرت عائشہؓ کی مراد یہ تھی کہ آپ سجدہ میں سو جاتے (اور سجدہ سے اٹھ کر باقی نماز پوری کر لیتے اور وضو نہ کرتے)

۴۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ حَتَّى يَنْفَحَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ الطَّنَافِيسِيُّ قَالَ وَكَيْعٌ تَعْنِي وَهُوَ سَاجِدٌ.

۴۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ تَنَايَحِي بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي رَائِلَةَ عَنْ حَجَلٍ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَامَ حَتَّى فَفَّحَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

۴۷۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے حتیٰ کہ خراٹے لے پھر اٹھے اور نماز پڑھی۔

۴۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ أَبِي مَطَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ نَوْمُهُ ذَلِكَ وَهُوَ جَالِسٌ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۴۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سونا (جس کے بعد وضو کے بغیر نماز پڑھ لیتے تھے) بیٹھے بیٹھے ہوتا تھا۔

۴۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمَصِيُّ تَنَا بَقِيَّةَ عَنِ الْوَضِيِّ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدِ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ وَكَأَنَّ السَّهْمَ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۴۷۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنکھ بندھن ہے دبر کا۔ جو سو جائے تو وضو کرے۔

۴۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ذَرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ حِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۴۷۸: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دے رکھی تھی کہ تین دن تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت ہو تو اتاریں لیکن پیشاب پاخانہ اور نیند سے نہ اتاریں۔

خلاصہ الباب ☆ نیند کے ناقض وضوء ہونے اور نہ ہونے کے مختصر تین اقوال ہیں:

(۱) نیند مطلق ناقض وضوء نہیں۔

(۲) مطلق ناقض ہے۔

(۳) غالب نیند ناقض ہے اور غیر غالب نہیں۔ یہ مذہب جمہور اور چاروں اماموں کا ہے۔

۶۳: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الدَّكْرِ.

۴۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۴۷۹: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھونے تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے۔

۴۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْخِزَامِيُّ تَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ تَنَا

۴۸۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرَهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس پر وضو لازم ہے۔

۳۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْمُهَلْبِيُّ بْنُ مَنصُورٍ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ زُكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا مَرْوَانَ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ

۳۸۱: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے۔

ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۸۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرُوهٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۳۸۲: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا ہے اس کی سند میں اسحاق بن ابی فروہ ہے جو بالاتفاق ضعیف ہے۔

۶۲: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

بَابُ: ذکر چھونے کی رخصت کے بیان میں

۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ طَلْقٍ الْخَنَفِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ لَيْسَ فِيهِ وُضُوءٌ إِنَّمَا هُوَ مِنْكَ.

۳۸۳: طلق رضی اللہ عنہ نے جو قبیلہ بنی حنیف سے ہے۔ انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا کہ ذکر کے چھونے سے وضو ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں وہ تو تیرا ایک ٹکڑا ہے۔

۳۸۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارِ الْحَمَصِيُّ ثنا مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ

۳۸۴: ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا ہے۔

عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ جَذِيَّةٌ مِنْكَ.

خلاصہ الباب ☆ دراصل شرمگاہ کو چھونے سے وضو کے ٹوٹنے کے متعلق دلائل متعارض ہیں اور ایسے ہی مواقع پر کسی مجتہد کا دامن تھامنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ امام شافعی نے حضرت بسہر کی حدیث کو اس لیے اختیار کیا کہ اس کی تائید بہت سارے صحابہ کرام کی روایات سے ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں اور مختلف فیہ ہیں لیکن ان کے مؤید ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

احناف کی طرف حضرت طلق بن علی کی حدیث کی مؤید حضرت ابو امامہ، حضرت عائشہ، حضرت عصمہ بن مالک خطیبی اور حضرت جرک کی روایات ہیں۔ اگرچہ ان میں بھی کلام کیا گیا ہے لیکن دوسری وجوہ کی بناء پر امام ابو حنیفہ نے حضرت طلق بن علی کی روایت کو ترجیح دی۔

۶۵: بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا

غَيَّرَتِ النَّارُ

۳۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اتَّوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيمِ فَقَالَ لَهُ يَابْنَ أَحْيَى إِذَا سَمِعْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ.

۳۸۶: حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

۳۸۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَيَقُولُ ضُمَّتَا إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

پاب: جو آگ میں پکا ہو اس سے وضو واجب ہونے کا بیان

۳۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لو تو وضو کر لیا کرو تو ابن عباسؓ نے کہا: کیا ہم گرم پانی کی وجہ سے بھی وضو کریں (کیونکہ وہ بھی آگ پر گرم ہوتا ہے تو کیا اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ کبھی ہم وضو کیلئے گرم پانی استعمال کرتے ہیں) تو ابو ہریرہؓ نے ان سے کہا: سمجھتیے جب تم رسول اللہ کی بات سنو تو اسکے مقابلہ میں باتیں مت بنایا کرو۔

۳۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کے استعمال سے وضو کیا کرو۔

۳۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ بہرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہو۔ آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرو تو وضو کر لیا کرو۔

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ علماء نے ان احادیث کے متعلق ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ وہ روایات جو مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ سے وضو پہ دلالت کرتی ہیں، منسوخ ہیں۔ باقی حکم اول تھا بعد میں منسوخ ہو گیا ہے۔

۶۶: بَابُ الرُّخْصَةِ

فِي ذَلِكَ

۳۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ كَيْفَا نَمَّ مَسَحَ يَدَيْهِ بِمَسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ نَمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى.

۳۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

پاب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو

نہ کرنے کا جواز

۳۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا گوشت تناول فرمایا پھر جو کپڑا آپ کے نیچے تھا اس سے ہاتھ پونچھ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

۳۸۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمْرٌ خُبْزًا أَوْ لَحْمًا وَلَمْ يَتَوَضَّأُوا.

فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے روٹی یا گوشت کھایا اور وضو نہ کیا۔

۳۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَضَرْتُ عَشَاءَ الْوَلِيدِ أَوْ عَبْدَ الْمَلِكِ . فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قُمْتُ لِاتِّوَضُّأَ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَكَلَ طَعَامًا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأَ.

۳۹۰: حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ میں رات کے کھانے میں ولید یا عبد الملک کے ساتھ شریک تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو میں وضو کے لئے اٹھا تو جعفر بن عمرو بن امیہ فرمانے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے والد نے یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکا ہوا کھانا تناول فرمایا پھر وضو کے بغیر ہی نماز ادا فرمائی اور علی بن عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ میں بھی اپنے والد کے متعلق اسی بات کی شہادت دیتا ہوں۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِكَتْفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهُ وَ صَلَّى وَ لَمْ يَمَسَّ مَاءً.

۳۹۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا شانہ پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے تناول فرمایا اور نماز پڑھنے لگے پانی کو چھوا تک نہیں۔

۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَا سُؤدَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ صَلَّى الْعَصْرُ ثُمَّ دَعَا بِاطْعَمَةٍ فَلَمْ يُوْتِ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَأَكَلُوا وَ شَرِبُوا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبِ.

۳۹۲: حضرت سوید بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو نکلے۔ مقام صہباء پہنچ کر آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ پھر کھانا طلب فرمایا سوائے ستوکے کچھ نہ آیا۔ سب نے ستوکھایا پانی پیا پھر آپ نے کلی کی اور کھڑے ہو کر ہمیں نماز مغرب پڑھائی۔

۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَيْفَ شَاةٍ فَمَضْمَضَ وَ غَسَلَ يَدَيْهِ وَ صَلَّى.

۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرما کر کلی کی ہاتھ دھوئے اور نماز پڑھی۔

خلاصۃ الباب ☆ کتف: بکری کے بازو کا گوشت۔ عبد الملک ولید کے والد تھے اور خلیفہ تھے۔ عشاء: رات کا کھانا۔ بازو کا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھا کیونکہ یہ جلدی پک جاتا ہے اور لذیذ بھی ہوتا ہے۔ بالصہباء: خیبر کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث ناخ

ہیں پہلی مکررہ احادیث کے لیے کیونکہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل وضو نہ کرنے کا تھا۔

پاب: اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا

۳۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کرنے کے متعلق۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ سے وضو کر لیا کرو۔

۳۹۵: حضرت ثور بن ثمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کریں اور بکری کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کریں۔

۳۹۶: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکری کے دودھ کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کے دودھ کی وجہ سے وضو کرو۔

۳۹۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اونٹ کے گوشت کی وجہ سے وضو کرو اور بکرے کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کا دودھ پی کر وضو کرو اور بکری کا دودھ پی کر وضو نہ کرو اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز مت پڑھو۔

۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

۳۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤْ مِنْهَا.

۳۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا زَائِدَةُ وَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ ثَمْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَ لَا تَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ.

۳۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ (وَ كَانَ ثِقَةً وَ كَانَ الْحَكَمُ يَأْخُذُ عَنْهُ) ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَوَضَّؤْا مِنَ الْبَنَانِ الْغَنَمِ وَ تَوَضَّؤْا مِنَ الْبَنَانِ الْإِبِلِ.

۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثنا بَقِيَّةٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هُبَيْرَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِنَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤْا مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ وَ لَا تَتَوَضَّؤْا مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ وَ تَوَضَّؤْا مِنَ الْبَنَانِ الْإِبِلِ وَ لَا تَتَوَضَّؤْا مِنَ الْبَنَانِ الْغَنَمِ وَ صَلُّوْا فِي مَرَاغِ الْغَنَمِ وَ لَا تَصَلُّوْا فِي مَعَاظِنِ الْإِبِلِ.

خلاصہ الباب ☆ امام احمد بن حنبل کا مسلک یہی ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ احادیث ان کا استدلال ہیں جمہور ائمہ اور کبار صحابہ ہمدہب یہ ہے کہ ناقض وضو نہیں۔ ما غیرت النار سے وضو کے فائدے سے یہ ہیں (۱) حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ چونکہ شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے تو جو چیز آگ سے بچے گی تو اس میں لامحالہ

کچھ نہ کچھ اثرات آگ کے ہوں گے تو وضو کے ذریعے ازالہ کیا گیا تاکہ مشابہت نہ رہے۔ (۲) شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد انسان کو انتفاع کامل ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ فرشتوں سے دُور ہو جاتا ہے کیونکہ وہ کھاتے پیتے نہیں تو اس موقع پر شریعت نے وضو کا حکم دیا تاکہ فرشتوں سے جو مشابہت کٹ گئی ہے وہ واپس آ جائے۔ ما غیرت النار سے وضو کی حکمتیں ہیں تب بھی جب واجب اور غیر منسوخ تھا اور اب بھی جب مستحب ہے۔

پاب: دودھ پی کر کھلی کرنا

۶۸: بَابُ الْمَضْمُضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ

۴۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دودھ پی کر کھلی کر لیا کرو کیونکہ اس (دودھ) میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۴۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَضْمُضُوا مِنَ اللَّبَنِ فَإِنَّ لَهُ وَسْمًا.

۴۹۹: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی مضمون مروی ہے۔

۴۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ حَدَّثَنِى أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا شَرِبْتُمُ اللَّبْنَ فَمَضْمُضُوا فَإِنَّ لَهُ وَسْمًا.

۵۰۰: حضرت سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پی کر کھلی کر لیا کرو اس لئے کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۵۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَصْعَبٍ ثنا عَبْدُ الْمُهِمِّمِ ابْنُ عَبَّاسٍ بْنُ سَهْلٍ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَضْمُضُوا مِنَ اللَّبَنِ فَإِنَّ لَهُ دَسْمًا.

۵۰۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا دودھ دوہ کر پیا پھر پانی منگا کر کھلی کی اور ارشاد فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۵۰۱: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ السَّوَّاقِ ثنا الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ ثنا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاةً وَشَرِبَ مِنْ لَبَيْهَا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَأَوْ قَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا.

پاب: بوسہ کی وجہ سے وضو کرنا

۶۹: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

۵۰۲: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لیا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہ کیا۔ میں نے کہا: آپ ہی ہوں گی؟ تو وہ مسکرائیں۔

۵۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْتُ مَا هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَصَحَّحْتُ.

۵۰۳: حضرت زینب سہمیہ روایت کرتی ہیں حضرت

۵۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ زَيْنَبِ السَّهْمِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقْبَلُ وَيُصَلِّيُ وَلَا يَتَوَضَّأُ وَرُبَّمَا فَعَلَهُ بَنِي۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے بوسہ لیتے اور پھر دوبارہ وضو کئے بغیر ہی نماز پڑھ لیتے اور بسا اوقات میرے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔

☆ خلاصۃ الباب امام شافعی کے نزدیک عورت کو چھونا مطلقاً ناقض الوضوء ہے۔ امام مالک کے نزدیک مس بشہوۃ ناقض ہے اور مس بغیر شہوت ناقض نہیں ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف صحابہ میں حضرت علی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور تابعین میں عطاء اور طاؤس کا مذہب یہ ہے کہ ناقض وضو نہیں۔ احناف فرماتے ہیں کہ مس اولس قرآن پاک میں جماع پر بولا گیا ہے۔ لہذا حدیث میں بھی جماع مراد ہے۔ بخاری شریف کی قوی روایت سے ثابت ہے کہ چھونا ناقض وضو نہیں۔

باب: ندی نکلنے کی وجہ سے وضو

۷۰: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَدْيِ

۵۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ندی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اس کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور منی نکلنے کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَدْيِ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ۔

۵۰۵: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مرد اپنی بیوی کے قریب ہو اور انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے۔ فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ ایسی صورت پیش آئے تو شرم گاہ کو دھو لے اور وضو کر لے۔

۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَذْنُو مِنْ أَمْرَاتِهِ فَلَا يَنْزِلُ؟ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ يَعْني لِيُغْسِلَهُ وَيَتَوَضَّأُ۔

۵۰۶: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ندی بکثرت خارج ہوتی تھی اس لئے میں بہت نہایا کرتا تھا۔ میں نے (اس سلسلہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا: اس میں تمہارے لئے وضو ہی کافی ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو میرے کپڑے کو لگ جائے تو؟ فرمایا: کپڑوں میں جہاں لگی ہوئی نظر آئے پانی کے چلو سے دھولو۔

۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُيَيْدٍ بِنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَدْيِ شِلَّةً فَأَكْثَرُ مِنْهُ الْإِغْتِسَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ كَفٌّ مِنْ مَاءٍ تَنْضَحُ بِهِ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ۔

۵۰۷: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر

۵۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا

مُسْعَرُ عَنْ مَصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنِيَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَتَى أَبَى بِنَ كَعْبٍ وَمَعَهُ عُمَرُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ مَذْيَا فَعَسَلْتُ ذَكَرِي وَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ يُجْزَى ذَالِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَسْمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ

کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وہ باہر تشریف لائے فرمانے لگے مجھے مذی محسوس ہوئی۔ میں نے اپنا بستر دھویا اور وضو کر لیا۔ حضرت عمر نے پوچھا کیا یہ کافی ہے؟ فرمایا: جی! پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ فرمایا: جی۔

۷۱: بَابُ وُضُوءِ النَّوْمِ

پااب: سوتے وقت ہاتھ منہ دھونا

۵۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ لِرِزْدَةَ بْنِ قَدَامَةَ يَا أَبَا الصَّلْتِ هَلْ سَمِعْتَ فِي هَذَا شَيْئًا فَقَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلَ الْخَلَاءَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ

۵۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھا کر بیت الخلاء تشریف لے گئے۔ قضاء حاجت کے بعد چہرہ اور ہاتھ دھو کر پھر سو گئے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شُعْبَةَ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ أَنَا بُكَيْرٌ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ فَلَقِيْتُ كُرَيْبًا فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ كَرَّ نَحْوُهُ

☆ سونے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

پااب: ہر نماز کے لئے وضو کرنا اور تمام نمازیں

۷۲: بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَالصَّلَاةِ

ایک وضو سے پڑھنا

کُلِّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

۵۰۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عُمَرُو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكُنَّا نَحْنُ نُصَلِّي الصَّلَاةَ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

۵۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرماتے اور ہم سب نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَحَارِبِ ابْنِ دِنَارٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَاةَ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ الْوَاحِدِ

۵۱۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے اور فتح مکہ کے دن آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں۔

۵۱۱: حَدَّثَنَا السَّمْعِيُّ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ

۵۱۱: حضرت فضل بن مبشر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو تمام نمازیں ایک ہی وضو

اللہ تعالیٰ عنہ یصلی الصلوات بوضوءٍ واحدٍ فقلتُ ما
 هذا فقال رأیت رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع
 هذا فاما اصنع کما صنع رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم

سے پڑھتے دیکھا تو عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمانے لگے میں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تو میں
 اس طرح کرتا ہوں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کیا۔

☆ خلاصہ الباب: پہلے ہر نماز کے لیے وضو واجب تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ امام نووی وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ بغیر حدیث کے وضو واجب نہیں ہوتا، صرف بعض صحابہ سے منقول ہے۔ اذا قمتم الی الصلوۃ سے استدلال کرتے ہوئے وضو لکل صلوۃ کے قائل تھے۔ نیز وضو کے ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کرنا باعث ثواب ہے۔

باب: وضو کے باوجود وضو کرنا

۴۳: باب الوضوء علی الطہارۃ

۵۱۲: حضرت ابو عطفہ ہذلی فرماتے ہیں کہ میں مسجد
 میں عبد اللہ بن عمر بن خطابؓ کی مجلس میں تھا۔ نماز کا وقت
 ہوا تو وہ اٹھے وضو کر کے نماز ادا کی پھر مجلس میں آگئے
 عصر کا وقت ہوا تو آپ اٹھے وضو کیا نماز پڑھی اور پھر
 مجلس قائم ہو گئی۔ مغرب کا وقت ہوا تو پھر آپ اٹھے وضو
 کر کے نماز پڑھی اور اپنی جگہ آگئے۔ میں نے عرض کیا:
 اللہ آپ کا بھلا کرے یہ بتائیے کہ ہر نماز کے وقت وضو
 کرنا فرض ہے یا سنت؟ فرمانے لگے کیا تم میرے اس
 عمل کی طرف متوجہ تھے؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمانے
 لگے: فرض تو نہیں ہے اسی لئے اگر میں نماز صبح کے لئے
 وضو کروں تو تمام نمازیں اسی وضو سے ادا کر لوں جب
 تک میرا وضو نہ ٹوٹے لیکن میں نے رسول اللہ کو یہ
 فرماتے سنا جو ہر مرتبہ پاکی کے باوجود وضو کرے اسے
 دس نیکیاں ملیں تو مجھے نیکیوں کی رغبت ہے۔

۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَتَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ
 الْمُفَرِّقِيُّ قَتَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَطِيْفٍ الْهَدَلِيِّ
 قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ فِي مَجْلِسِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا حَضَرَتِ
 الصَّلَاةُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ فَلَمَّا
 حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ
 فَلَمَّا حَضَرَتِ الْمَغْرِبُ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَى
 مَجْلِسِهِ فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَفَرِيضَةٌ أَمْ سُنَّةٌ
 الْوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ أَوْ قَطُنْتُ إِلَيَّ وَ إِلَى هَذَا
 مِثِّي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَا لَوْ تَوَضَّأْتُ بِصَلَاةِ
 الصُّبْحِ لَصَلَّيْتُ بِهِ الصَّلَاةَ كُلَّهَا مَا لَمْ أُحْدِثْ وَلَكِنِّي
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ
 عَلَيَّ كُلَّ طَهْرٍ فَلَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِنَّمَا رَغِبْتُ فِي
 الْحَسَنَاتِ

باب: بغیر حدیث کے وضو واجب نہیں

۴۴: باب لا وضوء الا من حدث

۵۱۳: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے
 ہیں کہ ایک صاحب نے نبی ﷺ کی خدمت میں شکایت
 کی کہ نماز میں گڑبوسی محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا

۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ بْنُ
 غِيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدٍ وَعَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ
 قَالَ شَكَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ

نہیں کرتی۔

اللہ ﷺ إِذَا بَلَغَ الْمَاءَ قَلْبَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ نَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب پانی دو یا تین مکے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں

کرتی۔

۵۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا حَمَادُ ابْنُ

سَلْمَةَ عَنْ غَاصِمِ ابْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْمَاءُ

قَلْبَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا

أَبُو الْوَلِيدِ وَ أَبُو سَلْمَةَ وَ ابْنُ عَائِشَةَ الْفَرَسِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ سَلْمَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

خلاصہ الباب ☆ پانی کی مختلف اقسام ہیں ان کے احکام بھی مختلف ہیں (۱: دریا اور سمندر کا پانی ۲) جاری پانی ۳) وہ جو جاری کے حکم میں ہو۔ داؤد ظاہری اور موجودہ دور کے بعض غیر مقلدین کا مسلک یہ ہے کہ پانی خواہ قلیل ہو یا کثیر اس میں جس قدر نجاست گر جائے پاک رہے گا اور پاک کرنے والا بھی رہے گا جب تک اس کا سیلان رقت اور ماہیت ختم نہیں ہو جاتی خواہ وقوع نجاست سے اس کے اوصاف ثلاثہ متغیر ہو گئے ہوں۔

جمہور اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ اگر وقوع نجاست سے قلیل پانی ناپاک ہو جاتا ہے چاہے اس کے اوصاف میں کوئی ایک متغیر ہو یا نہ ہو اور کثیر پانی ناپاک نہیں ہوتا جب تک احوال اوصاف میں تغیر نہ ہو البتہ ماء کثیر اور ماء قلیل کی تحدید اور تعیین میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مبتلی بہ کی رائے پر موقوف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک دو قلم پانی کثیر ہے اس سے کم پانی قلیل ہے۔ شوافع وغیرہ کی دلیل حدیث القلتین ہے۔

اس حدیث کے متعلق بہت مفصل کلام کیا گیا ہے۔ حافظ ابن القیم نے اس روایت کو شاذ قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہؓ میں سے صرف حضرت ابن عمرؓ اس کے راوی ہیں اور ان کے شاگردوں میں صرف ان کے بیٹے ہیں حالانکہ پانی کی طہارت اور نجاست کے مسئلہ کا احتیاج سب کو ہے۔ تمام صحابہؓ اور تابعین کو اس کے معلوم کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ وضو ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس کا دینی اور ایمانی مسئلہ ہے جبکہ حضرات صحابہؓ کی پوری جماعت میں اس کا اور کوئی راوی نہیں ملتا جو اس کی واضح دلیل ہے کہ یہ روایت شاذ ہے۔ نیز ابون حکیم نے تہذیب العین میں حدیث قلتین پر پندرہ اشکالات کیے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حدیث قلتین سے تحدید ماء کے لیے ان پندرہ گھائیوں کو عبور کرنا ضروری ہے۔ حنفیہ کی طرف سے چار احادیث بطور دلیل پیش کی جاتی ہیں (۱: ترمذی میں باب کسراہیۃ البول فی السماء الراکد میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث: ((لا یبولن احدکم فی السماء الدائم ثم یتوضأ منه)) یعنی تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے گا۔ ۲) حدیث المستیقظ من منامہ ترمذی ج ۱، ص ۲۲، ۲۳۔ ۳) حدث ولوغ

الکلب، مسلم ج ۱، ص: ۱۳۷-۱۳۸) حدیث وقوع الفارة فی السمن صحیح بخاری ج ۱، ص: ۳۷ باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء۔ یہ تمام احادیث صحیح ہیں۔

۷۶: بَابُ الْحِيَاضِ

پاپ: حوضوں کا بیان

۵۱۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے متعلق پوچھا گیا جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہیں۔ ان پر درندے کتے اور گدھے آتے ہیں کہ ان سے طہارت کرنے کا کیا حکم ہے جو انہوں نے اپنے پیٹوں میں اٹھا لیا وہ ان کا اور جو بیچ گیا وہ ہمارے لئے پاک کرنے والا ہے۔

۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ حِيَاضِ النَّبِيِّ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرُدُّهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمْرُ وَعَنِ الطَّهَارَةِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بَطْنِهَا وَ لَنَا مَا غَيْرَ طَهُورٌ.

۵۲۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک تالاب پر پہنچے اس میں گدھا مردار پڑا تھا ہم اس سے رک گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔ پھر ہم نے پانی پیا اور آسودہ ہوئے اور ساتھ لاد لیا۔

۵۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ طَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرٍ فَأَذَا فِيهِ حَيْفَةَ جَمَارٍ قَالَ فَكَفَفْنَا عَنْهُ حَتَّى أَنْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَأَرَوْنَا وَحَمَلْنَا

۵۲۱: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی الا یہ کہ پانی کے رنگ ذائقہ یا بو پر غالب آجائے۔

۵۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّانِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا رِشْدُ بْنُ أَنبَاءَنَا مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَ طَعْمِهِ وَ لَوْنِهِ

پاپ: اس لڑکے کے پیشاب کے بیان میں جو

۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ

کھانا نہیں کھاتا

يُطْعَمُ

۵۲۲: حضرت لباہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اپنے کپڑے مجھے دے دیجئے (تا کہ دھو ڈالوں) اور

۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ بَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي ثَوْبَكَ وَالْبَسْ ثَوْبًا غَيْرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُنْضَخُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى.

دوسرے کپڑے زیب تن کر لیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب کو ہلکا سا دھویا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جاتا ہے۔

۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا وَكَيْعُ نَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ قَبَالَ عَلَيْهِ فَاتَّبَعَهُ الْمَاءُ وَلَمْ يَغْسَلْهُ.

۵۲۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس پر پانی بہایا اور اسے (خوب اچھی طرح) دھویا نہیں۔

۵۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِقِ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْضَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابِنِ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ قَبَالَ عَلَيْهِ فَذَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ.

۵۲۴: حضرت ام قیس بنت محضن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو جس نے کھانا شروع نہ کیا تھا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر اس پر ڈالا۔

۵۲۵: حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ قَالَا تَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ أَبَانَا أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الرِّضِيِّ يُنْضَخُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ.

۵۲۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پیتے بچے کے بول کے متعلق کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے۔

ابو الیمان مصری کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے نبی کے اس مذکورہ فرمان کا مطلب پوچھا کہ دونوں پیشاب ہیں (پھر فرق کیوں ہے؟) فرمایا: اس لئے کہ لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے ہے اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ پھر پوچھا کہ سمجھ؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ جب آدم کو پیدا کر چکے تو حوا کو ان کی چھوٹی پٹلی سے پیدا کیا۔ اس لئے لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے (جس سے آدم پیدا کئے گئے) اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے مجھ سے پوچھا: سمجھ گئے؟ میں نے

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَعْقِلٍ تَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْمِضْرِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الشَّافِعِيَّ عَنِ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَالْمَاءُ إِنَّ جَمِيعًا وَاحِدٌ قَالَ لِأَنَّ بَوْلَ الْغُلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ، وَبَوْلَ الْجَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَالْدَّمِ ثُمَّ قَالَ لِي فَهَمْتُ أَوْ قَالَ لَقِنتُ؟ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ آدَمَ خَلَقَتْ حَوَاءُ مِنْ ضِلْعِهِ الْقَصِيرِ فَصَارَ بَوْلُ الْغُلَامِ مِنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ، وَصَارَ بَوْلُ الْجَارِيَةِ مِنَ اللَّحْمِ وَالْدَّمِ قَالَ قَالَ لِي فَهَمْتُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي

نَفَعَكَ اللَّهُ بِهِ.

عرض کیا: جی۔ فرمایا: اللہ اس بات سے تمہیں نفع دے۔

۵۲۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ ﷺ فَجِئْتُ بِالْحَسَنِ أَوْ الْحُسَيْنِ فَبَالَ عَلِيٌّ صَدْرَهُ فَأَرَادُوا أَنْ يَغْسِلُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُشَّهُ فَإِنَّهُ يَغْسَلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ وَيُرْسُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ.

۵۲۶: حضرت ابوالسّم فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت گزار تھا۔ آپ کی خدمت میں حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پیش کیا گیا تو انہوں نے آپ کے سینہ پر پیشاب کر دیا لوگوں نے (اہتمام سے) دھونا چاہا تو رسول اللہ نے فرمایا: اس پر پانی ڈال دو۔ اس لئے کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈال دیا جاتا ہے۔

۵۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَوْلُ الْغُلَامِ يَنْضَحُ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يَغْسَلُ.

۵۲۷: حضرت امّ کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب کو کچھ پانی سے دھویا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ شیرخوار بچہ کے پیشاب کے متعلق داؤد ظاہری کا مسلک یہ ہے کہ وہ ناپاک نہیں ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک بول غلام نجس اور پلید ہے۔ قاضی عیاض نے امام شافعی کا مسلک بھی وہی بیان فرمایا جو داؤد ظاہری کا ہے یعنی بول غلام طاہر ہے لیکن علامہ نووی نے قاضی عیاض کی تردید کی ہے اور فرمایا امام شافعی بھی جمہور کی طرح نجاست کے قائل ہیں۔ پھر جمہور کے مابین بول غلام سے طہارت حاصل کرنے کے طریقہ میں اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام اتقی کے نزدیک بول غلام کو دھونے کے بجائے اس پر پانی کے چھینٹے مار دینا کافی ہے۔ جبکہ لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ ان کے برخلاف امام ابوحنیفہ، امام مالک، سفیان ثوری اور فقہاء کوفہ کا مسلک یہ ہے کہ لڑکی کے پیشاب کی طرح لڑکے کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے، البتہ رضیع شیرخوار بچہ میں زیادہ مبالغہ کی ضرورت نہیں بلکہ غسل خفیف کافی ہے۔ حنفیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں پیشاب سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اور اسے نجس اور پلید قرار دیا گیا ہے۔ یہ احادیث عام ہیں اور ان میں کسی خاص پیشاب کی تخصیص نہیں دوسرے لڑکے کے پیشاب کے سلسلہ میں حدیث میں صلب علیہ الماء اور رقبہ الماء بھی وارد ہوا ہے۔ جو دھونے پر صریح ہے ایسی احادیث تمام طرق کی تخریج صحیح مسلم میں موجود ہیں۔ اسی طرح طحاوی میں حضرت عائشہ سے حدیث مروی ہے جس میں صراحتاً لڑکے کے پیشاب کو دھونے کا پتہ چلتا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر شوافع کے استدلال کے جواب میں امام اعظم فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ جن احادیث میں نضح اور رش کے الفاظ آئے ہیں ان کے ایسے معنی مراد لیے جائیں جو دوسری روایات کے مطابق ہوں۔ وہ معنی ہیں غسل خفیف، نضح اور رش کے الفاظ جہاں چھینٹے مارنے کے معنی میں آئے ہیں وہاں غسل خفیف کے معنی میں بھی متعارف ہیں۔ خود امام شافعی نے بعض مقامات پر ان الفاظ کی یہ تشریح کی ہے۔ ان مقامات میں سے ایک یہ ہے کہ باب فی المذی یعیب الشوب کے تحت حضرت سہیل بن حذیف کی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام شافعی کا قول کپڑے کے دھونے کا

ہے۔ ظاہر ہے کہ یہاں امام شافعیؒ نے نَفْح کو غسل خفیف کے معنی میں لیا ہے اس کے علاوہ اور کئی مقامات ہیں تو جس طرح ان تمام مقامات پر یہ لفظ نَفْح اور رَش کو غسل (دھونے) کے معنی میں لیا گیا ہے تو اگر مختلف روایات میں تطبیق کے لیے حنیفہ حدیث باب نَفْح اور رَش کو غسل (دھونے) میں لے لیں تو اس میں کیا حرج ہے البتہ بول غلام میں غسل خفیف ہوگا اور بول جاریہ میں غسل شدید اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ فرق کیوں لیا گیا ہے۔ اس کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں بہتر جواب یہ ہے کہ لڑکی کا پیشاب زیادہ غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے اور بچے کا پیشاب اس درجہ غلیظ نہیں ہوتا۔ اسی توجیہ کی طرف شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ بھی اشارہ فرماتے ہیں: ان بول الانثی اغلظ وانثی من بول الذکر حجة الله البالغة فی احکام المیاء۔

۷۸: بَابُ الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ كَيْفَ تَغْسَلُ

پاؤں: زمین پر پیشاب لگ جائے تو
کیسے دھویا جائے

۵۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي حَمَّادٍ بْنِ زَيْدٍ ثنا نَابِثٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَوُتِبَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزْرُمُوهُ ثُمَّ دَعَا بَدَلُو مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ.

۵۲۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا کچھ لوگ اس کی طرف لپکے (کہ اس کو منع کریں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو مت روکو (کیونکہ اس سے سخت تکلیف کا اندیشہ ہے) پھر پانی کا ڈول منگا کر اس پر بہا دیا۔

۵۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَبِحَمْدِكَ وَلَا يَغْفِرُ لِأَحَدٍ مَعَنَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَقَدْ اخْطَطَرْتُ وَأَسَعَاكُمْ وَلِي حَتَّى إِذَا كَانَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَشَجَّ يَبُولُ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ بَعْدَ أَنْ فَفَهُ فَقَامَ إِلَيَّ يَا بِي وَأُمِّي فَلَمْ يَوْتِبْ وَ لَمْ يَسُبْ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ لَا يُبَالُ فِيهِ وَإِنَّمَا بُنِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ وَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَمَرَ بِسَجَلٍ مِنْ مَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَيَّ بَوْلَهُ.

۵۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور (دعا میں) کہا: اے اللہ! میری اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بخشش فرما دیجئے اور ہمارے ساتھ (یعنی میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) کسی اور کو نہ بخشئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ تم نے وسیع چیز (اللہ عزوجل کی وسیع رحمت مراد ہے) کے گرد باڑ لگا دی (اور اسے تنگ کر دیا)۔

۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْهَدَلِيِّ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ عِنْدَنَا بِنُ أَبِي حَمِيدٍ أَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْهَدَلِيُّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَ

۵۳۰: حضرت وائلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا اے اللہ مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم فرمائیے اور آپ جو ہم پر رحمت فرمائیں اس میں ہمارے ساتھ

کسی اور کو شریک نہ فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر تیرا ناس ہو تو نے وسیع (رحمت) کو تنگ کر دیا۔ آگے وہی مضمون ہے جو پہلی حدیث میں گذرا۔

پاپ: پاک زمین ناپاک زمین کو پاک کر دیتی ہے

۵۳۱: حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی اُم ولد نے اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنا دامن لمبارکتی ہوں اور (بسا اوقات) گندگی میں بھی چلنا پڑ جاتا ہے۔ تو فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد والی زمین اس کو پاک کر دے گی۔

۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم مسجد کی طرف آئیں تو ناپاک راستے پر پاؤں پڑ جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین ایک دوسرے کو پاک کر دیتی ہے۔

۵۳۳: بنو عبد الأشہل کی ایک صحابیہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے (گھر) اور مسجد کے درمیان ناپاک راستہ ہے۔ فرمایا: اس کے بعد اس سے صاف راستہ بھی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: وہ اس کا بدلہ ہو جاتا ہے۔

پاپ: جنبی کے ساتھ مصافحہ

۵۳۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں نبی سے ملے۔ ابو ہریرہ بحالت جنابت تھے اس لئے واپس ہو گئے۔ نبی نے ان کو نہ پایا

مُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِكَ إِنَّا آخِذًا فَقَالَ لَقَدْ حَظَرْتُ وَإِسْعًا وَيُحَكُّ أَوْ وَيَلُكُّ قَالَ فَشَجَّ يَبُولُ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَوْهُ ثُمَّ دَعَا بِسَجَلٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ.

۷۹: بَابُ الْأَرْضِ يُطَهِّرُ

بَعْضُهَا بِبَعْضٍ

۵۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أُمِّ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَلِيلِي فَأَمْسِي فِي الْمَكَانِ الْقَدِيرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَهِّرُهَا مَا بَعْدَهُ.

۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُشَيْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرِيدُ الْمَسْجِدَ فَنَطَأُ الطَّرِيقَ النَّجِسَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ.

۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيقًا قَدِيرَةً قَالَ فَبَعْدَهَا طَرِيقٌ أَنْظَفُ مِنْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَذِهِ بِهِدِهِ.

۸۰: بَابُ مُصَافِحَةِ الْجُنُبِ

۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تو ڈھونڈا۔ جب ابو ہریرہ آئے تو پوچھا کہ ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ملے اس وقت میں بحالت جنابت تھا۔ اسلئے غسل کئے بغیر آپ کے ساتھ نشست مناسب معلوم نہ ہوئی۔ رسول اللہ نے فرمایا: مؤمن (ایسا) ناپاک نہیں ہوتا (کہ نشست و برخاست کے قابل ہی نہ رہے)

۵۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا بِنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ مَسْعُورٍ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَقِينِي وَأَنَا جُنُبٌ فَحَدَّثْتُ عَنْهُ فَأَعْتَسَلْتُ ثُمَّ جُنْتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

۵۳۵: حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لانے مجھ سے ملے میں بحالت جنابت تھا اس لئے میں آپ سے الگ ہو گیا اور غسل کر کے حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا میں جنبی تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

پاب: کپڑے کو منی لگ جائے

۸۱: بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْمَنِيُّ أَنْغَسِلُهُ أَوْ نَغْسِلُ الثَّوْبَ كَلْمَهُ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ ثَوْبَهُ فَيَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فِي ثَوْبِهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أَرَى أَثَرَ الْغَسْلِ فِيهِ

۵۳۶: حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے پوچھا کہ کپڑے کو منی لگ جائے تو صرف اسی جگہ کو دھوئیں یا پورا کپڑا؟ فرمانے لگے کہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں نبی کے کپڑے آلودہ ہو جاتے تو ہم اسی حصہ کو دھو دیتے پھر آپ وہی کپڑے زیب تن فرما کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور مجھے اس میں دھونے کا نشان نظر آ رہا ہوتا تھا۔

☆ خلاصہ الباب منی کی نجاست اور طہارت کے بارہ میں اختلاف ہے اس میں حضرات صحابہ کے دور سے اختلاف چلا آ رہا ہے۔ صحابہ کرام میں سے حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس اور امہ میں سے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک منی ظاہر ہے۔ صحابہ کرام میں سے حضرت عمر، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عائشہ صدیقہ، امام ابوحنیفہ، امام مالک کے نزدیک منی ناپاک ہے۔ امام مالک کے نزدیک چونکہ منی نجس ہے اس لیے حرمت غسل سے طہارت حاصل ہوگی، کھر چنا کافی نہ ہوگا۔ احناف کے نزدیک اگر منی تر ہے تو اس کا دھونا واجب ہے اور اگر منی خشک ہے تو اس کا کھرچ دینا کافی ہے۔ احادیث باب شوافع کی دلیل ہیں۔ جن میں ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

حنفیہ کے دلائل ☆ ۱) صحیح ابن حبان میں حضرت جابر بن سمرہؓ کی روایت ہے: قال سائل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصل فی التوب الذی اتی فیہ اہلی قال نعم الا ان تری فیہ شیئاً فتنسلہ۔ مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھوں جو پہن کر اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں۔ حضور نے جواب فرمایا کہ پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس پر کوئی گندگی لگی ہو تو دھو ڈالو۔ (۲) ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے اپنی ہمیشہ حضرت ام المؤمنین حضرت حفصہؓ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جس میں جماع کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! اگر اُس میں نجاست نہ ہوتی۔ (۳) ابوداؤدؓ ہی میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی تھیں۔ فرماتی ہیں اس کپڑے میں دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔ اسی طرح مسلم شریف میں بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منی کو دھوتے تھے پھر وہی کپڑا پہن کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے، مجھے دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔ (۴) قرآن کریم میں منی کو ماء مہین (ذلیل پانی) کہا گیا ہے۔ یہ بھی اس کی نجاست کے لیے مؤید ہے۔ (۵) قیاس بھی مسلک حنفیہ کو راجح قرار دیتا ہے کیونکہ بول مذی ودی سب باتفاق نجس ہیں۔ حالانکہ ان کے نکلنے سے صرف وضو واجب ہوتا ہے تو منی بطریق اولیٰ نجس ہونی چاہیے کیونکہ اس سے غسل واجب ہوتا ہے۔

باب: منی کھرچ ڈالنا

۸۲: بَابُ فِي فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ التَّوْبِ

۵۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی میں نے خود اپنے ہاتھوں سے کھرچی۔

۵۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي.

۵۳۸: حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ عائشہؓ کے ہاں ایک مہمان نے قیام کیا آپ نے اس کیلئے ایک زرد لحاف (بھیجنے) کا کہا۔ ان کو احتلام ہو گیا وہ شرمایا کہ لحاف میں احتلام کا نشان ہو اور اسی حالت میں وہ بھیج دے۔ اس لئے اس نے لحاف کو پانی میں ڈال دیا (یعنی اس جگہ کو دھو دیا) پھر واپس کر دیا۔ عائشہؓ نے فرمایا: اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کیا؟ اس کے لئے تو انگلی سے کھرچ ڈالنا ہی کافی تھا بسا اوقات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی انگلی سے منی کو کھرچا۔

۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ نَزَلَ بِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا صَيْفٌ فَأَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ لَهَا صَفْرَاءُ فَأَخْتَلَمَ فِيهَا فَاسْتَحْيَى أَنْ يُرْسِلَ بِهَا وَفِيهَا أَثَرُ الْإِحْتِلَامِ فَعَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لِمَ أَفْسَدَ عَلَيْنَا تَوْبَنَا؟ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرَكَهُ بِأَصْبَعِهِ رَبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْبَعِي.

۵۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یاد

۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ مُغْبِرَةَ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي
أَجِدُهُ فِي تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْتَهُ عَنْهُ.
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں منی نظر
آتی تو میں کھرچ ڈالتی۔

پالپ: ان کپڑوں میں نماز پڑھنا

جن میں صحبت کی ہو

۵۴۰: حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے اپنی
ہمشیرہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے
دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن
کپڑوں میں ہمبستری کی ہو ان کو پہن کر نماز پڑھ لیتے
تھے؟ فرمانے لگیں کہ اگر اس میں ناپاکی (منی وغیرہ) نہ
دیکھتے تو پڑھ لیتے۔

۵۴۱: حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے
پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے ہمیں ایک کپڑے میں
لپٹے ہوئے نماز پڑھائی آپ کے کپڑے کے ہر سرے کو
دوسری جانب ڈالے ہوئے تھے جب سلام پھیرا تو
حضرت عمر بن خطاب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!
آپ ہمیں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھا رہے تھے؟
فرمایا: جی! اسی ایک کپڑے میں نماز پڑھائی اور اس میں
کچھ اور بھی (یعنی ہم بستری بھی کی)۔

۵۴۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا کہ جن کپڑوں میں صحبت کی ہو ان میں
نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: جی پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس میں
کچھ (نجاست منی) دکھائی دے تو اس (حصہ) کو دھو
لیں۔

۸۳: بَابُ الصَّلَاةِ فِي التَّوْبِ الَّذِي

يُجَامَعُ فِيهِ

۵۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُورِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ
حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي فِي التَّوْبِ الَّذِي يُجَامَعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ
فِيهِ أَدَى.

۵۴۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ
يَحْيَى الْخُشَيْبِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِي أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرَزَاءِ قَالَ
خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ
مَاءً فَصَلَّى بِنَا فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ مُمَوَّشِحًا بِهِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ
طَرَفَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّي بِنَا
فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ أَصَلِّي فِيهِ وَفِيهِ أَيْ قَدْ جَامَعْتُ
فِيهِ.

۵۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ الزَّمِي
ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ ابْنِ حَكِيمٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
عُبَيْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَأَلَ
رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ يَصَلِّي فِي التَّوْبِ الَّذِي يَأْتِي فِيهِ أَهْلُهُ
قَالَ نَعَمْ إِلَّا أَنْ يَرَى فِيهِ شَيْئًا فَيُغْسِلَهُ.

پاپ: موزوں پر مسح کرنا

۵۴۳: حضرت ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ کسی نے عرض کیا: آپ ایسا کرتے ہیں؟ فرمانے لگے: میرے لئے (موزوں پر مسح سے) کیا مانع ہو سکتا ہے جبکہ میں نے خود رسول اللہ کو ایسا کرتے دیکھا۔ ابراہیم کہتے ہیں لوگوں کو جریر کی یہ حدیث بہت پسند تھی اسلئے کہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔

۵۴۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۵: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی کا لونا لے کر ساتھ ہو لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب حاجت سے فارغ ہوئے تو وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۶: حضرت ابن عمرؓ نے سعد بن مالک کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو فرمایا: آپ ایسا کرتے ہیں یہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس جمع ہوئے تو حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا بھتیجے موزوں پر مسح کا حکم بتاؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے موزوں پر مسح کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر بیت الخلاء سے آیا ہو (تب

۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفِيِّنِ

۵۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيَّ خُفْيِهِ فَقِيلَ لَهُ اتَّفَعَلْ هَذَا قَالَ وَ مَا يَمْنَعُنِي وَ قَدَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

۵۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ بْنِ الْوَلِيدِ ثَنَا أَبِي وَأَبْنُ عُيَيْنَةَ وَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَابِلٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلَيَّ خُفْيِهِ.

۵۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِأَدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلَيَّ الْخَفِيِّنِ.

۵۴۶: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ ابْنَ مَالِكٍ وَ هُوَ يَمْسَحُ عَلَيَّ الْخَفِيِّنِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ سَعْدُ لِعُمَرَ أَنْتَ ابْنُ أَخِي فِي الْمَسْحِ عَلَيَّ الْخَفِيِّنِ فَقَالَ عُمَرُ كُنَّا وَ نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَسَحُ عَلَيَّ خُفْيَانَا لَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَإِنْ

بھی مسح درست ہے) فرمایا: جی۔

جَاءَ مِنَ الْعَائِطِ؟ قَالَ نَعَمْ.

۵۳۷: حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور ہمیں موزوں پر مسح کا حکم دیا۔

۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَضْعَبِ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخَفَّيْنِ وَأَمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخَفَّيْنِ.

۵۳۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: کچھ پانی ہے چنانچہ آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر لشکر سے جا لے اور ان کی امامت کروائی۔

۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِسِيِّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ هَلْ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَّيْهِ ثُمَّ لَحِقَ بِالْجَيْشِ فَأَمَّهُمْ.

۵۳۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سادہ سیاہ موزے بطور ہدیہ دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پہن لئے پھر وضو کیا اور ان پر مسح کیا۔

۵۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا ذَلْهَمُ بْنُ صَالِحِ الْكِنْدِيِّ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ ﷺ خَفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ فَلَبَسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

پالپ: موزے کے اوپر اور نیچے کا مسح کرنا

۸۵: بَابُ فِي مَسْحِ أَعْلَى الْخَفِّ وَأَسْفَلَهُ

۵۵۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر نیچے مسح فرمایا۔

۵۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ وَرَادِ كَاتِبِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أَعْلَى الْخَفِّ وَأَسْفَلَهُ.

۵۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ جو وضو میں موزے دھو رہا تھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا اس کو روکا (اور فرمایا) مجھے صرف مسح کا حکم دیا گیا ہے اور آپ نے انگلیوں کے سروں سے پنڈلی تک ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور انگلیوں سے لکیر کھینچی۔

۵۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمِصِيُّ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَتَوَضَّأُ وَيَغْسِلُ خَفَّيْهِ فَقَالَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ دَفَعَهُ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْمَسْحِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ هَكَذَا مِنْ أَطْرَافِ الْأَصَابِعِ إِلَى أَصْلِ السَّاقِ وَخَطَّطَ بِالْأَصَابِعِ.

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر چہ مسح علی الخفین بہت سے صحابہ کرامؓ سے مروی ہے لیکن ان سب روایات کے مقابلہ میں اہل علم حضرت جریرؓ کی روایت کو اس لیے اہمیت دیتے تھے کہ حضرت جریرؓ سورہ مائدہ کی آیت وضو نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت وضو نازل ہونے کے بعد مسح علی

الخفین کرتے دیکھا تھا لہذا اس سے ان اہل باطل یعنی روافض کی تردید ہو جاتی ہے جو مسیح علی الخفین کی احادیث کو آیت وضوء سے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ بہر حال مسیح علی الخفین کے جواز پر اجماع ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت حسن بصری کا قول مروی ہے کہ ستر صحابہ کرام نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسیح علی الخفین کیا کرتے تھے۔ علامہ یعنی فرماتے ہیں کہ صحابہ میں اسی سے زائد حضرات صحابہ کرام مسیح علی الخفین کو نقل کرتے ہیں اس لیے امام ابو حنیفہ کا مشہور قول: بفضل الشیخین و یحب الحثین و مذی المسح علی الخفین کہ ہم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ کرام اور تمام امت پر فضیلت دیتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں دامادوں سے محبت کرتے ہیں اور ہم موزوں پر مسیح کے جواز کے قائل ہیں۔

باب: مسیح کی مدت مسافر اور مقیم کے لئے

۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَقُّيْتِ فِي الْمَسْحِ لِلْمُقِيمِ وَالْمَسَافِرِ

۵۵۲: حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسیح کے بارے میں حضرت عائشہ سے پوچھا تو فرمانے لگیں۔ حضرت علیؑ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ ان کو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے۔ میں حضرت علیؑ کی خدمت میں گیا اور ان سے مسیح خفین کے متعلق دریافت کیا فرمانے لگے رسول اللہ ﷺ ہمیں مسیح کا حکم دیا کرتے تھے مقیم کو ایک دن رات اور مسافر کو تین دن رات۔

۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ فَقَالَتْ إِنَّتِ عَلِيًّا فَسَلْتَهُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَاتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ لِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَ لَيْلَةً وَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۵۵۳: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن مقرر فرمائے اور اگر سائل اپنا سوال جاری رکھتا تو پانچ فرمادیتے۔

۵۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ كَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا وَ لَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا.

۵۵۴: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسیح میں مسافر کے لئے تین دن ہیں میرا خیال ہے کہ راتیں بھی فرمایا۔ (یعنی کوئی حتمی بات نہیں کہہ سکے)۔

۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَحْسِبُهُ قَالَ وَ لَيْالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ.

۵۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ لَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَتَمٍ السَّمَالِيُّ قَالَ لَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الطُّهُورُ عَلَى الْخَفِيِّنَ قَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ لِيَالِيَهُنَّ وَ لِلْمَقِيمِ يَوْمٌ وَ لَيْلَةٌ.

۵۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! موزوں پر طہارت کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات۔

۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ بَشْرُ بْنُ هَلَالِ الصَّوَّافِ قَالَ لَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ لَنَا الْمُهَاجِرُ أَبُو مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ إِذَا تَوَضَّأَ وَ لَيْسَ خُفْيَهُ ثُمَّ أَحْدَثَ وَ ضَوَّءَ أَنْ يَمْسَحَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ لِيَالِيَهُنَّ وَ لِلْمَقِيمِ يَوْمًا وَ لَيْلَةً.

۵۵۶: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کر کے موزے پہنے ہوں پھر وضو ٹوٹ جائے تو مسافر کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات مسح کی رخصت دی۔

بَابُ: مَسْحِ كَع لَع مَقْرَرْنَه هُونَا

۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ بِغَيْرِ تَوْقِيفٍ

۵۵۷: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَ عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّانِ قَالَا لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِي بِنِ عَمَارَةَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ الْفَيْلَتَيْنِ كَلَيْتِهِمَا أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْسَحْ عَلَى الْخَفِيِّنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ وَ ثَلَاثًا حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ لَهُ وَ مَا بِذَلِكَ.

۵۵۷: حضرت ابی بن عمارۃ رضی اللہ عنہ جن کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں موزوں پر مسح کر لوں؟ فرمایا: جی! عرض کیا: پورا دن؟ فرمایا: اور دو دن بھی عرض کیا۔ تین دن بھی۔ یہاں تک کہ سات دن تک پہنچ گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: جب تک تمہیں خیال ہو۔

۵۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السَّلْمِيُّ لَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَلَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِيَّاحٍ اللَّحْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجَهَنِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ مِصْرَ فَقَالَ مَنْذُكُمْ لَمْ تَنْزِعْ خُفَيْكَ قَالَ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ قَالَ أَصَبْتَ السَّنَةَ.

۵۵۸: حضرت عقبہ بن عامر مصر سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کب سے تم نے موزے نہیں اتارے؟ کہا: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔ فرمایا: تم نے سنت کے مطابق کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ مقیم اور مسافر کے لیے مدت مسح کتنی ہے؟ اس میں اختلاف ہے: (۱) جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں (۲) امام مالک کے نزدیک مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں بلکہ جب تک موزے پہنے ہوئے ہوں ان پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ امام مالک کی حدیث: ۵۵۷ ہے جو ابی بن عمارہ

سے مروی ہے اور حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث ہے۔ پہلی حدیث کا جواب یہ ہے کہ سنداً ضعیف ہے۔ دوسری کا جواب یہ ہے کہ جمعہ سے جمعہ تک کا مطلب یہ ہے کہ طریق شروع کے مطابق ایک ہفتہ سے موزے پہنے ہوئے ہیں اور طریق شروع یہ ہے کہ مدت ختم ہونے پر نخصین اتار کر پاؤں دھولے جائیں اور انہیں دوبارہ پہن لیا جائے۔ اسی طرح عمل کرنے والے کو عرف میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ایک مہینہ سے مسح کر رہا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ خود توفیق مسح کے قائل تھے اور مذکورہ روایت کے خلاف ان سے بہت سی روایات ثابت ہیں۔

پاب: جرابوں اور
جوتوں پر مسح

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى
الْجُورِبِينَ وَالنَّعْلَيْنِ

۵۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَنْ أَبِي
قَيْسِ الْأَوْذِيِّ عَنِ الْهَيْذَلِيِّ ابْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنِ الْمَغْبِيزَةِ بْنِ شُعْبَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجُورِبِينَ وَالنَّعْلَيْنِ.
۵۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ وَ
بِشْرِ بْنِ أَدَمَ قَالَا ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَيْسَى بْنِ سِنَانٍ
عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَزَبٍ عَنْ أَبِي

۵۵۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

۵۶۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجُورِبِينَ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ الْمُعَلَّى فِي حَدِيثِهِ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ وَالنَّعْلَيْنِ.

خلاصہ الباب ☆ جوربین ثمیہ ہے جورب کا جورب سوت یا اون کے موزے کو کہتے ہیں۔ اگر ایسے موزے پر چڑھا بھی چڑھا ہوا ہو تو جلد کہلاتا ہے۔ اگر صرف نچلے حصہ میں چڑھا چڑھا ہوا ہو تو مفصل کہتے ہیں اگر موزے پورے کے پورے چڑھے کے یعنی سوت وغیرہ کا ان میں کوئی دخل نہ ہو تو ایسے موزوں کو نخصین کہتے ہیں۔ مذکورہ اقسام پر باتفاق مسح جائز ہے۔ اگر جوربین جلد یا منقل نہ ہوں بلکہ باریک ہوں یعنی ان نخصین پر مسح کرنے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ نخصین کا مطلب یہ ہے کہ ان میں تین شرائط پائی جائیں:

(۱) شفاف نہ ہوں اگر ان میں پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔ (۲) خود بخود ختم نہیں۔ (۳) ان میں لگاتار اور مسلسل چلنا ممکن ہو ایسے جوربین پر مسح کرنا جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک بھی جائز ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ مسح علی الجوربین کا جواز درحقیقت تنقیح مناط (علت) کے طریقہ پر ہے یعنی جن جورب میں مذکورہ تین شرائط پائی جاتی ہوں ان کو نخصین ہی میں داخل کرنے پر ان پر جواز مسح کا حکم لگایا گیا ہے ورنہ جن روایات میں جوربین پر مسح کرنے کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ ورنہ کم از کم خبر واحد ہیں جن سے کتاب اللہ پر زیادتی نہیں ہو سکتی۔ جو سلف صالحین نے فرمایا ہے وہی حق ہے۔ ائمہ مجتہدین کے حق میں زبان درازی کرنا بے عقلوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ بے عقل ہونے سے بچائے اور دین کی نقاہت نصیب کرے۔ آمین۔

باب: عمامہ پر مسح

۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

۵۶۱: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور سر بندھن پر مسح کیا۔

۵۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بَلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ وَالْجِمَامِ.

۵۶۲: حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا۔ (یعنی یہ دو اعمال کرتے میں نے خود نبی ﷺ کو ملاحظہ کیا)۔

۵۶۲: حَدَّثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ تَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ تَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ.

۵۶۳: ابو مسلم کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص وضو کے لئے موزے اتار رہا ہے۔ تو اس سے فرمایا: اپنے موزے پر عمامے پر اور پیشانی پر مسح کر لو۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور سر بندھن (یعنی عمامہ) پر مسح کرتے دیکھا۔

۵۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ فَرَأَى رَجُلًا يَسْرَعُ خُفَيْهِ لِلْوَضُوءِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ امْسَحْ عَلَى خُفَيْكَ وَعَلَى خِمَارِكَ وَ بِنَاصِيَتِكَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ وَالْجِمَامِ.

۵۶۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا آپ نے قطری عمامہ پہنا ہوا تھا آپ نے عمامہ کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصہ کا مسح کیا اور عمامہ نہیں کھولا۔

۵۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ تَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ فِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مَقْدَمَ رَأْسِهِ وَ لَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ.

خلاصہ الباب ☆ عمامہ و پگڑی پر مسح کرنے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ حدیث باب سے استدلال کر کے امام اوزاعی، امام اسحاق و کعب ابن الجراح کا مسلک یہ ہے کہ (۱) مسح علی العمامہ پر اکتفاء جائز ہے۔ (۲) امام احمد بن حنبل بھی مسح عمامہ کو جائز قرار دیتے ہیں مگر چند شرائط کے ساتھ: اول یہ کہ عمامہ مکمل طہارۃ کے بعد باندھا گیا ہو جیسا کہ خنہین میں ہے: دوم عمامہ (پگڑی) پورے سر کو ستر (چھپانے والا) ہو۔ سوم یہ کہ اس کو عرب کے طریقہ پر باندھا گیا ہو یعنی ٹھک (ہو) داڑھی کے نیچے سے لاکر اس کو باندھ دیا گیا ہو) ابن قدام نے المعنی میں لکھا ہے کہ اگر عمامہ کا کچھ حصہ تھوڑی کے نیچے سے نہ لایا گیا ہو اور نہ اس کا سرا چھوڑا گیا تو اس پر مسح جائز نہیں۔ (۳) امام شافعی فرماتے ہیں کہ عمامہ کا مسح مستقلاً درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے بالوں کے کچھ حصہ پر مسح کیا جائے پھر اس مسح کی تکمیل عمامہ پر کر لی جائے یہ تکمیل بھی اسی وقت درست ہے جب عمامہ

کھولنے میں تکلف ہوتا ہو۔ امام ترمذی نے سفیان ثوری، امام مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک رحمہم اللہ کا بھی یہی قول نقل کیا ہے۔ (۴) امام محمد سے منقول ہے کہ عمامہ پر مسح پہلے تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا مذہب یہی ہے بلکہ امام خطابی فرماتے ہیں کہ جمہور کا قول یہی ہے۔

ابواب التیمم

باب: تیمم کا بیان

۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيْمُمِ

۵۶۵: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گر گیا وہ اس کی تلاش میں پیچھے رہ گئیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹا کہ ان کی وجہ سے لوگوں کو بیٹھنا (رکنا) پڑا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی اجازت نازل فرمائی۔ فرماتے ہیں ہم نے اس روز کدھوں تک مسح کیا۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور کہا مجھے کیا علم تھا کہ تم اتنی برکت والی ہو۔

۵۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَقَطَ عَقْدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَخَلَّفَتْ لِإِلْتِمَاسِهِ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا فِي حَبْسِهَا النَّاسَ فَانزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرُّخْصَةَ فِي التَّيْمُمِ قَالَ فَمَسَحْنَا يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَنَاقِبِ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّكَ لَمُبَارَكَةٌ.

۵۶۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کدھوں تک تیمم کیا۔

۵۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَنَاقِبِ.

۵۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے زمین کو مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ (چند جگہوں کا استثناء کر کے)۔

۵۶۷: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُورًا.

۵۶۸: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسماء سے ہار عاریتاً لیا وہ گم ہو گیا تو نبی نے اسے ڈھونڈنے کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجا۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا

۵۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَارْسَلَتِ النَّبِيَّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَدْرَكَتُهُمُ الصَّلَاةَ. (پانی تھا نہیں) اسلئے انہوں نے بغیر وضو نماز پڑھ لی۔ فَصَلُّوا بَغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَرَ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّمِيمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ حَزْرَاكَ اللهُ خَيْرًا فَوَاللهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَاتًا.

جب وہ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شکایت پیش کی۔ اس پر آیت تیمم نازل ہوئی تو اسید بن حضیر (عائشہ سے) کہنے لگے: اللہ تمہیں بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ اللہ کی قسم! جب بھی تم پر کوئی پریشانی آئی اللہ نے تمہیں اس میں راہ نکال دی اور اہل اسلام کیلئے اس میں برکت فرمادی۔

☆ خلاصۃ الباب حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہارگم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے لوگ سفر کرنے سے رک گئے ادھر نماز کا وقت ہو گیا پانی موجود نہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کو غصہ ہونے لگے لیکن اب یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی اور تعلیم کا حکم اتارنا مقصود تھا جس سے لوگوں کو پریشانی دور ہوگی اور تاقیامت آسانی ہوگی تو حقیقت میں یہ تیری برکت ہے۔

باب: تیمم میں ایک مرتبہ ہاتھ مارنا

۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمِيمِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً

۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ ابْرِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ أَمَا تَذَكُرُ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَ أَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضْرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَيْهِ.

۵۶۹: حضرت عبدالرحمن بن ابزی فرماتے ہیں کہ ایک شخص عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور کہا میں جنبی ہو گیا اور پانی نہیں مل رہا تو عمرؓ نے فرمایا: نماز مت پڑھو تو عمار بن یاسرؓ نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپؓ ایک سریہ میں تھے کہ جنبی ہو گئے اور پانی نہ ملا تو آپؓ نے نماز ہی نہیں پڑھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ پھر جب میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی تھا اور آپؐ نے اپنا ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان پر پھونک ماری اور ان کو چہرہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔

۵۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَنَّهُمَا سَأَلَا عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ عَنِ التَّمِيمِ فَقَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَارًا أَنْ يَفْعَلَ هَكَذَا وَضْرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى

۵۷۰: حضرت حکم اور سلمہ بن کہیل نے حضرت عبداللہ بن ابی اونی سے تیمم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کو یوں کرنے کا حکم دیا اور اپنے ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان کو جھاڑا اور چہرہ پر پھیر

الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ الْحَكْمُ وَ لِيَا - حکم کہتے ہیں کہ ہاتھوں پر بھی پھیرا اور سلمہ کہتے ہیں
یَدَيْهِ وَقَالَ سَلَمَةُ وَمَوْفِقِيهِ۔ کہ کہنوں پر بھی پھیرا۔

خلاصۃ الباب ☆ تیمم کے طریقہ میں دو مسئلے مختلف فیہ ہیں۔ ایک یہ کہ تیمم میں کتنی ضربیں ہوں گی۔ دوسرے یہ کہ مسح
یدین کہاں تک ہوگا۔ مسئلہ نمبر ۱ میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، لیث بن سعد اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمم کے لیے دو
ضربیں ہوں گی، ایک چہرے کے لیے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ امام احمد، امام اسحاق، امام اوزاعی اور بعض اہل ظاہر کے
نزدیک ایک ہی ضرب ہوگی جس سے وجہ اور یدین دونوں کا مسح کیا جائے گا۔ دوسرا اختلاف مقدار مسح یدین میں ہے اس
میں کئی مذاہب ہیں: ۱) مرفقین (کہنوں) تک ہے۔ یہ قول امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، لیث بن سعد اور جمہور کا ہے۔
۲) صرف رشتین (پہنچوں) تک ہے واجب ہے۔ یہ امام احمد، اسحاق بن راہویہ، امام اوزاعی اور اہل ظاہر کا مسلک ہے۔
۳) امام ابن شہاب زہری کا مسلک یہ ہے کہ ہاتھوں کا تیمم مناكب و آباط یعنی کندھوں اور بغلوں تک ہوگا۔ حدیث باب امام
زہری کی دلیل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل منسوخ ہو گیا ہے دوسری احادیث سے۔ جمہور ائمہ کی دلیل سنن دارقطنی اور
بیہقی کی روایت ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے
اور دوسری ضرب کلائیوں کے لیے مرفقین تک۔ جمہور کی دوسری دلیل مسند ہزار میں حضرت عمار کی حدیث ہے جس میں وہ
فرماتے ہیں جب تیمم کا حکم نازل ہوا میں لوگوں میں موجود تھا تو ہمیں حکم ہوا کہ ایک ضرب چہرے کے لیے ماریں اور پھر ایک
ضرب دوسری مرتبہ ہاتھوں اور مرفقین کے لیے ماریں۔ جمہور کی تیسری دلیل حضرت ابو جہیم بن الحارث بن الصمۃ الانصاریؓ
کی حدیث ہے۔ اس میں یدین مطلق آیا ہے اور اس کی کوئی تحدید نہیں بیان کی گئی لیکن امام بغوی نے شرح السنہ میں امام
شافعی کے طریق سے نقل کی ہے جس میں ذراعین کی تصریح ہے۔ امام احمد کی دلیل حدیث باب ہے جس میں رشتین تک تیمم کا
ذکر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت یہ حدیث مختصر ہے۔ اصل میں حضرت عمار بن یاسرؓ نے ناواقفیت کی بناء پر حالت
جنابت میں زمین پر لوٹ لگائی تھی۔ الا تمسک کیا تھا۔ اس کی اطلاع جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپؐ نے
فرمایا: انما یکفیک ان تغرب بیدیک الارض (مسلم ج ۱ ص ۱۶۱) اس حدیث کا سابق صاف بتلا رہا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصد تیمم کے پورے طریقہ کی تعلیم دینا نہیں بلکہ تیمم کے معروف طریقہ کی طرف اشارہ کرنا
مقصود تھا کہ زمین پہ لوٹنے کی ضرورت نہیں بلکہ جنابت کی حالت میں بھی تیمم کا وہی طریقہ کافی ہے جو حدیث اصغر میں اور اس
کے نظار میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ساری زمین ہمارے لئے نماز پڑھنا اور پاکی حاصل کرنا مباح قرار دیا ہے لہذا جنس
ارض میں سے ہر چیز پر تیمم کرنا درست ہے بشرطیکہ ملنے سے نہ ملے اور ڈھالنے سے نہ ڈھلے۔

پالپ: تیمم میں دو مرتبہ ہاتھ مارنا

۹۲: بَابُ فِي التَّيْمُمِ ضَرْبَتَيْنِ

۵۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو السُّرْحِ
المِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَنبَأَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ
ابْنِ شَهَابٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ
۵۷۱: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم
کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کو حکم دیا

انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر لگائیں اور کچھ مٹی بھی نہ اٹھائی اور اپنے چہروں پر ایک مرتبہ ہاتھ پھیرا پھر دوسری مرتبہ اپنے ہاتھ مٹی پر لگائے اور بازوؤں پر مسح کیا۔

پاب: زخمی جنبی ہو جائے اور نہانے میں جان کا اندیشہ ہو

۵۷۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص کے سر میں زخم ہو گیا پھر اس کو احتلام ہو گیا تو اُس نے نہا لیا وہ (اس وجہ سے) مر گیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا اللہ انہیں مارے کیا جاہل کا علاج یہ نہ تھا کہ (کسی عالم سے) پوچھ لیتا۔ عطا کہتے ہیں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش! وہ اپنا جسم دھو لیتا اور سر میں جہاں زخم لگا تھا وہ جگہ چھوڑ دیتا۔

حِينَ تَيَمَّمُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبُوا بِأَكْفِهِمُ التُّرَابَ وَكَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكْفِهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ.

۹۳: بَابُ فِي الْمَجْرُوحِ تَصْيِيهُ الْجَنَابَةِ
فِيخَافُ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ اغْتَسَلَ

۵۷۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْعَثْرَيْنِ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ غَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ بِنَّ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي رَأْسِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَصَابَهُ اِحْتِلَامٌ فَأَمَرَ بِاغْتِسَالٍ فَكَرَّ فَمَاتَ قَبْلَئِكَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَّوْهُ فَتَلَّهُمُ اللَّهُ أَوْلَمَ يَكُونُ هَيْفَاءَ الْحَيِّ السُّؤَالُ قَالَ غَطَاءٌ وَبَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجِرَاحُ.

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب پانی کے استعمال سے نقصان ہوتا ہو تو تیمم کرنے کی اجازت ہے اگرچہ پانی موجود ہو یہی جمہور ائمہ اور احناف کا مسلک ہے۔

پاب: غسل جنابت

۵۷۳: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ آپ نے غسل جنابت کیا۔ چنانچہ آپ نے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر ستر پر پانی ڈالا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا چہرہ دھویا اور تین بار بازو دھوئے پھر باقی جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ گئے اور پھر پاؤں دھوئے۔

۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۵۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثنا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَأَغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ ذَلِكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقَاضَ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى رِجْلَيْهِ.

۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا صَدَقَةُ ابْنِ سَعِيدٍ الْحَنْفِيُّ ثَنَا جَمِيعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّيْمِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ عَمَّتِي وَ خَالَتِي فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْنَاَهَا كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ غُسْلِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَفِيضُ عَلَى كَتِفَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَذْخُلُهَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَفِيضُ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَ أَمَّا نَحْنُ فَأَنَّا نَغْسِلُ رُؤُسَنَا خَمْسَ مَرَّاتٍ مِنْ أَجْلِ الضَّفَرِ .

۵۷۴: حضرت جمیع بن عمیر تیمی کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کیسے کرتے تھے۔ فرمانے لگیں تین مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈالتے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین مرتبہ سر دھوتے پھر جسم پر پانی بہاتے پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ہم تو اپنا سر پانچ مرتبہ دھوتیں چوٹیوں کی وجہ سے۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث میں غسل کا مسنون طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ احناف کے نزدیک غسل میں یہ واجب ہے کہ سارے جسم پہ پانی پہنچائے اور غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی واجب ہے۔ باقی امور آداب و سنن ہیں۔

پایاب: غسل جنابت کا بیان

۹۵: بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۵۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا أَنَا فَأَفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكْفِ .

۵۷۵: حضرت جیبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں غسل جنابت کے متعلق مختلف باتیں کہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتا ہوں۔

۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَ كَيْعَجُحُ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ جَمِيعًا عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَكْثَرَ شَعْرًا مِنْكَ وَ أَطْيَبَ .

۵۷۶: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا تین بار (پانی ڈالا کرو) اس نے عرض کیا میرے بال بہت زیادہ ہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مقدار میں تم سے زیادہ تھے اور تمہارے بالوں سے زیادہ صاف ستھرے تھے۔

۵۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِي أَرْضٍ بَارِزَةٌ فَكَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا أَنَا فَاخْشَوْ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا .

۵۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم سر و علاقہ میں رہتے ہیں تو غسل جنابت کیسے کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں۔

۵۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ

۵۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرد نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
سَأَلَهُ رَجُلٌ كَمْ أَفِيضٌ عَلَى رَأْسِي وَ أَنَا جُنُبٌ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْخُطُوهُ عَلَى رَأْسِهِ تِلْكَ حَيَاتٍ قَالَ الرَّجُلُ
إِنَّ شَعْرِي طَوِيلٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ شَعْرًا
مِنْكَ وَ أَطْيَبَ.
پوچھا کہ جنابت کی حالت میں اپنے سر پر کتنا پانی
ڈالوں؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین
لپ پانی ڈالتے تھے۔ اس مرد نے عرض کیا میرے بال
لمبے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تم
سے زیادہ گھنے اور صاف ستھرے تھے۔

☆ خلاصہ الباب
تین لپ پانی کافی ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن طریقہ میں خیریت ہے۔ سنت پر عمل
کرنا چاہیے وہم سے بچنا ضروری ہے کیونکہ وہم کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی
نصیب فرمائے۔

باب: غسل کے بعد وضو

۹۶: بَابُ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۵۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ
زُرَّارَةَ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ قَالُوا ثَنَا شَرِيكَ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
۵۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کے بعد وضو نہیں کیا
کرتے تھے۔

☆ خلاصہ الباب
حضرت عبد اللہ بن عمرو سے غسل کے بعد وضو کرنے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: غسل
سے زیادہ کونسا عام وضو ہے۔ اسی طرح اور صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ احناف اور بہت سے علماء کے نزدیک غسل کا
منسوں طریقہ یہ ہے کہ پہلے استنجاء کرنے، جسم پر کوئی نجاست ہو تو اس کو ڈور کرے اس کے بعد پورا وضو کرے اگر پانی نہ
ٹھہرتا ہو تو پاؤں بھی دھو ڈالے ورنہ غسل کے بعد پاؤں دھوئے وضو کے بعد سر کو پانی سے دھوئے پھر سارے بدن پر پانی
بھائے۔ یہ طریقہ تو لا وفعلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

باب: جنبی غسل کر کے اپنی بیوی سے گرمی

۹۷: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَسْتَدُ فِيءُ بِأَمْرَاتِهِ قَبْلَ

حاصل کر سکتا ہے اسکے غسل کرنے سے قبل

أَنْ تَغْتَسِلَ

۵۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ حُرَيْثِ
عَنِ الشُّعْبِيِّ عَنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدُ فِي بَيْتِ قَبْلِ أَنْ
أَغْتَسِلَ.
۵۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کر کے
مجھ سے حرارت حاصل کرتے قبل ازیں کہ میں غسل
کروں۔

☆ خلاصہ الباب
اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ جنابت حکمی نجاست ہے۔ جنبی کے ساتھ ہاتھ ملانا یا ایٹنا جائز

۹۸: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ
لَا يَمَسُّ مَاءً

پاب: جبھی اس حالت میں سو سکتا ہے پانی
کو ہاتھ لگائے بغیر

۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْنِبُ نَوْمَ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً حَتَّى يَقُومَ
بَعْدَ ذَلِكَ فَيَغْتَسِلُ.

۵۸۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ ایسا بھی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جبھی ہوئے پھر سو گئے اور پانی چھوا تک بھی نہیں حتیٰ کہ
اس کے بعد اٹھے اور غسل کیا۔

۵۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي
اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَانَتْ لَهُ إِلَى أَهْلِهِ حَاجَةٌ فَصَاهَا ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً.

۵۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ ثنا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي
اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يُجْنِبُ نَوْمَ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُ
الْحَدِيثَ يَوْمًا فَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ يَا فَتَىٰ يُشَدُّ هَذَا الْحَدِيثُ
بِشَيْءٍ

۵۸۲: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اگر اپنی اہلیہ سے صحبت کرنی ہوتی تو صحبت کر
لیتے پھر اسی حالت میں پانی چھوئے بغیر ہی سو جاتے۔

۵۸۳: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایسا بھی ہوا کہ
رسول اللہ ﷺ جبھی ہوئے پھر اسی حالت میں پانی
چھوئے بغیر ہی سو گئے۔ امام سفیان کہتے ہیں کہ ایک روز
میں نے یہ حدیث ذکر کی تو اسماعیل نے مجھے کہا اے
جو ان اس حدیث کو کسی چیز سے مضبوط کرنا چاہئے۔

۹۹: بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنَامُ الْجُنُبُ حَتَّى يَتَوَضَّأَ
وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

پاب: اس بیان میں کہ جبھی نماز کی طرح
وضو کے بغیر نہ سوئے

۵۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

۵۸۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر سونا چاہتے تو نماز
والا وضو کر لیتے۔

۵۸۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى ثنا
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ قَالَ لَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيُّ قَدْ أَحَدْنَا وَهُوَ جُنُبٌ
قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ

۵۸۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا ہم سے ایک
جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی جبکہ
وضو کر لے۔

جبھی آدمی اگر بغیر غسل کے سونے کا ارادہ کرے تو اس کو وضو کر لینا مستحب ہے، اگر نہ بھی کرے تو گناہ نہیں۔ یہی قول احناف کا
ہے اور جو حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی کو ہاتھ نہیں لگاتے، اس سے غسل مراد ہے وضو کی نفی نہیں۔

۱۔ اس لئے کہ اس کا راوی ابواسحاق اگر چہ ثقہ ہے لیکن آخر عمر میں اس کا حافظہ اچھا نہ رہا تھا۔

۵۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ تُصَيِّبُهُ الْجَنَابَةُ
بِاللَّيْلِ فَيُرِيدُ أَنْ يَتِمَّ قَامَرَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَتِمَّ.

۱۰۰: بَابُ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ الْعَوْدَ تَوَضَّأَ
۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ
ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي
الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَى
أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأَ.

☆ خلاصہ الباب علماء فرماتے ہیں کہ جنبی جب سونے یا کھانے پینے یا دوبارہ جمع کرنے کا ارادہ کرے تو استنجاء اور نماز والا وضو کر لے اور اگر صرف ہاتھ دھوئے اور کلی اور ناک میں پانی ڈالے تو بھی کافی ہے اور وضوء سے یہی مراد ہے۔

۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَغْتَسِلُ مِنْ جَمِيعِ
نِسَائِهِ غُسْلًا وَاحِدًا
۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ
وَأَبُو أَحْمَدَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غَسَلٍ وَاحِدٍ.

۵۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي
الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ قَالَ وَضَعَتْ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنْ جَمِيعِ نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ.

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر باری مقرر کرنا واجب نہیں۔ ایک رات میں سب کے پاس جانا یہ بھی ایک قسم کی باری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس جنتی مردوں کی طاقت و قوت حاصل تھی اور ایک مرد جنت کا اس کو سومردوں کی قوت ہوگی تو اس حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار مردوں کی طاقت دی گئی تھی۔ اس کے باوجود عین جوانی میں ایک بیوہ عورت سے شادی کی۔ ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔ سبحان اللہ! کیسی عفت میں ایک بیوہ عورت سے شادی کی ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔ سبحان اللہ! کیسی عفت و عصمت عطاء ہوئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد کئی شادیاں کیں۔ غرض یہ تھی کہ عورتوں کے مسائل ان ازواجِ مطہرات کے ذریعہ عورتوں تک پہنچ جائیں۔ دوسرے قبائل کی خوش فہمی تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بن گئے۔ اس کے علاوہ کئی حکمتیں پیش نظر تھیں جو سیرت کی کتابوں میں مفصل طور پر پڑھی جاسکتی ہیں۔

۱۰۲: بَابُ فِيمَنْ يَغْتَسِلُ عِنْدَ

كُلِّ وَاحِدَةٍ غُسْلًا

۵۹۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا حَمَّادُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَكَانَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ فَهُوَ أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ.

۱۰۳: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ

۵۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ وَعُثْمَرُ وَوَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابِرْهَيْمِ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ.

۵۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صُبَيْحٍ ثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجُنُبِ هَلْ يَنَامُ أَوْ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ.

۱۰۴: بَابُ مَنْ قَالَ يُجْزِئُهُ غَسْلُ يَدَيْهِ

۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ.

۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

۵۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي الْخَلَاءَ فَيَقْضِي الْحَاجَةَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ

پاپ: جو ہر بیوی کے پاس
الگ غسل کرے

۵۹۰: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور ہر ایک کے ہاں نہائے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ ایک ہی غسل کر لیتے۔ فرمایا: اس میں زیادہ پاکیزگی نفاست اور طہارت ہے۔

پاپ: جنبی کھاپی سکتا ہے

۵۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر کھانا چاہتے تو وضو کر لیتے۔

۵۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا جنبی سو سکتا ہے یا کھاپی سکتا ہے؟ فرمایا جی ہاں جب کہ نماز کا وضو کر لے۔

پاپ: جنبی کے لئے ہاتھ دھونا کافی ہے

۵۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر کھانا چاہتے تو اپنے ہاتھ دھو لیتے۔

پاپ: ناپاکی کی حالت میں

قرآن پڑھنا

۵۹۴: حضرت عبد اللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں جاتے قضا حاجت کے بعد تشریف لاتے ہمارے

وَاللَّحْمَ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يَحْجُبُهُ وَرَبَّمَا قَالَ وَلَا يَحْجُرُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا الْجَنَابَةَ.

ساتھ روٹی، گوشت کھاتے اور قرآن پڑھتے اور جنابت کے علاوہ کوئی چیز آپ کو تلاوت قرآن سے مانع نہ ہوتی۔

۵۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ.

۵۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنی اور حائضہ قرآن کی تلاوت نہ کریں۔

۵۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ.

۵۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنی اور حائضہ تھڑا قرآن بھی نہ پڑھیں۔

☆ بغیر وضوء کے کھانا پینا اور قراءت قرآن جائز ہے لیکن جنی کے لیے قرآن پاک کی تلاوت بغیر غسل جائز نہیں۔

باب: ہر بال کے نیچے جنابت ہے

۱۰۶: بَابُ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

۵۹۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاعْسَلُوا الشَّعْرَ وَأَنْفُوا الْبَشْرَةَ

۵۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہے اس لئے بال دھوؤ اور کھال کو خوب صاف کرو۔

۵۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الصَّلَوْتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا قُلْتُ وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ قَالَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ فَإِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ.

۵۹۸: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور امانت ادا کرنا درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہے میں نے عرض کیا امانت کو ادا کرنا کیا ہے؟ فرمایا غسل جنابت کیونکہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔

۵۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَسَدِهِ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فَعَلِ بِهِ كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلَيْهِ لَمَّا: ثُمَّ عَارَيْتُ شَعْرِي وَ

۵۹۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے جسم میں ایک بال کے برابر بھی جنابت چھوڑ دی اسے دھویا نہیں دوزخ میں اس کے ساتھ یہ ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی لئے میں اپنے بالوں کا دشمن

کَانَ يَجْزُهُ

ہو گیا ہوں اور آپ بال کٹوا دیا کرتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث کی بناء پر اجماع ہے کہ غسل میں سارے جسم تک پانی پہنچانا فرض ہے لیکن اس حدیث پر حارث بن وجیہ کی وجہ سے ضعیف ہونے کا اعتراض ہو سکتا ہے جیسا کہ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس آدمی کی یہی حدیث پہنچانے میں لیکن اس حدیث کی تائید قرآن کی آیت: ﴿وَأَنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَطَهَّرُوا﴾ اور دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے اس لیے قابل قبول ہے۔

باب: عورت خواب میں وہ دیکھے

۱۰۷: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا

جو مرد دیکھتا ہے

يَرَى الرَّجُلُ

۶۰۰: ۱۰۷: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ ام سلمہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا کہ اگر عورت خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ فرمایا جی اگر عورت پانی دیکھے تو نہالے۔ میں نے کہا: تم نے عورتوں کو رسوا کر دیا، عورتوں کو بھی خواب نظر آتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (اری بھولی عورت) تو بچہ عورت کے مشابہ کیسے ہو جاتا ہے۔

۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا وَ كَيْعُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمَّ سَلِيمَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَلْيَغْتَسِلْ فَقُلْتُ نَضَحَتْ النِّسَاءُ وَ هَلْ تَعْتَكُمُ الْمَرْأَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَرَبَّتْ بَمِينِكَ فِيمَ يُشَبِّهُهَا وَلَدَهَا إِذَا؟

۶۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (میری والدہ) ام سلمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اگر خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے فرمایا: عورت اگر ایسا دیکھے اور اسے انزال ہو تو اس پر غسل لازم ہے۔ اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ایسا ہوتا بھی ہے۔ فرمایا جی مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے۔ پھر ان میں سے جو پہلے آجائے یا غالب آجائے بچہ اس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

۶۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ فَانْرَلَتْ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُونُ هَذَا قَالَ نَعَمْ مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظًا أَيْبَضُ وَ مَا الْمَرْأَةُ رَقِيْقٌ أَصْفَرُ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ أَوْ عَلَا أَشْبَهُهُ الْوَلْدُ.

۶۰۲: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت خواب میں اگر وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے؟ (تو نبی کریم صلی اللہ

۶۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا وَ كَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى تَنْزِلَ كَمَا أَنَّ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ غُسْلٌ حَتَّى يَنْزِلَ.
 عن المَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى تَنْزِلَ كَمَا أَنَّ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ غُسْلٌ حَتَّى يَنْزِلَ.
 عن المَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى تَنْزِلَ كَمَا أَنَّ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ غُسْلٌ حَتَّى يَنْزِلَ.
 عن المَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى تَنْزِلَ كَمَا أَنَّ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ غُسْلٌ حَتَّى يَنْزِلَ.

☆ خلاصہ الباب: جس طرح مرد کی منی ہوتی ہے اسی طرح عورت کی بھی۔ تو خواب میں عورت کی منی کا نکلنا کوئی بعید نہیں تو اگر خواب دیکھا اور بیدار ہونے کے بعد تری بھی دیکھی تو غسل فرض ہوگا اس سے تو کوئی اختلاف نہیں اور کوئی تفصیل بھی نہیں۔ ایک مسئلہ اور ہے وہ یہ کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل اور کچھ تھوڑا سا اختلاف بھی ہے اور بقول علامہ شامیؒ کے چودہ صورتیں ہیں۔ ان میں سے سات صورتوں میں غسل واجب ہے اور چار صورتوں میں باتفاق غسل واجب نہیں اور تین صورتوں میں اختلاف ہے۔ طرفین کے نزدیک احتیاطاً غسل واجب ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک غسل واجب نہیں۔

باب: عورتوں کا غسل جنابت

۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ النِّسَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۶۰۳: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں عورت ہوں اپنے سر کی مینڈھیاں مضبوط باندھتی ہوں تو غسل جنابت کے لئے کھول دیا کروں۔ فرمایا: تمہارے لئے تین لپ پانی ڈالنا کافی ہے پھر اپنے باقی بدن پر پانی ڈال کر پاک ہو جاؤ گی۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفِيرٍ رَأْسِي فَأَنْقِضُهُ لِيُغْسَلَ الْجَنَابَةَ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَمِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَيَّاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَفِيضِي عَلَيْكَ مِنَ الْمَاءِ فَتَطْهَرِينَ أَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهَرْتِ.

۶۰۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عورتوں کو نہاتے وقت بال کھولنے کا کہتے ہیں۔ تو فرمانے لگیں تعجب ہے ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر وہ عورتوں کو سر منڈانے کا کیوں نہیں کہہ دیتے بلاشبہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے میں اپنے سر پر تین مرتبہ سے زیادہ پانی نہ ڈالتی۔

۶۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَيَأْمُرُ نِسَاءَهُ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عَمْرٍو هَذَا أَقْلًا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فَلَا أَرِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ إِفْرَاقَاتٍ.

۱۰۹: بَابُ الْجُنْبِ يَنْغَمَسُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ
 ایجزئہ
 پیاب: جنبی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے
 تو اُس کے لئے یہ کافی ہے؟

۵۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَ حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّانِ قَالَا
 تَنَا بِنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الْأَسْحَجِ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
 هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ
 وَهُوَ جُنْبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَاوَلُهُ تَتَاوَلَا.

۱۱۰: بَابُ الْمَاءِ مِنْ

(غسل منی نکلنے سے لازم ہوتا ہے)

الْمَاءِ

۶۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا
 تَنَا عُثْمَانُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ
 ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَعَرَّجَ
 رَأْسَهُ يَقَطُرُ فَقَالَ لَعَلْنَا أَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 إِذَا أَعْجَلْتَ أَوْ فُحِطَتْ فَلَا تُغْسَلُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ
 الْوُضُوءُ.

۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
 عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ
 عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ
 الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

خلاصۃ الباب ☆ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کا حکم شروع اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہو چکا ہے۔ بیداری کی حالت میں دخول
 سے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے گو انزال نہ بھی ہو۔

۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا

غسل واجب ہے

التَّقَى الْخِتَانَانِ

۶۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِيسِيُّ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 بْنُ ابْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ قَالَا تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

۶۰۸: أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب دو ختنے (باہم) مل جائیں

تو غسل واجب ہو جاتا ہے مجھے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی صورت پیش آئی تو ہم نے غسل کیا۔

أَبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجِبَتِ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَغْتَسَلْنَا.

۶۰۹: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ رخصت ابتداء اسلام میں تھی پھر بعد میں ہمیں غسل کا حکم دیا گیا۔

۶۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سُهَيْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيُّ أَبَانَا أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أُمِرْنَا بِالْغُسْلِ بَعْدَ.

۶۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس سے صحبت کرے تو غسل واجب ہو جائے گا۔

۶۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَّدهَا فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ.

۶۱۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو خندمل جائیں اور خنڈہ (سپاری) غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

۶۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ وَتَوَرَّاتِ الْحَشْفَةِ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ.

پاپ: خواب دیکھے اور تری نہ دیکھے

۱۱۲: بَابُ مَنِ احْتَلَمَ وَ لَمْ يَرَ بَلَلًا

۶۱۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی نیند سے بیدار ہو اور تری دیکھے اور اسے یہ خیال نہ ہو کہ اسے احتلام ہوا (یعنی خواب دیکھنا یا دن ہو) تو غسل کرے اور جب اسے یہ خیال آئے کہ اسے احتلام ہوا اور تری نہ دیکھے تو اس پر غسل نہیں ہے۔

۶۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَرَأَى بَلَلًا وَلَمْ يَرَ أَنَّهُ احْتَلَمَ اغْتَسَلَ وَإِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ بَلَلًا فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ.

پاپ: نہاتے وقت پردہ کرنا

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأِسْتِثْنَاءِ عِنْدَ الْغُسْلِ

۶۱۳: حضرت ابو سح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نہانے کا ارادہ فرماتے تو فرماتے: میری طرف پشت کر لو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت کر

۶۱۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَبُو حَفْصٍ عَمْرٍو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي مُجَلُّ بْنُ حَلِيفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أُحْدِثُ النَّبِيَّ ﷺ

فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلَيْبِي فَأَوْلِيَهُ فَقَامَ وَانْتَشَرُ
الْقُوبَ فَاسْتَرَهُ بِهِ.

۶۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ قَالَ
سَأَلْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَ فِي سَفَرٍ فَلَمْ أَحَدُ أَحَدًا
يُخْبِرُنِي حَتَّى أَخْبَرْتَنِي أُمُّ هَانِيُ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَدِمَ
عَامَ الْفَتْحِ فَأَمَرَ بِسِتْرِ فُسِّرَ عَلَيْهِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ سَبَّحَ ثَمَانِي
رَكَعَاتٍ.

۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عبد اللہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ
میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر
میں نفل پڑھے مجھے کوئی بتانے والا نہ ملا حتیٰ کہ حضرت ام
ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ آپ فتح
مکہ کے سال تشریف لائے پردہ لگانے کا حکم دیا تو پردہ لگا
دیا گیا آپ نے غسل کیا پھر آٹھ رکعات نفل پڑھے۔

۶۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی
بھی ہرگز کھلے میدان میں یا چھت پر بغیر پردہ کے غسل نہ
کرے اس لئے کہ اگر وہ کسی کو دیکھ نہیں رہا تو دوسروں کو
تو نظر آسکتا ہے۔

۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْجَمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ
الْحَمِيدِ أَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِمَارَةَ عَنِ
الْمِنْهَالِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلَنَّ أَحَدُكُمْ بِأَرْضِ فَلَاحٍ وَ
لَا فَوْقَ سَطْحٍ لَا يُؤَارِيهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَرَى فَإِنَّهُ يَرَى.

پاپ: پیشاب پاخانہ روک کر نماز

پڑھنا منع ہے

۶۱۶: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے
کوئی پاخانہ جانے لگے اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے
پاخانہ کو جانے۔

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْحَاقِنِ أَنْ

يُصَلِّيَ

۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ وَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ
فَلْيَبْدَأْ بِهِ.

۶۱۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ روک کر
نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۶۱۷: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ إِدَمَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ
صَالِحٍ عَنِ السُّفَرِيِّ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ.

۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو
حاجت ہو تو نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔

۶۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
إِدْرِيسَ الْأَوْزِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَبِهِ أَدَى.

۶۱۹: حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۶۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمِصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي حَتِيٍّ الْمُؤَدِّينِ عَنْ ثُوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُومُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ حَافِقٌ حَتَّى يَتَخَفَّفُ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان پیشاب پاخانہ روک کر نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔ یہاں تک کہ اس بوجھ سے طبیعت ہلکی ہو جائے (یعنی حاجت سے فارغ ہو جائے)۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث کی بناء پر امام مالک سے منقول ہے کہ قضاء حاجت کے وقت اگر نماز پڑھی جائے تو وہ ادا نہیں ہوتی لیکن جمہور کے نزدیک ادا تو ہو جاتی ہے مگر مکروہ ہوتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر حاجت کا تقاضا اضطراب کی حد تک پہنچا ہوا ہو تو یہ ترک جماعت کا عذر ہے اور اس حالت میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر اضطراب تو نہ ہو لیکن ایسا تقاضا ہو کہ نماز سے توجہ ہٹ جائے اور خشوع فوت ہونے لگے تو یہ بھی ترک جماعت کا عذر ہے اور ایسی حالت میں نماز مکروہ تہزیبی ہے اور اگر تقاضا اتنا معمولی ہو کہ نماز سے توجہ نہ ہٹے تو یہ ترک جماعت کا عذر نہیں۔

۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي قَدَّ عَدَتْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَمِرَّ بِهَا الدَّمُ

پالپ: اس مستحاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری سے قبل متعین تھی

۶۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ نَكْبَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَكَّتْ إِلَيْهِ الدَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَانظُرِي إِذَا آتَى فِرْعًا فَلَا تُصَلِّيْ فَإِذَا مَرَّ تَقَرَّرَ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ.

۶۲۰: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خون جاری رہنے کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے پس تو دیکھتی رہ جب تیرے حیض کے دن آئیں تو نماز موقوف کر دے جب ایام حیض گزر جائیں تو پاکی حاصل کر (نہالے) پھر اگلے حیض تک نماز پڑھتی رہ۔

۶۲۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حَبِيبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ؟ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَ إِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَ صَلِّيْ هَذَا حَدِيثٌ وَ كَيْعٌ.

۶۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول میں ایک عورت ہوں استحاضہ میں گرفتار پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا نہیں یہ تو رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے اس لئے جب حیض (کے دن) آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض (کے دن) گزر جائیں تو نہا کر نماز شروع کر دو۔

۶۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ إِمْلَاءُ عَلِيٍّ

۶۲۲: حضرت ام حبیبہ بنت جحش فرماتی ہیں کہ مجھے بہت

زیادہ اور طویل خون آتا تھا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تاکہ حالت بتا کر حکم معلوم کروں فرماتی ہیں میں نے آپ ﷺ کو اپنی ہمشیرہ اُم المؤمنین حضرت زینبؓ کے ہاں موجود پایا میں نے عرض کیا: مجھے آپ سے کوئی کام ہے۔ فرمایا: اری! بتا کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے بہت ہی زیادہ استحاضہ آتا ہے اور یہ مجھے نماز روزہ سے مانع ہے۔ آپ مجھے اس دوران کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا میں تمہیں گدی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ اس سے خون رک جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اس سے بہت زیادہ ہے۔ پھر اس کے بعد شریک کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

۶۲۳: حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہنے لگی مجھے استحاضہ اتنا آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف کر دوں؟ فرمایا نہیں البتہ جتنے دن رات پہلے حیض آتا تھا اس کی بقدر نماز موقوف کر دو۔ ابو بکر کی روایت میں ہے مہینے میں حیض کے دنوں کی بقدر نماز موقوف کر دے پھر نہالے اور لنگوٹ کس لے اور نماز پڑھ لے۔

۶۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی اے اللہ کے رسول مجھے استحاضہ اتنا آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف کر دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس لئے کہ یہ تو رگ (کا خون) ہے حیض نہیں صرف حیض کے دنوں میں نماز سے بچو۔ پھر غسل کر لو اس کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو اگرچہ خون چٹائی پر ٹپکے۔

۶۲۵: حضرت عدی بن ثابتؓ سندہ روایت کرتے ہیں

مِنْ كِتَابِهِ وَكَانَ السَّائِلُ غَيْرِي أَنَا بِنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً طَوِيلَةً قَالَتْ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اسْتَفْتِيهِ وَأَخْبِرُهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُهُ عِنْدَ أُخْتِي زَيْنَبٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي عَلَيْكَ حَاجَةً قَالَ وَمَا هِيَ أَيْ هِنْتَاهُ قُلْتُ إِنِّي اسْتَحَاضُ حَيْضَةً طَوِيلَةً كَثِيرَةً وَقَدْ مَنَعْتَنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَالَ أَنْعَتْ لَكَ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ الدَّمُ قُلْتُ هُوَ أَكْثَرُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَرِيكٍ.

۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا وَلَكِنْ دَعِي قَدَرِ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتَ تَحِضِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَدَرَهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ اغْتَسَلِي وَاسْتَشْفِرِي بِثَوْبٍ وَصَلِي.

۶۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حَبِيشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكَ ثُمَّ اغْتَسَلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى النَّحْصِيرِ.

۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا لَا

ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيُقْطَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَاهَا
ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَ تَصُومُ وَ تَصَلِّيُ.
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مستحاضہ حیض کے دنوں
میں نماز موقوف کرے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے
وضو کرے اور روزہ رکھے نماز پڑھے۔

☆ خلاصہ البواب صاحب بحر الرائق نے فرمایا کہ مستحاضہ کی تین اقسام ہیں: (۱) مبتدئہ: یعنی وہ عورت جسے زندگی میں
پہلی مرتبہ حیض شروع ہوا پھر استمرار دم و مسلسل خون شروع ہو گیا۔ (۲) معقودہ: یعنی وہ عورت جسے کچھ عرصہ تک باقاعدگی
سے خون آتا رہا پھر استمرار دم شروع ہو گیا۔ پھر طرفین کے نزدیک کم از کم دو حیض باقاعدہ آنا ضروری ہے۔ (۳) متخیرہ: یعنی
وہ عورت جو معقودہ تھی پھر استمرار دم ہوا لیکن وہ اپنی عادت سابقہ بھول گئی۔ صاحب بحر الرائق نے فرمایا کہ متخیرہ کی تین
قسمیں ہیں: (۱) متخیرہ بالعدد: یعنی وہ عورت جسے ایام حیض کی تعداد یاد نہ رہی کہ وہ پانچ دن یا سات دن یا اور کچھ۔ (ب)
متخیرہ بالوقت: یعنی وہ عورت جسے وقت حیض یاد نہ رہا ہو کہ اول مہینہ تھا یا وسط شہر یا آخر مہینہ۔ (ج) متخیرہ بہیما: یعنی وہ عورت
جو بیک وقت متخیرہ بالعدد بھی ہو اور متخیرہ بالوقت بھی ہو۔ حدیث باب میں معقودہ کا ذکر ہے احناف کے نزدیک اس کا حکم یہ
ہے کہ اگر ایام عادت پورے ہونے کے بعد بھی خون جاری رہے تو وہ دس دن پورے ہونے تک توقف کرے گی اگر دس
دن سے پہلے پہلے خون بند ہو گیا تو یہ پورا خون حیض شمار ہوگا اور یہ سمجھا جائے گا کہ عادت بدل گئی۔ چنانچہ ان ایام کی نماز
واجب نہ ہوگی۔ اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری رہا تو ایام عادت سے زیادہ تمام ایام کا خون استحاضہ قرار دیا جائے گا
اور ایام عادت کے بعد جتنی نمازیں اس نے چھوڑ دی ہیں ان سب کی قضاء لازم ہوگی۔ حدیث باب کا یہی مطلب ہے اور
مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی یہی احناف کے نزدیک صحیح ہے۔

۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا اِخْتَلَطَ عَلَيْهَا الدَّمُ فَلَمْ تَقِفْ عَلَى أَيَّامِ حَيْضَتِهَا
۶۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اسْتَحِضْتُ أُمَّ
حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَ هِيَ تَحْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ
سَبْعَ سِنِينَ فَشَكَّتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ
هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَ إِنَّمَا هُوَ عَرْفٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ
فَدَعِي الصَّلَاةَ وَ إِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْتَسِلِي وَ صَلِّيْ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّي وَ كَانَتْ تَقْعُدُ فِي
مِرْكَبٍ لِأَخِيهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى إِذَا حُمِرَ الدَّمُ
لَتَعْلُو الْمَاءَ.
پاب: مستحاضہ کا خون حیض جب مشتبہ
ہو جائے اور اسے حیض کے دن معلوم نہ ہوں
۶۲۶: ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت
عبدالرحمن بن عوف کی اہلیہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات
سال تک استحاضہ جاری رہا انہوں نے نبی ﷺ سے
اس کی شکایت کی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ
تورگ (کا خون) ہے جب حیض آئے (یعنی حیض کے
دن آئیں) تو نماز موقوف کر دو اور جب حیض ختم ہو
جائے تو غسل کر لو اور وضو کر و حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ
وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی پھر نماز ادا کرتیں اور وہ اپنی
ہمشیرہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے ایک لگن
میں بیٹھ جاتیں حتی کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی۔

۱۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِكْرِ إِذَا

ابْتَدَأَتْ مُسْتَحَاضَةً أَوْ كَانَ لَهَا

أَيَّامٌ حَيْضٍ فَنَسِيَتْهَا

۱۱۷: بَابُ: کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں

لیکن اسے یاد نہ رہیں

۶۲۷: حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان کو استحاضہ جاری ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے بے وقت سخت زیادہ حیض آتا ہے۔ آپ نے ان سے فرمایا گدی رکھ لو عرض کرنے لگیں کہ اس سے بہت زیادہ ہے وہ تو بہت بہتا ہے۔ فرمایا لنگوٹ کس لے اور اللہ کو جیسے معلوم ہے اس کے موافق چھ سات روز ہر ماہ میں حیض شمار کر پھر غسل کر لے اور نماز پڑھ اور تیس یا چوبیس روز سے رکھ اور ظہر تا خیر سے اور عصر جلدی سے پڑھ اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کر لے اور مغرب تا خیر سے اور عشاء جلدی سے پڑھ اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کر اور دونوں صورتوں میں سے یہ صورت مجھے زیادہ پسند ہے۔

۶۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا اسْتَحِضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحِضْتُ حَيْضَةً مُنْكَرَةً شَدِيدَةً قَالَ لَهَا احْتَشِي كُرْسُفًا قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ نَجْحًا قَالَ تَلَجِمِي وَتَحِيضِي فِي كُلِّ شَهْرٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ اغْتَسِلِي غُسْلًا فَصَلِّي وَصُومِي ثَلَاثَةَ وَعِشْرِينَ أَوْ أَرْبَعَةَ وَعِشْرِينَ وَآخِرَى الظُّهْرِ وَقَدَمِي العَصْرِ وَاغْتَسِلِي لهُمَا غُسْلًا وَآخِرَى المَغْرِبِ وَعَجَلِي العِشَاءَ وَاغْتَسِلِي لهُمَا غُسْلًا وَهَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ.

☆ خلاصہ الباب باب غسل میں جمع بین الصلوٰتین کا حکم ہے۔ بعض احناف کے نزدیک علاج پر محمول ہے لیکن درحقیقت جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کا حکم بھی اسی تمیز کے لیے ہے جس کے لیے غسل لکل صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ حدیث باب میں: وَ هَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ کی تشریح میں شرح کا اختلاف ہوا ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حضرت حمنہ بنت جحش کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے اصل حکم تو یہ ہے کہ غسل لکل صلوٰۃ (یعنی ہر نماز کے لیے غسل کرو) لیکن اگر تمہیں اس میں دشواری ہو تو تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد بھی کر سکتی ہو جو مجھے سہولت کی وجہ سے زیادہ پسند ہے۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ وہ وضو لکل صلوٰۃ ہے۔ اب مطلب یہ ہے کہ تمہارے لیے اصل حکم تو وضو لکل صلوٰۃ ہے لیکن اگر تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کر لو تو یہ بہتر ہے۔ امام طحاوی یہ بھی فرماتے ہیں کہ حمنہ بنت جحش معتادہ تھیں۔ احناف نے اس کو ترجیح دی۔ ایک احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت حمنہ بنت جحش تمیز ہوں اور انہیں چھ دن کے ایام حیض ہونے کا یقین ہو اور اس سے زیادہ میں انہیں شک ہو اس لیے چھ دن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حائضہ قرار دے کر نماز چھوڑنے کا حکم دیا، اس کے بعد دس دن پورے ہونے تک ان پر غسل لکل صلوٰۃ واجب تھا اور امر ثانی میں ان کے لیے تخفیف کی گئی اور جمع بین الصلوٰتین کی اجازت دی گئی اور سہولت کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ فرمایا۔

۱۱۸: بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثُّوبَ

بَابُ: حَيْضِ كَاخُونِ كِطْرَے پر لگ جائے

۶۲۸: حضرت اُمّ قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے تو؟ فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے دھو ڈالو اور کھرج ڈالو گوبلی کی ہڈی کے ساتھ۔

۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمَزٍ أَبِي الْمُقَدِّمِ عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَحْسَنِ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثُّوبَ قَالَ اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَحُكِّيهِ وَلَوْ بَضْلَعِ.

۶۲۹: حضرت اسماء بنت سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے میں لگے ہوئے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اسے رگڑ کر دھولو اور اسے پہن کر نماز پڑھو۔

۶۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَتْ سِئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثُّوبِ قَالَ اقْرَصِيهِ وَاغْسِلِيهِ وَصَلِّي فِيهِ.

۶۳۰: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم میں کسی عورت کو حیض آتا پھر پاکی کے وقت وہ کپڑے سے خون کو رگڑ کر اتارتی پھر اسے دھوتی اور اپنے سارے بدن پر پانی بہا کر اسی میں نماز شروع کر دیتی۔

۶۳۰: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا بَنُو وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ إِحْدَانَا لَتَحِيضُ ثُمَّ تَقْرُضُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طَهْرِهَا فَتَغْسِلُهَا وَتَنْصُحُ عَلَيَّ سَائِرَهُ ثُمَّ تَصَلِّي فِيهِ.

خلاصۃ الباب ☆ حیض کا خون ناپاک ہے کیونکہ قرآن پاک میں اذی سے تعبیر فرمایا گیا ہے اور بہت ساری احادیث میں اس کا نجس ہونا بیان ہوا ہے۔ دم حیض یا دم مسفوح میں اس کی نجاست پر ائمہ کا اتفاق ہے اس کے ازالہ کے احکام میں اختلاف ہے (۱) امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک دم قلیل معاف ہے اس کے ساتھ نماز پڑھے تو ادا ہو جائے گی جبکہ دم کثیر کا دھونا اور زائل کرنا واجب ہے۔ امام احمد، ابن مبارک اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعی کا قول قدیم بھی احناف کے مطابق ہے۔ البتہ قول جدید میں ان کے نزدیک دم حیض مطلق نجس ہے کچھ بھی معاف نہیں، قلیل مقدار بھی لگ جائے تو نماز نہ ہوگی۔ احناف کے نزدیک مقدار درہم سے زائد ہو تو نماز باطل اور اعادہ واجب ہے اور قدر درہم کے مساوی ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور قدر درہم سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی اور دھونا سنت ہے۔ امام احمد سے تین روایات منقول ہیں۔ ابن قدام نے رائے مبتدلی بہ پر موقوف والی روایت کو ترجیح دی۔ یعنی خود عورت اور مرد کو زیادہ محسوس ہوتا ہے تو کثیر ہے ورنہ قلیل ہے۔

۱۲۱: بَابُ مَا لِلرَّجُلِ مَنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ

حَائِضًا

پاب: بیوی اگر حائضہ ہو تو مرد کے لئے کہاں تک گنجائش ہے؟

۶۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجُرَّاحِ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْكُرَيْمِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَأْتِرَ فِي فُورٍ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا وَ أَيْكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

۶۳۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم (ازواج) میں کوئی حائضہ ہوتی تو حیض کی شدت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ازار باندھنے کا حکم دے دیتے پھر اس کو اپنے ساتھ لٹا لیتے اور تم میں سے کون ہے جسے اپنے نفس پر اتنا قابو ہو جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر قابو تھا۔ (اسئلے جس میں قابو نہ ہو وہ ایسا بھی نہ کرے مبادا جماع میں مبتلا ہو جائے)۔

۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْتِرَ بِأَزَارٍ ثُمَّ يَبَاشِرُهَا.

۶۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم (ازواج مطہرات) میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی تو نبی ﷺ اسے ازار باندھنے کا حکم دیتے پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشِيرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لِحَافِهِ فَوَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَأَنْسَلْتُ مِنَ اللَّحَافِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفِسْتِ قُلْتُ وَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ مِنَ الْحَيْضَةِ قَالَ ذَلِكَ مَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ قَالَتْ فَأَنْسَلْتُ فَأَصْلَحْتُ مِنْ شَانِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى فَأَدْخُلِي مَعِي فِي اللَّحَافِ قَالَتْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ.

۶۳۷: حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ آپ کے لِحاف میں تھی۔ مجھے وہی محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے یعنی حیض۔ میں جلدی سے لِحاف سے نکل گئی تو رسول اللہ نے فرمایا: تمہیں خون آ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے وہی حیض محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے۔ فرمایا: آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں اللہ نے یہ لکھ دیا ہے۔ اُم سلمہؓ فرماتی ہیں میں جلدی سے گئی اپنے آپ کو درست کیا اور واپس آ گئی تو رسول اللہ نے مجھے فرمایا: میرے ساتھ لِحاف میں آ جاؤ۔ فرماتی ہیں: میں آپ کے ساتھ لِحاف میں ہو گئی۔

۶۳۸: حَدَّثَنَا الْحَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ

۶۳۸: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنی ہمشیرہ) حضرت اُم

مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَأَلْتُهَا كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَيْضَةِ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا فِي فَوْرِهَا أَوَّلَ مَا تَحِيضُ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارًا إِلَى أَنْصَافِ فِجْدَيْهَا ثُمَّ تَضْطَجِعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حیض میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسے رہتی تھی؟ فرمانے لگیں: ہم میں سے ایک حیض کے شروع جوش کی حالت میں آدھی رات تک تہ بند باندھ لیتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ جاتی۔

پاؤں: حائضہ سے صحبت منع ہے

۱۲۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اِئْتَانِ الْحَائِضِ

۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَسَا وَ كَيْعْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمِ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي ذُبْرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ.

۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حائضہ کے پاس جائے یا عورت کے پیچھے کی راہ سے یا کاہن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترے ہوئے (دین) کا انکار کیا۔

☆ خلاصہ الباب: مباشرت کا لغوی معنی جلد کو جلد کے ساتھ مس کرنا اور اصطلاحی معنی ہے: جماع کرنا۔ حائضہ سے جماع تو با اتفاق امت حرام ہے حتیٰ کہ امام نوویؒ نے حیض کی حالت میں جماع حلال سمجھنے والے پر کفر کا حکم لگایا ہے لیکن استمتاع بمافوق الازار یعنی ازار سے اوپر نفع حاصل کرنا بالا جماع جائز ہے اور استمتاع بما تحت الازار یعنی ناف سے نیچے بغیر جماع کے نفع حاصل کرنا جمہور ائمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

پاؤں: جو حائضہ سے صحبت کر بیٹھے اس کا کفارہ

۱۲۳: بَابُ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَتَى حَائِضًا

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يحيى بن سعيد و محمد بن جعفر و ابن أبي عدي عن شعبة عن الحكم عن عبد الحميد عن مقسم عن ابن عباس عن النبي في الذي يأتي امرأته وهي حائض قال يتصدق بدينار أو بنصف دينار.

۶۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے ساتھ بحالت حیض صحبت کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

☆ خلاصہ الباب: امام احمد، امام اسحاق اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کے نزدیک صدقہ کا حکم وجوب پر محمول ہے یعنی قبول تو بہ تصدق کے بغیر ممکن نہیں اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ حیض کی ابتدا میں دینار اور آخردم میں نصف دینار واجب ہوگا۔ جمہور کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے۔ آیت توبہ سے یعنی صرف توبہ اور استغفار کرے یا استحباب پر محمول ہے یعنی صدقہ کرنا مستحب ہے۔

پاؤں: حائضہ کیسے غسل کرے

۱۲۴: بَابُ فِي الْحَائِضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ

۶۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا

۶۴۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُودَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا وَكَانَتْ حَائِضًا أَنْقَضِي شَعْرَكَ وَاغْتَسِلِي قَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ أَنْقَضِي رَأْسَكَ. نہانا۔

☆ خلاصہ الباب اس روایت سے معلوم ہوا کہ حیض کے غسل میں سر کھولنا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ دین کی بات پوچھنے میں شرم نہیں کرنی چاہیے۔ صحابیات بہت شرم اور حیا والی خواتین تھیں لیکن مسائل پوچھنے میں شرم نہیں کرتی تھیں۔

۶۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْجَرٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيضِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءً هَا وَسِدْرَهَا فَتَطْهَرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ أَوْ تَبْلُغُ فِي الطُّهُورِ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ ذَلِكَ شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةَ مُمْسِكَةٍ فَتَطْهَرُ بِهَا قَالَتْ أَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْفَ تَطْهَرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطْهَرِي بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَتْ تَحْفِي ذَلِكَ تَتَّبِعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ قَالَتْ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءً هَا فَتَطْهَرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ أَوْ تَبْلُغُ فِي الطُّهُورِ حَتَّى تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.

۶۳۲: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے رسول اللہؐ سے غسل حیض کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: تم میں ایک پانی اور بیری کے پتے لے اور خوب اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر اچھی طرح ملے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے بدن پر پانی بہائے پھر مشک لگا ہوا چمڑے کا ٹکڑا لے اور اس سے پاکی حاصل کرے۔ اسماءؓ نے کہا: اس سے کیسے پاکی حاصل کرے؟ فرمایا: سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کر لے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ خون کی جگہ پر اس کو پھیر لے اور فرماتی ہیں کہ اسماءؓ نے رسول اللہؐ سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا: تم میں ایک اپنا پانی لے اور خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرے یہاں تک کہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور سر کو ملے تاکہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے پھر باقی بدن پر پانی ڈال لے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں کیا خوب عورتیں ہیں۔ انہیں طبعی حیا دین کی سمجھ اور فقہ حاصل کرنے میں مانع نہ ہوئی۔

باب: حائضہ کے ساتھ کھانا اور اس کے

بچے ہونے کا حکم

۶۳۳: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيْدَةُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فرماتی ہیں

۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَآكَلَةِ الْحَائِضِ

وَسُورُهَا

۶۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ

میں بحالت حیض ہڈی چوستی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہڈی لے لیتے اور وہیں منہ لگاتے جہاں میرامنہ تھا اور پانی پیتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی لے کر وہیں سے پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعْرِقُ الْعِظْمَ وَ أَنَا حَائِضٌ فَيَأْخُذُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ كَانَ فَمِي وَ اشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَأْخُذُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ كَانَ فَمِي وَ أَنَا حَائِضٌ.

۶۳۴: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہودی نہ حائضہ کے ساتھ ایک کمرے میں بیٹھتے اور نہ (اس کے ساتھ) کھاتے پیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور یہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرمائیے وہ گندگی ہے اس لئے عورتوں سے جدا رہو“ حیض میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صحبت کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔

۶۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا لَا يَجْلِسُونَ مَعَ الْحَائِضِ فِي بَيْتٍ وَلَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ [البقرة: ۲۲۲] قُلْ هُوَ أَدَىٰ فَأَعْتَرِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْجِمَاعَ.

پاؤں: حائضہ مسجد میں

۱۲۶: بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي اجْتِنَابِ الْحَائِضِ

نہ جائے

الْمَسْجِدِ

۶۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد کے صحن میں تشریف لائے اور باؤز بلند فرمایا: مسجد حلال نہیں (یعنی ایسی حالت میں مسجد میں آنا) جنبی اور حائضہ کے لئے۔

۶۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَيْنَةَ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ الْهَجْرِيِّ عَنْ مَخْدُوجِ الدَّهْلِيِّ عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَرْحَةَ هَذَا الْمَسْجِدِ فَنَادَىٰ بِأَعْلَىٰ صَوْتِهِ إِنَّ الْمَسْجِدَ لَا يَجِلُّ لِجَنْبٍ وَلَا لِحَائِضٍ.

پاؤں: حائضہ پاک ہونے کے بعد زرد اور

۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَرَىٰ بَعْدَ

خاکی رنگ دیکھے تو

الطَّهْرِ الصُّفْرَةَ وَ الْكُدْرَةَ

۶۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پاکی کے بعد وہ رنگ دیکھے جو اسے شک میں ڈالے (کہ حیض ہے یا نہیں؟) فرمایا یہ ایک رگ یا کئی رگوں کا خون ہے۔ محمد

۶۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ النَّخَوِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَىٰ مَا يُرِيئُهَا بَعْدَ الطَّهْرِ قَالَ إِنَّمَا

ہی عِرْقٌ أَوْ عُرُوقٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى يُرِيدُ بَعْدَ الطُّهْرِ بَعْدَ الْغُسْلِ۔
بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ پاکی کے بعد کا مطلب ہے کہ حیض سے پاک ہو کر غسل کرنے کے بعد۔

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ نَرَى الصُّفْرَةَ وَ الْكُدْرَةَ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّاشِيُّ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَ الْكُدْرَةَ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهَيْبٌ أَوْ لَا هُمَا عِنْدَنَا بَهَذَا۔

پاب: نفاس والی عورت کتنے دن بیٹھے

۱۲۸: بَابُ النَّفْسَاءِ كَمَا تَجْلِسُ

۶۳۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نفاس والی عورت (زیادہ سے زیادہ) چالیس روز بیٹھتی اور چھائیوں کی وجہ سے ہم چہرے پر ورس نامی گھاس کی ماش کرتی تھیں۔

۶۳۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا شَجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَةَ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّفْسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَجْلِسُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَ كُنَّا نَطْلِي وَجُوهَنَا بِالْوَرَسِ مِنَ الْكَلْفِ۔

۶۳۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورت کے لئے چالیس یوم مقرر فرمائے الا یہ کہ وہ اس سے پہلے پاکی دیکھے۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ سَلَامِ بْنِ سَلِيمٍ أَوْ سَلِيمِ شَكَّ أَبُو الْحَسَنِ وَأَظَنَّهُ هُوَ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَّتْ لِلنَّفْسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَلِكَ۔

خلاصہ الباب ☆ لِلنَّفْسَاءِ: صیغہ صفت ہے جس کے معنی نفاس والی عورت۔ مِنَ الْكَلْفِ: کلف ان چھوٹے چھوٹے داغوں کو کہتے ہیں جو چہرے پر غسل نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں یہ سیاہ، سرخ اور کبھی میا لے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ہماری زبان میں اسے چھائیاں کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس روز تک بیٹھنے کی بناء پر چہرے پر چھائیاں پیدا ہو جاتی ہیں انہیں دور کرنے کے لیے ہم ورس کا پودا استعمال کرتے اور اسے چہرے پر ملا کرتے۔ اس پر اجماع ہے کہ نفاس کی اقل مدت مقرر نہیں۔ حتیٰ کہ نفاس کا بالکل نہ آنا بھی ممکن ہے۔ اکثر مدت امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، ابن المبارک، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق کے نزدیک چالیس یوم ہے۔ حدیث باب ان کا استدلال ہے۔

پاب: جو بحالت حیض بیوی سے

۱۲۹: بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ

صحت کر بیٹھا

حَائِضٌ

۶۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ

۶۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا وَقَعَ عَلَىٰ أَمْرَاتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ أَمْرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَّصِقَ بِبَيْضِ دِينَارٍ.

اگر کوئی بحالت حیض بیوی سے صحبت کر بیٹھتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نصف اشرفی صدقہ کرنے کا حکم فرماتے۔

۱۳۰: بَابُ فِي مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ

۶۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَآكَلَهَا.

۶۵۱: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: حائضہ کے ساتھ مل کر کھا سکتے ہو۔

۱۳۱: بَابُ فِي الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ

۶۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَآنَا إِلَىٰ جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَىٰ مِرْطَئِي وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ.

۶۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے میں آپ کے پہلو میں ہوتی میرے اوپر ایک چادر ہوتی اس کا کچھ حصہ آپ پر بھی ہوتا۔

۶۵۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِرْطَ بَعْضُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهَا بَعْضُهُ وَهِيَ حَائِضٌ.

۶۵۳: اُمّ المؤمنین حضرت ميمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی تھا حالانکہ میں حائضہ تھی۔

خلاصہ الباب ☆ حائضہ عورت کا کپڑا پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ بالغلط کی کہ ہر وقت سر ڈھانپنا واجب ہے اور نماز میں سر ڈھانپنے کی زیادہ تاکید ہے بلکہ مردوں کے لیے بھی نماز اور غیر نماز میں سر ڈھانپنا آداب میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب آسودگی اور خوشحالی نصیب ہوئی تو پگڑیاں باندھتے تھے۔ آج کل مردوں نے بھی سرنگے رکھنے شروع کر دیئے۔ یہ وقار کے خلاف ہے اور سنگے سر نماز پڑھنے کی عادت بنا لینا تو آداب نماز کے خلاف ہے۔ سلف صالحین کی پیروی اور تقلید میں بہت خوبی ہے۔

۱۳۲: بَابُ إِذَا حَاضَتِ الْجَارِيَةُ لَمْ تُصَلِّ إِلَّا

بِخِمَارٍ

بِخِمَارٍ

۶۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاجْتَبَأَتْ مَوْلَاةً لَهَا

۶۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کی ایک باندی چھپ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالغ ہو

گئی ہے؟ عرض کیا: جی! آپ نے اپنی پگڑی میں سے پھاڑ کر ان کو دیا اور فرمایا: دو پٹہ کے طور پر استعمال کر لو۔
۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز بغیر دو پٹہ کے قبول نہیں فرماتے۔

بیاب: حائضہ مہندی لگا سکتی ہے

۶۵۶: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حائضہ مہندی لگا سکتی ہے؟ فرمانے لگیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں اور مہندی لگاتی تھیں آپ ہمیں اس سے منع نہ فرماتے تے۔

بیاب: پٹی پر مسح

۶۵۷: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک پہنچا ٹوٹ گیا (توپلستر کروالیا) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس مسئلے کے متعلق) دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پٹی پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

بیاب: لعاب کپڑے کو لگ جائے تو

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور ان کا لعاب بہ کر آپ کو لگ رہا ہے۔

بیاب: برتن میں کلی کرنا

۶۵۹: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس ڈول لایا گیا

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حَاصِثٌ؟ فَقَالَ نَعَمْ فَشَقَّ لَهَا مِنْ عِمَامَتِهِ فَقَالَ اخْتَمِرِي بِهَذَا.

۶۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَأَبُو التَّعَمَّانِ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِحِمَارٍ.

۱۳۳: بَابُ الْحَائِضِ تَحْتَضِبُ

۶۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا حَجَّاجُ ثَنَا زَيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَحْتَضِبُ الْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَحْتَضِبُ فَلَمْ يَكُنْ يَنْهَانَا عَنْهُ.

۱۳۴: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ

۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ الْكَسْرُثُ إِحْدَى زَنْدَى فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنِ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا الدَّبْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَحْوَهُ.

۱۳۵: بَابُ اللَّعَابِ يُصِيبُ الثُّوبَ

۶۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حَامِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَ لَعَابُهُ يَسِيلُ عَلَيْهِ.

۱۳۶: بَابُ الْمَجِّ فِي الْإِنَاءِ

۶۵۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

آپ نے کلی کے لئے اس میں سے پانی لیا اور ڈول میں ہی کلی کی کستوری کی مانند یا اس سے بھی نفیس خوشبو تھی اور ڈول سے باہر ناک نکلی۔

۶۶۰: حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنویں کے ڈول میں کلی کی تھی۔

پاپ: اپنے بھائی کا ستر دیکھنے سے ممانعت

۶۶۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت دوسری عورت کا ستر بھی نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے۔ (یعنی صنف مخالف ہی نہیں صنف مشترک سے بھی احتیاط بہتر صورت لازم ہے۔)

۱۶۲: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر پر نگاہ نہ ڈالی۔

(فی الزوائد لهذا اسناد ضعیف)

☆ خلاصہ الباب اس پر اتفاق ہے کہ ستر یعنی شرمگاہ کا دیکھنا گناہ ہے۔ اس کے علاوہ ران، گھٹنے اور ناف کے دیکھنے میں اختلاف ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ نہ دیکھے اور عورت دوسری عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔

پاپ: جس نے غسل جنابت کر لیا پھر جس

میں کوئی جگہ رہ گئی جہاں پانی نہ لگا وہ کیا کرے

۶۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا پھر ایک خشک نشان دیکھا جہاں پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بال دبائے اور اس (خشک رہ جانے والی) جگہ کو تر کر دیا۔

۶۶۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد

عَنْ مُسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَايِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ آتِي بَدَلُو فَمَضَمَضَ مِنْهُ فَمَجَّ فِيهِ مَسْكَوًا أَوْ أَطِيبَ مِنَ الْمَسْكِ وَأَسْتَشَرَّ حَارِجًا مِنَ الدَّلْوِ.

۶۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ قَدْ عَقَلَ وَجَّهَ مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دَلْوٍ مِنْ بَنِي لَهُمْ.

۱۳۷: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَرَى عَوْرَةَ أَخِيهِ.

۶۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عَثْمَانَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْظُرِ الْمَرْأَةَ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يَنْظُرِ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ.

۶۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ مَوْلَى لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَبُو نَعِيمٍ يَقُولُ عَنْ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ.

☆ خلاصہ الباب اس پر اتفاق ہے کہ ستر یعنی شرمگاہ کا دیکھنا گناہ ہے۔ اس کے علاوہ ران، گھٹنے اور ناف کے دیکھنے میں اختلاف ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ نہ دیکھے اور عورت دوسری عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔

۱۳۸: بَابُ مَنْ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَقِيَ مِنْ جَسَدِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ كَيْفَ يَصْنَعُ

۶۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا مُسْلِمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الرَّحْبِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَرَأَى لُمْعَةً لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَقَالَ بِمُجْمِئِهِ قَبْلُهَا عَلَيْهَا قَالَ اسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ فَعَصَرَ شَعْرَةَ عَلَيْهَا.

۶۶۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُحَمَّدِ

ابْنُ عَبِيدَةَ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ
صَلَّيْتُ الْفَجْرَ ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَرَأَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ
يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتَ مَسَّحْتَ عَلَيْهِ
بِيَدِكَ أَجْزَأَكَ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا
میں نے غسل جنابت کر کے نماز صبح ادا کی پھر دن کی
روشنی ہوئی تو دیکھا کہ ناخن کی بقدر جگہ کو پانی نہیں لگا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہاں اپنا ہاتھ
پھیر دیتے تو تمہارے لئے کافی ہو جاتا۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غسل کرتے وقت جسم کا کوئی حصہ یا جگہ خشک رہ جائے تو دوبارہ غسل
یا وضو کرنا ضروری نہیں، اس خشک جگہ کو دھولینا کافی ہے۔

۱۳۹: بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعًا لَمْ

يُصِبْهُ الْمَاءُ

باب: جس نے وضو کیا اور کچھ جگہ چھوڑ دی

پانی نہ پہنچایا

۶۲۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَا
جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ
وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ مَوْضِعَ الظُّفْرِ لَمْ يَصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ.

۶۲۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی
ﷺ کے پاس وضو کر کے آیا اور اس نے ناخن برابر جگہ
چھوڑ دی جہاں پانی نہیں پہنچایا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سے فرمایا: واپس جاؤ خوب عمدگی سے وضو کرو۔

۶۲۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ ح وَحَدَّثَنَا
ابْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَأَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ
الظُّفْرِ عَلَى قَدَمِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ قَالَ
فَرَجَعَ.

۶۲۶: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ
اس نے وضو کیا اور پاؤں میں ناخن کے برابر جگہ چھوڑ
دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضو اور نماز دہرانے
کا حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ واپس چلا
گیا (اور اس نے وضو کر کے نماز دہرائی)۔

کتاب الصلوة

۱: ابواب مواقیب الصلوة

باب: نماز کے اوقات کا بیان

۶۶۷: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نمازوں کے اوقات کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: آج اور کل ہمارے ساتھ نماز پڑھو جب سورج ڈھلا تو آپ نے بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر آپ نے حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی پھر حکم دیا تو نماز عصر قائم فرمائی حالانکہ سورج بلند سفید اور صاف تھا۔ پھر حکم دیا تو مغرب قائم کی جبکہ سورج چھپا پھر حکم دیا تو عشاء قائم کی جو نبی شفق غائب ہوئی پھر حکم دیا تو فجر اس وقت قائم کی جب فجر طلوع ہوئی۔ دوسرے دن بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان ظہر دی۔ آپ نے ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھی اور خوب ٹھنڈے وقت میں پڑھی پھر عصر پڑھی جبکہ سورج بلند تھا لیکن کل کی بہ نسبت عصر تاخیر سے پڑھی پھر مغرب پڑھی شفق غائب ہونے سے قبل اور عشاء پڑھی رات کا ایک تہائی حصہ گزرنے کے بعد اور فجر پڑھی اور خوب روشنی میں فجر ادا کی۔ پھر فرمایا رسول اللہؐ نے نماز کے اوقات کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا: میں ہوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تمہاری نمازوں کے اوقات وہی ہیں جو تم نے دیکھے۔

۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ أَنبَانَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ تَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّى مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ العَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بِيضَاءٍ نَقِيَّةٍ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ المَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ العِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اليَوْمِ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَذَّنَ الظُّهْرَ فَأَبْرَدَهَا وَ أَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى العَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً آخِرَهَا فَوْقَ الدَّيْ كَانَ فَصَلَّى المَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَ صَلَّى العِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَ صَلَّى الفَجْرَ فَاسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ صَلَوتِكُمْ مَا رَأَيْتُمْ.

خلاصہ الباب ☆ اس بات پر تمام اہل سیر و حدیث متفق ہیں کہ پانچوں نمازوں کی فرضیت لیلۃ الاسراء میں ہوئی البتہ لیلۃ الاسراء کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے کہ وہ کون سے سن میں ہوئی۔ چنانچہ ۵ نبوی سے لے کر ۱۰ نبوی تک مختلف اقوال ہیں۔ جمہور ۵ نبوی کے قائل ہیں۔ پھر اس میں کلام ہوا کہ لیلۃ الاسراء سے پہلے کوئی نماز فرض تھی یا نہیں؟ اکثر علماء کا خیال ہے کہ صلواتِ خمسہ (پانچ نمازوں) سے پہلے کوئی نماز فرض نہ تھی لیکن امام شافعی فرماتے ہیں کہ نماز تہجد اس سے پہلے

کہ آپ نے نماز ظہر ایسے وقت میں پڑھی جبکہ ٹیلوں کا سایہ ایک مثل ہو گیا۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس معاملہ میں صحیح یہی ہے کہ مابین اٹھنیں کا وقت مشترک بین الظہر والعصر ہے اور معذورین اور مسافروں کے لیے خاص طور پر اس وقت میں دونوں نمازیں جائز ہیں۔

۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمَصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى مِيَابِرِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْرَجَ عُمَرُ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَعْلَمَ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

۶۶۸: حضرت ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کی چادر پر بیٹھے ہوئے تھے جب وہ مدینہ کے امیر تھے۔ انکے ساتھ عروہ بن زبیر (مشہور فقیہ تابعی) بھی تھے تو عمر بن عبدالعزیز نے عصر ذرا تاخیر سے ادا کی تو عروہ نے ان سے کہا: سنو! جبریل تشریف لائے اور رسول اللہ کے آگے نماز پڑھی (امامت کرائی)۔ تو عمر نے ان سے کہا: عروہ! سوچو کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ابو مسعود کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ جبریل تشریف لائے انہوں نے میری امامت کی میں نے انکے ساتھ (انکی اقتداء

میں) نماز ادا کی پھر نماز ادا کی پھر نماز ادا کی پھر نماز ادا کی اپنی انگلی سے پانچوں نمازیں شمار کیں۔

خلاصہ الباب ☆ یہاں سے نماز کے اوقات مستحبہ کا بیان ہے۔ موافقت مستحبہ کے بارے میں امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ ہر نماز میں تعجیل (جلدی پڑھنا) افضل ہے سوائے عشاء کے۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر نماز میں تاخیر افضل ہے سوائے مغرب کے۔ غلَس کے لغوی معنی ظلمۃ اللیل کے ہیں اور اس کا اطلاق اُس اندھیرے پر ہوتا ہے جو طلوع فجر کے بعد کچھ دیر تک چھایا رہتا ہے۔ یہاں وہی اندھیرا مراد ہے۔ اس حدیث سے استدلال کر کے امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ یہ فرماتے ہیں کہ فجر میں تغلیس افضل ہے لیکن حنفیہ اور مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ فجر میں اسفار افضل ہے البتہ امام محمد سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ غلَس میں ابتداء کر کے اسفار میں ختم کرنا افضل ہے اور اس روایت کو امام طحاوی نے اختیار کیا ہے۔ حدیث باب کا جواب حنفیہ کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ درحقیقت لفظ ”من الغلس“ حضرت عائشہ کا لفظ نہیں بلکہ ان کا قول: ”ما یعرفن“ پر ختم ہو گیا اور ان کا منشاء یہ تھا کہ عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی آتی تھیں۔ اس لیے انہیں کوئی پہچانتا نہیں تھا۔ کسی نے یہ سمجھا کہ نہ پہچاننے کا سبب اندھیرا تھا اس لیے ”من الغلس“ کا لفظ بڑھا دیا۔ گویا یہ اداج من الراوی ہے۔ اس کی دلیل حدیث باب بھی ہے اور امام طحاوی نے یہ روایت بھی بغیر لفظ میں الغلس کے نقل کی ہے۔ حنفیہ کے دلائل میں سے حدیث باب ۲۷۲ ہے اور نسائی کی روایت بسند صحیح ان الفاظ سے مروی ہے: ((ما سفرتم بالصبح فانہ اعظم للاجر)) اور ابن حبان سے اس طرح روایت کیا ہے: اصبحوا بالصبح فانکم کما اصبحتم بالصبح کان اعظم لاجورکم۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ جتنا زیادہ اسفار کرو گے اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا حالانکہ فجر کا واضح ہونا ایک مرتبہ ہو جائے تو اس کے بعد اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ (۲) صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ سلمیٰ کی ایک طویل روایت ہے جس

میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ((وکان یسفل من صلوٰۃ الفداۃ حین یعرف الرجل جلیسہ۔ مطلب یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے کو پہچانتا تھا۔ واضح رہے کہ مسجد نبوی کی دیواریں چھوٹی تھیں اور چھت نیچی تھی لہذا اس کے اندر ہم نشین کو پہچانا اسی وقت ممکن تھا جب باہر اسفار ہو چکا ہو۔ ۳) مجہ طرانی، کامل ابن عدی، مصنف علیہ الرزاق، مستدرک حاکم وغیرہ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نور بصلوٰۃ الصبح حتی یعرف القوم مواقع نبلمہم من الاسفار اے بلال صبح کی نماز میں روشنی کر۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے تیروں کے گرنے کی جگہیں دیکھ لیں، روشنی کی وجہ سے۔ ۴) شیخین نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت کی تخریج کی ہے جسے ابو داؤد نے ذکر کیا ہے۔ اس میں لفظ قبل وقتہا ہے، جس سے باتفاق معتاد وقت سے قبل مراد ہے۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ مزدلفہ کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز غلص ادا کی تھی۔ حضرت ابن مسعود اس کو وقت سے پہلے قرار دے رہے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت اسفار میں نماز پڑھنے کی تھی۔ حنفیہ کی وجہ تریح یہ بھی ہے کہ اُن کے متدلات قولی بھی ہیں اور فعلی بھی۔ بخلاف شوافع کے متدلات کے کہ وہ صرف فعلی ہیں جبکہ قولی حدیث راجح ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اسفار اور تغلیس کے باب میں تعارض حدیث کے رفع کا ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ اسفار افضل ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قولی روایت میں جو حضرت رافع سے مروی ہے کہ اس کا حکم دیا ہے لیکن عملاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلص میں بھی بکثرت نماز پڑھی ہے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ تقریباً تمام صحابہ نماز تہجد کے عادی تھے اور جہاں تہجد پڑھنے والوں کی اتنی کثرت ہو وہاں اُن کی سہولت کی خاطر تغلیس ہی بہتر ہے جیسا کہ خود حنفیہ کے نزدیک رمضان میں تغلیس بہتر ہے۔

۲: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

پاب: نماز فجر کا وقت

- ۶۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَىٰ أَهْلِهِنَّ فَلَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ تَعْنِي مِنَ الْغُلَسِ.
- ۶۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اہل ایمان عورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتیں پھر اپنے گھروں کو واپس آتیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی ہمیں پہچان نہ سکتا۔
- ۶۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ تَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَلَا عَمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [الإسراء: ۷۸] قَالَ تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.
- ۶۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت: ”اور فجر کا قرآن بلاشبہ فجر کے قرآن میں حاضر ہوتے ہیں“۔ (الإسراء: ۷۸) کی تفسیر میں نقل کیا کہ دن اور رات کے فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں۔
- ۶۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ تَنَا الْوَلِيدُ
- ۶۷۱: حضرت مغیث بن سہمی فرماتے ہیں کہ میں نے

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ اندھیرے میں نماز صبح ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے حضرت ابن عمرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یہ کیسی نماز ہے؟ فرمانے لگے: یہ ویسی ہی نماز ہے جیسی ہم رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ و عمرؓ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو عثمانؓ نے روشنی میں پڑھنا شروع کی۔

بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا نَهْيُكُ بْنُ يَرْبُوعِ الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا مُعِيْثُ بْنُ سُمَيٍّ قَالَ صَلَّى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الصُّبْحَ بَعْلَسَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلْتُ عَلَى ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هَذِهِ صَلَاتُنَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا طُعنَ عَمْرُ اسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ.

۶۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز روشنی میں ادا کیا کرو کیونکہ اس سے تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

۶۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ قَتَادَةَ وَجَدَهُ بَدْرِيٌّ يُخْبِرُ عَنْ مَحْمُورِ بْنِ لُبَيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لِلْآجِرِ أَوْ لِآجِرِكُمْ.

باب: نمازِ ظہر کا وقت

۳: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۶۷۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَخَصَتِ الشَّمْسُ.

۶۷۴: حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی نماز جسے تم ظہر کہتے ہو اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْهَجِيرِ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الظُّهْرَ إِذَا دَخَصَتِ الشَّمْسُ.

۶۷۵: حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ریت کی گرمی کی شکایت کی۔ آپ نے اس شکایت کا لحاظ نہ فرمایا۔

۶۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبِ الْعَبْدِيِّ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكُوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا عَوْفٌ نَحْوَهُ.

۶۷۶: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے لیکن اس کی سند میں مالک طائی غیر معروف ہے اور معاویہ میں ضعف ہے۔

۶۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ حِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ شَكُوْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا. (فی اسنادہ مقال مالک الطائی لا يعرف و معاویہ فیہ لین)

۴: بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي

شِدَّةِ الْحَرِّ

۶۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ تَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ تَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

(فی الزوائد: اسنادہ صحیح)

۶۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۸۰: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُتَنَصِّرِ الْوَاسِطِيُّ تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ بِيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ بِالْحَاجِرَةِ فَقَالَ لَنَا أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ.

بَابُ: سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا

(یعنی ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا)

۶۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی تیزی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی میں شدت آجائے تو ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۷۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۸۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر دوپہر کو ادا کرتے تھے۔ آپ نے ہمیں فرمایا نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے امام شافعی استحباب تعجیل ظہر کے قائل ہیں۔ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک سردی میں تعجیل اور گرمی میں تاخیر افضل ہے۔ حنفیہ کے نزدیک احادیث باب سردی کے زمانہ پر محمول ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سردی کے زمانہ میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنی چاہیے اور از روئے مذکورہ احادیث مبارکہ کے گرمی کے زمانہ میں تاخیر افضل ہے۔ بخاری اور ترمذی کی حدیث کی بناء پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب سردی کا زمانہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی پڑھتے اور جب گرمی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔ یہ روایت صحیح اور صریح سے

اور اس سے تمام روایات میں اچھی طرح تطبیق ہو جاتی ہے۔ امام بخاری نے اس مفہوم کی متعدد روایات اپنی صحیح بخاری میں نقل کی ہیں۔ واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ سفر و حضر دونوں میں تاخیر کی تھی۔

باب: نماز عصر کا وقت

۵: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۶۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيْثُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبَ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

۶۸۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے جبکہ سورج بلند اور روشن ہوتا پھر جانے والا عوالی تک چلا جاتا پھر بھی سورج بلند ہوتا۔

☆ خلاصہ الباب لم يظهرها الفناء من حجز: يظهر، ظہر سے نکلا ہے۔ باب فتح سے اس کے معنی ہیں پشت پر چڑھنا۔ مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت عصر کی نماز پڑھی جبکہ دھوپ حضرت عائشہ کے حجرہ کے فرش پر تھی اور حجرہ پر نہیں چڑھی تھی۔ اس حدیث کو شافعیہ عصر کی نماز جلدی پڑھنے پر بطور تائید کے پیش کرتے ہیں لیکن اگر اس پر غور کیا جائے تو اس سے استدلال تام نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ لفظ حجرہ ایسی عمارت کو کہتے ہیں جس پر چھت نہ ہو اور کبھی کبھی چھت والی عمارت کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں دونوں احتمال ہیں اگر چھت والا کمرہ مراد ہو تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں دھوپ کے اندر آنے کا راستہ صرف دروازہ ہی ہو سکتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے کا دروازہ مغرب میں تھا لیکن چونکہ چھت نیچی تھی اور دروازہ چھوٹا تھا اس لیے اس میں دھوپ اسی وقت اندر آ سکتی ہے جبکہ سورج مغرب کی طرف کافی نیچے آ چکا ہو۔ لہذا یہ حدیث حنیفہ کے مسلک کے مطابق تاخیر عصر کی دلیل ہوئی نہ کہ تعجیل کی۔ اگر اس سے عمارت بغیر چھت کے مراد لی جائے جیسا کہ علامہ سمودی نے وفاء الوفاء باخبار رد المصطفیٰ فرمایا کہ اس حدیث میں حجرہ سے مراد چھت کے بغیر عمارت ہے۔ اس صورت میں دھوپ کے حجرہ میں آنے کا راستہ چھت کی طرف سے ہوگا لیکن چونکہ دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے سورج بہت دیر تک حجرہ کے اوپر رہتا تھا اور دھوپ کا دیوار پر چڑھنا بالکل آخری وقت ہی ہوتا تھا۔ اس لیے اس سے تعجیل پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ تاخیر عصر کے استحباب پر حنیفہ کی دلیل حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور مسند احمد میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس سے تاخیر عصر کا استحباب معلوم ہوا۔ احناف کی اور دلیل معجم طبرانی میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کا اثر ہے کہ وہ نماز عصر تاخیر سے پڑھتے تھے۔

۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سفيان بن عيينة عن الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِهَا الْفَيْءُ نَعْدُ.

۶۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی جبکہ دھوپ میرے حجرے میں تھی ابھی سایہ حجرے کے اوپر نہیں چڑھا تھا۔

باب: نماز عصر کی نگہداشت

۶: بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ

۶۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثنا حماد بن زيد عن عاصم بن بهدلة عن زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عن علي بن أبي طالب

۶۸۴: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ

خندق کے روز فرمایا: اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھردے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روک رکھا۔

۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کے گھر والے اور مال ہلاک کر دیا گیا۔

۶۸۶: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جنگ خندق میں) مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے روک رکھا حتیٰ کہ سورج چھپ گیا تو آپ نے فرمایا انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روکا اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى.

۶۸۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

۶۸۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَتَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَسَّ الْمَشْرِكُونَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ حَسْبُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا.

خلاصہ الباب ☆ نماز عصر صلوة الوسطی ہے اور صلوة الوسطی کے بارہ میں قرآن کریم میں بہت تاکید ہے۔ نماز کا ضائع کرنا بال بچوں کی وجہ سے یا مال و دولت کے لالچ سے ہوتا ہے گویا کہ سارا مال اور اہل و عیال ختم ہو گئے ہیں۔

۷: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

پاب: نماز مغرب کا وقت

۶۸۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مغرب پڑھتے پھر ہم میں سے کوئی واپس آتا تو وہ اپنے تیر گرنے کے مقام کو دیکھ لیتا۔ (یعنی اندھیرا اتنا کم چھایا ہوتا)۔

۶۸۸: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج پردے کے پیچھے چھپ جاتا۔

۶۸۹: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے

۶۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ تَنَا أَبُو النَّجَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَ إِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ نَبْلِهِ.

حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الرَّغْفَرِيُّ تَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَحْوَهُ. ۶۸۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنِ كَاسِبٍ تَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

۶۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَّنَا

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک مسلسل فطرت پر قائم رہے گی جب تک نماز مغرب کو اتنا مؤخر نہ کرے کہ ستارے گھنے ہو جائیں۔

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ فرماتے سنا کہ بغداد میں اہل فن حضرات کو اس حدیث میں اضطراب ہوا تو میں اور ابو بکر اعین عوام بن عباد بن عوام کے پاس گئے انہوں نے ہمیں اپنے والد کی بیاض دکھائی اس میں بھی یہ حدیث تھی۔

باب: نماز عشاء کا وقت

۶۹۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو عشاء تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔

۶۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نماز عشاء کو تہائی رات تک یا آدھی رات تک مؤخر کرتا۔

۶۹۲: حضرت انس بن مالک سے پوچھا گیا کہ کیا نبیؐ نے انگشتری پہنی؟ فرمایا جی۔ آپ نے نصف شب کے قریب تک نماز عشاء مؤخر فرمائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف چہرہ کیا اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے انتظار میں رہے مسلسل نماز ہی میں رہے حضرت انس فرماتے ہیں کہ (اس وقت) آپ کی انگشتری کی چمک اب بھی گویا میری نگاہوں کے سامنے ہے۔

۶۹۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی پھر باہر تشریف نہ لائے حتیٰ کہ (تقریباً) آدھی رات گزر گئی

عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاِخْتَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ اُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ بَعْدَاز فَذَهَبْتُ اَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ الْاَعْيُنُ اِلَى الْعَوَّامِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ فَاَخْرَجَ اِلَيْنَا اَصْلَ اَيْهِ فَاِذَا الْحَدِيثُ فِيهِ.

۸: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۶۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ لَا اَشَقُّ عَنْ اُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَاخِيرِ الْعِشَاءِ.

۶۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى اُمَّتِي لَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ.

۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتِمًا قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَى قَرِيبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَ نَامُوْا وَ اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مَا تَنْتَظِرْتُمْ الصَّلَاةَ قَالَ اَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانِي اَنْظُرُ اِلَى وَ بَيْصِ خَاتِمِهِ.

۶۹۳: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ

حَتَّىٰ ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلَّىٰ بِهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَ أَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظِرْتُمْ الصَّلَاةَ وَ لَوْلَا الضَّعِيفُ وَ السَّقِيمُ أَحْبَبْتُ أَنْ أُؤَخَّرَ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ.

پھر تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم مسلسل نماز ہی میں رہے۔ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے اور اگر (تم میں) ناتواں اور بیمار نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ نصف شب تک نماز مؤخر کروں۔

۹: بَابُ مِيقَاتِ الصَّلَاةِ فِي الْغَيْمِ

۶۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا نَسْنَا الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ قَالَتْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فِي غَزْوَةٍ فَقَالَ بَكْرُوا بِالصَّلَاةِ فِي الْيَوْمِ الْغَيْمِ فَإِنَّهُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ.

۶۹۴: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابر کے دن نماز میں جلدی کرو کیونکہ جس کی عصر کی نماز رہ گئی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

☆ خلاصۃ الباب حنفیہ حضرات کہتے ہیں کہ عشاء کی تاخیر ثلاث لیل تک افضل ہے۔ یہ رات کا حصہ اول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا انتظار کرنے والے کو یا نماز ہی میں ہیں۔ نماز کا انتظار بہت فضیلت والا ہے اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

۱۰: بَابُ مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ

أَوْ نَسِيَهَا

پاؤ: نیند کی وجہ سے یا بھولے سے جس کی نماز رہ گئی؟

۶۹۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَغْفُلُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَرُقُّدُ عَنْهَا قَالَ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا.

۶۹۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اُس مرد کے متعلق جس کی نماز بھولے سے یا سوتے رہنے کی وجہ سے چھوٹ جائے؟ فرمایا: جب یاد آئے (یا بیدار ہو) تو پڑھ لے۔

☆ خلاصۃ الباب اس مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ کا مسلک یہ ہے کہ قضاء نماز ٹھیک اُس وقت پڑھنا ضروری ہے جب آدمی

نیند سے بیدار ہو یا اسے یاد آئے۔ یہاں تک کہ طلوع وغروب اور استواء کے اوقات مکروہ میں بھی یہ حضرات ان احادیث کو جن میں اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس عموم سے مخصوص مانتے ہیں۔ ان کے برخلاف حنفیہ کے نزدیک قضاء کا وجوب موسع ہوتا ہے۔ یعنی یاد آنے اور جاگنے کے بعد کسی بھی وقت نماز پڑھی جاسکتی ہے لہذا اوقات مکروہہ میں اس کی ادائیگی درست نہیں۔ حنفیہ احادیث ((النہی عن الصلوٰۃ فی الاوقات المکروہہ)) یعنی اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث باب کوان احادیث سے تخصص مانتے ہیں۔ حنفیہ کی وجہ ترجیح یہ ہیں: (۱) حدیث باب کوان تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ التعویس کے واقعہ میں بیان فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث تعریس اس واقعہ میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ اس میں یہ تصریح موجود ہے کہ آپ ﷺ

بیدار ہوتے ہی وہاں نماز پڑھنے کے بجائے وہاں سے سفر کر کے کچھ آگے تشریف لے گئے اور وہاں نماز ادا فرمائی جبکہ سورج کافی بلند ہو چکا تھا۔ ۲) احادیث النہی عن الصلوٰۃ فی الاوقات المکروہۃ معنًا متواتر ہیں اور ان اوقات میں ہر قسم کی نماز کو ناجائز قرار دیا گیا ہے اور اس عدم جواز کے عموم میں قضاء نماز میں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ ۳) خود امام شافعیؒ حدیث باب کے الفاظ ((يُصَلِّيْهَا اِذَا ذَكَرَهَا)) کے عموم پر عمل نہیں کرتے کیونکہ ان کے نزدیک بعض صورتوں میں نماز کو مؤخر کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی عورت کو ایسے وقت نماز یاد آئی جبکہ وہ حائضہ تھی تو امام شافعیؒ کے نزدیک اس عورت کے لیے پاک ہونے تک نماز کی تاخیر ضروری ہے۔ گویا اس مقام پر امام شافعیؒ بھی اس حدیث کو مخصوص کرنے پر مجبور ہیں اور جب ایک جگہ عموم ختم ہو گیا تو اوقات مکروہہ میں بھی اس کی تخصیص میں کیا حرج ہے۔ حضرت علامہ گنگوہیؒ نے فرمایا کہ حدیث باب اداء نماز کے بیان میں نص ہے اور وقت کے بیان میں ظاہر ہے اور وہ احادیث جن میں یہ ہے کہ اوقات مکروہہ میں نماز نہ پڑھو وہ وقت کے بیان میں نص ہیں اور نص اور ظاہر کے تعارض کے وقت نص کو مقدم کیا جاتا ہے۔

۶۹۶: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا.

۶۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے تو پڑھ لے۔

۶۹۷: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ قَفَلًا مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَسَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكُرَى عَرَسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ائْتِنَا اللَّيْلَ فَصَلَّى بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَدَّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَدَّ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رِجْلَيْهِ مَوَاجَهَ الْفَجْرِ فَعَلَبَتْ بِلَالًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَبِدٌّ إِلَى رِجْلَيْهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبْتُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَهُمْ اسْتَيْقَظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ

۶۹۷: نرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو رات بھر چلتے رہے۔ جب آپؐ کو اونگھ آنے لگی تو اتر پڑے اور بلالؓ سے کہا: ہمارے لئے تم رات کا خیال رکھو۔ بلالؓ نے جتنا مقدر میں تھا، نفل ادا کئے اور رسول اللہؐ اور آپ کے ساتھی سو گئے۔ جب فجر قریب ہوئی تو بلالؓ نے اپنی اونٹنی کے ساتھ ٹیک لگا دی فجر (مشرق) کی طرف منہ کر کے۔ پس بلالؓ پر اسی اونٹنی پر ٹیک کی حالت میں نیند غالب آگئی نہ ان کی آنکھ کھلی نہ کسی اور صحابی کی۔ یہاں تک کہ ان کو دھوپ محسوس ہوئی تو سب سے پہلے نبیؐ جاگے اور گھبرا کر فرمایا: ارے بلال! (یہ کیا ہوا؟) بلالؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! اے اللہ کے رسول! میری جان کو اسی نے روکے رکھا جس نے آپؐ کی جان کو روکے رکھا۔ آپؐ نے فرمایا: اونٹوں کو چلاؤ لوگوں نے تھوڑی دور تک اپنے اونٹوں

کو چلایا (آپ اس جگہ سے چلے گئے کیونکہ وہاں شیطان تھا جیسے دوسری روایت میں ہے) پھر آپ نے وضو کیا اور بلا ل کو حکم دیا انہوں نے نماز کی تکبیر کہی آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا: جو شخص نماز کو بھول جائے تو جب اس کو یاد آئے پڑھ لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قائم کر نماز کو میری یاد کی خاطر اور ابن شہاب اس آیت کو یوں پڑھتے: وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرِی.

تَعَالَى عَنْهُ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ يَا بِي أَنْتَ وَأَمْسَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِفْتَادُوا فَاغْتَادُوا رَوَّاحِلَهُمْ شَيْنًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِالْأَلَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي قَالَ وَكَانَ بِنُ شَهَابٍ يَقْرَأُ وَهَا لِلذِّكْرِی.

۶۹۸: حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نیند میں کوتاہی کا ذکر کیا۔ کہا سوتے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو رسول اللہ نے فرمایا: سوتے میں کچھ کوتاہی نہیں کوتاہی تو جاگتے میں ہے۔ اسلئے جب ہم میں سے کوئی بھی نماز بھول سے چھوڑ دے یا نیند میں چھوٹ جائے تو جب یاد آئے تو اس وقت پڑھ لے اور آئندہ وقت پر نماز پڑھے۔ ابو قتادہ کے شاگرد عبد اللہ رباح کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ عمران بن حصین نے سنا تو فرمایا: اے جوان! سوچ کر حدیث بیان کرنا کیونکہ اس واقعہ میں میں رسول اللہ کے ساتھ تھا۔ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس میں سے کسی بات کی بھی تردید نہ فرمائی۔

۶۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا تَفْرِيطَهُمْ فِي النَّوْمِ فَقَالَ نَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقِظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَبَوَّغْتَهَا مِنَ الْعَدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِيَّاحٍ فَسَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآنَا أَحَدْتُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ يَا فَتَى أَنْظِرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي شَاهِدٌ لِلْحَدِيثِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا أَنْكَرَ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْنًا.

پاب: عذر اور مجبوری میں نماز کا وقت

۱۱: بَابُ وَقْتِ الصَّلَاةِ فِي الْعُذْرِ وَالضَّرُورَةِ

۶۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے غروب شمس سے قبل عصر کی ایک رکعت کا بھی موقع مل گیا تو اس کو عصر مل گئی اور جسے طلوع شمس سے قبل صبح کی ایک رکعت بھی مل گئی تو (وہ ایسے ہی ہے کہ گویا) اس کو صبح کی نماز مل گئی۔

۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّازِيُّ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا وَمَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا.

۷۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

۷۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ

يُحْيِي الْمَضْرِبَانِ قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ
الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا وَمَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ
أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو طلوع فجر سے قبل صبح کی ایک رکعت مل گئی تو اس کو صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروب شمس سے قبل عصر کی ایک رکعت مل گئی تو (گویا ایسے شخص کو بھی) نماز عصر مل گئی۔

حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا مَعْمَرُ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کے ایک جزء پر اتفاق ہے یعنی اگر نماز عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ جزء اول میں احناف اور ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہیں۔ حنفیہ حضرات فجر اور عصر میں تفریق کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی طرف سے ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حدیث باب ان احادیث کے ساتھ معارض ہے جن میں سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کی ممانعت وارد ہوئی ہے لہذا قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ فجر کی نماز فاسد اور عصر کی نماز درست ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت فجر میں کوئی وقت ناقص نہیں بلکہ پورا وقت کامل ہے لہذا جو آخر وقت میں نماز شروع کر رہا ہے۔ اس پر وجوب کامل ہوا لیکن سورج کے حائل ہونے کی وجہ سے ادائیگی ناقص ہوئی اور وجوب کامل کی وجہ سے ادائیگی ناقص ہو تو مفسد نماز ہے واللہ اعلم۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

پا پ: عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد

باتیں کرنا منع ہے

وَعَنِ الْحَدِيثِ بَعْدَهَا

۴۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا ثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ
سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخَّرَ الْعِشَاءُ وَكَانَ يُكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا
وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا.

۴۰۱: حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا پسند تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسند فرماتے تھے۔

۴۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَامَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا سَمَرَ بَعْدَهَا.

۴۰۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سوئے نہ عشاء کے بعد باتیں کیں۔ (یعنی یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا)۔

۴۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِنُ

۴۰۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَبِيبٌ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْدَرِ قَالُوا إِنَّا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا
عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
جَذَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ يَعْنِي زَجْرَنَا. فرمایا۔

☆ خلاصہ الباب بعض حضرات نے اس کے ظاہر سے استدلال کر کے نمازِ عشاء سے قبل سونے کو مطلق مکروہ کہا ہے لیکن مسلک مختار یہ ہے کہ اگر نمازِ عشاء کے وقت اٹھنے کا یقین ہو یا کسی شخص کو اٹھانے پر مقرر کر دیا ہو مکروہ نہیں حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دونوں طرح منقول ہے یعنی سونا بھی اور سونے کی کراہت بھی اور ”سمر“ دراصل چاندی کو کہتے ہیں پھر چونکہ اہل عرب کے یہاں چاندنی راتوں میں قصے کہانیاں لکھنے کا دستور تھا اس لیے اس کا اطلاق کہانیاں کہنے پر مروج لگا۔ ان احادیث میں نمازِ عشاء کے بعد قصے کہانیوں میں مشغول ہونے سے منع کیا گیا لیکن ترمذی شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نمازِ عشاء کے بعد کلام کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ بعد عشاء کی گفتگو کسی صحیح دینی غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے بشرطیکہ اس کا ظن غالب ہو کہ رات کو جاگنے سے نمازِ فجر پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس پر محمول ہے۔

۱۳ : بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَالَ صَلَاةُ الْعَتَمَةِ

۴۰۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا
شَقِيقَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ
الْأَغْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ فَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَ إِنَّهُمْ لَيُعْتَمُونَ
بِالْأَيْلِ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تمہاری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں اس کا نام عشاء ہے اور وہ اندھیرے میں اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں۔

☆ خلاصہ الباب رات کے اندھیرے میں اونٹنی کا دودھ دوہنا اعتمام کہلاتا ہے۔ اس زمانہ میں دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کو عتمہ کہنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ ہماری اتنی بڑی فضیلت والی نماز عشاء کو عتمہ کہتے ہو۔ بخل کی وجہ سے اندھیرے میں اونٹنی کا دودھ نکالنا تو بہت بری عادت ہے۔ عشاء کی نماز سے اس کو کیا مناسبت ہے۔

۴۰۵ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا الْمُعْبِرَةُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُسَيْنٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَغْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ زَادَ ابْنُ
حَرْمَلَةَ فَإِنَّهَا هِيَ الْعِشَاءُ وَ إِنَّمَا يَقُولُونَ الْعَتَمَةَ لِاعْتِمَائِهِمْ بِالْأَيْلِ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں ایک روایت میں ہے یہ بھی فرمایا کہ اس کا نام عشاء ہی ہے اور دیہاتی عتمہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ تاریکی میں اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں۔

وَهُوَ يُنَادِي بِهَا قَالَ فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالصَّوْتِ جَاؤَ اور بلال اذان دے کیونکہ اس کی آواز تم سے بلند ہے۔
فَخَرَجَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ كہتے ہیں میں بلال کے ساتھ مسجد گیا، میں ان کو سکھاتا جاتا اور
لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ فَأَخْبَرَنِي وہ پکارتے جاتے کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے یہ آواز سنی تو
أَبُو بَكْرٍ الْحَكَمِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ فِي آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! بخدا میں نے بھی ایسا
ذَلِكَ: ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا۔

امام ابن ماجہ کے استاذ ابو عبید کہتے ہیں مجھے
ابو بکر حکمی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاریؓ نے اس
بارے میں یہ اشعار کہے: ”میں بزرگی اور احسان کرنے
والے اللہ کی حمد و تعریف کرتا ہوں اور بہت تعریف اذان
سکھانے پر جب خوشخبری دینے والا فرشتہ اللہ کی جانب سے
میرے پاس اذان لایا۔ میرے نزدیک کیسا عزت والا
خوشخبری سنانے والا ہے۔ تین رات مسلسل میرے پاس آیا
اور جب بھی آیا میری عزت اور وقار میں اضافہ کر گیا۔

أَحْمَدُ اللَّهِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
حَمْدًا عَلَى الْأَذَانِ كَثِيرًا
إِذَا آتَانِي بِهِزَ الْبَشِيرِ مِنَ اللَّهِ
فَاكْرَمَ بِهِ لَدَيْ بَشِيرًا
فِي لَيْالٍ وَالْيَ بَهِنَّ ثَلَاثَ
كُلَّمَا جَاءَ أَدْفِي تَوْقِيرًا.

خلاصۃ الباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے اور نماز
باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد بنائی گئی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ جماعت کا وقت قریب ہونے کی عام اطلاع کے لیے
اعلان کا کوئی خاص طریقہ اختیار کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں صحابہ کرامؓ سے بھی مشورہ فرمایا، کسی
نے کہا کہ اس کے لیے بطور علامت کوئی خاص جھنڈا بلند کیا جائے، کسی نے رائے دی کہ کسی بلند جگہ آگ روشن کر دی جائے
کرے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ جس طرح یہودیوں کے عبادت خانوں میں زنگھیا ایک قسم کا بھونپنا بجایا جاتا ہے۔ اسی طرح
ہم بھی نماز کے اعلان اور بلاؤے کے لیے زنگھیا بجایا کریں۔ کسی نے انصاریؓ والے ناقوس کی تجویز پیش کی لیکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے کسی بات پر بھی اطمینان نہیں ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں متفکر رہے۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کی اس فکر مندی نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی متفکر کر دیا۔ ان میں سے ایک انصاری صحابی حضرت
عبد اللہ بن زید بن عبد اللہ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو متفکر دیکھ کر بہت ہی فکر مند اور بے چین ہو گئے تھے۔ اسی رات
خواب دیکھا جس کی تفصیل احادیث باب سے معلوم ہو رہی ہیں۔ اس خواب میں انہیں اذان اور اقامت کی تلقین ہوئی،
انہوں نے صبح سویرے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ یہ روایا حق ہے۔ یعنی یہ خواب منجانب اللہ ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا تو اس لیے
فرمائی کہ ان صحابی کے خواب بیان کرنے سے پہلے ہی خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس بارہ میں وحی آچکی تھی یا خواب
سننے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ بات ڈالی بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
صحابی عبد اللہ بن زیدؓ سے فرمایا کہ تم بلال کو اذان کے ان کلمات کی تلقین کر دو۔ ان کی آواز زیادہ بلند ہے وہ ہر نماز کے

لیے اسی طرح اذان دیا کریں۔ فسمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلوة خرج الى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو الفاظ اذان کی مشروعیت کا علم اُس وقت ہوا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی لیکن ابوداؤد وغیرہ کی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت حضرت عبد اللہ بن زید اپنا خواب سنا رہے تھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بذات خود وہاں موجود تھے۔ ان مختلف روایات کی وجہ سے جو اُلجھن پیدا ہوتی ہے اسے اس طرح رفع کیا جاسکتا ہے کہ درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خواب حضرت عبد اللہ بن زید سے بھی بیس دن قبل دیکھ لیا تھا لیکن وہ اس خواب کو بھول گئے تھے پھر جب حضرت عبد اللہ بن زید نے خواب سنایا تو اس وقت انہیں اپنا خواب یاد آیا لیکن وہ بتقاضاے حیاء خاموش رہے کیونکہ حضرت عبد اللہ سبقت کر چکے تھے (اور غالباً اپنے گھر تشریف لے گئے) بعد میں جب حضرت بلال نے اذان دی تو اس وقت انہوں نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! تم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں اس طرح تمام روایات میں تطبیق ہو سکتی ہے۔

۷۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ نَنَا
أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشَارَ النَّاسَ لِمَا
يُهْمُهُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا وَالْبُوقَ فَكَرِهَهُ مِنْ أَجْلِ الْيَهُودِ
ثُمَّ ذَكَرُوا وَالنَّافُوسَ فَكَرِهَهُ مِنْ أَجْلِ النَّصَارَى فَأَرَى الْبَدَاءَ
تِلْكَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ فَطَرَقَ الْأَنْصَارِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلًا فَأَمَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا بِهِ فَأَذَّنَ قَالَ
الزُّهْرِيُّ وَزَادَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي نِدَاءِ صَلَاةِ
الْعِدَاةِ الصَّلَاةِ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَرَأَيْتَ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلَكِنَّهُ
سَبَقَنِي

۷۰۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا اس چیز کے متعلق جو لوگوں کو نماز کی طرف متوجہ کرے۔ لوگوں نے بوق (نرسنگا) کا تذکرہ کیا آپؐ نے یہود کی (مشابہت کی) وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر ناقوس کا ذکر کیا آپؐ نے نصاریٰ کی (مشابہت) کی وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر اسی رات ایک انصاری مرد جن کا نام عبد اللہ بن زید ہے اور حضرت عمرؓ کو اذان دکھائی گئی تو انصاری رات ہی میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہؐ نے بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی۔

زہریؒ فرماتے ہیں کہ بلالؓ نے اذان فجر میں الصلوة خیر من النوم کا اضافہ فرمایا تو نبیؐ نے اس اضافہ کو برقرار رکھا۔ عمرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میں نے ایسا ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا۔

حِينَ قَضَيْتُ التَّائِدِينَ فَأَعطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فَضِيَّةٍ
 ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَةِ أَبِي مَحْدُورَةَ ثُمَّ أَمَرَهَا عَلَى
 وَجْهِهِ ثُمَّ عَلَى شَدْيِيهِ ثُمَّ عَلَى كَيْدِهِ ثُمَّ بَلَغَتْ يَدَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةَ أَبِي مَحْدُورَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ
 عَلَيْكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَنِي بِالتَّائِدِينَ بِمَكَّةَ قَالَ نَعَمْ
 قَدْ أَمَرْتُكَ فَذَهَبَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِرَاهِيَةٍ وَعَادَ ذَلِكَ كُلَّهُ مُحِبَّةً لِرَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ
 عَامِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَأَذْنَتْ مَعَهُ
 بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 وَأَخْبَرَنِي ذَلِكَ مَنْ أَذْرَكَ أَبَا مَحْدُورَةَ عَلَى مَا أَخْبَرَنِي
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ.

الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى
 الْفَلَاحِ 'اللَّهُ أَكْبَرُ' اللَّهُ أَكْبَرُ 'لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ' پھر جب میں
 نے اذان مکمل کر لی تو مجھے بلا کر ایک تھیلی دی جس میں
 کچھ چاندی تھی پھر میری پیشانی پر اپنا دست مبارک رکھا
 اور میرے چہرہ سینہ و کلیجہ پر ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ رسول
 اللہ کا ہاتھ میری ناف کے قریب تک پہنچا پھر رسول
 اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور
 تمہارے اوپر برکت دے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ
 کے رسول! آپ نے مجھے مکہ میں اذان پر مامور فرمایا؟
 رسول اللہ نے فرمایا: جی! میں نے تمہیں مامور کیا۔ اسی
 وقت رسول اللہ کی نفرت میرے دل سے نکل گئی اور وہ
 سب نفرت رسول اللہ کی محبت میں بدل گئی میں وہاں
 سے مکہ میں رسول اللہ کے عامل حضرت عتاب بن اسید

کے پاس گیا اور ان کے ساتھ میں نے نماز کے لئے اذان دی رسول اللہ کے حکم کے مطابق۔ عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی
 محذورہ کہ ایک اور صاحب جو ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے ملے تھے نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح عبداللہ بن محیریز
 نے بیان کی۔

۷۰۹: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے انیس کلمات
 اور اقامت کے سترہ کلمات تعلیم فرمائے۔ اذان اس
 طرح تعلیم فرمائی:

”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى
 الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى
 الْفَلَاحِ 'اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ'
 اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

۷۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ
 يَحْيَى عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ أَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْدُورَةَ حَدَّثَهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ
 كَلِمَةً الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى
 الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ 'اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ

” اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ“
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا
 رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى
 الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى
 عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ
 الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“

خلاصہ السباب ☆ ترجیح کے معنی یہ ہیں کہ شہادتین کو دو مرتبہ پست آواز سے کہنے کے بعد دوبارہ دو مرتبہ بلند آواز سے کہا۔ امام شافعی کے نزدیک چونکہ اذان میں ترجیح افضل ہے اس لیے ان کے نزدیک اذان انیس کلمات پر مشتمل ہے۔ امام مالک کے نزدیک اذان سترہ کلمات پر مشتمل ہے۔ اس لیے کہ ترجیح کے وہ بھی قائل ہیں۔ البتہ ان کے نزدیک ابتدائے اذان میں تکبیر صرف دو مرتبہ ہے۔ حنابلہ اور حنفیہ کے ہاں اذان کے کلمات پندرہ ہیں۔ جن میں ترجیح نہیں ہے اور اذان کے شروع میں تکبیر چار مرتبہ ہے لیکن یہ اختلاف محض افضلیت میں ہے۔ چنانچہ حنفیہ کے نزدیک بھی ترجیح جائز ہے اور امام سرحسی اور بعض دوسرے فقہاء حنفیہ نے ترجیح کو جو مکروہ لکھا ہے اس سے مراد خلافِ اولیٰ ہے اور لفظ مکروہ بعض اوقات خلافِ اولیٰ کے معنی میں بھی استعمال ہو جاتا ہے جیسا کہ علامہ شامی سے مراد خلافِ اولیٰ ہے۔ مالکیہ اور شافعیہ میں ترجیح کے ثبوت میں حضرت ابو محذورہ کی حدیث باب پیش کرتے ہیں۔ حنفیہ اور حنابلہ کا استدلال حضرت عبداللہ بن زید کی روایت سے ہے کہ ان کو خواب میں جو اذان سکھائی گئی تھی اس میں ترجیح نہیں تھی۔ اسی طرح حضرت بلالؓ آخروقت تک بلا ترجیح اذان دیتے رہے۔ چنانچہ حضرت سوید بن غفلہؓ فرماتے ہیں: سمعت بلالاً لا يؤذن منى و يقم منى اور حضرت سوید بن غفلہ مخرمین میں سے ہیں اور حافظ ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ یہ ٹھیک اُس دن مدینہ طیبہ پہنچے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک دفن کیا گیا۔ لہذا ظاہر ہے کہ انہوں نے حضرت بلالؓ کی اذان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سنی لہذا جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں حضرت ابو محذورہ کے واقعہ کے بعد تغیر پیدا ہو گیا تھا اس روایت سے ان کی تردید ہو جاتی ہے۔ حنفیہ کی تیسری دلیل ترمذی میں حضرت عبداللہ بن زید کی روایت ہے: قال كان اذان رسول الله صلى الله عليه وسلم شفعا شفعا في الاذان والاقامة۔ چوتھی دلیل نسائی میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے: قال كان الاذان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم منى منى۔ جہاں تک ابو محذورہ کی روایت کا تعلق ہے اس کی مختلف توجیہات کی گئی ہیں لیکن مجموعہ روایات پر غور کرنے کے بعد تمام توجیہات میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی توجیہ و تحقیق زیادہ بہتر اور راجح معلوم ہوتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ان الاختلاف في كلمات الاذان كالالاختلاف في اصراف القرآن كلها شاف۔ یعنی درحقیقت اذان کے یہ تمام صیغے شروع سے ہی منزل من اللہ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں ترجیح نہ تھی۔ البتہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان میں تھی۔ اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ مؤذن قباء کی اذان ترجیح پر مشتمل تھی۔ مدلل علیٰ انہ لم مخصوصا بابی محذورة جبکہ حضرت سعد القرظ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زید کے عہد خلافت میں بغیر ترجیح کے اذان دیا کرتے تھے بلکہ مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں

روایات مروی ہیں کہ وہ شہادتیں کو تین مرتبہ کہتے تھے۔ اس مجموعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ سب طریقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور جائز ہیں۔ البتہ حنفیہ نے عدم ترجیح کو ایک تو اس وجہ سے راجح قرار دیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو سفر و حضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں ان کا عام معمول بغیر ترجیح کے اذان دینے کا رہا ہے نیز عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو باب اذان میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے وہ بغیر ترجیح کے ہے۔ لہذا عدم ترجیح راجح ہے البتہ ترجیح کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔

باب: اذان کا مسنون طریقہ

۳: بَابُ السُّنَّةِ فِي الْاِذَانِ

۷۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مُوَدَّنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَجْعَلَ إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِنَّهُ أَرْفَعُ لِصَوْتِكَ

۷۱۰: مؤذن رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کانوں میں انگلیاں ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا: اس کی وجہ سے تمہاری آواز بلند رہے گی۔

☆ خلاصہ الباب یہ باتیں بالاتفاق اذان میں مسنون ہیں۔ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدیثوں سے پاک ہو کر کسی اونچی جگہ پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو شہادت کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے کلمات اذان کو کہے: حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کے وقت منہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ منہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرے۔

۷۱۱: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ وَهُوَ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءَ فَخَرَجَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَذَّنَ فَاسْتَدَارَ فِي أُذُنَيْهِ وَجَعَلَ إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ.

۷۱۱: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابطح (منی میں ایک جگہ) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سرخ قبہ میں تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور اذان دی تو اذان میں (حیعلتین کے وقت) گھومے اور دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالیں۔

۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمَاصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَصَلْتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِي أَعْنَاقِ الْمُؤَدِّينَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلَاتُهُمْ وَصِيَامُهُمْ.

۷۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی دو چیزیں مؤذنین کی گردنوں میں معلق ہیں نمازیں اور روزے۔

۷۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ

۷۱۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان وقت سے مؤخر نہیں

لَا يُؤَخِّرُ الْأَذَانَ عَنِ الْوَقْتِ وَرَبَّمَا أَخَّرَ الْإِقَامَةَ شَيْئًا.

کرتے تھے البتہ کبھی کبھی اقامت کچھ مؤخر کر دیتے تھے۔

۷۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ

۷۱۴: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، قَالَ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری

كَانَ اجْرُ مَا عَهَدَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ لَا اتَّخِذَ مُؤَدِّنًا يَأْخُذُ

وصیت مجھے یہ تھی کہ ایسا مؤذن مقرر نہ کروں جو اذان کی

عَلَى الْأَذَانَ اجْرًا.

اجرت لے۔

۷۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۷۱۵: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فجر میں تشویب

ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَيُّوبَ

کرنے کا حکم دیا اور عشاء میں تہویب (الصلوة خیر من

فِي الْفَجْرِ وَنَهَانِي أَنْ أَيُّوبَ فِي الْعِشَاءِ.

النوم کہنے) سے منع فرمایا۔

۷۱۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ

۷۱۶: حضرت بلال سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ

مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ بِلَالِ رَضِيَ

علیہ وسلم کے پاس نماز فجر کی اطلاع دینے کے لئے آئے

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّنُهُ

(کہ جماعت تیار ہے) گھر والوں نے کہا: آپ سو

بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَقِيلَ هُوَ نَائِمٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

رہے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: الصلوة خیر من

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَبْتُ فِي تَأْدِينِ الْفَجْرِ فَتَبَتِ الْأَمْرُ

النوم الصلوة خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے) پھر

عَلَى ذَلِكَ.

فجر کی اذان میں یہ کلمہ مقرر ہوا اور یہی حکم جاری رہا۔

۷۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا

۷۱۷: حضرت زیاد بن حارث صدیقی رضی اللہ عنہ

الْإِفْرِيقِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِيِّ

فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَمَرَنِي فَأَذْنْتُ

ساتھ تھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اذان دی

فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يَقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَخَا صَدَاءٍ قَدْ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا چاہی تو رسول

أَذَنَ وَمَنْ أَذَنَ فَهُوَ يَقِيمٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدائی بھائی نے اذان

وَالْحَدِيثُ سَكَتَ عَنْهُ أَبُو دَاوُدَ)

دی ہے اور جو اذان دیتا ہے وہی اقامت کہتا ہے۔

☆ خلاصہ الباب

دی ہے اور جو اذان دیتا ہے وہی اقامت کہتا ہے۔

اذان کے دو پہلو ہیں یا کہنا چاہیے کہ اذان دو حیثیتوں کی جامع ہے۔ ایک یہ کہ وہ نماز جماعت کا اعلان اور

بلدا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ایمان کی دعوت و پکار اور دین حق کا منشور ہے۔ پہلی حیثیت سے اذان سننے والے ہر مسلمان کیلئے

ضروری ہے کہ وہ اذان کی آواز سنتے ہی نماز میں شرکت کیلئے تیار ہو جائے اور ایسے وقت مسجد میں پہنچ جائے کہ جماعت میں

شرکت ہو سکے اور دوسری حیثیت سے ہر مسلمان کو حکم ہے کہ وہ اذان سنتے وقت اس ایمانی دعوت کے ہر جزو اور ہر کلمے کی اور اس

آسمانی منشور کی ہر دفعہ کی اپنے دل اور اپنے زبان سے تصدیق کرے اور اس طرح پوری اسلامی آبادی ہر اذان کے وقت اپنے

ایمانی عہد و پیمانہ کی تجدید کرے۔ حضور نے اذان کا جواب دینے کی اور اسکے بعد کی دعا میں پھر کلمہ شہادت پڑھنے کی اپنے

ارشادات میں جو تعلیم اور ترغیب دی ہے اس عاجز کے نزدیک خاص حکمت یہی ہے۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ حدیث کے ظاہری عموم پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ حیعلتین کا جواب بھی حیعلتین ہی سے دیا جائے گا۔ جبکہ احناف اور حنابلہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حیعلتین کا جواب ”حوقلہ“ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔ یہ مسلک مسلم میں عمرؓ کی روایت سے ثابت ہے جس میں حیعلتین کے جواب میں حوقلہ کی تصریح کی گئی ہے۔ یہ حدیث مفسر ہونے کی بناء پر حدیث باب کے لئے مختص ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسی کو جمہور کا مسلک قرار دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کا مفتی یہ قول بھی یہی ہے۔

کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان دینا پیکر کی موجودگی یا غیر موجودگی دونوں حالتوں میں ضروری ہے۔ اطاعت کے کاموں پر اجرت لینا متقدمین کے نزدیک جائز نہیں لیکن اس زمانہ میں اسلئے جائز ہے کہ لوگوں میں دینی معاملات میں بہت زیادہ سستی و کاہلی آگئی۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حدیث باب کا اجر و جواب کے لیے ہے یا ندب کے لیے۔ حنابلہ وغیرہ سے وجوب منقول ہے۔ حنیفہ کے بعض متون میں بھی وجوب کا قول مذکور ہے البتہ شمس الائمہ حلوانی وغیرہ اسے ندب پر محمول قرار دیتے ہیں اور اجابت بالقدم کو واجب کہتے ہیں اسی پر فتویٰ ہے۔ پھر اقامت کا جواب بھی حنیفہ کے نزدیک مستحب ہے۔

پاس: مؤذن کی اذان کا جواب

۴: بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۴۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان دے تو تم اسی جیسے الفاظ کہو (یعنی ساتھ ساتھ دہراؤ)۔

۴۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقُولُوا مِثْلَ قَوْلِهِ.

۴۱۹: حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن اور رات میں ان کی باری میں ان کے پاس ہوتے اور مؤذن کو اذان دیتا سنتے تو وہی کلمات ادا فرماتے (یعنی دہراتے) جو مؤذن کہتا۔

۴۱۹: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَتَبَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثْتَنِي عَمِّي أُمُّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا كَانَ عِنْدَهَا فِي يَوْمِهَا وَلَيْلَتِهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ. يُؤَذِّنُ قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.

۴۲۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہہ رہا ہو۔

۴۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْبٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمُ الْبَدَاءَ فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.

۴۲۱: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ

۴۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سن کر یہ کہا: **وَ اَنَا اشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَتْ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا** وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا. اُس کے گناہ (مذکورہ کلمات پڑھنے سے) بخش دیئے جائیں گے۔

۷۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے: ((اللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ.....)) ”اے اللہ! اس پوری پکار کے رب! اس قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور فضیلت اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے“۔ تو اس شخص کے لئے قیامت کے روز شفاعت لازم ہوگی۔

پہلے: اذان کی فضیلت اور اذان دینے

والوں کا ثواب

۷۲۳: حضرت ابو سعید فرماتے ہیں اور وہ ابو سعید خدری کی پرورش میں تھے کہ ابو سعید خدری نے مجھ سے فرمایا: جب تو صحرا میں ہو تو بلند آواز سے اذان کہہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو بھی جن ہو یا انسان شجر ہو یا حجر اذان سنے گا تو اس کی شہادت دے گا۔

۷۲۴: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا مؤذن کی بخشش کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور اس کے لئے ہر خشک وتر چیز بخشش طلب کرتی ہے اور جو نماز میں شریک ہو اس کے لئے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دو

سَعِدٍ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَ اَنَا اشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَتْ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، عُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ الْعَسَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَدْمَشْقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ قَالُوا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشِ الْأَلْهَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ السَّاءَةَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَ الصَّلُوَةُ الْقَائِمَةُ اَتِ مُحَمَّدَ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ اَبْتَعَتْهُ مَقَامًا مُمْتَوِّدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۵: بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَ

تَوَابِ الْمُؤَذِّنِينَ

۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ وَ كَانَ أَبُوهُ فِي حَجْرٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ اِذَا كُنْتُ فِي الْبَوَادِي فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْاَذَانِ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَسْمَعُهُ حَنَّ وَ لَا اَنْسَ وَ لَا شَجَرَ وَ لَا حَجَرَ اِلَّا شَهِدَ لَهُ.

۷۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ يُعْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَ يَسْتَعْفَرُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَ يَابَسٍ وَ شَاهِدُ الصَّلُوَةِ يُكْتَبُ لَهُ حَمْسٌ وَ عَشْرُونَ حَسَنَةً وَ يَكْفَرُ لَهُ

مَا بَيْنَهُمَا .

نمازوں کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۷۲۵: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے زیادہ لمبی (اور عزت کی وجہ سے) اونچی گردن والے مؤذنین ہوں گے۔

۷۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا عُثْمَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُوذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ اذان دیا کریں اور عمدہ قرأت والے نماز پڑھایا کریں۔

۷۲۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى أَخُو سُلَيْمِ الْقَارِي عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خَيْرًا كُمْ وَ لِيُؤَمِّكُمْ قِرَاءَةً كُمْ .

۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ثواب کی امید سے سات سال اذان دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے نجات کا پروانہ لکھ دیتے ہیں۔

۷۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُخْتَارُ بْنُ عَسَانَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْرَقِيُّ الْبُرْجَمِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ثَنَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدَّنَ مُحْتَسِبًا سَبْعَ سِنِينَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ .

۷۲۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بارہ سال اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور اذان دینے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر بار اقامت کی وجہ سے تیس نیکیاں۔

۷۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدَّنَ ثِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً وَ جَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ كُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَ لِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً .

۶: بَابُ إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

۷۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے تلاش کی ایسی چیز جس کے ذریعے نماز کی اطلاع دیا کریں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ کلمات اذان دو دو بار کہیں اور کلمات اقامت ایک ایک بار۔

۷۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا التَّمَسُّوا شَيْئًا يُؤَذِّنُونَ بِهِ عِلْمًا لِلصَّلَاةِ فَأَمْرٌ بِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَ يُؤْتِرَ الْإِقَامَةَ .

۷۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت

۷۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ

عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

بلال رضی اللہ عنہ کو کلمات اذان دو دو بار اور کلمات اقامت ایک ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

۴۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَعْدٍ مُؤَدِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَذَانَ بِلَالٍ كَانَ مَثْنِي مَثْنِي وَاقَامَتُهُ مُفْرَدَةً.

۴۳۱: مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان دو بار تھی اور اقامت ایک بار۔

۴۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ مَثْنِي مَثْنِي وَاقَامَةً وَاحِدَةً.

۴۳۲: حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دو دو بار اور اقامت ایک بار کہتے تھے۔

خلاصہ الباب ☆ ائمہ ثلاثہ اسی روایت کی بناء پر افراد اقامت کے قائل ہیں پھر ان کے درمیان تھوڑا سا اختلاف یہ ہے کہ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اقامت گیارہ کلمات پر مشتمل ہے جس میں شہادتیں اور جہلتین صرف ایک بار ہے اور امام مالک کے نزدیک اقامت میں کل دس کلمات ہیں کیونکہ وہ اقامت کو بھی ایک ہی مرتبہ کہنے کے قائل ہیں۔ بہر حال سب کا افراد پر استدلال روایت باب سے ہے۔ جس میں افراد اقامت کی تصریح کی گئی ہے۔ البتہ شوافع و حنابلہ قد قامت صلوة کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک کلمات اقامت کل سترہ ہیں اور شہادتیں، جہلتین اور اقامت تینوں دو دو بار اور شروع میں تکبیر چار مرتبہ کہی جائے گی۔ گویا اذان کے پندرہ کلمات میں صرف دو مرتبہ قد قامت الصلوة کا اضافہ جہلتین کے بعد کیا جائے گا۔ حنفیہ کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں: (۱) طحاوی اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ کی متعدد روایات سے ثابت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان کے ساتھ اقامت بھی سکھائی گئی اور وہ بھی اذان کی طرح تشفیج پر مشتمل تھی۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صریح اور صحیح روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں مروی ہے۔ (۲) حضرت سوید بن غفلہ کی روایت بحوالہ طحاوی ہے: سمعت بلالاً يؤذن مثنى و يقيم مثنى (۳) طحاوی میں حضرت ابو محمد رۃ کی روایت ہے، فرماتے ہیں: علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاقامة سبع عشرة كلمة۔ اس مفہوم کی روایت ترمذی میں بھی ہے۔ رہیں وہ روایات جو افراد اقامت کو بیان کرتی ہیں اور شوافع و مالکیہ کا متدل ہیں ان کا جواب حنفیہ کی طرف سے عموماً یہ دیا جاتا ہے کہ افراد سے مراد دونوں کلمات کو ایک سانس میں ادا کرنا ہے۔ حنفیہ سترہ کلمات کی روایات کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو اذان و اقامت کے باب میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے اس میں تشفیج ثابت ہے، کما مر۔ دوسرے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا آخری عمل یشفع اقامت یعنی دو دو مرتبہ تھا جیسا کہ پیچھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت سے معلوم ہوتا ہے نیز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت میں تعارض واقع ہونے کے بعد جب ہم نے حضرت ابو محمد رۃ رضی اللہ عنہ کی اقامت کو دیکھا تو وہ سترہ کلمات پر مشتمل تھی۔

۷: بَابُ إِذَا أَدَّنَ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا تَخْرُجُ

باب: جب کوئی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو (نماز پڑھنے سے قبل) مسجد سے باہر نہ نکلے

۴۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا فُعُوذًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمِيسُ فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصْرَةَ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَضَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۳: حضرت ابو الشعثاء کہتے ہیں: ہم مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ مؤذن نے اذان دی تو ایک صاحب مسجد سے اٹھ کر چلنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ نے اپنی نگاہ ان پر لگائے رکھی حتیٰ کہ وہ مسجد سے نکل گئے پھر حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۴۳۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَأَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي قُرُوءَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ مَوْلَى عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَهُ الْأَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ

۴۳۴: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے مسجد میں ہوتے ہوئے اذان ہو جائے پھر وہ مسجد سے بلا ضرورت نکل جائے اور واپس آنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو وہ منافق ہے۔

خلاصہ الباب ☆ بنیادی طور پر اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ بغیر عذر کے اذان کے بعد مسجد سے خروج مکروہ ہے البتہ عذر کی تفصیلات میں کچھ تھوڑا سا اختلاف ہے۔ اس بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دوسری مسجد میں امام ہو یا اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو یا کوئی ضروری کام پیش آ گیا ہو اور کسی دوسری جگہ جماعت ملنے کی توقع ہو تو خروج جائز ہے۔ حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ جانے والا شخص بغیر عذر کے جا رہا ہے ورنہ مجرد کسی کے خروج پر عصیان کا حکم لگانا صحیح نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ معذور ہو۔

کتاب المساجد والجماعات

مسجدوں اور جماعات کے بیان میں

پاب: اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنانے

والے کی فضیلت

۱: بابٌ مِنْ بَنَى لِلَّهِ

مَسْجِدًا

۷۳۵: خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسجد بنائے جس میں اللہ کا ذکر (نماز، تلاوت، تسبیح، وعظ، درس و تدریس، افتاء وغیرہ) ہو۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھرتیار فرمائیں گے۔

۷۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَذْكُرُ فِيهَا اسْمَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۷۳۶: خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ویسا ہی (ممتاز اور مقدس) گھر جنت میں تیار فرمائیں گے۔

۷۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ.

۷۳۷: خلیفہ چہارم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اپنے مال سے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائیں گے۔

۷۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا مِنْ مَالِهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۷۳۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے لئے کبوتر کے گھونسلے کے برابر بھی مسجد بنائی (یعنی

۷۳۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُسَيْنِ السُّؤْلَبِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

کسی درجہ میں بھی شرکت مسجد کی تعمیر میں لی (اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تیار کروائیں گے۔

۲: بَابُ تَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ

بَابُ: مسجد کو آراستہ اور بلند کرنا

۴۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمْحِيُّ ثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

۴۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگ فخر کرنے لگیں مساجد کی وجہ سے۔

۴۴۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَجَلِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْكُمْ سَتَشْرَفُونَ مَسَاجِدَ كُمْ بَعْدِي كَمَا شَرَفَتِ الْيَهُودُ كَنَائِسَهَا وَكَمَا شَرَفَتِ النَّصَارَى بَيْعَهَا.

۴۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بعد تم اپنی مساجد کو بلند و بالا تعمیر کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنے گرجا گھروں اور عبادت خانوں کو بلند و بالا تعمیر کیا۔

۴۴۱: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا سَاءَ عَمَلُ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا زَخَرُوا مَسَاجِدَهُمْ.

۴۴۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم کا عمل خراب ہو جائے وہ مسجدوں کو مزین کرنا شروع کر دیتی ہے۔

خلاصہ الباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد: ((مَا أُسْدُتْ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ)) کا منشاء اور اس کی روح یہ ہے کہ مسجدوں میں ظاہری شان و شوکت اور شیپ ٹاپ مطلوب اور محمود نہیں ہے بلکہ ان کے لیے سادگی ہی مناسب اور پسندیدہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مسجدوں کے متعلق اُمت کی بے راہ روی کے بارہ میں جو پیشگوئی فرمائی، ظاہر یہی ہے کہ وہ بات بھی انہوں نے کسی موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنی ہوگی۔ حدیث باب میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بھی ایک وقت (جب میں تم میں نہ ہوں گا) اپنی مسجدوں کو اس طرح شاندار بناؤ گے جس طرح یہود نے اپنے کنیسے بنائے ہیں اور نصاریٰ نے اپنے گرجے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریباً ساٹھ سال تک اس دنیا میں رہے) مسلمانوں کے مزاج اور طرز زندگی میں تبدیلی کا رخ اور اس کی رفتار دیکھ کر یہ پیشگوئی فرمائی ہو۔ بہر حال پیشگوئی کی بنیاد جو بھی ہو وہ حرف بحرف پوری ہوئی، خود ہم نے اپنی آنکھوں سے ہندوستان کے بعض علاقوں میں ایسی مسجدیں دیکھی ہیں جن کی آرائش و زیبائش کے مقابلہ میں ہمارا خیال ہے کہ کوئی کنیسہ اور گرجا پیش نہیں کیا جاسکتا۔

۳: بَابُ آيِنَ يَجُوزُ بِنَاءُ الْمَسَاجِدِ

پاؤں: مسجد کس جگہ بنا نا جائز ہے؟

۴۳۲: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی جگہ بنو نجار کی تھی اس میں کھجور کے درخت اور مشرکین کی قبریں تھیں۔ آپ نے فرمایا: تم مجھ سے اس جگہ کی قیمت وصول کر لو۔ انہوں نے کہا: ہم کبھی بھی اس کی قیمت وصول نہ کریں گے۔ فرمایا کہ پھر رسول اللہ خود اس مسجد کو تعمیر فرما رہے تھے اور لوگ (صحابہ) آپ کو سامان (اینٹ) پتھر وغیرہ) پکڑ رہے تھے اور نبی یہ فرماتے جا رہے تھے: ”سن لو زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے پس (اے اللہ) انصار و مہاجرین سب کی بخشش فرما دے اور نبی مسجد کی تعمیر سے قبل جہاں نماز کا وقت ہوتا وہیں نماز ادا فرمالتے تھے۔

۴۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْفَيْحِ الضَّبْعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَوْضِعَ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي النَّجَّارِ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَمَقَابِرُ لِلْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامِنُونِي بِهِ قَالُوا لَا نَأْخُذُ لَهُ ثَمَنًا أَبَدًا قَالَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِيهِ وَهُمْ يُنَاوِلُونَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الْأَخْرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ.

۴۳۳: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا: طائف میں مسجد ایسی جگہ بنا لیں جہاں طائف والوں کا بُت تھا۔

۴۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَالِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَ طَاغِيَتُهُمْ.

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کی خاطر قبریں مسمار کرائیں تو وہ مشرکین کی قبریں تھیں۔ اگر مسلمانوں کی قبریں ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھدواتے کیونکہ مسلمان کی حرمت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے۔

۴۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: باغ میں کھاد نجاست ڈالی جاتی ہے (وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے) فرمایا: جب اسے بار بار سینچا جا چکے تو اس میں نماز پڑھ سکتے ہو اور انہوں نے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرمائی۔

۴۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيُنٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنِ الْحَيْطَانِ تَلَقَى فِيهَا الْعَذْرَاءُ فَقَالَ إِذَا سَقَيْتِ مِرَاةً فَصَلُّوا فِيهَا يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴: بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي تَكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ

پاؤں: جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۴۳۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۴۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

بْنِ يَحْيَىٰ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَلَّمْتُ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدًا إِلَّا الْمَقْبِرَةَ وَالْحَمَّامَ. كے۔

☆ خلاصہ الباب قبرستان میں نماز پڑھنا اس لیے منع ہے کہ قبر کو سجدہ ہوگا اگر قبر اور نمازی کے درمیان کوئی دیوار وغیرہ حائل ہو تو جائز ہے۔ عند الاحناف۔ البتہ امام احمد کے نزدیک قبرستان میں نماز پڑھنا مطلق حرام ہے۔ المزیلہ: کوڑا لید، گورد وغیرہ پھینکنے کی جگہ۔ المعجزۃ: مذبح خانہ۔ معاطن الابل: اونٹوں کی بیٹھنے کی جگہ۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں اونٹ بیٹھتے ہیں وہاں نماز نہ پڑھی جائے۔ یہ نہیں شفقت کے لیے ہے۔

۷۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي ثَوْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الْمَرْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبِرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالْحَمَّامِ وَمَعَاظِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقِ الْكَعْبَةِ.

۷۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ قَالَا لَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَبْعَ مَوَاطِنَ لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ ظَاهِرُ بَيْتِ اللَّهِ وَالْمَقْبِرَةُ وَالْمَرْبَلَةُ وَالْمَجْزَرَةُ وَالْحَمَّامُ وَعَطْنُ الْإِبِلِ وَمَحْجَةُ الطَّرِيقِ.

۵: بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الْمَسَاجِدِ

۷۳۸: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارِ الْجَمَصِيُّ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَمِيرٍ تَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خِصَالٌ لَا تَتَّبَعِي فِي الْمَسْجِدِ لَا يَتَّخَذُ طَرِيقًا وَلَا يُشْهَرُ فِيهِ سِلَاحٌ وَلَا يُفْبَضُ فِيهِ بِقَوْسٍ وَلَا يُنْشَرُ فِيهِ نَبْلٌ وَلَا يَمْرُ فِيهِ بِلْحَمٍ فِيءٍ وَلَا يُضْرَبُ فِيهِ حَدٌّ وَلَا يُقْتَصُّ فِيهِ مِنْ أَحَدٍ وَلَا يَتَّخَذُ سَوْفًا.

۷۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: کچھ کام مسجد میں نہیں ہونے چاہئیں مسجد کو گزرگاہ نہ بنایا جائے، اس میں ہتھیار نہ سوننا جائے، کمان نہ پکڑی جائے، تیر نہ پھیلائے جائیں (نکالے جائیں)، کچا گوشت لے کر نہ گزرا جائے، حد مسجد کے اندر نہ لگائی جائے، کسی سے مسجد میں قصاص نہ لیا جائے، مسجد کو بازار نہ بنایا جائے۔

☆ خلاصہ الباب مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، علیٰ ہذا القیاس۔ یہ تمام امور مسجد میں کرنے منع اور مکروہ ہیں۔ مساجد میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام یا اسلام کی عظمت اور فضیلت کے اشعار پڑھنا ممدوح ہیں لیکن نعتوں کی آڑ میں شرک اور بدعات کو رواج دینا انتہائی درجہ میں مسجد کی بے ادبی ہے۔ اسی طرح مساجد میں دنیاوی کلام

کرنا اور شور و شغب کرنا سخت منع ہے۔ حتیٰ کہ ذکر اللہ بھی آہستہ کرنا چاہیے۔ بچوں کو مساجد میں آنے سے بچاؤ کیونکہ بچے کی عمر کھینے کی ہے وہ نماز کو بھی کھیل ہی سمجھے گا اور پیشاب کر دے گا۔ اس لیے سات سال سے کم عمر بچے کو مسجد میں نہیں لانا چاہیے۔

۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے اور (دنیوی) اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

۷۵۰: حضرت واہلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ اپنی مسجدوں کو نا سمجھ بچوں سے اور دیوانوں سے اور خرید و فروخت سے اور اپنے جھگڑوں سے اور آوازیں بلند کرنے سے اور حدود (اسلامی سزائیں) قائم کرنے سے اور تلوار سونپنے سے اور مسجد کے دروازوں پر طہارت کی جگہ بناؤ اور جمعہ کے دن مسجد کو دھوئی دو۔

پاب: مسجد میں سونا

۷۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسجد میں بھی سو جایا کرتے تھے۔

۷۵۲: حضرت قیس بن طخفہ رضی اللہ عنہ جو اصحابِ حقہ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: چلو! تو ہم چلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف اور ہم نے کھایا، پیا پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو یہیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ہم مسجد ہی چلتے ہیں (وہیں سو جائیں گے)۔

۷۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ وَالْإِنْتِجَاعِ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ.

۷۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَبِنُوا مَسَاجِدَكُمْ صَيَانَكُمْ وَمَجَانِبَكُمْ وَشَرَاءَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُوصَاتِكُمْ وَرَفَعَ أَصْوَاتِكُمْ وَإِقَامَةَ خُدُودِكُمْ وَسَلَّ سِيُوفِكُمْ وَاتَّخَذُوا عَلَىٰ أَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ وَجَمَرُوهَا فِي الْجَمْعِ.

۶: بَابُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۵۱: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَمِيرُ أَنْبَاءُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنَّا نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۷۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ يَعِيشَ بْنَ قَيْسِ بْنِ طَخْفَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا فَاَنْطَلَقْنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ وَآكَلْنَا وَشَرَبْنَا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ شِئْتُمْ نَمْتُمْ هَاهُنَا وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلِقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَقُلْنَا بَلْ نَنْطَلِقُ إِلَى الْمَسْجِدِ.

خلاصہ الباب ☆ مسجد میں سونا جائز ہے۔ خصوصاً مسافر کے لیے، لیکن بلا عذر مسجد میں سونا اور کھانا پینا مکروہ ہے۔ اصحاب صفہ وہ لوگ تھے جو مسجد نبوی صفہ میں رہتے تھے۔ اُن کا مکان اور مال و اسباب نہیں تھا۔ فقراء اور مساکین تھے۔ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کھانا وغیرہ کھلا دیتے کیونکہ اصحاب صفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے۔

پاب: کونسی مسجد پہلے بنائی گئی؟

۷: **بَابُ أَيِّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلُ**

۷۵۳: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون سی مسجد پہلے بنائی گئی۔ فرمایا: مسجد حرام۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا: ان دونوں کے درمیان کتنی مدت تھی۔ فرمایا: چالیس سال اس کے بعد تمام زمین تمہارے لئے نماز کی جگہ ہے جہاں نماز کا وقت ہو وہیں پڑھ لو۔

۷۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَبِيْدٍ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرِّ الْعَفْصَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَصْلَى فَصَلِّ حَيْثُ مَا أَدْرَكَكَ

خلاصہ الباب ☆ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی پھر چالیس سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کی۔ باقی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نے جو تعمیر کی وہ یہ کہ ان کی تعمیر کو آگے بڑھایا باقی تعمیر پہلے ہی ہو چکی تھی۔

پاب: گھروں میں مساجد

۸: **بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ**

۷۵۴: حضرت محمود بن ربیع انصاریؓ سے روایت ہے: جن کو یاد تھا کہ رسول اللہ نے ڈول سے پانی لے کر ان کے کنوئیں میں کلی کی تھی۔ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمان بن مالک سلمیٰ سے جو کہ اپنی قوم بنو سالم کے امام تھے اور غزوة بدر میں رسول اللہ کے ساتھ شریک بھی ہوئے تھے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری نگاہ کمزور ہو چکی ہے اور سیلاب آتا ہے تو میرے (گھر) اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل بن جاتا ہے۔ لہذا اگر آپ کی رائے ہو تو آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں اس جگہ نماز پڑھئے جسے میں مستقل نماز کی جگہ بنانا چاہتا ہوں۔

۷۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ غُنْمَانَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ كَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلْوٍ فِي بَيْرٍ لَهُمْ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكِ السَّالِمِيِّ وَ كَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ بَنِي سَالِمٍوَ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ مِنْ بَصْرَى وَإِنَّ السَّيْلَ يَأْتِي فَيُحْوِلُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازَهُ فَإِن رَأَيْتَ أَنَّ تَابِعِي فَقُصِّلِي فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخِذَهُ مَصْلَى فَا فَعَلْ قَالَ أَفْعَلْ فَقَدَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

ابُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ وَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَتْ لَهُ وَ لَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ ابْنُ تَجْبُ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِنَارِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ احْتَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرَةَ تُضَعُ لَهُمْ.

فرمایا: ٹھیک ہے دوسرے دن دن چڑھنے کے بعد آپ اور حضرت ابو بکر تشریف لائے اور اجازت طلب فرمائی میں نے اجازت دی تو آپ بیٹھنے بھی نہیں پائے اور فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ مجھ سے نماز پڑھوانا چاہتے ہو؟ میں جس جگہ نماز پڑھوانا چاہتا تھا اس کی طرف اشارہ کیا رسول اللہ آگے کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف میں قائم

کر لیں آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر میں نے آپ کو ٹھہرائے رکھا، حلیم کیلئے جو آپ کیلئے تیار ہو رہا تھا۔

۷۵۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْمُقْرِيُّ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعَالَ فُخْطَ لِي مَسْجِدًا فِي وَارِيٍّ أُصَلِّيَ فِيهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا عَمِيَ فَفَعَلَ.

۷۵۵: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: ایک انصاری صاحب نے رسول اللہ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں مسجد کے خط کھینچ دیجئے جہاں میں نماز پڑھوں اور اس وقت وہ نابینا ہو چکے تھے چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور ایسا کیا۔

۷۵۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَارُودِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَنَعَ بَعْضُ عُمُوْمَتِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحَبُّ أَنْ تَأْكُلَ فِي بَيْتِي وَتُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ فَاتَاهُ وَفِي الْبَيْتِ فَحُلُّ مِنْ هَذِهِ الْفُحُولِ فَأَمَرَ بِنَاحِيَةٍ مِنْهُ فَكَنَسَ وَرُشَّ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ مَاجَةَ الْفُحْلُ هُوَ الْحَصِيرُ الَّذِي قَدْ اسْوَدَّ.

۷۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ایک بچانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کروایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے گھر کھانا تناول فرمائیں اور نماز ادا فرمائیں۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے گھر میں ایک چٹائی تھی جو پرانی ہو کر کالی ہو چکی تھی۔ آپ کے حکم پر اس کو جھاڑا گیا اس کو پانی سے صاف کیا گیا پھر آپ نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔

گھروں میں مسجد بنانے کا ذکر ☆ مطلب یہ ہے کہ گھر میں ایسی جگہ ہونی چاہیے جہاں گھر والے نماز پڑھیں یا جماعت کرائی جائے تاکہ گھر میں نماز پڑھ سکیں۔ ”فصلی بنا رکعتین“ نفل نماز نہ پڑھی۔ یہ نفل نماز دو آدمی یا تین آدمی اکٹھے ہو کر پڑھ لیں یہ جائز ہے لیکن نفل نماز کے لیے اعلان کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے صلوٰۃ التبیح کے لیے بلا تے ہیں اور جمع کرتے ہیں یہ جائز نہیں ہے۔

۹: بَابُ تَطْهِيرِ الْمَسَاجِدِ وَ تَطْيِيبِهَا

پاؤں: مساجد کو پاک صاف رکھنا

۷۵۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسجد سے ناپاک چیز کو نکال پھینکا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھرتا رکروائیں گے۔

۷۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ الْمَدَنِيِّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخْرَجَ أَدَى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں نماز کی جگہ بنانے کا اور اس کو پاک صاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرِ بْنِ الْحَكَمِ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِيرٍ أَنبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ أَنْ تُبْنَى فِي الدُّورِ وَأَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ.

۷۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنے اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں اور ان کو پاک صاف معطر رکھیں۔

۷۵۹: حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ.

۷۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سب سے پہلے مسجد میں چراغ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے روشن کیا۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَيَّاسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَاطِبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْرَجَ فِي الْمَسَاجِدِ تَمِيمُ الدَّارِيُّ.

☆ خلاصہ الباب جن محلوں کا فاصلہ زیادہ ہو اور ایک محلہ کے نمازیوں کو دوسرے محلہ کی مسجد میں پہنچنا مشکل ہو تو ہر محلہ والوں کو اپنی الگ مسجد بنالینی چاہیے۔ مسجد میں خوشبو لگانا اور عطر وغیرہ لگا کر خوشبو دار کرنا مستحب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ ہر جمعہ کو مسجد نبوی (ﷺ) میں دھونی دیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اس کی دیواروں پر مشک ملا تھا۔ حدیث میں جو لفظ ”دور“ آیا ہے اس کے معنی محدثین نے عام طور پر محلے کیے ہیں لیکن یہ لفظ گھر کے معنی میں بھی آتا ہے اس لیے اس سے بعض علماء نے یہ ثابت کیا ہے کہ گھر میں کوئی جگہ نماز کے لیے مقرر کر لی جائے اور اسے صاف ستھرا رکھا جائے۔

۱۰: بَابُ كِرَاهِيَةِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

پاؤں: مسجد میں تھوکنہ مکروہ ہے

۷۶۱: حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار میں بٹغم دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکتری

۷۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ أَبُو مَرْوَانَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَنْ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةَ فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَأَوَّلَ حِصَاةً فَحَكَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَحَّمْ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَّخِمْ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنِ يَمِينِهِ وَلِيُزِقَ عَنِ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى.

اٹھائی اور اس کو کھرچ ڈالا پھر ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بلغم تھوکنے لگے تو منہ کے سامنے اور دائیں طرف نہ تھو کے بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھو کے۔

۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ قَتَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةَ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى أَحْمَرَ وَجْهَهُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خُلُوقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هَذَا.

۷۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار میں بلغم دیکھا آپ کو غصہ آیا حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تو ایک انصاری عورت آئیں اور اس کو کھرچ کر اس کی جگہ خوشبو لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا خوب کام ہے۔

۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُخَامَةَ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَكَّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ أَنْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ كَانَ اللَّهُ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَّخِمْ أَحَدُكُمْ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ.

۷۶۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ نے مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھا آپ نے اس کو رگڑ ڈالا پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ اس لئے نماز میں سامنے کی طرف کوئی بھی بلغم نہ تھو کے۔

۷۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَكَ بَزَاقًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ.

۷۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ سے بلغم کو کھرچ ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ آج جاہل سے جاہل دیہاتی بھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا کہ مسجد کے اندر اور وہ بھی سامنے والی دیوار پر تھوک دے۔ پھر دور رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قدسی گروہ میں یہ حرکت کیسے ہو گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت کے تمام احکام بتدریج آئے ہیں اور جتنے احکام آتے تھے وہ بھی سب لوگوں کو ایک ساتھ نہیں معلوم ہوتے تھے۔ ہم لوگ صدیوں سے ان اعمال کے عادی چلے آتے ہیں اس لیے یہ باتیں عجیب لگتی ہیں ورنہ اسلام کے ابتدائی دور میں جب آداب مسجد وغیرہ کا کوئی تصور ہی نہ تھا اس وقت ایسا ہو جانا کوئی عجب بات نہیں اور پھر مسجدیں بھی اس وقت آج کل کی طرح پختہ اور باقاعدہ عمارت کی شکل میں اس ظاہری شان و شوکت کی نہ تھیں۔ کچی دیواریں، گھاس پھوس کی مسجدیں تھیں۔ اس لیے ایسا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ انْشَادِ الصَّوَالِ فِي

الْمَسْجِدِ

پاب: مسجد میں گم شدہ چیز پکار

کر ڈھونڈنے کی ممانعت

۷۶۵: حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو ایک شخص نے کہا: کسی نے سرخ اونٹ کی طرف پکارا تھا؟ (یعنی کسی کو سرخ اونٹ ملا تھا کہ اس نے مجھے اس کے ملنے کی اطلاع دی تھی؟) تو رسول اللہ نے فرمایا: تجھے وہ اونٹ نہ ملے۔ مساجد تو جس کام کیلئے ہیں، اسی کام کے لئے بنی ہیں۔

۷۶۶: حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گم شدہ چیز کے لئے مسجد میں اعلان فرمانے سے منع فرمایا ہے۔

۷۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو کسی شخص کو دیکھے کہ گم شدہ چیز کا اعلان مسجد میں کر رہا ہے تو اس کو کہے نہ لو نائے تجھ پر اللہ تعالیٰ (وہ چیز) اس لئے کہ مساجد اس کام کے لئے نہیں بنیں۔

۷۶۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُهُ إِتْمَا بَيِّتِ الْمَسَاجِدِ لِمَا بَيِّتَ لَهُ.

۷۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَبَانَا بْنُ لَهِيْعَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا خَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ جَمِيْعًا عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ انْشَادِ الصَّوَالِ فِي الْمَسْجِدِ.

۷۶۷: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي حَبِوَةُ بْنُ شَرِيْحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيِّ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ صَوَالَةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تَبْنِ لِهَذَا.

☆ خلاصہ الباب مسجد میں اللہ کی خوشنودگی اور اخروی کامیابی کی تلاش کرنے کی جگہیں ہیں، یہاں آتے وقت تو ہمیں دنیوی تقاضوں اور مادی خیالات و تصورات سے ذہن کو بالکل فارغ کر لینا چاہیے۔ یہ مسجد کے ماحول پر بڑا ظلم ہے کہ لوگوں کے اس مجمع سے آدمی اپنا کوئی دنیوی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس لیے یہاں ایسے شخص کے لیے یہ بددعا کی گئی ہے اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنے اونٹ کے متعلق اعلان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خفا ہو کر فرمایا: ”نہ ملے“ تمام شرح حدیث نے اس روایت کے لفظ ”ضالۃ“ کا مطلب کوئی گمشدہ چیز لیا ہے اور پھر اس پر لکھا ہے کہ جو چیزیں باہر گم ہوئی ہوں ان کا اعلان مسجد میں نہ کرنا چاہیے اور جو چیز مسجد ہی میں گم ہو گئی ہو اس میں کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس کا اعلان آہستہ سے کر دیا جائے تو جائز ہے۔ بعض علماء کی تحقیق میں لفظ ”ضالۃ“ صرف گمشدہ جانور کے معنی میں آتا ہے اور جانور ظاہر ہے کہ باہر ہی گم ہوگا۔ لہذا مسجد میں جو کوئی چیز گم ہو جائے اس کے اعلان کی ممانعت سے اس حدیث کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ مشہور امام لغت علامہ

جو ہری فرماتے ہیں: الضالة ما ضل من الهيمة - یعنی ضالہ گمشدہ چوپائے کو کہتے ہیں۔ علامہ شوکانی نے لکھا ہے: ”وہی مختصة بالحيوان یعنی ضالہ کا لفظ حیوان کے لیے مخصوص ہے۔“

۱۲: بَابُ الصَّلَاةِ فِي إِعْطَانِ الْإِبِلِ وَمَرَا حِ الْغَنَمِ

بَاب: اونٹوں اور بکریوں کے باڑے

میں نماز پڑھنا

الْغَنَمِ

۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَاعْطَانِ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي إِعْطَانِ الْإِبِلِ.

۷۶۸: حضرت ابو ہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو اونٹوں اور بکریوں کے باڑے کے علاوہ کوئی اور جگہ نماز پڑھنے کیلئے نہ ملے تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔ (کیونکہ ان سے جان کا خطرہ ہے جب کہ بکریوں سے ایسا نہیں ہے ویسے بھی اونٹ کی سرشت میں شرارت اور کینہ ہے)۔

۷۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي إِعْطَانِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ

۷۶۹: حضرت عبد اللہ بن معقل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کی خلقت میں شیطنت ہے۔

۷۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ رَبِيعِ بْنِ مَعْبُدِ الْجُهَنِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُصَلَّى فِي إِعْطَانِ الْإِبِلِ وَ يُصَلَّى فِي مَرَا حِ الْغَنَمِ

۷۷۰: حضرت معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھی جائے اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

☆ خلاصہ الباب: اونٹ کے پانی پینے کی جگہ پر نماز نہ پڑھو کیونکہ اگر اونٹ بدک گئے تو نقصان پہنچائیں گے۔ یہ نہی شفقتاً ہے۔ خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ۔

مطلب یہ ہے کہ اس کی فطرت میں یعنی اونٹ کی فطرت میں شیطنت ہے اس لیے منع کیا لیکن اگر اونٹ بندھا ہوا ہے اور آپ محفوظ ہیں بدکنے کا خطرہ نہیں ہے تو نماز پڑھولیں۔

۱۳ : بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

پاب: مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

۷۷۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِ عَنْ أَمِّهِ عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ((اللَّهُ كَانَامَ لَكَ دُخُولُ الْمَسْجِدِ))

۷۷۱ : حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ فرماتی ہیں: رسول اللہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) "اللہ کانام لے کر داخل ہوتا ہوں اور سلامتی ہو اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجئے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔" اور جب مسجد سے باہر آتے تو یہ دُعا پڑھتے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)) "اللہ کانام لے کر مسجد سے نکل رہا ہوں اور سلامتی نازل ہو اللہ کے رسول پر اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجئے۔"

۷۷۲ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيدٍ بِنِ كَثِيرٍ بِنِ دِينَارِ الْحَمَصِيِّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بِنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بِنِ عِيَّاشٍ عَنْ عَمَارَةَ بِنِ عَزِيَّةَ عَنْ رَبِيعَةَ بِنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِنِ سَعِيدِ بِنِ سُوَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسْلِمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

۷۷۲ : حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام بھیجے پھر یہ کلمات کہے: ((اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یوں کہے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))

۷۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسْلِمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

۷۷۳ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ کہے: ((اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) اور جب مسجد سے نکلے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) "اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھے۔"

☆ خلاصہ الباب مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی مختلف دُعائیں حدیث میں آئی ہیں۔ قرآن و حدیث میں رحمت کا لفظ زیادہ تر آخری اور دینی و روحانی انعامات کے لیے اور فضل کا لفظ رزق وغیرہ دُنوی امور کی داد و بخشش اور ان میں

زیادتی کے لیے استعمال کیا گیا ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے داخلہ کے لیے فتح باب رحمت کی دعا تعلیم فرمائی کیونکہ مسجد دینی و روحانی اور اخروی نعمتوں ہی کے حاصل کرنے کی جگہ ہے اور مسجد سے نکلنے کے لیے اللہ سے اس کا فضل یعنی دُنیوی نعمتوں کی فراوانی مانگنے کی تلقین فرمائی کیونکہ مسجد سے باہر کی دُنیا کے لیے یہی مناسب ہے۔ ان دونوں باتوں کا خاص منشاء یہ ہے کہ مسجد میں آنے اور جانے کے وقت بندہ غافل نہ ہو اور ان دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی توجہ ہو۔

۱۴ : بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے لئے چلنا

۷۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خوب عمدگی سے وضو کرے پھر مسجد کو آئے اس کو نماز ہی نے (گھر سے) اٹھایا اور اس کا ارادہ صرف نماز ہی کا ہے تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ اللہ تعالیٰ بلند فرمادیتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرمادیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے۔

۷۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَحْطْ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْسِبُهُ.

۷۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز قائم ہونے کا وقت ہو تو دوڑ دوڑ کر مسجد میں مت آؤ بلکہ اطمینان کے ساتھ چل کر نماز کے لئے آؤ اور جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے وہ باجماعت پڑھ لو اور جو رکعات نکل جائیں وہ بعد میں اکیلے پڑھ لو۔

۷۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا وَ أَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَ أَنْتُمْ تَمْشَوْنَ وَ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا مَا فَاتَكُمْ فَأْتَمُّوا.

۷۷۶: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اعمال بتاؤں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ خطاؤں کو معاف فرمادیتے ہیں اور نیکیوں (کے ثواب) میں اضافہ فرما دیتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! فرمایا: طبعی ناگوار یوں کے باوجود خوب اچھی

۷۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكِيرٍ ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَدَلَّكُمْ عَلَى مَا يُكْفِرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَ يَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اسْبَاغُ الْوُضُوءِ

عِنْدَ الْمَكَاہِ وَ كَثْرَةُ الْخَطَىٰ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ .
طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی کثرت اور نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار۔

۷۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَدَا مُسْلِمًا فَلْيَحَافِظْ عَلَيَّ هُوَلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادِي بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْهَدْيِ وَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهَدْيِ وَالْعَمْرَى لَوْ أَنَّ كُلَّكُمْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ لَسَرْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَ لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَفَلَلْتُمْ وَ لَقَدْ رَأَيْتَنَا وَ مَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومٌ الْبِقَاقِ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ وَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْطَهَرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ فَيُعْمِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَمَا يَخْطُو خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً .
۷۷۷: حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان ہو کر حاضر تو وہ ان پانچ نمازوں کو اس جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہو (جماعت سے نماز ہوتی ہو)۔ اسلئے کہ یہ ہدایت کا حصہ اور ذریعہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اور تمہارے نبیؐ نے ہدایت کے طریقے مشروع فرمائے ہیں اور میری زندگی کی قسم! اگر تم سب کے سب اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھنا شروع کر دو تو تم اپنے نبیؐ کے (جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے) طریقے کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم اپنے نبیؐ کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور ہم اپنے لوگوں کو دیکھتے تھے کہ جماعت سے وہی رہ جاتا تھا جو کھلا منافق ہوتا اور میں نے دیکھا کہ ایک مرد دو مردوں

کے سہارے آتا حتیٰ کہ صف میں داخل ہو جاتا اور جو شخص بھی عمرگی سے طہارت حاصل کرے پھر مسجد کا قصد کرے اور مسجد میں نماز ادا کرے تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور اس کی خطا معاف فرمادیتے ہیں۔

۷۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التُّسَعْرِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُوقِقِ أَبُو الْجَهْمِ ثَنَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُمْشَايَ هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَ خَرَجْتُ إِقَاءَ سُخْطِكَ وَ اِتِّبَاعًا مَرْضَاتِكَ فَاسْئَلُكَ أَنْ تُعِيدَ فِيَّ مِنَ السَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُ سَعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ .
۷۷۸: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے یہ کلمات کہے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ...)) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش طلب کرتے ہیں۔ (ترجمہ) ”اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو مانگنے والوں کا آپ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اور آپ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس چلنے کے حق کی وجہ سے کیونکہ میں غرور اور اترانے اور دکھانے اور سنانے (شہرت) کی ظاہر نہیں نکلا بلکہ میں آپ کی ناراضگی سے

بچنے کے لئے اور آپ کی رضا جوئی کے لئے نکلا ہوں تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے بچادیں اور میرے گناہوں کو بخش دیں کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخشتا۔“

۷۷۹: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدِ الرَّمَلِيِّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الْمَشَاوُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلْمِ أَوْلَيْكَ الْغَوَاصُونَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ.

۷۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکیوں میں مسجد کی طرف چلنے کے عادی ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطے مارنے والے ہیں۔

۷۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الشَّيْبَرِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُنْشِرَ الْمَشَاوُونَ فِي الظُّلْمِ بِنُورِ تَامِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۷۸۰: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکی میں چلنے کے عادی لوگوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دے دو۔

۷۸۱: حَدَّثَنَا مَجْرَاءُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ مَوْلَى ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الصَّائِعِ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشِّرِ الْمَشَائِينَ فِي الظُّلْمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۷۸۱: حضرت انسؓ سے گزشتہ حدیث جیسے الفاظ مذکور ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ نماز کا عمل ظاہر ہے کہ آدمی مسجد میں پہنچنے کے بعد ہی شروع کرتا ہے لیکن اپنے کام کو چھوڑ کر کھڑا ہونا، وضو کرنا، مسجد کی طرف چلنا یہ سب چونکہ نماز ہی کی وجہ سے ہے اس لیے یہ سب نماز ہی کے حساب میں لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی وہی اجر و ثواب دیتے ہیں جو نماز پر دیتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ خیال گزرے کہ واپسی میں تو چونکہ نماز کا ارادہ نہیں اس لیے گھر لوٹنے میں جو وقت لگا وہ کسی کام میں نہ آیا تو اس کے متعلق بھی فرما دیا کہ گھر سے چلنے کے بعد سے لوٹنے تک پورا وقت چونکہ نماز ہی کے حساب میں ہے اس لیے جانا اور آنا دونوں ایک ہی حکم میں ہیں۔

۱۵: بَابُ الْأَبْعَدِ فَلَا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ

پاؤں سے جو جتنا زیادہ دُور ہوگا اُس کو

أَعْظَمُ أَجْرًا

اتنا زیادہ ثواب ملے گا

۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَبْعَدُ فَلَا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ أَعْظَمُ أَجْرًا

۷۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد سے جو شخص جس قدر دور ہوگا اسی قدر اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۷۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ ثَنَا الْمُهَبِيُّ ثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي

۷۸۳: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے ایک انصاریؓ کا مکان مدینہ میں سب سے زیادہ مسجد سے دور تھا

بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْأَنْصَارِ
 بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتِ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ لَا تُحِطُّهُ الصَّلَاةُ
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّهْتُ لَهُ
 فَقُلْتُ يَا فُلَانُ! لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَفِيكَ الرَّمْضَ
 وَيَرْفَعُكَ مِنَ الْوُقُوعِ وَيَفِيكَ هَوَامَ الْأَرْضِ فَقَالَ وَاللَّهِ
 مَا أَحْبَبْتُ أَنْ يَبْتِي بِطَنْبِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا حَتَّى آتَيْتُ بَيْتَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ
 فَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُوا فِي آخِرِهِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ مَا
 احْتَسَبْتَ

کے سامنے بھی ایسی بات کہی اور عرض کیا: مجھے قدموں کے نشانات پر (ثواب کی) امید ہے۔ آپ نے فرمایا: جس بات کی تم نے امید رکھی وہ تمہیں حاصل ہوگی۔

۷۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ
 الْحَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ أَرَادْتُ أَنْ يَتَوَلَّوْا مِنْ دِيَارِهِمْ إِلَى قُرْبِ
 الْمَسْجِدِ فَكَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرَوْا
 الْمَدِينَةَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ أَنْ تَأْتِيَكُمْ
 فَأَقَامُوا.

۷۸۴: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ بنو سلمہ نے
 چاہا کہ اپنے (قدیمی) گھر چھوڑ کر مسجد نبوی کے قریب آ
 بسیں تو نبی نے مدینہ کے اجڑنے کو پسند نہیں کیا (کیونکہ
 اگر وہ تمام قبیلہ شہر میں آجاتا تو مدینہ کی ایک جانب بے
 آباد ہو جاتی) تو آپ نے فرمایا: اے بنو سلمہ کیا تم نشانات
 قدم کا ثواب نہیں چاہتے؟ اس پر وہ وہیں ٹھہر گئے۔

۷۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا إِسْرَائِيلُ،
 عَنْ سَمَاقٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ بَعِيدَةً مَنَازِلُهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ
 فَأَرَادُوا أَنْ يَقْرَبُوا فَتَزَلَّتْ وَنَكَبْتُ مَا قَدَّمُوا وَأَتَارَهُمْ قَالَ
 فَتَبَتُوا.

۷۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
 انصار کے گھر مسجد سے فاصلہ پر تھے انہوں نے چاہا کہ
 مسجد کے قریب آ جائیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَنَكَبْتُ
 مَا قَدَّمْتُمُوهَا وَأَتَارَهُمْ﴾ فرماتے ہیں انصار پھر
 وہیں ٹھہر گئے۔

باب: باجماعت نماز کی فضیلت

۱۶: بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ

۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاحه في بيته وصلاحه في سوقه بضعا وعشرين درجة.

۷۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ' أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضَّلُ الْجَمَاعَةَ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحَدَهُ خُمْسٌ وَعِشْرُونَ جُزْءًا.

۷۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هَلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خُمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو رُسْتَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ ' قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحَدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ' ثنا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ ' عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ ' قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحَدَهُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ أَوْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحَدَهُ خُمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۷۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحَدَهُ خُمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

☆ ستائیس کے عدد کی تخصیص کے بارے میں حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں علامہ بلقینی سے ایک لطیف نکتہ نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جماعت کا ادنیٰ اطلاق تین پر ہوتا ہے لہذا ایک جماعت تین نیکوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ کل حسنة بعشر امثالها یعنی ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ تین نیکیاں اپنی فضیلت کے اعتبار سے تیس نیکوں کے برابر ہوتی ہیں اور تیس کا عدد اصل اور فضیلت دونوں کا مجموعہ ہے اس میں سے اصل یعنی تین کو نکال لیا جائے تو عدد فضیلت ستائیس ہی رہ جاتی ہے۔ یہ توجیہ ان روایات کے مطابق ہے جس میں سبع و عشرين (ستائیس، ۲۷) کا عدد مذکور ہے لیکن دوسری روایات میں ستائیس کے بجائے پچیس کا عدد وارد ہوا ہے۔ اس کا بظاہر سبع و عشرين (۲۷) کے ساتھ تعارض پایا جا رہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عدد اقل اکثر کی نفی نہیں کرتا یا یہ کہ اختلاف خشوع و خضوع کے اعتبار سے ہے یا یہ کہ پچیس گنا حملہ کی مسجد کے لیے ہے اور ستائیس مسجد جامع کے لیے۔ واللہ اعلم۔

۱۷: بَابُ التَّغْلِيظِ فِي التَّخْلُفِ

پہلے: (بلا وجہ) جماعت چھوٹ جانے پر

عَنِ الْجَمَاعَةِ

شدید وعید

۷۹۱: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو نماز کا کہوں تو جماعت قائم ہو جائے (یعنی تکبیر ہو) پھر میں کسی مرد کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں کچھ مردوں کو ساتھ لے کر چلوں جن کے پاس لکڑی کے گٹھے ہوں ان لوگوں کے پاس جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے پھر انکے گھروں کو ان سمیت جلاؤالوں۔

۷۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو معاويةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَنُقَامُ ثُمَّ أُمِرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْتَلِقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حَزْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ.

۷۹۲: حضرت ابن ام مکتوم فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سن رسیدہ ہوں نابینا ہوں میرا گھر بھی دور ہے میرے پاس کوئی رہبر بھی نہیں جو میرا ساتھ دے (اور مجھے مسجد تک لائے) تو کیا میرے لئے رخصت پاتے ہیں؟ فرمایا: تم اذان سنتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا۔

۷۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كَبِيرٌ ضَرِيرٌ، شَاشِعُ الدَّارِ وَلَيْسَ لِي قَائِدٌ يَلَاؤُمُنِي فَهَلْ تَجِدُ مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ هَلِ الْبِدَاءُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ مَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً.

۷۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اذان سنی پھر نماز کے لئے نہ آیا تو اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔ الا یہ کہ کسی عذر (شرعی) کی وجہ سے (جماعت چھوڑ دے)۔

۷۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ أَنبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَمِعَ الْبِدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُدْرٍ.

۷۹۴: حضرت ابن عباس اور ابن عمر فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (منبر کی) لکڑیوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا: کچھ لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ یقیناً غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

۷۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِهِ لَيْتَهُمْ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ، أَوْ لَيْتَهُمْ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيْكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ.

۷۹۵: حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ مرد جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھر

۷۹۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْهَدَلِيُّ الدِّمَشْقِيُّ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنُبٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عُمَرَ وَالصَّمُرِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَيْتَهُنَّ رَجَالٌ عَنْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ أَوْ لِأَحَرَقَنَّ بِيُوتِهِمْ. جلاڈالوں گا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کی بناء پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جماعت میں حاضری فرض عین ہے بلکہ ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ بغیر عذر کے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مسلک وجوب کا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسے فرض کفایہ اور سنت علی العین قرار دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اسی کے موافق ہے اور اسی پر فتویٰ بھی ہے۔ پھر ہر ایک کے نزدیک جماعت ترک کرنے کے کچھ عذر بھی ہیں اور ان کا باب بہت وسیع ہے۔ بہر حال جماعت میں حاضری کی بہت تاکید کی گئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اہم دینی تعلیمات میں سے ہے جس سے امت کی ہدایت وابستہ ہے اور جماعت کی پابندی ترک کر کے اپنے گھروں پر نماز پڑھنے لگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کر لینا ہے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع نصیب فرمائے جن کا زمانہ مثالی اور معیاری تھا۔

۱۸: بَابُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

۷۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَا تُوْهُمَا وَ لَوْ حَبُوا.

۷۹۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا (فضیلت و ثواب) ہے تو ان کے لئے (مسجد میں) آئیں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ گھسٹ کر ہی آنا پڑے۔

۷۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ابْنَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةُ الْفَجْرِ وَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تُوْهُمَا وَ لَوْ حَبُوا.

۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نماز عشاء اور فجر ہیں اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا (فضیلت و ثواب) ہے تو وہ ان نمازوں کے لئے (مسجد میں) آئیں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے فجر اور عشاء کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان دونوں کا وقت سستی اور نیند کا وقت ہوتا ہے کہ بستر اور آرام چھوڑ کر نماز میں آنا ہوتا ہے اور جو عبادت نفس پر جتنی زیادہ شاق ہو اسی میں زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

۷۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرِيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: أَلْسُنُ صَلَاتِي فِي

۷۹۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: جو چالیس راتیں مسجد میں باجماعت نماز ادا کرے اس کی عشاء میں پہلی رکعت

مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ، أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا تَقُوتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُولَى مِنْ فَوْتٍ نَهَى اللَّهُ تَعَالَى اس كے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیں
صَلَاةَ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ۔ گے۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ کامل ایک چلہ ایسی پابندی اور اہتمام سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کہ رکعت اولیٰ بھی فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا مقبول و محبوب عمل ہے اور بندہ کے ایمان اور اخلاص کی نشانی ہے کہ اس کے لیے جہنم سے براءت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ایسا جنتی ہے کہ دوزخ کی آنج سے بھی وہ کبھی آشنا نہ ہوگا۔ اللہ کے بندے صدق دل سے ارادہ اور ہمت کریں تو اللہ تعالیٰ سے توفیق کی امید ہے کوئی بہت بڑی بات نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی عمل خیر کی چالیس دن تک پابندی خاص تاثیر رکھتی ہے۔

باب: مسجد میں بیٹھے رہنا اور نماز کا انتظار کرتے رہنا

۱۹: بَابُ لُزُومِ الْمَسَاجِدِ وَ
اِنْتِظَارِ الصَّلَاةِ

۷۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ (فضیلت اور ثواب کے حصول کے اعتبار سے) نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک نماز اسکو کے رکھے اور فرشتے تم میں سے اسکے لئے دُعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ رہے جہاں اس نے نماز ادا کی اور کہتے رہتے ہیں کہ اللہ اس کو بخش دے جسے اس پر رحم فرمائے اسکی توبہ قبول فرمائے جب تک اسکا وضو نہ ٹوٹے اور وہ کسی کو ایذا نہ پہنچائے (اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے)۔

۷۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَخِيْسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ مَا لَمْ يُؤَدِّ فِيهِ

☆ خلاصۃ الباب سبحان اللہ! فرشتوں جیسی معصوم مخلوق اس نمازی کے لیے دعائے مغفرت و رحمت کرے، کیسی خوش نصیبی ہے۔

۸۰۰: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان مرد مسجد کو اپنا ٹھکانہ بنائے نماز اور ذکر کی خاطر اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے غائب گھر آئے تو اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

۸۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا بِنُ أَبِي ذُنَبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ

☆ خلاصۃ الباب تمام روئے زمین پر وطن ہی ایک ایسا مقام ہوتا ہے کہ جہاں انسان عموماً سب سے زیادہ قلبی سکون اور راحت محسوس کرتا ہے لیکن جس بندہ مؤمن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پوری طرح رچ بس گئی ہو اور نماز اور ذکر و تلاوت کے لیے مسجد میں کثرت سے جائے آئے اسے مسجد میں وطن جیسی آہستہ محسوس ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس مہمان عزیز کے آنے سے بے حد خوش ہوتے ہیں۔

۸۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مِنْ رَجَعٍ وَعَقَبَ مَنْ عَقَبَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا ، قَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ وَ قَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ أَبَشِرُوا هَذَا رُكْبَكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يَبْأُهِى بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُ انظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةَ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى .

۸۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کی تو کچھ لوگ لوٹ گئے اور کچھ وہیں رہ گئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لائے (کہ تیز چلنے کی وجہ سے) آپ کا دم چڑھ گیا تھا اور کپڑا آپ کے گھٹنوں سے ہٹ گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ فرض نماز ادا کر چکے ہیں اور دوسری نماز کے انتظار میں ہیں۔

خلاصہ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کا کھل جانا ارادتا نہیں بلکہ جلدی کی وجہ سے تھا کیونکہ دارقطنی نے حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کیا ہے کہ: فلا ينظر الى ما دون السترة و فوق الركبة فان مات تحت السرة الى الركبة من العورة۔ اس کی ناف کے نیچے اور گھٹنوں کے اوپر نہ دیکھے کیونکہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک ستر ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ذَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ . قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مِنْ آمَنَ بِاللَّهِ﴾ (الآية)

۸۰۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مرد کو دیکھو کہ مسجد (میں آنے جانے) کا عادی ہے اس کے بارے میں مؤمن ہونے کی گواہی دو (اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کی مساجد کو صرف وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مرکز اور دین مقدس کا حصار اور نشان ہے اس لیے اس کے ساتھ مخلصانہ تعلق اور اس کی خدمت و نگہداشت اور اس بات کی فکر و سعی کہ وہ اللہ کے ذکر و عبادت سے معمور اور آباد رہے یہ سب سچے ایمان کی نشانی اور دلیل ہے۔

۵: أَبْوَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا

اقامتِ صلاۃ اور اس کا طریقہ

پاب: نماز شروع کرنے کا بیان

۱: بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

۸۰۳: ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہتے اللہ اکبر۔

۸۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِيسِيُّ ثَنَا أَبُو اسَامَةَ حَدَّثَنِی عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَمِيْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ.

۸۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نماز شروع کر کے کہتے: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.)) پاک ہے تو یا الہی اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تیری تعریف کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہی کوئی معبود سوائے تیرے۔

۸۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِی جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّمْعِيُّ حَدَّثَنِی عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرَّفَاعِيُّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.

۸۰۵: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں رسول اللہ جب تکبیر کہتے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے دیکھا کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے ہیں۔ بتا دیجئے کہ آپ اس وقت کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں: ((اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ.....)) ”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسے بعد فرما دیجئے جیسے آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان بعد پیدا فرمایا۔ اے اللہ! مجھے اپنی خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے اے اللہ! میری

۸۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سَكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فَخَبَرَنِي مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالْقَلْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.

۳: بَابُ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشَّمَالِ فِي

بَابُ: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں

الصَّلَاةِ

ہاتھ پر رکھنا

۸۰۹: حضرت ہلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں امامت کراتے تھے تو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔

۸۰۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . تَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَنَا . فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ .

۸۱۰: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا۔

۸۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ . ح وَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّهْبِيُّ تَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ قَالَ تَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصَلِّي فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ .

۸۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سے گزرے جبکہ میں اپنا بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے (نماز ادا کر رہا) تھا تو آپ نے میرا دائیں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔

۸۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ابْنُ رَهِيمِ ابْنِ حَاتِمِ ابْنَانَا هُشَيْمِ ابْنَانَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَ أَنَا وَاضِعٌ يَدِي الْيُسْرَى عَلَى الْيَمْنَى فَاخَذَ بِيَدِي الْيَمْنَى فَوَضَعَهَا عَلَى الْيُسْرَى .

خلاصۃ الباب ☆ جمہور علماء نے ہاتھ باندھنا اختیار کیا ہے۔ وہ بھی احناف کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مختار ہے کیونکہ یہ اقرب التعظیم ہے بوجہ ان روایات کے جو مصنف ابن ابی شیبہ مسند احمد میں آئی ہیں۔ محدث ابن ابی شیبہ جو امام بخاری امام ابن ماجہ و امام مسلم رحمہم اللہ کے استاذ ہیں وہ حضرت کعب سے اور وہ موسیٰ بن عمر سے وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے والد حضرت وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے کہ نماز کی سنت میں سے ہے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔ حضرت ججاج بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے ابو مجلز سے سنایا دریافت کیا کہ نمازی ہاتھ کس طرح رکھے؟ تو انہوں نے کہا: اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے بیرونی حصہ پر رکھے اور اس کو ناف سے نیچے رکھے۔ حضرت ابراہیم نخعی نے کہا کہ اپنا دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

شرح نقیہ میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی کلائی کو دائیں ہاتھ کی چھنگلی اور انگوٹھے سے پکڑنے اور باقی انگلیوں کو پھیلائے۔

نوٹ ☆ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے یا ناف کے اوپر یا سینہ پر؟ اس بارہ میں سب مرفوع روایات درجہ دوم اور سوم کی ہیں یا معان ہیں۔

۴: بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ

پاب: قراءت شروع کرنا

۸۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلَّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوَزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتِيحُ الْقِرَاءَةَ بِ «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۸۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ابْنَانَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا جُبَادَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَفْتِيحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۸۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَبَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالُوا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا بَشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْتِيحُ الْقِرَاءَةَ بِ «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۸۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَلَدًا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ فِي الْإِسْلَامِ حَدَّثَانَهُ فَمَعْنِي وَآذِ أَقْرَأَ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ فَقَالَ: أَيُّ بَنِي إِبْرَاهِيمَ وَالْحَدِيثُ فَإِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُهُ إِذَا أَقْرَأَتْ فَقُلْتُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»

۸۱۵: حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میں نے کم ہی دیکھا کہ کوئی مرد اسلام میں نئی بات (بدعت) کے معاملے میں میرے والد محترم سے زیادہ سخت ہو چنانچہ ایک بار انہوں نے مجھے ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھتے سنا۔ فرمایا: بیٹا اس بدعت سے بہت بچو کیونکہ میں نے رسول اللہ اور ابو بکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں اور میں نے کسی ایک کو بھی ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھتے نہیں سنا قرأت ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرو۔ (حنفیہ)

خلاصۃ الباب ☆ جہر اسمہ کا مسئلہ معرکہ آراء مسائل: اس سے ہے جن میں ایک عرصہ تک زبانی اور قلمی مناظروں کا بازار گرم رہا ہے اور مختلف علماء نے اس مسئلہ پر مشتمل کتابیں لکھی ہیں۔ اس مسئلہ میں تیسری مذاہب یہ ہے کہ امام مالک کے

کے نزدیک تسمیہ سرے سے مشروع ہی نہیں ہے نہ جہر نہ سر۔ امام شافعیؒ کے نزدیک تسمیہ مسنون ہے اور صلوات جہریہ میں جہر کے ساتھ اور سر یہ میں سر کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ امام ابوحنیفہؒ امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ کے نزدیک بھی تسمیہ مسنون ہے۔ البتہ اسے ہر حال میں سر اُڑھنا افضل ہے۔ خواہ صلوٰۃ جہری ہو یا سری۔ اس مسئلہ میں بعض اہل ظاہر مثلاً ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ بھی حنفیہ کے ساتھ ہیں اور بعض محققین شافعیہ نے بھی اس مسئلہ میں حنفیہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔ امام مالکؒ کا استدلال عبد اللہ بن مغفل کی حدیث باب سے ہے جس میں انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو بسم اللہ پڑھنے سے روکا اور اسے بدعت قرار دیا۔ امام شافعیؒ نے جہر بسم اللہ کی تائید میں بہت سی روایات پیش کی ہیں، لیکن ان میں سے کوئی روایت بھی ایسی نہیں جو صحیح بھی ہو اور صریح بھی۔ چنانچہ حافظ زبلیؒ نے نصب الراية میں ان کے تمام دلائل کی مفصل تردید کی ہے یہاں اس پوری بحث کو نقل کرنا تو ممکن نہیں جہاں تک حنفیہ کے مستدلات کا تعلق ہے اگرچہ وہ عدداً کم ہیں لیکن سنداً بڑے جلیل القدر، عظیم الشان اور صحت کے اعلیٰ معیار پر ہیں۔ چنانچہ حنفیہ کی پہلی دلیل مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ((قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احداً منهم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم)) یہی روایت نسائی میں ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے: ((صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان عنہم فلم اسمع احداً منهم یجهر بسم اللہ الرحمن الرحیم))۔ (۱) جس سے واضح ہو گیا کہ صحیح مسلم کی روایت میں قراءت کی نفی سے جہر کی نفی مراد ہے۔ (۲) نسائی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت: ((صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یسمنا قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلی بنا ابو بکر و عمر فلم نسمعہا منها))۔ اس سے واضح ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا منشاء جہر تسمیہ کی نفی کرنا ہے نہ کہ نفس قراءت کی۔ (۳) تیسری دلیل حضرت عبد اللہ بن مغفل کی حدیث باب ہے جس میں فرماتے ہیں: ((سمعنی ابی و انا فی الصلوٰۃ اقول بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال ابی بنی محدث ایاک و الحدیث قال ولم أراحدًا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابغض الیہ الحدیث فی الاسلام و قد صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احداً منهم یقولہا فلا تقلہا اذا انت صلیت فقل الاحمد للہ رب العلمین))۔ اس لیے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہم نے اوپر ذکر کی ہے اس میں جہر کی نفی ہے لہذا یہاں بھی یہی مراد ہوگی۔ اس پر شافعیہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں عبد اللہ بن مغفل کے صاحبزادے مجہول ہیں لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ محدثین نے تصریح کی ہے کہ ان کا نام یزید ہے اور ان سے تین راوی روایت کرتے ہیں اور اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس شخص سے روایت کرنے والے دو ہوں اس کی جہالت رفع ہو جاتی ہے اور یہاں تو ان سے روایت کرنے والے دو سے زائد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ حدیث عبد اللہ بن مغفل حدیث حسن ہے۔ نیز اس مفہوم کی روایت نسائی میں بھی آئی ہے اور امام نسائی نے اس پر سکوت کیا ہے جو ان کے نزدیک کم از کم حسن ہونے کی دلیل ہے۔ (۴) امام طحاویؒ وغیرہ نے روایت نقل کی ہے: ((عن ابن عباسؓ فی الجہر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قال ذلک فعل العذاب)) نیز طحاوی ہی میں حضرت ابوالواکب سے مروی ہے: "قال کان عمرؓ علی لا یجہبان بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتامین"۔

بہر حال یہ تمام روایات صحیح اور صریح ہونے کی بناء پر امام شافعیؒ کے مستدلات کے مقابلہ میں راجح ہیں۔

۵: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

بَابُ: نماز فجر میں قرأت

۸۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ: ﴿وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتِ لَهَا طَلْعُ نَضِيدٍ﴾ [ق: ۱۰۰]

۸۱۶: حضرت قطیبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز صبح میں ﴿وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتِ لَهَا طَلْعُ نَضِيدٍ﴾ (سورہ ق) کی قراءت فرماتے سنا۔

۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَصْبَغِ مَوْلَى عَمْرٍو بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حَرْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ كَأَنِّي أَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ: ﴿فَلَا أَقْسِمُ بِالْخُنُوسِ الْجَوَارِ الْكُنُوسِ﴾ [التكوير: ۱۶-۱۵]

۸۱۷: حضرت عمرو بن حربیث فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قرأت فرمائی گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ﴿فَلَا أَقْسِمُ بِالْخُنُوسِ الْجَوَارِ الْكُنُوسِ﴾ پڑھنا سماعت میں رس گھول رہا ہے۔

۸۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ ح وَ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَهُ أَبُو الْمُنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السَّبْتَيْنِ إِلَى الْمَانَةِ.

۸۱۸: حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ساٹھ سے سو تک (آیات مبارکہ کی) تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بِكَرْبُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ حجاج الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ وَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَ كَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ.

۸۱۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو ظہر میں پہلی رکعت دوسری کی نسبت ذرا لمبی رکھتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔ (اور یہی نبی کریم ﷺ کا معمول رہا)۔

۸۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْمُؤْمِنُونَ فَلَمَّا آتَى عَلِيَّ ذِكْرَ عَيْسَى أَصَابَتْهُ شَرْقَةٌ فَرَكِعَ يَعْنِي سَعْلَةً.

۸۲۰: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورہ مؤمنون کی قرأت فرمائی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا یعنی ﴿وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ...﴾ تو آپ ﷺ کو کھانسی اٹھی اس لئے آپ رکوع میں چلے گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ باب نماز فجر میں قراءت کی مقدار مسنون سے متعلق ہے۔ اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر اور ظہر میں طوالت مفصل، عصر اور عشاء اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مسنون ہے اور اس میں اصل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کتب ہے جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اس میں یہی تفصیل مذکور ہے اس

خط کے کئی حصے امام ترمذی نے اپنی جامع ترمذی میں نقل کیے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بھی احادیث باب میں ذکر کیا گیا ہے البتہ کبھی اس کے خلاف بھی ثابت ہے۔ مثلاً مغرب کی نماز میں سورہ طور، سورہ مرسلات اور سورہ دخان کا پڑھنا۔

باب: جمعہ کے دن نماز فجر میں قرأت

۸۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے روز نماز فجر میں ﴿الم تنزیل﴾ (سجدہ: ۱) یعنی سورہ سجدہ اور ﴿ہل اتی علی الإنسان﴾ (الانسان: ۱) کی قرأت فرماتے۔

۸۲۲: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں ﴿الم تنزیل﴾ اور ﴿ہل اتی علی الإنسان﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۸۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۸۲۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں ﴿الم تنزیل﴾ اور ﴿ہل اتی علی الإنسان﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

باب: ظہر اور عصر میں قراءت

۸۲۵: حضرت قزعا فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری سے رسول اللہ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔

۶: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ﴿الم تنزیل﴾ [السجدة: ۱] السَّجْدَةَ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ [الانسان: ۱]

۸۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو زَهْرٍ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ﴿الم تنزیل﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾

۸۲۳: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو رَهَيْمٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ﴿الم تنزیل﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾

۸۲۴: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنبَأَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَلِيمَانَ أَنبَأَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَبِي فَرَوَةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ﴿الم تنزیل﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾

قَالَ إِسْحَقُ هَكَذَا ثَنَا عَمْرُو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْآشْكَ فِيهِ

۷: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۸۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قُرْعَةَ قَالَ

فرمایا: تمہارے لئے اس میں کوئی بھلائی نہیں (کیونکہ تم رسول اللہ کی مثل لمبی نماز شاید نہ پڑھ سکو) میں نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے بتائیے تو سہی۔ فرمایا: رسول اللہ کیلئے ظہر کی نماز کی اقامت کہی جاتی تو ہم میں سے ایک بیعت کی طرف نکل جاتا اور قضاء حاجت کے بعد آ کر وضو کرتا تو رسول اللہ ﷺ کو ظہر کی پہلی رکعت میں پاتا۔

۸۲۶: حضرت ابی عمر کہتے ہیں: میں نے حضرت خباب سے عرض کیا کہ آپ کو ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرأت کرنے کا کیسے علم ہوتا تھا۔ فرمایا: آپ کی ریش مبارک کے ہلنے اور حرکت کرنے سے۔

۸۲۷: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: میں نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ فلاں صاحب سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا نیز فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور دوسری دو رکعتوں کو مختصر کرتے تھے اور عصر کو بھی مختصر ادا فرماتے تھے۔

۸۲۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس بدری صحابہ جمع ہوئے اور انہوں نے کہا: آؤ سری نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی مقدار کا اندازہ لگائیں پھر ان میں سے دو میں بھی اختلاف نہ ہو اسب نے یہی اندازہ لگایا کہ ظہر کی پہلی رکعت میں قرأت تیس آیات کی بقدر تھی دوسری رکعت میں اس سے آدھی اور عصر میں ظہر کی آخری دو رکعتوں سے آدھی۔

باب: کبھی کبھار ظہر و عصر کی نماز میں ایک

آیت آواز سے پڑھنا

۸۲۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ فِي ذَلِكَ خَيْرٌ قُلْتُ بَيْنَ رَحِمِكَ اللَّهُ قَالَ كَانَتْ الصَّلَاةُ تَقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَيَخْرُجُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ فَيَجِيءُ فَيَتَوَضَّأُ فَيَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ.

۸۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَّارَةَ بِنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي مُعَمَّرٍ قَالَ قُلْتُ لِحَبَابِ بَايَ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ بِاضْطِرَابٍ لِحَبَابِهِ

۸۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرٍِ الْخَنْفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ قَالَ وَكَانَ يُطِيلُ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْآخِرَتَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ.

۸۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ثَنَا زَيْدُ الْعَمِيٍّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ بَدْرِيًّا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا تَعَالَوْا حَتَّى نَقِيسَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا لَمْ يَجْهَرُ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَاسُوا قِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ بِقَدْرِ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَى قَدَرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَقَاسُوا ذَلِكَ فِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ.

۸: بَابُ الْجَهْرِ بِالْآيَةِ أَحْيَانًا فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ

۸۲۹: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے اور کبھی کبھار ایک آیت سنوا دیتے۔

۸۳۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تو ہم سورہ لقمان اور ذاریات کی کچھ آیات کے بعد ایک آیت سن لیتے۔

باب: مغرب کی نماز میں قرأت

۸۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ (لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں والمُرْسَلَاتِ عُرْفًا کی قرأت فرماتے سنا۔

۸۳۲: حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورہ طور کی قرأت فرماتے سنا۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو ﴿أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ﴾ سے ﴿فَلْيَايَاتٍ مُّسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ﴾ تک کی قرأت فرماتے سنا تو میرا دل منہ کو آنے لگا۔

۸۳۳: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

باب: عشاء کی نماز میں قرأت

۸۳۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ﴿وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ﴾ کی قراءت فرماتے

هَشَامُ الدَّسْتَوَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا. ۸۳۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ ثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْبُرَيْدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ.

۹: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ (قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ هِيَ لَبَابَةُ) أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا.

۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

قَالَ جُبَيْرٌ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ فَلْيَايَاتٍ مُّسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ) كَادَ قَلْبِي يَطِيرُ.

۸۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَدِيلٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ و ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

۱۰: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۸۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِنَةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعِشَاءِ

-نا-

الْأَخْرَجَ. قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِالْبَيْتَيْنِ وَالزَّيْتُونِ.

☆ خلاصہ الباب صحیحین کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ جس کا ذکر حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث میں کیا ہے، سفر سے متعلق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کی کسی ایک رکعت میں سورۃ والتین پڑھی تھی۔

۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ ثَابِتُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ مِثْلَهُ؛ قَالَ فَمَا سَمِعْتُ إِنْسَانًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ.

۸۳۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون دوسری سند سے بھی مروی ہے اس میں یہ بھی فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوش آواز انسان نہیں سنا (یا فرمایا) عمدہ قرأت والا شخص نہیں سنا۔

۸۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمِحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَ سَبَّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى وَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي كَرَّمَ).

۸۳۶: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں حضرت معاذ بن جبلؓ نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو بہت لمبی پڑھائی (لمبی قرأت فرمائی) اس پر نبیؐ نے فرمایا: وَالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَ سَبَّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى وَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي كَرَّمَ۔

☆ خلاصہ الباب اس حدیث کی خاص ہدایت جو ہمارے موضوع سے متعلق ہے بس یہ ہے کہ ائمہ مساجد کو چاہیے کہ وہ اتنی طویل نماز نہ پڑھائیں جو مقتدیوں کے لیے باعث مشقت ہو جائے خاص کر ضعیفوں، کمزوروں اور مزدور پیشہ لوگوں کا لحاظ رکھیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ اتنی تیز رفتاری سے نماز پڑھائیں کہ رکوع و سجود کا بھی پتہ نہ چلے۔ بہر حال تمام ارکان اعتدال پر ہی ہونے چاہئیں۔

پاؤپ: امام کے پیچھے قرأت کرنا

۱۱: بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

۸۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَ اسْحَقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا ثَابِتُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۸۳۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو نماز میں فاتحہ کتاب کی قرأت نہ کرے اس کی نماز نہیں۔

۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِتُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ

۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز میں ام القرآن نہ پڑھی اس کی نماز ناقص و ناتمام ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اے

خداج غیر تمام۔

ابو ہریرہ! میں بسا اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو آپ نے میرا بازو دبایا اور (آہنگی سے) فرمایا: (ایسی صورت میں) اس کو اپنے دل ہی دل میں پڑھ لیا کر۔

فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَإِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ
فَعَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ يَا فَارِسِي! اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ.

۸۳۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورۃ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں فرض ہو یا غیر فرض۔

۸۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضِيلِ ح وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدُ
بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي سَفْيَانَ السَّعْدِيِّ عَنْ
أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ
يَقْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِ«الْحَمْدُ لِلَّهِ» وَ سُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا.

۸۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کہ ہر وہ نماز جس میں ام القرآن نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۸۴۰: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ (كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِ الْكِتَابِ فَهِيَ خَدَاجٌ).

۸۴۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحہ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۸۴۱: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السُّكَيْنِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ
يَعْقُوبَ السُّلَمِيُّ ثَنَا حَسَنُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ صَلَاةٍ وَلَا
يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خَدَاجٌ فَهِيَ خَدَاجٌ.

۸۴۲: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ایک صاحب نے سوال کیا کیا میں قرأت کر لیا کروں جبکہ امام قرأت کر رہا ہو۔ فرمایا: ایک صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی۔ اس پر لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا کہ اب تو یہ لازم ہوگئی۔

۸۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ
الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اقْرَأْ وَ
الْإِمَامُ يَقْرَأُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجِبَ
هَذَا. (قال المزهي هو موقوف)

۸۴۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب اور سورۃ پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب۔

۸۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مَسْعَرٍ عَنْ زَيْدِ الْقَبِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا
نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةٍ وَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

خلاصۃ الباب ☆ اس باب میں نماز میں سورۃ فاتحہ کی قراءت کی حیثیت کے تعین کا بیان کیا گیا ہے۔ بعض حضرات اس کی بھی رکنیت کے قائل ہیں اور بعض عدم رکنیت کے یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں، بعض اس کی فرضیت کے قائل ہیں اور

بعض وجوب کے۔

(۱) امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے وجوب کے قائل ہیں، فرضیت کے نہیں۔ وہ مطلق قراءت کو فرض قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک سورۃ فاتحہ اور حم سورۃ دونوں کا حکم ایک ہے یعنی دونوں واجب ہیں عندہم، ان میں سے کسی ایک کے ترک سے فرض تو ساقط ہو جاتا ہے لیکن نماز واجب الاعداء رہتی ہے۔ (۲) ائمہ ثلاثہ اس کی رکنیت یعنی فرضیت کے قائل ہیں، عندہم ترک صلوٰۃ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے وہ ضم سورت کو مسنون یا مستحب قرار دیتے ہیں۔ (۳) امام احمد فرماتے ہیں کہ الفاتحۃ لا تتعین بلکہ قرآن کا جو حصہ بھی پڑھا جائے۔

ائمہ ثلاثہ عبادہ ابن الصامتؓ کی اس روایت سے قراءت فاتحہ کی رکنیت اور فرضیت پر استدلال کرتے ہیں۔ اس روایت کو ترمذی میں نقل کیا گیا ہے جس میں صراحتاً آ گیا ہے کہ: ((لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الكتاب)) علماء احناف اس کے متعدد جواب دیتے ہیں:

(۱) یہ ”لا“، نفی کے لیے ہے مگر محققین، شارحین حدیث اس توجیہ کو پسند نہیں کرتے۔ ابن الہمام فرماتے ہیں کہ یہاں ”لا“، کوفی کمال کے لیے لیا جائے تو لا صلوٰۃ اجلا المسجد اراضی المسجد)) (دارقطنی) کی رو سے فاتحہ کو واجب قرار دینا بھی مشکل ہو جائے گا جبکہ دارقطنی کی اس روایت میں لافنی کمال کے لیے ہے لیکن مسجد میں نماز ادا کرنا واجب صلوٰۃ نہیں لہذا اگر جہاں مسجد گھر میں نماز پڑھے تو اس کی نماز واجب الاعداء نہیں ہوتی۔ اس کا تقاضا تو یہی ہے کہ فاتحہ کے چھوڑنے والے کی نماز بھی واجب الاداء نہ ہو حالانکہ احناف اس کو واجب الاعداء قرار دیتے ہیں۔ (۲) یہ لافنی کمال کے لیے نہیں تھی، ذات کے لیے ہے حالانکہ احناف اس کو واجب الاعداء قرار دیتے ہیں۔ (۲) یہ لافنی کمال کے لیے نہیں نفی ذات کے لیے ہے مقصد یہ ہے کہ عدم قراءت کی صورت میں نماز بالکل فاسد ہو جاتی ہے۔ یہاں قراءت سے مراد صرف فاتحہ نہیں بلکہ مطلق قراءت ہے۔ اس توجیہ کی ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ یہی روایت مسلم ج ۱ ص ۱۶۹ اور نسائی ج ۱ ص ۱۰۵ میں فاتحہ کے بعد فماعد کے الفاظ کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ بعض روایات میں فمازاد بعض میں وماتیسر اور بعض میں سورۃ اور بعض میں معہاشی کے الفاظ آئے ہیں جس کا معنی یہ ہوگا کہ جو شخص فاتحہ اور ”ما زاد“ (کچھ اور) ”ما فماعد“ (اس سے زیادہ) نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی لہذا جب قراءت بالکل منقش ہوگی تو عدم صلوٰۃ (نماز نہ ہونے) کا حکم لگے گا۔ اس حدیث میں مذکورہ اضافی الفاظ کے پیش نظر ائمہ ثلاثہ کو چاہیے کہ فاتحہ کے ساتھ ساتھ وصاعد یا ما زاد کی رکنیت کے بھی قائل ہوں تو جو جواب وہ و ما زاد وغیرہ کی عدم رکنیت کا دیں گے وہی جواب ہماری طرف سے فاتحہ کی عدم رکنیت کا ہوگا۔ فمما هو جوابہم فهو جوابنا (۳) اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ فماعد یا ما زاد وغیرہ کی زیارتی کا ثبوت نہیں ہے تب بھی حدیث میں فاتحہ پر ب کا دخول اس بات کی دلیل ہے کہ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھنا مقصود ہے کیونکہ افعال ب کے واسطے کے بغیر متعدی ہوں تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول بہ کل مفعول ہے اس کے ساتھ مفعولیت میں کوئی اور شریک نہیں ہے اور جب بواسطہ ب کے متعدی ہو تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول بہ بعض مفعول ہے اور مفعولیت میں کوئی اور بھی اس کے ساتھ شریک ہے۔ مثلاً بخاری میں ہے: ((قرا علیہم سورۃ الرحمن)) تو جہاں قراءت بغیر ب کے متعدی سے مراد یہ ہے کہ سورۃ رحمن پڑھی اس کے ساتھ اور کچھ نہیں پڑھا اور احادیث میں قراءت کی ب کے ساتھ تعدیہ بھی آیا ہے مثلاً یقرا بالطور کذا فی المغرب بالطور اور کان یقرأ فی القرآن المجید وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں۔ مراد ظاہر

ہے کہ سورۃ طور اور سورۃ ق تہا نہیں پڑھیں بلکہ ان کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا لہذا حدیث زیر بحث میں ب کے دخول کے بعد مراد یہ ہوگی کہ مفعول کل مقرر نہیں ہے بلکہ جزو مقرر ہے اور اس سے اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ نماز میں صرف فاتحہ نہیں پڑھی جائے گی بلکہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا جائے گا یعنی ضم سورۃ کرنا ہوگا۔ لہذا اس حدیث سے حنفیہ کی تردید نہیں ہوئی۔

بیاب: امام کے دو سکتوں کے بارے میں

۸۴۴: حضرت سرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ دونوں سکتوں کو میں نے رسول اللہؐ سے (یکھ کر) محفوظ کیا تو عمران بن حصینؓ نے اس کا انکار کیا تو ہم نے ابی بن کعبؓ کو مدینہ خط لکھا انہوں نے (جواب میں) لکھا کہ سرہ نے (بات کو) یاد رکھا۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت قتادہ سے پوچھا یہ دو سکتے کیا ہیں؟ فرمایا: ایک نماز میں داخل ہوتے ہی اور دوسرے قرأت سے فارغ ہو کر پھر قتادہ نے فرمایا: جب ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْہِمُ وَلَا الضَّالِّیْنَ﴾ (تو بھی سکتے حنفیہ کرے آمین کہنے کے لئے) فرمایا: صحابہ کو پسند تھا کہ امام قرأت سے فارغ ہو تو خاموش ہو جائے تاکہ اس کا دم ٹھہر جائے۔

۸۴۵: حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نماز میں دو سکتے محفوظ کئے ایک قرأت سے قبل اور دوسرا رکوع کے وقت تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار فرمایا تو لوگوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا۔ آپ نے حضرت سرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی۔

۱۲: بَابُ فِی سَكْتَتِي الْاِمَامِ

۸۴۴: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ جَمِيلٍ الْعَتَكِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ سَكَّتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْكُرَ ذَلِكَ عُمَرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ فَكَتَبْنَا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أَنَّ سُمْرَةَ قَدْ حَفِظَ.

قَالَ سَعِيدٌ فَقَلْنَا لِقَتَادَةَ: مَا هَاتَانِ السَّكَّتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ.

ثُمَّ قَالَ بَعْدَ وَإِذَا قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾

قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَرَادَ إِلَيْهِ نَفْسُهُ.

۸۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَدَّاشٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَشْكَابٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سُمْرَةُ حَفِظْتُ سَكَّتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكْتَةً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ سَكْتَةً عِنْدَ الرَّكُوعِ فَانْكُرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عُمَرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ. فَكَتَبُوا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي ابْنِ كَعْبٍ فَصَدَّقَ سُمْرَةَ.

☆ خلاصۃ الباب قراءۃ فاتحہ سے پہلے ایک سکتہ متفق علیہ ہے جس میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔ صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اس کے خلاف ہے۔ دوسرا سکتہ فاتحہ کے بعد ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس میں سر آ آمین کہی جائے گی اور شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک سکوت محض ہوگا۔ ایک تیسرا سکتہ قراءت کے بعد رکوع سے پہلے ہے جو سانس ٹھیک کرنے کے لیے ہے۔ شافعیہ و حنابلہ اس سکتہ کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ میں سے علامہ شامیؒ نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر قراءت کا اختتام اسماء حسنیٰ میں سے کسی اسم پر ہو رہا ہو جیسے: ﴿وہو العزیز الحکیم﴾ تو سکتہ مستحب نہیں بلکہ اس کا تکبیر کے ساتھ

وصل (ملانا) کرنا اولیٰ ہے۔ لیکن محققین حنفیہ نے یہ فرمایا کہ اس تفصیل کی بنیاد محض قیاس ہے اور حدیث باب میں قنودہ کا قول قراءۃ کے بعد سکتے کے مسنون ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔ اس لیے قیاس کے مقابلہ میں اسے ترجیح ہونی چاہیے اور سکتے کو مسنون ماننا چاہیے۔ واذأ قرأ ولا الضالین بچکلے جملے واذأ قرأ من القراءۃ ہی کا بیان ہے اور بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ حضرت قنودہ نے واذأ قرأ من الضالین کہہ کر اپنی جانب سے تیسرے سکتے کو بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳: بَابُ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَانصِتُوا

باب: جب امام قرأت کرے تو خاموش ہو جاؤ

۸۴۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا کہ اس کی اقتداء کی جائے لہذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ ﴿غیر المغضوب علیہم ولا الضالین﴾ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۸۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ.

۸۴۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ جب وہ قعدہ میں ہو تو تمہارا سب اول ذکر تشہد ہونا چاہئے۔

۸۴۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَابٍ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَانصِتُوا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ ذِكْرِ أَحَدِكُمْ التَّشَهُدُ.

۸۴۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے صحابہ کو نماز پڑھائی ہمارا خیال ہے صبح کی نماز تھی۔ نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے قرأت کی؟ ایک صاحب نے عرض کیا: میں نے (قرأت کی)۔ فرمایا: میں بھی کہہ رہا تھا کہ کیا ہوا مجھ سے قرآن میں نزاع کیا جا رہا ہے۔

۸۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةً نَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبْحُ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنَا رَغُ الْقُرْآنِ.

۸۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول

۸۴۹: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ... لَأَعْلَى ثَنَا مَعْمَرُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَكِيْمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا حَوْهَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ فَسَكْتُوْا بَعْدَ فَيَمَّا جَهْرُ فِيْهِ الْاِمَامُ

اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر سابقہ مضمون ذکر کیا اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ اس کے بعد جبری نماز میں صحابہ نے سکوت اختیار کیا (یعنی قرأت کرنا چھوڑ دی)

۸۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَدْ غَبَيْدَ اللّٰهُ بِنُ مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

۸۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کا امام ہو (یعنی جو باجماعت امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ حدیث حنفیہ کی پہلی دلیل ہے۔ ابوداؤد میں بھی وذا قرأ فانصتوا کے الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔ نواب صدیق حسن خان اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "رجال اسنادہ ثقات" [دلیل الطالب ص: ۲۹۶] اس تفصیلی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عمل کے بارے میں طریقہ بیان فرماتے ہیں۔ اگر فاتحہ اور سورۃ کی قراءت کے بارے میں کوئی علیحدہ علیحدہ حکم ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور واضح فرماتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں: ((واذا قرأ فانصتوا))۔ جب امام قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔ پراکتفاء فرما کر یہ بات واضح فرمادی کہ جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث چار صحابہ کرام سے مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت انس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ ان میں سے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کی حدیثوں میں یہ زیادتی موجود نہیں۔ احادیث کے تتبع اور غور کرنے سے اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث دومرتبہ ارشاد فرمائی، ایک مرتبہ: ((واذا قرأ فانصتوا)) بھی اس میں شامل تھا اور ایک میں شامل نہیں تھا۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے یہ حدیث گھوڑے سے گرنے کے واقعہ میں ۵۵ھ میں پیش آیا تھا، بیان فرمائی تھی جب آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی، صحابہ کرام اُس وقت آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھے رہے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا اور نماز کے بعد یہ حدیث ارشاد فرمائی اور آخر میں فرمایا: ((واذا صلی جالساً فصلوا جلوساً)) جیسا کہ روایت عائشہ سنن ابی داؤد میں ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ تو ہیں: ((واذا صلی قاعداً فصلوا قعوداً اجمعون)) جیسا کہ ترمذی میں ہے۔ چونکہ اس موقع پر آپ ﷺ کا اصل منشاء یہ مسئلہ بیان کرنا تھا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھنی چاہیے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر میں تمام ارکان صلوٰۃ کا استیعاب نہیں فرمایا البتہ ضمناً بعض دوسرے ارکان کا ذکر آ گیا۔ بہر حال استیعاب چونکہ مقصود نہیں تھا اس لیے اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ((واذا قرأ فانصتوا)) کا جملہ ارشاد نہیں فرمایا۔ پھر اس موقع پر چونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دونوں موجود تھے اس لیے انہوں نے: ((انما جعل الامام لیوتم به)) کی حدیث کو ((واذا قرأ فانصتوا)) کی زیادتی کے بغیر روایت کیا اور اس موقع پر حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ میں موجود نہیں تھے کیونکہ حافظ ابن حجر کی تصریح کے مطابق گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ۵ھ میں پیش آیا اُس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشرف باسلام نہیں ہوئے تھے۔

اس لیے کہ وہ ۷ھ میں اسلام لائے۔ اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حبشہ میں تھے وہ بھی ۷ھ میں حبشہ سے واپس آئے اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حضرات جس حدیث کی روایت کر رہے ہیں وہ سقوط عن الفرس (گھوڑے سے گرنے) کے واقع کے بعد یعنی ۷ھ میں یا اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ اس وقت چونکہ اس حدیث کا منشاء قاعدہ کلیہ بیان کرنا تھا کہ مقتدی کو امام کی متابعت کرنی چاہیے اس لیے اس موقع پر آپ ﷺ نے تمام ارکان میں متابعت کا طریقہ بتایا اور ((واذا قرأ فانصتوا)) کا بھی اضافہ فرمایا۔ لہذا حضرت انس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا ہے اور اس کا سابق بھی مختلف ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا اور سیاق بھی جدا ہے اور پہلے واقعہ میں: (واذا قرأ فانصتوا) کے موجود نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حضرات حنفیہ کی دلیل ہے یہ حدیث صحیح بھی ہے اور مسلک حنفیہ پر صریح بھی ہے کیونکہ اس میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا گیا ہے پھر اس حدیث میں مطلق قراءت کا حکم بیان کیا گیا ہے جو قراءۃ فاتحہ اور قراءۃ سورۃ دونوں کو شامل ہے لہذا دونوں میں امام کی قراءت حکماً مقتدی کی قراءت سمجھی جائے گی لہذا مقتدی کا قراءت ترک لازم نہیں آتا۔ واضح رہے کہ حدیث جابرؓ جو ابن ماجہ میں ہے اس کا مدار جابر جعفی ہے جو کہ ضعیف ہے لیکن ہمارے پاس اس حدیث کے طریق متعدد ایسے موجود ہیں کہ جن پر نہ جابر جعفی کا واسطہ آتا ہے اور نہ اور متکلم فیہ راویوں کا۔ احناف کی نظر سے ملاحظہ کیجئے: (۱) پہلا طریق: مصنف ابن ابی شیبہ میں مذکور ہے: ”حدثنا مالک بن اسمعیل عن حسن بن صالح عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل من كان له امام فقراءتہ له قراءۃ“ اور حسن بن صالح کا سماع ابوالزبیر ثابت ہے اس لیے کہ حسن بن صالح کی ولادت ۱۰ھ میں ہوئی اور ابوالزبیر کی وفات ۲۸ھ میں ہوئی لہذا دونوں میں معاشرت ثابت ہوئی جو امام مسلم کے نزدیک صحت حدیث کے لیے کافی ہے۔ اس طریق کے علاوہ تین طرق اور بھی ہیں جو تمام کے تمام بالکل صحیح ہیں جن میں سے کسی میں بھی جابر جعفی، حسن بن عمارہ اور لیث بن ابی سلیم حتیٰ کہ امام ابو حنفیہ کے تحت واسطہ بھی نہیں۔ یہ خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد سے ان کی حدیث کی تائید ہوتی ہے جو ترمذی میں موجود ہے۔ بقول من صلی رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل ان ان یکون والا الامام۔ مطلب یہ ہے اگر کسی نے نماز کی کسی رکعت میں ام القرآن نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر مقتدی اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بلاشبہ صحیح اور ثابت ہے اور اس پر عائد کیے جانے والے تمام اعتراضات غلط ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ اس بنیاد پر بھی ہوتا ہے کہ اس بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسلک اور معمول کیا تھا اس رخ سے اگر دیکھا جائے تو بھی حنفیہ کا پلہ بھاری نظر آتا ہے اور بہت سے آثار صحابہ ان کی تائید میں ملتے ہیں۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ ترک القراءۃ فاتحہ خلف الامام کا مسلک تقریباً اسی صحابہ کرام سے ثابت ہے جن میں متعدد صحابہ کرام اس سلسلہ میں بہت تشدد تھے یعنی خلفاء اربعہ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زید بن ثابت، حضرت جابر، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔

۱۴ : بَابُ الْجَهْرِ بِأَمِينٍ

پاچ: آواز سے آمین کہنا

۸۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قرأت کرنے والا (یعنی امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں تو جس کی آمین فرشتوں کے موافق اور برابر ہوئی اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۸۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ فَأَمِنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُوَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينِ الْمَلَائِكَةِ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۸۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قرأت کرنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۸۵۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَجَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا تَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى تَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّائِيُّ قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ فَأَمِنُوا فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينِ الْمَلَائِكَةِ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھتے تو آمین کہتے حتیٰ کہ صفِ اول والے بھی اس کو سن لیتے۔

۸۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى تَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّأْمِينَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ آمِينَ حَتَّى يَسْمَعَهَا أَهْلُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدَ.

۸۵۴: خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتے تو آمین کہتے۔

۸۵۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَنَا بَنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ جُحَيَّةَ بِنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: آمِينَ.

۸۵۵: حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی جب آپ نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا تو آمین بھی کہا اور ہم نے اس کو سنا۔

۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمَّارُ بْنُ خَالِدِ الْوَأَسْطِيُّ قَالَا تَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ (آمِينَ) فَسَمِعْنَاهَا.

۸۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

۸۵۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ

ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین دونوں میں آمین بالجہر کہنے والے بھی تھے اور بالسر کہنے والے بھی اور یہ بجائے خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دونوں طریقے ثابت ہیں اور آپ ﷺ کے زمانے میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں کبھی آمین بالجہر نہ کہی گئی ہو اور آپ ﷺ کے بعض صحابہ جہر سے نہ کہتے ہوں۔ اسی طرح یہ بھی قطعاً ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں اور آپ ﷺ کے سامنے آمین بالسر پر کبھی عمل نہ ہوا ہو اور آپ ﷺ کے بعد بعض صحابہ ایسا کرنے لگے ہوں۔ الغرض صحابہ اور تابعین میں دونوں طرح کا عمل پایا جانا اس کی قطعی دلیل ہے کہ عہد نبوی (ﷺ) میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ پھر ائمہ کے معلومات اور مجتہدات کی بناء پر اس میں اختلاف ہوا کہ اصل اور افضل جہر ہے یا سر؟ جواز سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔

۱۵: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَابُو عَمْرٍو الصَّرِيرُ قَالُوا تَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثَ بِهِمَا مَنْكَبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

پس آپ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا

۸۵۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، تَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ تَنَا هِشَامُ عَنِ قَتَادَةَ، عَنِ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ مَالِكِ بْنِ الْحَوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۶۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يَمَسَّ مَنْكَبَيْهِ حِينَ يَفْتَحُ الصَّلَاةَ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ.

۸۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا رَفْدَةُ بْنُ قُضَاعَةَ الْعَسَايُ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ أَبِيهِ عَنِ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ

۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے۔ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع و سجدہ میں جاتے وقت۔

۸۶۱: حضرت عمیر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں

ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے۔

۸۶۲: حضرت عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے ابو حمید ساعدیؓ کو فرماتے سنا: اس وقت وہ رسول اللہ کے ساتھ تشریف فرما تھے جن میں ابو قتادہ بن ربیع بھی تھے۔ فرمایا: (ابو حمید ساعدی نے) کہ میں رسول اللہ کی نماز کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر کرتے پھر فرماتے: اللہ اکبر! اور جب رکوع میں جانے لگتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا۔

۸۶۳: حضرت عباس بن اہل ساعدی فرماتے ہیں کہ حضرات ابو حمیدؓ ابو اسیدؓ اہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ جمع ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ فرمایا: حضرت ابو حمید نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا اور ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہا تو بھی ہاتھ اٹھائے پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھائے اور سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر جوڑا اپنی جگہ ٹھہر گیا۔

۸۶۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ”اللہ اکبر“ کہتے اور اپنے کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے لگتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب

حَبِيبٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُرْفَعُ بِيَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.
 ۸۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنُ رَبِيعٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ (اللَّهُ أَكْبَرُ) وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا قَالَ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) رَفَعَ يَدَيْهِ فَاعْتَدَلَ فَإِذَا قَامَ مِنَ الثَّنَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حَمِيدٍ وَ أَبُو أُسَيْدُ السَّاعِدِيُّ وَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَكَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ حَبْرًا لِلرُّكُوعِ؛ ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَوَى حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ.

۸۶۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو أَيُّوبَ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ

المَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ. وَإِذَا
أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ
فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۶۵: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ رِبَاحٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ.

۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ
عَنْ أَنَسٍ ' أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي
صَلَاةٍ وَإِذَا رَكَعَ.

۸۶۷: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّرِيرِيُّ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ
لَأَنْظُرَنَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ فَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَا أَذُنَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ
ذَلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِذَا
افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ
الرَّكْعَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَفَعَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ يَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ.

خلاصۃ الباب ☆ باب ہذا کی پہلی روایت ۸۵۸ تبیین رفع الیدین کا قوی ترین مستدل ہے جو صح مانی الباب ہے اور اس کی سند سلسلۃ الذہب ہے۔ مگر اس کے باوجود حنفیہ حضرات ترک رفع الیدین کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات باہم اتنی متعارض ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا مشکل ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بخاری ج ۱ ص ۱۰۲، مسلم ج ۱ ص ۱۶۸، نسائی ج ۱ ص ۱۵۸، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۳، مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۶۷ اور ترمذی باب رفع الیدین عند الرکوع میں تحریر کی گئی ہے۔ اس روایت میں چھ قسم کا اضطراب ہے۔ شوافع حضرات ان روایات میں صرف تکبیر تحریر رکوع اور رفع من الرکوع کے مواقع پر رفع الیدین والی روایت پر عمل کرتے ہیں اور باقی تمام طرق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ احناف حضرات صرف پہلی روایت تکبیر تحریر کے وقت رفع الیدین کو اختیار کرتے ہیں جبکہ احناف کے پاس اس کی معقول توجیہ بھی موجود ہے وہ یہ کہ نماز کے احکام مقرر سجا حرکت

سے سکون کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ ابتداء نماز میں باتیں کرنا جائز تھیں بعد میں منسوخ کر دی گئیں۔ پہلے عمل کثیر سے نماز فاسد نہیں ہوتی تھی بعد میں اسے مفسد صلوٰۃ قرار دے دیا گیا۔ پہلے نماز میں التفات کی گنجائش تھی بعد میں وہ بھی منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح شروع میں کثرت رفع الیدین کی بھی اجازت تھی کہ ہر خفض و رفع اور ہر انتقال کے وقت مشروع تھا پھر اس میں کمی کی گئی اور صرف پانچ مواقع پر جائز رکھا گیا پھر بعد میں مزید کمی کی گئی اور چار جگہ مشروع رہ گیا پھر اس میں مسلسل کمی ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ اب صرف تکبیر تحریمہ تک باقی رہ گیا۔

واکل بن حجر کی روایت کا جواب:

ابن ماجہ نے تبیین رفع الیدین کے مستدلات میں واکل بن حجر کی روایت کا تذکرہ کیا ہے۔ امام طحاوی نے ان کی روایت شرح معانی الآثار میں دو سندوں کے ساتھ نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں بھی تین رفع الیدین ثابت ہیں۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۲۳ میں اس کا مفصل جواب دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مغیرہ ابن معتم نے حضرت ابراہیم نخعی سے یہ فرمایا تھا کہ حضرت واکل بن حجر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیر رکوع اور تکبیر سجود وغیرہ میں بھی ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت ابراہیم نخعی نے جواب دیا کہ اگر حضرت واکل بن حجر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے ایک مرتبہ دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین نہ کرتے ہوئے پچاس مرتبہ دیکھا ہے۔ نیز حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں مقدم حضرموت میں داخل ہوا تو علقمہ بن واکل سے یہ حدیث شریف بیان کرتے ہوئے سنا جس کے اندر رفع الیدین کا تذکرہ ہے تو میں نے یہ حدیث شریف سن کر حضرت ابراہیم نخعی کے پاس آ کر ذکر کیا تو حضرت ابراہیم نخعی نے غضبناک ہو کر فرمایا: کیا حضرت واکل بن حجر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ حضرت واکل بن حجر نے ۹ھ میں اسلام قبول فرمایا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبوت کے پہلے سال اسلام قبول فرمایا ہے۔ نیز حضرت عبداللہ بن مسعود دسویں مسلمان ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت عبداللہ بن مسعود کے اسلام کے بائیس سال بعد حضرت واکل بن حجر نے اسلام قبول فرمایا ہے اور پورا دور نبوت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے سامنے گزرا ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میزان شناسی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حتمی واقفیت ہو سکتی ہے اس کا عشر عشیر بھی حضرت واکل بن حجر کو نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے یہ بات مسلم ہوگی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور حضرت ابراہیم نخعی کا جواب ہی قابل استدلال ہو سکتا ہے۔ امام طحاوی نے اس مضمون کی روایت کو دو سندوں کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

حدیث ۸۵۹: میں حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں حنفیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے شواہد کا استدلال ناقص ہے کیونکہ اگر اس حدیث سے رفع الیدین رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ثابت کیا جاسکتا ہے تو سجدہ کے وقت اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی اس سے ثابت ہے۔ شافعیہ حضرات اس کے قائل نہیں۔ عجب بات ہے کہ نصف حدیث قابل اعتبار ہے اور نصف متروک؟ اس مقام پر غیر مقلدین کیا کہیں گے؟

۱۶: بَابُ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ

بَابُ: نماز میں رکوع

۸۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تو منہ سر کو اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ درمیان میں (کمر کے برابر) رکھتے۔

۸۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشَخِّصْ رَأْسَهُ وَ لَمْ يُصَوِّبَهُ وَ لَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ.

۸۷۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نماز کافی نہیں جس میں مرد اپنی کمر رکوع سجدہ میں سیدھی بھی نہ کرے۔

۸۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزِي صَلَاةً لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ.

۸۷۱: حضرت علی بن شیبان جو اپنی قوم کی طرف سے وفد میں آئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم چلے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے بیعت اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے گوشہ چشم سے ایک صاحب کو دیکھا کہ رکوع سجدہ میں ان کی کمر سیدھی نہیں ہوتی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

۸۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مَلَاذِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَلْدَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعَنَا وَ صَلَّيْنَا خَلْفَهُ فَلَمَعَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ رَجُلًا لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ يُعْنِي صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيمُ صَلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ.

۸۷۲: حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ جب رکوع میں جاتے تو اپنی پشت بالکل سیدھی رکھتے حتیٰ کہ اگر پانی ڈال دیا جائے تو وہیں ٹھہر جائے۔

۸۷۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يُوسُفَ الْفَرِّيَابِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ وَابِصَةَ بْنَ مَعْبُدٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيَ فَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوَّى ظَهْرَهُ حَتَّى لَوْ صَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَأَسْتَقَرَّ.

خلاصۃ الباب ☆ اقامۃ الصُّلب (کمر سیدھی رکھنا) تعدیل و طمانیت سے کنایہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر ٹھہر جائیں۔ حدیث مذکورہ کی بناء پر ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض ہے اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات لا تجزیٰ حدیث باب کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں۔ نیز ان کا استدلال حضرت خالد بن رفیع کے واقع سے بھی ہے جس میں انہوں نے تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ((ارجع فصل فانک لم

تصل)) لوٹ جاؤ نماز پڑھو! اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص ان کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز واجب الاعداد ہوگی۔ امام صاحبؒ سے ایک روایت فرضیت کی اور ایک روایت سنت کی بھی ہے لیکن مذہب مختار و جوب ہی کا ہے۔ اص میں امام ابوحنیفہؒ کا اصول ہے کہ اخبار آحاد میں فرد واحد سے فرضیت کے ثبوت کے قائل نہیں بلکہ امام صاحب کے نزدیک فرض اور سنت کے درمیان ایک درجہ واجب کا بھی یہ اور اخبار آحاد سے ان کے نزدیک وجوب ہی ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک امام ابوحنیفہؒ کی دلیل کا تعلق ہے ان کا استدلال بھی حضرت خالد بن رافع کی حدیث ہے جو ترمذی میں آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیل ارکان کی تاکید کے بعد آخر میں ارشاد فرمایا: ((فاذا فعلت ذالک فقد تم لک صلوتک وان انتقصت منه شیئا افتقدت من صلوتک)) مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے اسی طرح تعدیل ارکان کے ساتھ نماز ادا کی تو نماز مکمل ہوگی اور اگر ان میں سے کس چیز کو کم کر دیا تو نماز بھی ناقص ہوگی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیل ارکان کے ترک (چھوڑنے) پر نماز کے باطل ہونے کا حکم نہیں لگایا بلکہ نقصان کا حکم لگایا ہے اور صحابہ کرامؓ نے بھی اس کا مطلب یہی سمجھا کہ تعدیل ارکان کے ترک سے پوری نماز باطل نہیں ہوگی البتہ اس میں شدید نقصان آجائے گا۔

باب: گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا

۱۷: بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

۸۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشْرِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ عَن مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَقْتُ فَضْرَبَ يَدِي وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمْرُنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكْبِ.

۸۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيُجَافِي بَعْضَهُنَّ.

۸۷۳: حضرت مصعب بن سعدؓ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں (نماز پڑھتے ہوئے) رکوع کیا تو تطبیق کی (رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لئے) میرے والد نے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی اور (نماز کے بعد) فرمایا ہم ایسا ہی کرتے تھے پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھیں (اور تطبیق کو منسوخ کر دیا گیا)۔

۸۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور اپنے بازوؤں کو جدا رکھتے (پسلیوں سے اور پیٹ سے)۔

خلاصہ الباب ☆ تطبیق کے معنی رکوع اور تشہد میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں رانوں کے درمیان کمان کی طرح رکھ دینا ہے۔ جمہور فقہاء اور ائمہ اربعہ اور محدثین کے نزدیک تطبیق مسنون نہیں بلکہ مسنون یہی ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو قدرے کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھ دیا جائے اور ایسا معلوم ہو کہ جیسا گھٹنوں کو پکڑ رکھا ہے۔ دوسری حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ تطبیق پہلے تھی بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۸: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
 ۸۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُمَانِيُّ وَ
 يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ
 ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ
 (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) قَالَ (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)

۸۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (إِذَا قَالَ الْإِمَامُ
 سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).
 ۸۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ
 ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ
 سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
 فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).

۸۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا
 الْأَعْمَشُ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ
 رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا
 لَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ السَّمَوَاتِ وَمِثْلَ الْأَرْضِ وَمِثْلَ مَا
 شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ).
 ۸۷۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ
 أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ
 ذُكِرَتْ الْجُدُودُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
 هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْخَيْلِ وَقَالَ آخَرُ
 جَدُّ فُلَانٍ فِي الْإِبِلِ وَقَالَ آخَرُ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْغَنَمِ وَقَالَ

۸۷۸: حضرت ابن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
 حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ السَّمَوَاتِ وَ
 مِثْلَ الْأَرْضِ وَمِثْلَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))
 ”اللہ نے سن لی اس کی جس نے اللہ کی حمد بیان کی اے
 ہمارے رب! آپ ہی کے لئے ہے تمام حمد آسمانوں بھر اور
 زمین بھر اور اس چیز کے برابر جو آپ اس کے بعد چاہیں۔“
 ۸۷۹: حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے
 قریب ہی مالداری کا ذکر ہوا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے
 ایک صاحب نے کہا: فلاں کے پاس گھوڑوں کی دولت
 ہے۔ دوسرے بولے: فلاں کے پاس اونٹوں کی دولت
 ہے۔ ایک اور صاحب بولے: فلاں کے پاس بکریوں کی

پایہ: رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟
 ۸۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ”سَمِعَ
 اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہہ چکے تو ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“
 کہتے۔

۸۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ”سَمِعَ اللَّهُ
 لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے تو تم ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہو۔
 ۸۷۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب امام ”سَمِعَ
 اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے تو تم ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“
 کہو۔

۸۷۸: حضرت ابن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
 حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ السَّمَوَاتِ وَ
 مِثْلَ الْأَرْضِ وَمِثْلَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))
 ”اللہ نے سن لی اس کی جس نے اللہ کی حمد بیان کی اے
 ہمارے رب! آپ ہی کے لئے ہے تمام حمد آسمانوں بھر اور
 زمین بھر اور اس چیز کے برابر جو آپ اس کے بعد چاہیں۔“

۸۷۹: حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے
 قریب ہی مالداری کا ذکر ہوا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے
 ایک صاحب نے کہا: فلاں کے پاس گھوڑوں کی دولت
 ہے۔ دوسرے بولے: فلاں کے پاس اونٹوں کی دولت
 ہے۔ ایک اور صاحب بولے: فلاں کے پاس بکریوں کی

آخر: جَدُّ فَلَانٍ فِي الرَّقِيقِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ الرَّكْعَةِ قَالَ (اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءُ السَّمَوَاتِ وَمِلءُ الْأَرْضِ وَمِلءُ مَا بَيْنَهُنَّ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ اللَّهِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ) وَطَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِ(الْجَدِّ) لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ كَمَا يَقُولُونَ.

دولت ہے۔ ایک صاحب نے کہا: فلاں کے پاس غلاموں کی دولت ہے جب رسول اللہ نے نماز مکمل کی اور اخیر رکعت پڑھ کر سر اٹھایا تو فرمایا: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءُ السَّمَوَاتِ وَمِلءُ الْأَرْضِ وَمِلءُ مَا بَيْنَهُنَّ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ اللَّهِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ) وَطَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِ(الْجَدِّ) لِيَعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ كَمَا يَقُولُونَ۔

اور اس چیز کے برابر جو اس کے بعد آپ چاہیں۔ اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جب تو روک دے تو کوئی اسے دینے والا نہیں اور کسی مالدار کی مالداری آپ کے مقابلہ میں کچھ نفع نہ دے گی۔

☆ خلاصۃ الباب منفرد کے بارے میں توافق ہے کہ وہ سمیع اور تحمید دونوں کرے گا۔ نیز مقتدی کے بارے میں بھی اتفاق ہے کہ وہ صرف تحمید (یعنی ربنا و لک الحمد) کرے گا البتہ امام کے بارے میں شافعیہ، امام اسحاق اور ابن سیرین کا مسلک یہ ہے کہ امام بھی دونوں کو جمع کرے گا۔ حدیث باب ابن کا استدلال ہے۔ امام ابوحنیفہ اور مشہور روایت کے مطابق امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ امام صرف سمیع کرے گا۔ ان حضرات کی دلیل ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اور مقتدی کے وظائف الگ الگ مقرر فرما کر تقسیم کردی اور تقسیم شرکت کے منافی ہے اور ابن ماجہ کی احادیث باب بھی احناف کی دلیل ہیں۔

باب: سجدے کا بیان

۱۹: بَابُ السُّجُودِ

۸۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ فَلَوْ أَنَّ بِهِمَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۸۸۰: حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ (پہلو سے جدا رکھتے) حتیٰ کہ اگر بکری کا چھوٹا سا بچہ آپ کے بازوؤں کے درمیان سے گزرتا چاہتا تو گزر سکتا۔

۸۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُيَيْنَةَ ابْنِ الْأَقْرَمِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ فَأَنَا خَوْفًا بِسَاحِيَةِ الطَّرِيقِ فَقَالَ لِي أَبِي كُنْ فِي بَهْمِكَ حَتَّى آتِي هَذَا الْقَوْمِ فَأَسْأَلَهُمْ قَالَ فَخَرَجَ وَجِئْتُ بِغَنِي ذَنُوتٍ فَأَدَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُمْ فَكُنْتُ

۸۸۱: حضرت عبید اللہ بن اقرم خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نمرہ کے ایک میدان میں تھا (نمرہ عرفات کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) ہمارے قریب سے بہت سے سوار گزرے انہوں نے اپنی سواروں کو رستے کی ایک طرف بٹھایا۔ میرے والد نے مجھ سے کہا تم اپنے جانوروں میں رہو

اور (ان کا خیال رکھو) تاکہ میں ان لوگوں کے پاس جا کر ان کا حال احوال لوں۔ فرماتے ہیں میرے والد تو تشریف لے گئے اور میں آیا یعنی نزدیک ہوا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا میں نے بھی لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی تو جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تشریف لے جاتے تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بظلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۸۸۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سجدہ میں جاتے تو گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۸۸۴: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔ ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ دو ہاتھ دو گھٹنے دو پاؤں اور وہ پیشانی اور ناک کو ایک ہڈی شمار کرتے تھے (تو یہ سات ہڈیاں ہوتیں)۔

۸۸۵: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ یہ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

أَنْظُرَ إِلَى غَفْرَتِي ابْنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا سَجَدَ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ النَّاسُ يَقُولُونَ غَبِيْدَ اللَّهِ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِنُ أَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ النَّاسُ عَبْدُ اللَّهِ بِنُ غَبِيْدَ اللَّهِ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسَى وَ أَبُو دَاوُدَ قَالُوا ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ غَبِيْدَ اللَّهِ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَقْرَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۸۸۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

۸۸۳: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّرِيْرِيُّ ثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ وَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ 'عَنْ طَاوُسٍ 'عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ 'عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ).

۸۸۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَحْكُفُ شَعْرًا وَلَا نُؤْبًا)

قَالَ بِنُ طَاوُسٍ فَكَانَ أَيْسَى يَقُولُ الْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَكَانَ يُعَدُّ الْجَنْهَةَ وَالْأَنْفَ وَاحِدًا.

۸۸۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بِنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ 'أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ.

۸۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ ثَنَا أَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ كُنَّا لِنَأْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يُجَا فِي بَيْدِيهِ عَنْ جَنِّيهِ إِذَا سَجَدَ.

۸۸۲: صحابی رسول حضرت احمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو آپ کے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھنے (پر مشقت کی وجہ) سے ہمیں آپ پر ترس آنے لگتا تھا۔

☆ خلاصۃ الباب ۸۸۰ کے مطابق جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں کو پہلے زمین پر رکھا جائے اور ہاتھوں کو بعد میں۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جو عضو زمین کے قریب تر ہو وہ زمین پر پہلے رکھا جائے۔ چنانچہ ترکیب یہ ہوگی کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور اٹھتے وقت اس کے برعکس۔ احادیث میں بیٹھنے میں اونٹ کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرنے کا ذکر ہے اس لیے کہ اونٹ پہلے ہاتھ رکھتا ہے پھر گھٹنے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کے ہاتھوں میں ہی گھٹنے ہیں۔

۲۰: باب التَّسْبِيحِ فِي الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۸۸۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَافِعٍ الْجَلِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الْعَاقِبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَمِيَّ إِسَاسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ

۸۸۷: حضرت عقبہ بن عامر جنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اس کو اپنے رکوع میں اختیار کر لو پھر جب ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ نازل ہوئی تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (پر عمل) کو اپنے سجدوں میں اختیار کر لو۔

۸۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمِحِ الْمِصْرِيُّ أَنبَانَا بْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ عَنْ خَدِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۸۸۸: حضرت خدیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ جب رکوع کرتے تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" تین بار کہتے ہیں اور سجدہ میں جاتے تو تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" کہتے۔

۸۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصَّحْحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْسِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَ سُجُودِهِ (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي) يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

۸۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدوں میں بکثرت "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" گویا قرآن کریم پر عمل کرتے تھے۔

۸۹۰: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع کے دوران تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے جب اس نے ایسا کر لیا تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے۔ جب وہ ایسا کرے تو اس کا سجدہ پورا ہو جائے گا اور یہ پورا ہونے کی ادنیٰ حد ہے۔

پاب: سجدہ میں اعتدال

۸۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو اعتدال اور میانہ روی اختیار کرے (یعنی نہ بہت لمبا سجدہ کرے نہ بالکل مختصر) اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

۸۹۲: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدوں میں میانہ روی اختیار کرو اور تم میں کوئی بھی اپنے بازو کتے کی طرح پھیلا کر سجدہ نہ کرے۔

پاب: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

۸۹۳: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر جب سجدہ میں جاتے اور (سجدہ سے) سر اٹھاتے تو دوسرے سجدہ میں نہ جاتے حتیٰ کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے تھے۔

۸۹۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: سجدوں کے درمیان گوٹ مار کر مت بیٹھنا۔

۸۹۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

۸۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهَدَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ . وَإِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ

۲۱: بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

۸۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ أَفْتِرَاشَ الْكَلْبِ .

۸۹۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اِغْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْجُدْ أَحَدُكُمْ وَهُوَ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ .

۲۲: بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ أَبِي الْجَوَزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَإِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى .

۸۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُثَيْبَةُ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۸۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَوَابٍ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي

مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَ أَبِي
اسْحَقَّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ!
لَا تُنْفَعُ أَقْعَاءُ الْكَلْبِ.
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے علی! کتے کی طرح چوتڑ زمین پر ٹکا کر مت بیٹھا
کرو۔

۸۹۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّاحِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ أَنبَأَنَا الْعَلَاءُ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ
فَلَا تُنْفَعُ كَمَا يُفْعَى الْكَلْبُ صَعِ الْيَتِيكَ بَيْنَ قَدَمَيْكَ
وَالزُّوقِ ظَاهِرٌ قَدَمَيْكَ بِالْأَرْضِ.
۸۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم
سجدہ سے سر اٹھاؤ تو کتے کی طرح گوٹ مار کر مت بیٹھو
اور اپنے چوتڑ اپنے پاؤں کے درمیان رکھو اور اپنے
پاؤں کے اوپر کا حصہ (پشت) زمین کے ساتھ لگا دو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس باب میں دو مسئلے بیان کیے گئے ہیں: (۱) ایک تو تعدیل ارکان کا بیان ہے جس کی تفصیل پہلے
گزر چکی ہے۔ (۲) اقعاء ہے۔ اقعاء کی دو تفسیریں کی گئی ہیں ایک یہ کہ آدمی سرین پر بیٹھے اور اپنے پاؤں کو اس طرح کھڑا
کرے کہ گھٹنے شانوں کے مقابل آجائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیک لے ایسا اقعاء بالاتفاق مکروہ ہے۔
دوسری تفسیر یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو بچوں کے بل کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھا جائے۔ اس دوسرے معنی کے لحاظ سے اقعاء
کے بارے میں اختلاف ہے۔ حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ بھی علی الاطلاق مکروہ ہے البتہ امام شافعیؒ اس کو دونوں
سجدوں کے درمیان سنت کہتے ہیں۔

پاب: دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

۲۳: بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۸۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا
الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ حُدَيْفَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ صَلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ
السَّجْدَتَيْنِ (رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي).
۸۹۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان ”
رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي“ پڑھا کرتے تھے۔

۸۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
صَبِيحٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ أَبِي
ثَابِتٍ يَحْدِثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ رَبِّ
اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَارْزُقْ عَنِّي پڑھا کرتے
تھے۔

۸۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی
نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَارْزُقْ عَنِّي پڑھا کرتے
تھے۔

۸۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
صَبِيحٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ أَبِي
ثَابِتٍ يَحْدِثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ رَبِّ
اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَارْزُقْ عَنِّي پڑھا کرتے
تھے۔

۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْهِدِ

پاب: تشہد میں پڑھنے کی دُعا

۸۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرِائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَعَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ يَغْتَوُونَ الْمَلَائِكَةَ فَسَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسْتُمْ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ الْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۸۹۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو کہتے: سلام اللہ پر اس کے بندوں کی جانب سے سلام جبرائیل اور میکائیل پر اور فلاں فلاں فرشتے پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: یوں نہ کہو سلام اللہ پر اس لئے کہ اللہ تو خود سلام ہے پس جب تم بیٹھو تو کہو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ (یعنی عالی آداب و تسلیمات اللہ کے لئے ہیں اور بدنی اور مالی عبادات بھی اللہ کے لئے ہیں اور اے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی جانب سے سلامتی اور اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر) اس لئے کہ جب وہ یوں کہے گا تو آسمان و زمین میں ہر نیک بندے کو سلامتی پہنچے گی: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا الشُّورِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ وَحُصَيْنٍ وَابْنِ هَاشِمٍ وَحَمَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

ایک اور سند سے بھی یہی مضمون منقول ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا قَبِيصَةُ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَ مَنْصُورٍ وَ حُصَيْنِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَالْأَسْوَدِ وَ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْلَمُهُمُ التَّشْهَدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۹۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسے اہتمام سے تشہد سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورت۔ تو فرماتے:

۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ

أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ طَاوُسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يَعْلَمُنَا السُّورَةَ

مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ (التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ

التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ

الطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

۹۰۱: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدُ
عَنْ قَنَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا بَنُ أَبِي
عَدِيٍّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ وَهَشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
قَنَادَةَ.

وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يُونُسَ ابْنِ خَبِيرٍ
عَنْ حَطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا وَبَيَّنَّ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ (إِذَا
صَلَيْتُمْ فَكَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيُكِّنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ .
التَّحِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ الصَّلَوَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ . سَمِعَ كَلِمَاتٍ مِنْ تَحِيَّةِ الصَّلَاةِ .

۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سَلِيمَانَ ح وَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ قَالَ ثَنَا أَيُّمَنُ بْنُ نَابِلٍ
ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُعَلِّمُنَا التَّشَهُدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ (بِاسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ
التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ .

خلاصہ الباب ☆ تشہد کے الفاظ چوبیس صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔
اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے جو صیغہ بھی پڑھ لیا جائے جائز ہے البتہ افضلیت میں اختلاف ہے۔ حنفیہ وحنابلہ نے
حضرت ابن مسعودؓ کے معروف تشہد کو ترجیح دی ہے جو حدیث باب میں مذکور ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال علمنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعدنا فی الرکعتین ان نقول التحیات لله والصلوات والطیبات)) امام مالکؓ

۹۰۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمارے دین کے طریقے بتائے اور ہماری نماز سکھائی چنانچہ ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اور قعدہ کے قریب ہو جاؤ تو قعدہ میں تمہارا پہلا ذکر یہ ہونا چاہئے:

”التَّحِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ الصَّلَوَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“

آخر تک یہ سات کلمات ہیں جو نماز کا تحیہ و تسلیم ہیں۔

۹۰۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی سورت کی طرح احتیاط اور اہتمام سے تشہد سکھایا کرتے تھے: ”بِاسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ.....“ آخر میں یہ اضافہ بھی ہے: ”أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ“ یعنی ”میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں“۔

نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تشہد کو ترجیح دی ہے: ”التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوٰت للہ السلام علیک والباقی لتشهد ابن مسعود۔ امام شافعی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تشہد کو ترجیح دی ہے جو اگلی حدیث میں مروی ہے۔ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد كما یعلمنا القرآن مکان یقول التحیات المبارکات الصلوٰت الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ (۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جو اصح مافی الباب ہے۔ کما صرح بہ الترمذی (۲) یہ ان محدودے چند روایات میں سے ہے جو تمام صحاح ستہ میں مروی ہیں اور کمال یہ ہے کہ اس تشہد کے الفاظ میں کہیں سرواختلف نہیں جبکہ دوسرے تمام تشہد کے الفاظ میں اختلاف موجود ہے و ذالک نادر جلد (۳) اس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس تشہد کی تعلیم میرا ہاتھ پکڑ کر دی تھی جو شدت اہتمام پر دال ہے بلکہ یہ روایت مسلسل باخذ الید بھی ہے۔ (۴) امام محمد نے مؤطا میں لکھا ہے کہ: کان عبد اللہ بن مسعود یکرہ ان یزاد فیہ حرف او ینقص منہ حرف۔ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس تشہد کو اتنے اہتمام سے یاد کیا تھا اور ان کی نظروں میں اس کی کتنی اہمیت تھی۔ (۵) اس کا ثبوت صیغہ امر کے ساتھ ہوا ہے۔ چنانچہ احادیث میں اس کے لیے فلیقولوا اور فقولوا کے الفاظ آئے ہیں۔ بخلاف غیرہ فانہ معہر حکایۃ۔

ان کے علاوہ بھی بہت سے وجوہ ترجیح موجود ہیں جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔ ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ تشہد ایک طرح کا مکالمہ ہے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین معراج کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات للہ والصلوات والطیبات فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے السلام علیک ایہا النبی ورحمة و برکاتہ جواب میں فرمایا اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علینا..... فرمایا۔

۲۵: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

پہلے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

۹۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَا (قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ) پر رحمت نازل فرمائیے جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور محمد (ﷺ) اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائیے جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔“

۹۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ

۹۰۴: حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْسَى قَالَ لَقِينِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ.

۹۰۵: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ طَالُوتَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَاجَشُونُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي حَمِيْدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَزُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ.

۹۰۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِيَّانٍ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا الْمَشْعُودِيُّ عَنْ عَرُونَ بْنِ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي فَاخِثَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ لَعْلَ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالُوا لَهُ فَعَلِمْنَا. قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدِ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُولِ الرَّحْمَةِ اللَّهُمَّ ائْتِنَهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يُعْطَى بِهِ

۹۰۵: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے (یعنی قرآن کریم میں) تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا: کہو: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَ زُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ بَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ.“

۹۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جب تم نبی پر درود بھیجو تو عمدہ اور احسن طریقے سے درود بھیجو اسلئے کہ تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے تمہارا درود رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ پھر ہمیں (درود بھیجنے کا احسن طریق) سکھا دیجئے۔ فرمایا: کہو: ”اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدِ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُولِ الرَّحْمَةِ اللَّهُمَّ ائْتِنَهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يُعْطَى بِهِ

الْأَوْلَادُ وَالْأَخْرُونَ أَلَيْهِمْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
 أَلَيْهِمْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
 فرمائی بلاشبہ آپ خوبیوں والے اور بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! محمد پر اور ان کی آل پر اسی طرح برکت نازل فرمائیے جس طرح آپ نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی ہے۔

۹۰۷: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَصَمٍ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 عَامِرٍ بْنَ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَا مِنْ مُسْلِمٍ
 يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى فَلْيَقُلْ الْعَبْدُ
 مِنْ ذَالِكَ أَوْ لَيْكُنْ).
 حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی مجھ پر درود بھیجے فرشتے اس کے لئے دُعا رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے اب اس مسلم کو اختیار ہے بکثرت درود بھیجے یا کم۔

۹۰۸: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ. ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
 عَمْرِو دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ.
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کے رستے سے بھٹک گیا۔

☆ خلاصۃ الباب حضرت امام ابوحنیفہ امام مالک اور جمہور علماء کے نزدیک نماز میں تشہد کے بعد درود کا پڑھنا سنت ہے اور اگر کسی وجہ سے ترک کر دیا جائے تو نماز درست ہوگی۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک درود شریف کا پڑھنا واجب ہے اس کے ترک سے نماز صحیح نہ ہوگی۔ حدیث پاک میں درود کے الفاظ کئی قسم کے منقول ہیں۔ سب سے زیادہ صحیح وہ الفاظ ہیں جو صحاح میں آئے ہیں۔

۲۶: بَابُ مَا يُقَالُ فِي التَّشْهَدِ وَالصَّلَاةِ عَلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ

۹۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا
 الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ
 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَّغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشْهَدِ الْأَخِيرِ
 فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
 وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ).
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کوئی ایک آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ دوزخ کے عذاب سے قبر کے عذاب سے زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

۹۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے ایک صاحب سے دریافت فرمایا: آپ نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: تشہد پڑھتا ہوں پھر اللہ سے جنت کا سوال اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں لیکن بخدا! مجھے آپ کا اور معاذ کا گنگنا (دُعَا مانگنا) سمجھ نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا: ہم بھی اسی طرح گنگاتے ہیں (یعنی جو دعائم مانگتے ہو اسکے قریب قریب ہی ہم بھی دعائم مانگتے ہیں)۔

پالپ: تشہد میں اشارہ

۹۱۱: حضرت نیر خزامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ کر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

۹۱۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر پاس والی انگلی (یعنی سبابہ) کو اٹھایا آپ نے اس سے تشہد میں دُعا فرمائی۔

۹۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں (کے قریب ران) پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور اس سے دُعا مانگتے اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے (کے قریب ران) پر رکھتے پھیلا کر۔

۹۱۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ (مَا تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟) قَالَ أَتَشْهَدُ ثُمَّ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ أَمَا وَاللَّهِ مَا أَحْسِنُ ذَنْدَنَتَكَ وَلَا ذَنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ (حَوْلَهَا نُذْنِدُنْ).

۲۷: بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشْهَدِ

۹۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَصَامِ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرِ الْحَزَامِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَضْعَا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ.

۹۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَايِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ حَلَقَ الْإِبْهَامَ وَالْوَسْطَى وَرَفَعَ الْبَئِي تَيْهَمَا يَدْعُو بِهَا فِي التَّشْهَدِ.

۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَيَدْعُو بِهَا وَالْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ بِاسِطِّهَا عَلَيْهَا.

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث کی بناء پر جمہور سلف و خلف کا اتفاق ہے کہ اشارہ شہادت کی انگلی سے کرنا مسنون ہے اور اسکے مسنون ہونے پر بکثرت روایات شاہد ہیں حتیٰ کہ امام محمدؒ نے مؤطا میں اشارہ بالسبابہ کی حدیث ذکر کی ہے۔ مؤطا امام محمد کی ۱۰۹۱۰۸ خلاصہ کیدانی والی عبارت سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے وہ فقہ حنفی کی کوئی معتبر کتاب نہیں بلکہ اسکے مصنف بھی غیر معروف ہیں۔ البتہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ بالسبابہ کا انکار فرمایا تو اسکی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ اسکی احادیث مضطرب المتن ہیں کیونکہ اشارہ کی حیثیتوں میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگر حنفیہ

اضطراب کی بناء پر حدیث قلتین کو رد کر سکتے ہیں تو اشارہ بالاسبابہ کی احادیث کو بھی اسی پر رد کیا جا سکتا ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے استدلال کا جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اشارہ بالاسبابہ کی احادیث میں کوئی اضطراب نہیں پایا جاتا۔ ناظرین غور فرمائیں کہ علماء احناف رحمہم اللہ کیسے انصاف پسند ہیں کہ صحیح احادیث پر کس خوش دلی سے عمل کرتے ہیں جو علماء احناف کو نا انصاف کہے تو وہ خود بے انصاف ہے۔

بَاب: سلام کا بیان

۲۸: بَابُ التَّسْلِيمِ

۹۱۴: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے گالوں کی سفیدی دکھائی دیتی (فرماتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۹۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدَيْهِ (السلام علیکم ورحمۃ اللہ)۔

۹۱۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے۔

۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

۹۱۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ رخساروں کی سفیدی نظر آتی۔ (آپ ﷺ ارشاد فرماتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۹۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدَيْهِ (السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ)۔

۹۱۷: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے جمل کے دن (جس دن قاتلین عثمان کی وجہ سے علیؓ وعائشہؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان معرکہ ہوا) ہمیں ایسے نماز پڑھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز زیاد دلا دی یا ہم اس کو بھول چکے تھے یا ہم نے چھوڑ دی تھی تو آپ نے دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔

۹۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا عَلِيٍّ يَوْمَ الْحَمَلِ صَلَاةً ذَكَرْنَا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَنْ نَكُونَ نَسِينَاهَا وَأَمَّا أَنْ نَكُونَ تَرَكْنَاهَا فَسَلَّمَ عَلِيٌّ يَمِينَهُ وَعَلَى شِمَالَهُ۔

بَاب: ایک سلام پھیرنا

۳۹: بَابُ مَنْ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً

۹۱۸: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے

۹۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبِ الْمَدِينِيُّ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ ثَنَا

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ اندھیرے میں نماز صبح ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے حضرت ابن عمرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یہ کیسی نماز ہے؟ فرمانے لگے: یہ ویسی ہی نماز ہے جیسی ہم رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ و عمرؓ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو عثمانؓ نے روشنی میں پڑھنا شروع کی۔

بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا نَهْيُكُ بْنُ يَرْبُوعِ الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا مُعَيْتُ بْنُ سُمَيِّ قَالَ صَلَّى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الصُّبْحَ بَعْلَسَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلْتُ عَلَى ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هَذِهِ صَلَاتُنَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا طُعنَ عَمْرُ اسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ.

۶۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز روشنی میں ادا کیا کرو کیونکہ اس سے تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

۶۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ قَتَادَةَ وَجَدَهُ بَدْرِيٌّ يُخْبِرُ عَنْ مَحْمُورِ بْنِ لُبَيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لِلْآجِرِ أَوْ لِآجِرِكُمْ.

باب: نمازِ ظہر کا وقت

۳: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۶۷۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَخَصَتِ الشَّمْسُ.

۶۷۴: حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی نماز جسے تم ظہر کہتے ہو اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْهَجِيرِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الظُّهْرَ إِذَا دَخَصَتِ الشَّمْسُ.

۶۷۵: حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ریت کی گرمی کی شکایت کی۔ آپ نے اس شکایت کا لحاظ نہ فرمایا۔

۶۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبِ الْعَبْدِيِّ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَّوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا عَوْفُ نَحْوَهُ.

۶۷۶: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے لیکن اس کی سند میں مالک طائی غیر معروف ہے اور معاویہ میں ضعف ہے۔

۶۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ حِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ شَكَّوْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا. (فی اسنادہ مقال مالک الطائی لا يعرف و معاویہ فیہ لین)

عَبْدُ الْمُهِمِّمِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تَلْقَاءُ وَجْهَهُ.
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سلام
پھیرا اپنے منہ کے سامنے۔

۹۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الصَّغَانِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً
تَلْقَا وَجْهَهُ.
۹۱۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ
مبارک کے سامنے کی طرف ایک ہی سلام پھیرا
کرتے تھے۔

۹۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
رَاشِدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلْمَةَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً.
۹۲۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے
دیکھا۔ آپ نے ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

خلاصۃ الباب ☆ احادیث صحیح کی بناء پر حنفیہ اور شافعیہ حنابلہ اور جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ نماز میں مطلق امام
و مقتدی اور منفرد پر دو روئے سلام واجب ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب۔ جن احادیث میں ایک سلام کا منہ
کی طرف کا ذکر ہے وہ ضعیف ہیں۔ البتہ سنن نسائی والی حدیث جو ہے وہ حالت عذر پر محمول ہے۔

۳۰: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْإِمَامِ

پہلے: امام کے سلام کا جواب دینا

۹۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا
أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ
جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامَ فَرَدُّوا عَلَيْهِ
۹۲۱: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام
سلام پھیرے تو اس کو جواب دو۔
۹۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ أَنبَأَنَا
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ
أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسَلَّمَ عَلَى الْإِمَامِ وَأَنْ يُسَلَّمَ
بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.
۹۲۲: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اپنے
اماموں کو سلام کریں اور ہم میں سے بعض بعض کو سلام
کریں۔

۳۱: بَابُ وَلَا يَنْخُصُ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِاللُّدْعَاءِ

پہلے: امام صرف اپنے لئے دُعا نہ کرے

۹۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ
الْوَلِيدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي
حَبِيٍّ الْمُؤَدِّبِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَوْمَ
عَبْدٌ فَيُخْصُ نَفْسَهُ بِدُعَاةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ
۹۲۳: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام ہو وہ
مقتدیوں کو چھوڑ کر خاص اپنے لئے دُعا نہ کرے اگر اس
نے ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں سے خیانت کی۔

۳۲: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

بَابُ: سلام کے بعد کی دعا

۹۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا بِمَقْدَارِ مَا يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

۹۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد فقط اسی قدر بیٹھتے کہ: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) کہہ سکیں۔

۹۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ مَوْلَى لَامٍ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا)

۹۲۵: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز صبح سے سلام پھیر کر پڑھتے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا...)) ”اے اللہ! میں آپ سے علم نافع پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔“

۹۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَ أَبُو يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَ أَبُو الْأَجْلَحِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَلْتَانِ لَا يُخْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيرٌ وَ مَنْ نَعَمَلَ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسْتَبِحِ اللَّهُ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَ يُكْبِرُ عَشْرًا وَ يَحْمَدُ عَشْرًا) فَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُدُهَا بِيَدِهِ (فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَ أَلْفٌ وَ خَمْسَمِائَةٌ فِي الْمِيزَانِ وَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ سَبَّحَ وَ حَمِدَ وَ كَبَّرَ مِائَةَ فَبَلَكَ مِائَةَ بِاللِّسَانِ وَ أَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيْكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ الْفَيْنِ وَ خَمْسَمِائَةَ سِنَّةً قَالُوا: وَ كَيْفَ لَا يُخْصِيهِمَا قَالَ رَبِّي أَخَذَكُمْ الشَّيْطَانُ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقُولُ ادْكُرْ كَذَا وَ كَذَا حَتَّى يَنْفَكَّ الْعَبْدُ لَا يَقْعُلُ وَ يَأْتِيهِ وَ هُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَرَالُ يَوْمَهُ حَتَّى يَنَامَ)

۹۲۶: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کو مضبوطی سے اختیار کئے رہے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہے اللہ اکبر دس بار الحمد للہ دس بار۔ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ ان کو اپنے ہاتھوں سے شمار کر رہے تھے یہ زبان سے ڈیڑھ سو ہیں (کیونکہ تیس کلمے ہیں ہر نماز کے بعد اور پانچ نمازیں ہیں) اور ترازو میں ڈیڑھ ہزار ہیں اور جب اپنے بستر پر آئے تو سو بار سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے یہ زبان سے تو سو ہیں لیکن ترازو میں ہزار ہیں تم میں کون ہے جس سے دن میں ڈھائی ہزار خطائیں سرزد ہوتی ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ان کو کوئی کیوں نہ اختیار کرے گا (حالانکہ انتہائی آسان اور انتہائی فضیلت والا عمل ہے) فرمایا: تم میں سے ایک کے پاس نماز

کے دوران شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر حتیٰ کہ بندہ بالکل غافل ہو جاتا ہے (اسے نماز تک کا خیال نہیں رہتا تسبیحات تو دور کی بات ہے) اور بندہ کے پاس بستر میں شیطان آ جاتا ہے اور اسے سلانے لگتا ہے حتیٰ کہ بندہ (تسبیحات کے بغیر ہی) سو جاتا ہے۔

۹۲۷: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مال و دولت والے ثواب کما گئے وہ ہماری طرح دُعا و اذکار بھی کرتے ہیں اور خرچ بھی کرتے ہیں جبکہ ہم خرچ نہیں کر سکتے۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو گے تو اپنے آگے والوں کو پالو گے اور پچھلوں سے سبقت لے جاؤ گے تم ہر نماز کے بعد الحمد للہ کہو اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر ۳۳ بار اور ۳۳ بار۔ سفیان کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ ان میں سے کون سا کلمہ ۳۳ بار فرمایا۔

۹۲۸: حضرت ثوباں رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے پھر ارشاد فرماتے: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ.....))

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے آج کل اکثر لوگ دعا پڑھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دعا بڑی الحاح و زاری اور تضرع سے حق تعالیٰ شانہ سے مانگنی چاہیے۔ فرض نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے۔ طویل اذکار اور تسبیحات سنتوں کے بعد پڑھنی چاہیے۔

باب: نماز سے فارغ ہو کر کس جانب پھرے؟
۹۲۹: حضرت ہلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت کی تو آپؐ فارغ ہو کر دائیں اور بائیں دونوں طرف پھرتے تھے۔

۹۳۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی بھی اپنے (اعمال) میں شیطان کا حصہ نہ بنائے یہ سمجھے کہ منجانب اللہ اس پر لازم ہے کہ نماز کے بعد دائیں طرف ہی پھرے میں نے خود رسول اللہ ﷺ

۹۲۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ وَالذُّنُورُ بِالْأَجْرِ يَقُولُونَ كَمَا نَقُولُ وَنُفَقُونَ وَلَا نُنْفِقُ قَالَ لِي (أَلَا أَخْبَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ أَذْرَكْتُمْ مَنْ قَبْلَكُمْ وَفُتِمَ مِنْ بَعْدِكُمْ تَحْمَدُونَ اللَّهُ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَسْبِحُونَهُ ثَلَاثًا وَتُكَبِّرُونَهُ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَارْبَعًا وَثَلَاثِينَ) قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَذْرِي أَيُّهُنَّ أَرْبَعٌ.

۹۲۸: هَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثَنَا الْأَوْزَعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے آج کل اکثر لوگ دعا پڑھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دعا بڑی الحاح و زاری اور تضرع سے حق تعالیٰ شانہ سے مانگنی چاہیے۔ فرض نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے۔ طویل اذکار اور تسبیحات سنتوں کے بعد پڑھنی چاہیے۔

۳۳: بَابُ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ
۹۲۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ ﷺ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا.

۹۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ لَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ فِي نَفْسِهِ جُزْأً يَرَى أَنَّ حَقًّا لِلَّهِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ

بیمینہ قدرائیث رسول اللہ ﷺ اکثر انصرافہ عن یسارہ
 ۹۳۱: حدَّثنا بشر بن ہلال الصَّوَّافِ ثَنَا یَزِيدُ بْنُ ذُرَیْعٍ عَنْ
 حَسَنِ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
 رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَنْقُلُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فِي الصَّلَاةِ.
 ۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
 الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ
 عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ الْيَسَاءُ حِينَ يَقْضَى تَسْلِيمَهُ. ثُمَّ يَلِيْتُ
 فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ

کودیکھا نماز کے بعد اکثر بائیں طرف پھرا کرتے تھے۔
 ۹۳۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ فرماتے
 ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کودیکھا کہ نماز کے بعد
 کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف مڑتے تھے۔
 ۹۳۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں
 کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرتے ہی عورتیں کھڑی
 ہو جاتیں آپ اٹھنے سے قبل اسی جگہ کچھ دیر تشریف فرما
 ہوتے۔

☆ خلاصۃ الباب احادیث سے ثابت ہوا کہ نمازی بعد از نماز جدھر کوچا ہے رخ پھیر کر بیٹھ جائے دائیں طرف مڑنا
 مستحب ہے۔ ایک طرف مڑنے کو ضروری نہ سمجھے۔

وآپ: جب نماز تیار ہو اور کھانا

۳۲: بَابُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَوُضِعَ

العشاء

سامنے آجائے

۹۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ
 الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا
 وَضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاذْبُدُوا بِالْعِشَاءِ
 ۹۳۴: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
 أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاذْبُدْ
 وَالْعِشَاءِ.
 ۹۳۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح
 وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ
 عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا
 حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاذْبُدْ وَالْعِشَاءِ.

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب (نماز) عشاء قائم کی جا
 رہی ہو اور کھانا رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔
 ۹۳۴: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے
 فرمایا: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز قائم ہو رہی ہو تو
 کھانا پہلے کھا لو۔ نافع کہتے کہ ایک رات ابن عمر رضی اللہ
 عنہما نے کھانا کھایا حالانکہ وہ اقامت سن رہے تھے۔
 ۹۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب
 رات کا کھانا سامنے آجائے اور نماز قائم ہو رہی ہو تو
 کھانا پہلے کھا لو۔

☆ خلاصۃ الباب حدیث باب کے حکم پر تمام فقہاء متفق ہیں البتہ سب کے نزدیک اگر ایسے موقع پر کھانا چھوڑ کر نماز
 پڑھ لی جائے تو نماز درست ہوگی۔ قاضی شوکانی نے حنا بلہ کا جو قول نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک نماز ایسی حالت میں نہیں
 ہوتی وہ مفتی نہیں ہے البتہ فقہاء کے درمیان اس مسئلہ کی علت میں اختلاف ہے۔

لیکن یہاں یہ احتمال ہے کہ بارش کے تیز ہونے کے آثار ہوں اور نماز کے وقت میں دیر ہو اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے یہ اعلان کر دیا ہو کیونکہ تیز بارش میں اعلان کرنا بھی مشکل ہوتا۔

۳۶: بَابُ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ

۹۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ وَالذَّوَابُ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مِثْلُ مُوْجِرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ فَلَا يَضُرُّهُ مِنْ مَرَّيْنِ يَدَيْهِ.

۹۳۰: حضرت طلحہ فرماتے ہیں: ہم نماز پڑھ رہے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزر رہے تھے رسول اللہ کی خدمت میں اس کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو اب سامنے سے جو کوئی بھی گزرے نمازی کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

۹۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَسْكِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَخْرُجُ لَهُ حَرَبَةٌ فِي السَّفَرِ فَيَنْصِبُهَا فَيُصَلِّيُ إِلَيْهَا.

۹۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برچھی نکالی جاتی آپ اس کو گاڑ کر اس کی طرف نماز پڑھتے۔

۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَصِيرٌ يَسْتُرُ بِالنَّهَارِ وَ يَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيُ إِلَيْهِ.

۹۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو دن میں بچھاتے اور رات کو اسی سے حجرہ سا بنا لیتے۔ (تا کہ اعتکاف میں یکسوئی حاصل رہے) اور اسکی طرف نماز ادا فرماتے۔

۹۳۳: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفِ أَبِي بَشِيرٍ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ إِسْمَاعِيلِ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ جَدِّهِ حُرَيْثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُحِطْ حِطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بھی نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کچھ نہ ملے تو لاشی ہی کھڑی کر لے۔ اگر لاشی بھی نہ ملے تو (فقط) خط ہی کھینچ لے پھر جو چیز بھی اس کے سامنے سے گزرے اس کو ضرر نہ ہوگا۔

☆ خلاصۃ الباب سترہ کا حکم متعدد روایات سے ثابت ہے سترہ کی مقدار ایک ذراع یا اس سے زائد ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہوتا ہے کہ جب وہ میدان میں نماز پڑھے تو اس سے آگے کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے مثل ہو اور یہ کہا گیا ہے کہ بقدر ایک انگلی کی موٹائی ہونی چاہیے کیونکہ اس سے کم دُور سے نظر نہیں آئے گا۔ پس مقصد حاصل نہ ہوگا۔

۳۷: بَابُ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ

دِوَاب: نمازی کے سامنے سے گزرنا

۹۴۴: حضرت بسر بن سعید فرماتے ہیں: مجھے لوگوں نے زید بن خالد کے پاس بھیجا کہ ان سے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے متعلق دریافت کروں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نبیؐ نے فرمایا: اگر وہ چالیس تک کھڑا رہے تو اس کیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے۔ سفیان فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال یا ماہ یا دن یا ساعت۔

۹۴۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أُرْسِلُونِي إِلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ فَأَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَقُومَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ فَلَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ صَاحًا أَوْ سَاعَةً.

۹۴۵: حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے ابو جہیم انصاریؓ کے پاس کسی کو بھیجا کہ ان سے پوچھے کہ انہوں نے نبیؐ سے اس شخص کے بارے میں کیا سنا جو نمازی کے سامنے سے گزرے انہوں نے فرمایا: میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہے یہ اسکے لئے گزرنے سے بہتر ہوگا۔ راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال فرمایا یا چالیس ماہ یا چالیس دن۔

۹۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبِي جَهِيمَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْأَلُهُ مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ وَهُوَ يُصَلِّي كَانَ لَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ قَالَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ عَامًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ ذَلِكَ.

۹۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ نماز میں اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں کتنا گناہ ہوگا تو اس کے لئے سو سال کھڑا رہنا اس ایک قدم اٹھانے سے بہتر ہوگا۔

۹۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثَنَا وَكَيْعُ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَنْ يَقِيمَ مِائَةَ عَامٍ غَيْرَ لَهُ مِنَ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَاَهَا.

☆ خلاصۃ الباب: علامہ ابن رشد مالکی نے لکھا ہے کہ اس امر پر جمہور کا اتفاق ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنا مکروہ تحریمی ہے اور تمام کتب شافعیہ میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حرمت صراحتاً موجود ہے اور کتب حنفیہ اور مالکیہ میں بھی گزرنے والے کو گناہ گار ہونے کی تصریح ہے لیکن اس کی چار صورتیں (۱) سترہ کے اندر سے گزرے اور گزرنے والا سترے کے اندر گزرنے پر مجبور نہ ہو (۲) کسی گزرگاہ پر بلا سترہ نماز پڑھے اور گزرنے والا سامنے سے گزرنے پر مجبور ہو تو صرف نمازی گناہ گار ہوگا۔ (۳) اور اگر مجبور نہ ہو تو دونوں گناہ گار نہ ہوں گے۔ (۴) سترہ بھی ہو اور گزرنے والا مجبور بھی ہو تو گناہ گار نہ ہوں گے۔

۳۸: بَابُ مَا يَقْطَعُ

الصَّلَاةِ

بَابُ: جس چیز کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

۹۴۷: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں نماز ادا فرما رہے تھے میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے کچھ صف کے سامنے سے ہم گزرے پھر ہم اس سے اترے اور اس کو چھوڑ دیا پھر ہم بھی صف میں داخل ہو گئے۔

۹۴۸: حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عبد اللہ یا عمر بن ابی سلمہ نے گزرنا چاہا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ واپس ہو گئے پھر زینب بنت ام سلمہ نے گزرنا چاہا تو آپ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا لیکن وہ گزر گئیں جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے گئے تو فرمایا: عورتیں غالب ہیں۔ (یعنی جہالت یا ناانہمی کی وجہ سے مانتی نہیں)۔

۹۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کالا کتا اور حائضہ نماز کو توڑ دیتی ہے۔

۹۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت، کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۵۱: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت، کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۵۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد کے سامنے پالان کی کچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو عورت، گدھا اور

۹۴۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ فَجَنَّبْنَا أَنَا وَالْفَضْلُ عَلِيَّ اتَّانَ فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكَهَا ثُمَّ دَخَلْنَا فِي الصَّفِّ.

۹۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ هُوَ قَاصُّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي حُجْرَةٍ أُمِّ سَلَمَةَ فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ أَوْ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِيَدِهِ فَرَجَعَ فَمَرَّتْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَمَضَتْ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: هُنَّ أَغْلَبُ.

۹۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا قَتَادَةَ ثَنَا جَابِرُ بْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ.

۹۵۰: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْرَمٍ أَبُو طَالِبٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ.

۹۵۱: حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ.

۹۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْ

الرَّجُلِ مِثْلَ مُوَحَّرَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ذرؓ سے پوچھا کہ سیاہ کتے اور سرخ کتے میں کیا

فَقَالَ قُلْتُ: مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ: الْكَلْبُ (نہیں) فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔

☆ خلاصۃ الباب امام احمد اور بعض اہل ظاہر ان احادیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان تینوں کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جبکہ سترہ نہ ہو بلکہ جمہور ائمہ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی۔ جمہور کی دلیل ترمذی شریف کی اور ابن ماجہ کی روایت ہے۔ نیز حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنازہ کی طرح لیٹی ہوتی تھی۔ ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ گدھے اور عورت کا نمازی کے سامنے سے گزرنے مفسد نماز نہیں ہے۔ یہاں ایک اشکال کیا جاسکتا ہے کہ حنا بلہ کی دلیل قولی حدیث ہے اور جمہور کی دلیل فعلی حدیث ہے۔ قولی کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ترجیح کا یہ اصول اُس وقت قابل عمل ہوتا ہے جبکہ تطبیق ممکن نہ ہو اور یہاں تطبیق ممکن ہے اور وہ اس طرح کہ حدیث باب میں قطع صلوٰۃ (نماز توڑنا) سے مراد اضافہ صلوٰۃ نہیں بلکہ قطع خشوع مراد ہے اس لیے کہ ان تینوں اشیاء میں شیطانی اثرات کا دخل ہے۔ نیز جمہور کے فعلی استدلال کے راجح ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر احادیث فعلیہ کی تائید اقوال صحابہؓ سے ہو تو بعض اوقات احادیث قولیہ پر ترجیح حاصل ہو جاتی ہے اور یہاں بھی ایسا ہی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ کے آثار بکثرت اس بارے میں مروی ہیں کہ ان سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

باب: نمازی کے سامنے سے جو چیز گزرے

اس کو جہاں تک ہو سکے روکے

۹۵۳: حضرت حسن عری فرماتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کے پاس نماز کو توڑنے والی چیزوں کا ذکر ہوا تو بعضوں نے کہا: کتا، گدھا، عورت (بھی نماز کو توڑ دیتے ہیں) آپ نے فرمایا: بکری کے بچے کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ بلاشبہ رسول اللہ ایک نماز ادا فرما رہے تھے کہ ایک بکری کا بچہ آپ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ اس سے پہلے جلدی سے قبلہ کی طرف ہو گئے۔

۹۵۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۹: بَابُ إِذْرَاءِ مَا

اسْتَطَعَتْ

۹۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَنْبَاءِ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا يَحْيَى أَبُو الْمُعَلَّى عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَذَكَرُوا الْكَلْبَ وَالْحِمَارَ وَالْمَرْأَةَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْجَدْيِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي يَوْمًا فَذَهَبَ جَدْيٌ يَمْرُؤُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَبَادَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبْلَةَ.

۹۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو سترے کی طرف نماز پڑھے اور سترہ کے قریب ہو جائے اور اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے اگر کوئی گزرنے لگے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۹۵۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھا رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے۔ (یعنی اشارہ سے روک دے) اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

۹۵۶: جو نماز پڑھے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو

۹۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان جنازے کی طرح آڑی پڑی ہوتی۔

۹۵۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ان کا بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ کے سامنے ہوتا تھا۔

۹۵۸: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے حالانکہ میں آپ کے سامنے ہوتی بسا اوقات آپ سجدہ میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگ جاتا۔

۹۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باتیں کرنے والے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے

عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَصِلْ إِلَى سِتْرَةٍ وَلْيَذُنْ مِنْهَا وَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يَمُرُّ فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ.

۹۵۵: حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَالْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ قَالَا ثنا ابنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينِ.

وَقَالَ الْمُنْكَدِرِيُّ: فَإِنَّ مَعَهُ الْعُرَى

۴۰: بَابُ مَنْ صَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ

الْقِبْلَةَ شَيْءٌ

۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي هَيْبَةَ ثَنَا شَفِيَّانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَ أَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ الْقِبْلَةَ كَمَا عَرِضَ الْجَنَازَةُ.

۹۵۷: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثنا زَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثنا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشَهَا بِحِيَالِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ.

۹۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَ أَنَا بِحَدَائِثِهِ وَ رُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ.

۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثنا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُقَدَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَ الْمُتَحَدِّثِ

والثائم

منع فرمایا۔

۴۱: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَبِّقَ الْإِمَامُ بِالرُّكُوعِ

باب: امام سے قبل رکوع سجدہ میں

وَالسُّجُودِ

جانا منع ہے

۹۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا أَنْ لَا نُبَادِرَ الْإِمَامَ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا. وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا.

۹۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ تعلیم فرمایا کرتے تھے کہ امام سے قبل رکوع سجدہ میں نہ جائیں بلکہ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔

۹۶۱: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مُسْعِدَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا

خلاصۃ الباب ☆ افعال نماز کی ادائیگی میں امام سے سبقت کرنا مکروہ ہے۔ مسلم و ابوداؤد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس تم مجھ سے سبقت نہ کرو رکوع، سجود، قیام اور نماز سے بیٹھنے میں یعنی فارغ ہونے میں۔ بخاری اور مسلم میں وعید بھی سنائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آخرت کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

۹۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ؟

۹۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امام سے قبل اپنا سر رکوع سے اٹھاتا ہے اسے یہ اندیشہ نہیں ہوتا کہ اللہ اس کا سر گدھے کے سر جیسا کر دیں۔

۹۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو بَدْرٍ شِجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ دَارِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ بَدَدْتُ فَأَذَارُكَتُ فَأَرْكَعُوا وَإِذَا رَفَعْتَ فَأَرْفَعُوا وَإِذَا سَجَدْتَ فَاسْجُدُوا وَلَا الْفِيْنَ رَجُلًا يَسْبِقُنِي إِلَى الرُّكُوعِ وَلَا إِلَى السُّجُودِ.

۹۶۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جسم بھاری ہو گیا لہذا جب میں رکوع کروں تو تم رکوع کرو اور جب میں (رکوع سے) اٹھوں تو تم اٹھو اور جب میں سجدہ کروں تو تم سجدہ کرو اور میں نہ دیکھوں کہ کوئی مجھ سے قبل رکوع یا سجدہ میں چلا جائے۔

۹۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُجْلَانَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ

۹۶۳: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع سجدہ میں مجھ سے پہلے نہ جاؤ اس لئے کہ اگر میں رکوع میں تم

مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَسَادِرُوا نِسِيَّ السُّرُكُوعِ وَلَا السُّجُودِ فَمَهْمَا اسْبَقَكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُمْ تَذَرُكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُمْ وَمَهْمَا اسْبَقَكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُمْ تَذَرُكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُمْ إِنِّي قَدْ بَدَنْتُ

سے پہلے چلا گیا تو تم مجھے رکوع میں پاچکو گے جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا اور جب میں تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو تم مجھے سجدہ میں پاچکے ہو گے جب میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا۔ میرا بدن ذرا بھاری ہو گیا ہے۔

ردا: نماز کے مکروہات

۴۲: بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ

۹۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم یا جہالت اور گنوار پن کی بات ہے کہ مرد نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بار بار پیشانی کو پونچھے۔

۹۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا بِنُ فُذَيْكٍ ثَنَا هُرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْرِ التَّمِيمِيُّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ يُكْبِرَ الرَّجُلُ مَسْعَ حَيْهَتِهِ قَبْلَ الْفَرَاعِ مِنْ صَلَاتِهِ.

۹۶۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں اپنی انگلیاں مٹ چٹاؤ۔ (کہ دیکھنے والے کو ایسا محسوس ہو جیسے تم زبردستی قیام کر رہے ہو)۔

۹۶۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ وَ إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَفْقَعْ أَصَابِعَكَ وَ أَنْتَ فِي الصَّلَاةِ.

۹۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں منہ ڈھانچنے سے منع فرمایا۔

۹۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَدَّبُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ فَاةً فِي الصَّلَاةِ.

۹۶۷: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نماز میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول (کرا لگ لگ کر) دیں۔

۹۶۷: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو وَ الدَّارِمِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا قَدْ شَبَكَ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ فَفَرَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

۹۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اور آواز نہ نکالے اس لئے کہ اس پر شیطان (خوش ہو کر) ہنستا ہے۔

۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَاءَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَلَا يَمْوِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْهُ.

۹۶۹: حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ دادا سے

۹۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ

عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ رَوَيْتَ كَرْتِي هِيں كِه نَبِي صَلِي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فرمایا: نماز
عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبَزَائِقُ وَالْمُحَاطُ وَالْحَيْضُ مِيس تھو كُنَا رِيئٹ نكَا لِنَا حِيضُ اوري نَفَاسُ شَيْطَانِ كِي طَرَفِ
وَالنَّعَاسُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ. سِي هِيں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں ذکر کردہ افعال مکروہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾
یعنی کھڑے ہو نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے خشوع و خضوع سے عاجزی کرنے والے۔ پیشانی سے مٹی جھاڑنا ہاتھ پھیرنا،
انگلیوں کو پچھانا، انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالنا، جمائیاں لینا، نماز میں تھوکننا وغیرہ افعال، نماز کے خشوع و خضوع کے خلاف
ہے۔ لوگوں کو نماز میں فضول حرکات کرنے سے بچنا چاہیے۔ کئی لوگوں کی عادت ہوتی ہے ہاتھوں کو حرکت دیتے رہتے ہیں،
کبھی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہیں، کبھی کھجلاتے ہیں۔ ایسے نمازیوں کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب
"الصلوة" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا ہے کہ: ((یأتی علی الناس زمانٌ یصلون ولا یصلون))
لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ نماز پڑھتے ہوں گے لیکن حقیقت میں وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔

پاب: جو شخص کسی جماعت کا امام بنے جبکہ وہ
اسے ناپسند سمجھتے ہوں

۴۳: مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ
لَهُ كَارِهُونَ

۹۷۰: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں
ہوتی اس مرد کی نماز جو کسی جماعت کا امام بنے اور وہ اس
سے (کسی شرعی اور معقول وجہ سے) ناراض ہوں اور وہ
شخص جو وقت گزرنے کے بعد نماز کے لئے آئے اور وہ
شخص جو آزاد کو (زبردستی یا دھوکہ سے) غلام بنا لے۔

۹۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ جَعْفَرُ بْنُ
عَمْرٍو عَنِ الْإِفْرِيقِيِّ عَنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ثَلَاثَةٌ لَا
تَقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةُ الرَّجُلِ يَوْمَ الْقَوْمِ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ
وَالرَّجُلُ لَا يَأْتِي الصَّلَاةَ إِلَّا دِبَارًا) يَعْنِي بَعْدَ مَا يَفُوتُهُ
الْوَقْتُ) وَ مَنِ اعْتَبَدَ مُحَرَّرًا.

۹۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین
شخصوں کی نماز ان کے سروں سے ایک بالشت بھی بلند
نہیں ہوتی، وہ مرد جو کسی جماعت کا امام بنے اور وہ
جماعت اس سے ناراض ہو (کسی شرعی وجہ سے) وہ
عورت جو رات اس حال میں گزارے کہ اس کا خاوند اس
سے ناراض ہو (کسی معقول وجہ سے) اور وہ دو بھائی جو
باہمی تعلق قطع کر دیں۔

۹۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ هَيَّاجٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْأَزْهَبِيُّ ثَنَا عُيَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
الْوَلِيدِ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرْتَفِعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُءُوسِهِمْ
شِبْرًا رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَ أَمْرَاةٌ بَاتَتْ وَ
زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاحِطٌ وَ أَخْوَانٌ مُتَصَارِمَانِ.

☆ خلاصۃ الباب حدیث باب کا حکم اس وقت ہے کہ جب لوگوں کو بدعت، جہل یا فسق و فجور کی وجہ سے اور خرابی کی بناء پر ناپسند کرتے ہوں لیکن اگر ان کی ناپسندیدگی کی وجہ دنیوی عداوت ہو تو یہ حکم نہیں۔ نیز ملا علی قاری نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ناپسند کرنے والے بعض افراد ہوں تو اعتبار عالم کا ہوگا، خواہ وہ تنہا ہو کیونکہ جہلاء کی اکثریت کا کوئی اعتبار نہیں ہے، واللہ اعلم۔ عورت گناہ گار اُس وقت ہوگی جب نافرمانی اور نشوز اس کی طرف سے ہو لیکن اگر مرد کی طرف سے زیادتی ہو یا وہ کسی سے لڑ جھگڑ کر آئے اور عورت کے ساتھ ناراض ہو تو عورت گنہگار نہ ہوگی۔

پاب: دو آدمی جماعت ہیں

۴۴: بَابُ الْاِثْنَانِ جَمَاعَةً

۹۷۲: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو اور دو سے زیادہ آدمی جماعت ہیں۔

۹۷۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَمْرٍو بْنِ جَرَادٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ.

۹۷۳: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں رات کو اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے پاس رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا (اور نیت باندھ لی) تو آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَدَأْتُ عِنْدَ خَالَاتِي مِمُّونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَآخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

۹۷۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۹۷۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ غُمَّانٍ ثَنَا سُرْحَيْلٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

۹۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کو اور مجھے نماز پڑھا رہے تھے تو آپ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا اور آپ کی اہلیہ نے ہمارے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

۹۷۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبِي ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَمْرٍ أَمْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَبِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَصَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَلْفَنَا.

پاب: امام کے قریب کن لوگوں کا ہونا

۴۵: بَابُ مَنْ يَسْتَحِبُّ أَنْ

مستحب ہے؟

يَلِي الْإِمَامَ

۹۷۶: حضرت ابو مسعود انصاری فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے (وقت ہمارے

۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ ابْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ

کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرمایا کرتے تھے آگے پیچھے مت ہونا کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تم میں سے میرے قریب قریب (یعنی صفِ اول میں) دانشور اور ذی شعور لوگ کھڑے ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں۔

۹۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ مہاجرین و انصار آپ کے قریب ہوں تاکہ آپ سے (علم اور احکام) حاصل کریں۔

۹۷۸: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ کے صحابہ میں بعض پیچھے رہتے ہیں تو فرمایا: آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں کچھ ہمیشہ پیچھے ہوتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی پھر ان کو پیچھے کر دیتے ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث میں صف بندی کا طریقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ پہلی صف میں امام کے متصل مائل ذی فہم عمدہ صلاحیت رکھنے والے اور صاحب فضیلت لوگ ہونے چاہئیں۔ پھر درجہ بدرجہ دوسری اور تیسری صفت میں لوگ کھڑے ہوں نیز صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے کا حکم تاکیدی ارشاد فرمایا۔ اقامت صلوٰۃ سے صفوں کو سیدھا کرنا مراد ہے۔

بَاب: امامت کا زیادہ حقدار کون ہے

۴۶: بَابٌ مِّنْ أَحَقِّ بِالْإِمَامَةِ

۹۷۹: حضرت مالک بن حویرثؓ فرماتے ہیں میں اور میرے ایک ساتھی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور کچھ عرصہ حاضر خدمت رہ کر) جب واپس جانے لگے تو آپ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو تو تم اذان دو اور اقامت کہو (یعنی تم میں سے ہر ایک اذان بھی دے سکتا ہے اور اقامت بھی کہہ سکتا ہے) اور جو تم میں بڑا ہے وہ امام بنے (کیونکہ علم تو دونوں نے برابر حاصل کیا)۔

۹۸۰: حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے

أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: لَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلْبِسَنِي مِنْكُمْ أَوْلُوا الْأَرْحَامَ وَالنَّهْيُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ.

۹۷۷: حَدَّثَنَا نَضْرَبُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ لِيَأْخُذُوا عَنْهُ.

۹۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا بِنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ: تَقَدَّمُوا فَأَتَمُّوا بِي وَلِيَأْتِمَّ بِكُمْ مِنْ بَعْدِكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ.

۹۷۹: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِنْصِرَافَ قَالَ لَنَا: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَاقِيمَا وَ لِيَوْمَكُمَا أَكْبَرُ كَمَا.

۹۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ

رَجَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ صَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
 مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانَتْ قِرَاتُهُمْ
 سَوَاءً فَلْيَوْمُهُمْ أَقْدَمُهُمْ هَجْرَةَ فَإِنْ كَانَتْ الْهَجْرَةُ سَوَاءً
 فَلْيَوْمُهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًا وَلَا يَوْمَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي
 سُلْطَانِهِ وَلَا يَجْلِسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِ أَوْ بِإِذْنِهِ

فرمایا: قوم کا امام وہ بنے جو کتاب اللہ کو سب سے زیادہ
 سمجھ بوجھ کر تفسیر و معانی سے واقف ہو کر (پڑھنے والا ہو
 کہ اس زمانے میں قاری کہتے ہی اسے تھے جو تفسیر کے
 ساتھ قرآن پڑھتا تھا آج کل کی طرح محض الفاظ کی
 قرأت کا رواج نہ تھا گو یہ بھی غلط نہیں ہے) اگر وہ
 قرأت (اور قرآن فہمی) میں برابر ہوں تو جس نے پہلے

ہجرت کی وہ امام بنے اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو ان میں عمر رسیدہ ہو وہ امام بنے اور کوئی شخص دوسرے کے گھر میں یا اسکی
 وجاہت اور اختیار کی جگہ میں امام نہ بنے اور نہ اسکے گھر میں عزت و تکریم کی جگہ بیٹھے الا یہ کہ وہ خود اجازت دیدے (تو پھر کوئی
 حرج نہیں)۔

☆ خلاصۃ الباب یعنی جو قرآن مجید کا قاری ہو عالم ہو اور عمر میں بڑا ہو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اور یہ بات
 بالکل ظاہر ہے کہ امام اللہ تعالیٰ کے حضور میں پوری جماعت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس لیے خود جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس
 اہم اور مقدس مقصد کے لیے اپنے میں سے بہترین آدمی کو منتخب کرے۔

باب: امام پر کیا واجب ہے؟

۴۷: بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ

۹۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ 'ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ
 ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخُو فُلَيْحِ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ ' قَالَ :
 كَانَ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُقَدِّمُ
 فَيُنَادِي قَوْمَهُ يُصَلُّونَ بِهِمْ فَيَقِيلُ لَهُ تَفَعَّلْ وَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ مَا
 لَكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ : الْإِمَامُ ضَامِنٌ فَإِنْ
 أَحْسَنَ فَلَهُ وَ لَهُمْ وَإِنْ أَسَاءَ يَعْنِي فَعَلِيهِ وَ لَا عَلَيْهِمْ

۹۸۱: حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد اپنی
 قوم کے جوانوں کو آگے کرتے وہ نماز پڑھتے تو ان سے
 درخواست کی گئی کہ آپ ایسا (کیوں) کرتے ہیں حالانکہ
 آپ اتنے قدیم الاسلام صحابی ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں
 نے رسول اللہ سے سنا: فرما رہے تھے کہ امام ضامن ہے
 (مقتدیوں کی نماز کا) لہذا اگر وہ اچھی طرح نماز پڑھائے تو

اس کا فائدہ امام اور مقتدی سب کو ہے اور اگر برا کرے (تو اس کا وبال بھی دونوں پر ہوگا امام پر اسکی کوتاہی کی وجہ سے اور مقتدیوں پر
 اس کو امام مقرر کرنے کی وجہ سے کہ انہوں نے ایسے شخص کو کیوں امام بنایا یہ آخرت میں ہے اور دنیا میں یہ کہ اگر امام کی نماز صحیح نہ
 ہوئی تو مقتدیوں کی بھی صحیح نہ ہوگی)۔

۹۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَ كَيْعِبُ عَنْ أُمِّ غُرَابٍ
 عَنْ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا عَقِيلَةُ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ النَّخْرِ أُخْتِ
 نَبِيِّ ﷺ كَوَيْفَ فَرَمَاتِ سَنَا لَوِغُونَ بِرَأْيِهَا بَعْدَ

۹۸۲: حضرت سلامہ بنت حرؓ فرماتی ہیں میں نے
 نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا لوگوں پر ایک دور ایسا بھی

۱۔ اس مسئلہ پر مولانا رفعت قاسمی کی کتاب ”مسائل امامت“ شائع کردہ ”مکتبۃ العلم“ اردو بازار لاہور، بر لحاظ سے مکمل و مدلل
 کتاب ہے۔

خُرَاشَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آئے گا کہ دیر تک کھڑے رہیں گے لیکن کوئی امام نہ ملے گا جو ان کو نماز پڑھائے۔ (کیونکہ جہالت پھیل جائے گی اور امامت کے لائق کوئی شخص بھی جماعت میں نہ ہوگا) يُصَلِّي بِهِمْ.

۹۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ فِي سَفِينَةٍ فِيهَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَحَانَتْ صَلَاةٌ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَأَمَرَنَاهُ أَنْ يُؤْمِنَا وَقُلْنَا لَهُ إِنَّكَ أَحَقُّنَا بِذَلِكَ أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ فَالصَّلَاةَ لَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ.

۹۸۳: حضرت ابو علی ہمدانی سے روایت ہے کہ وہ کشتی میں سوار تھے جس میں عقبہ بن عامر جہنی بھی تھے ایک نماز کا وقت آیا ہم نے ان سے درخواست کی کہ امامت کروائیں اور عرض کیا آپ ہم سب میں امامت کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ کے صحابی ہیں تو انہوں نے انکار فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو لوگوں کا امام بنے اور صحیح طریق سے امامت کرے تو نماز کا اجر اس کو بھی ملے گا اور لوگوں کو بھی اور جس نے اس میں کوتاہی کی تو اس امام کو گناہ ہوگا مقتدیوں کو نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں امام کی ذمہ داری اور مسئولیت کو بیان کیا گیا ہے کہ امام اگر صحیح نماز پڑھائے گا تو ثواب عظیم کا مستحق ہوگا اگر بے وضو اور بغیر طہارت کے پڑھائے گا تو ان کی نمازوں کا بوجھ اسی پر ہوگا۔ حدیث سے تو یہی مفہوم ظاہر ہوتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور یہی بات صحیح بھی ہے۔

۴۸: بَابُ مَنْ أَمَّ قَوْمًا

فَلْيُخَفِّفْ

۹۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي لَا تَأَخَّرُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ لِمَا يُطْبَلُ بِنَا فِيهَا قَالَ فَمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ يَأْتِيهَا النَّاسُ إِنْ مِنْكُمْ مُنْفَرِقِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَجُودْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةَ.

۹۸۴: حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں فلاں صاحب کی وجہ سے نماز فجر کی (جماعت) سے رہ جاتا ہوں کہ وہ فجر کی نماز لمبی پڑھاتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو نصیحت فرماتے ہوئے کبھی اتنے غصہ میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا (فرمایا) اے لوگو! تم میں سے بعض (دین کے بارے میں) متنفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے کوئی بھی لوگوں کو نماز

پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے اسلئے کہ لوگوں میں کمزور اور سن رسیدہ اور ضرورت مند (جس نے نماز کے بعد کوئی ضرورت پوری کرنے کیلئے جانا ہے) سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

۹۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ وَحْمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَا نَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوجِزُ وَيُتِمُّ الصَّلَاةَ.

۹۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر اور مکمل نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

۹۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَأَنْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَصَلَّى فَأَخْبَرَ مُعَاذَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ لَهُ مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرِيدُ أَنْ تَكُونَ قَتَا نَا يَا مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ بِالنَّاسِ فَأَقْرَأُ بِالشَّمْسِ وَضَحَّاهَا، وَ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَأَقْرَأُ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۹۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے مقتدیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو نماز کو لمبا کیا تو ہم میں سے ایک صاحب چل دیئے اور اکیلے نماز ادا کر لی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو فرمایا وہ منافق ہے (کیونکہ اس دور میں منافق ہی جماعت چھوڑا کرتے تھے) جب ان صاحب کو یہ معلوم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا تھا سنا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت معاذ کو مخاطب کر کے) فرمایا: اے معاذ! (ایسے کام کر کے) تم قتلہ باز بنا چاہتے ہو جب لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو بالشمس وضحها، و سبح اسم ربك الأعلى، والليل اذا يغشى، و اقرأ باسم ربك۔

۹۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَنْدٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ يَقُولُ كَانَ آخِرَ مَا عَهَدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ أَمْرِنِي عَلَى الطَّائِفِ قَالَ لِي: يَا عُثْمَانُ تَجَاوَزْ فِي الصَّلَاةِ وَقُدِّرِ النَّاسَ بِأَضْعَفِهِمْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ وَالسَّقِيمَ وَالْبُعِيدَ وَذَالَحَاجَةَ.

۹۸۷: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا امیر مقرر فرمایا تو آخری نصیحت یہ فرمائی۔ ارشاد فرمایا: اے عثمان! نماز میں اختصار کرنا اور لوگوں کو ان میں سب سے کمزور کے برابر سمجھنا اس لئے کہ لوگوں میں سن رسیدہ کم سن، بیمار اور دور کے رہائشی اور ضرورت مند سب ہوتے ہیں۔

۹۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَنَا يَحْيَى نَنَا شُعْبَةَ نَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَ عُثْمَانَ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ آخِرَ مَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِيفْ بِهِمْ.

۹۸۸: حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بات جو مجھ سے فرمائی: جب تم کسی جماعت کے امام بنو تو ان پر تخفیف کرنا۔

خلاصہ الباب ☆ بعض صحابہ کرامؓ جو اپنے قبیلہ یا حلقہ کی مسجدوں میں نماز پڑھاتے تھے اپنے عبادتی ذوق و شوق میں بہت لمبی نماز پڑھاتے تھے، جس کی وجہ سے بعض بیمار یا کمزور بوڑھے یا تھکے ہارے مقتدیوں کو کبھی کبھی بڑی تکلیف پہنچ جاتی تھی۔ اس غلطی کی اصلاح کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف موقعوں پر اس طرح کی ہدایت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا اس سے یہ تھا کہ امام کو چاہیے کہ وہ اس بات کا لحاظ رکھے کہ مقتدیوں میں کبھی کوئی بیمار کمزور یا بوڑھا بھی ہوتا ہے اس لیے نماز زیادہ طویل نہ پڑھائے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہمیشہ اور ہر وقت کی نماز میں بس چھوٹی سے چھوٹی سورتیں ہی پڑھی جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ امامت کرانے والا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ وہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے کہ بعض مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ اگر مقرر امام صاحب یا مؤذن صاحب موجود نہ ہوں تو اقامت کہنے والا کوئی نہیں ہوتا (والی اللہ المشتکی)

۴۹: باب الإمام یخفف الصلاة إذا حدث

باب: جب کوئی عارضہ پیش آجائے تو امام نماز میں تخفیف کر سکتا ہے

۹۸۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثنا عبد الأعلى ثنا سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ: إني لأذُكُلُ في الصلاة وإنِّي أريدُ إطلتها فاسمعُ بكاء الصبي فاتجوزُ في صلاتي مما أعلمُ لوجود أمه بيكائه.

۹۸۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو لمبی نماز پڑھنے کا ارادہ ہوتا ہے پھر کبھی میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز میں اختصار کر لیتا ہوں اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ بچے کی ماں کو اس کے رونے کی وجہ سے پریشانی ہوگی۔

۹۹۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَأَسْمَعُ بِكَاءِ الصَّبِيِّ فَاتَجَوِّزُ فِي الصَّلَاةِ.

۹۹۰: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

۹۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا عمر بن عبد الواحد وشُرٌّ بْنُ بَكْرِ عَنِ الْأَوْرَاعِيِّ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَاسْمَعُ بَكَاءِ الصَّبِيِّ فَاتَجَوِّزُ كَرَاهِيَةً أَنْ يُشَقَّ عَلَيَّ أُمُّهُ.

۹۹۱: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں ارادہ ہوتا ہے کہ لمبی نماز ادا کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو نماز مختصر کر دیتا ہوں اس لئے کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ بچے کی ماں کو پریشانی ہو۔

باب: صفوں کو سیدھا کرنا

۵۰: باب اقامة الصفوف

۹۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكَيْعٌ ثنا الأعمش عن

۹۹۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جیسے فرشتے صفیں بناتے ہیں، کہا: ہم نے عرض کیا کہ فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں؟ فرمایا: اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السَّوَائِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا . قَالَ قُلْنَا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ : يُتَمُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَ يَتَرَاصُونَ فِي الصَّفِّ .

۹۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو برابر کرو اس لئے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کو پورا کرنے میں داخل ہے۔

۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يحيى بن سعيد عن شعبة بن جابر و حَدَّثَنَا نصر بن علي بن أبي و بشر بن عمر قال ثنا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ .

۹۹۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کو ایسے سیدھا کرتے تھے کہ اس کو بالکل تیر یا برجھی کی طرح کر دیتے تھے فرماتے ہیں ایک بار آپ نے دیکھا کہ ایک مرد کا سینہ آگے بڑھا ہوا ہے۔ فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دیں گے۔

۹۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شعبة بن جابر و حَدَّثَنَا سَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْوِي الصَّفَّ حَتَّى يَجْعَلَهُ مِثْلَ الرُّمْحِ أَوْ الْقِدْحِ قَالَ فَرَأَى صَدْرَ رَجُلٍ نَاتِئًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَوُّوا صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيُخَالَفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ .

۹۹۵: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے دعائیں کرتے ہیں ان کے لئے جو صفوں کو ملاتے اور جوڑتے ہیں اور جو خالی جگہ کو بھر دے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

۹۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ الصُّفُوفَ وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةَ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً .

باب: صفِ اوّل کی فضیلت

۵: بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

۹۹۶: حضرت عرابض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفِ اوّل کے لئے تین بار اور دوسری صف کے لئے ایک بار استغفار فرمایا کرتے تھے۔

۹۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَ لِلثَّانِي مَرَّةً .

۹۹۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يحيى بن سعيد و مُحَمَّدُ

بُنْ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا خُبْرَةٌ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ مُصْرَفٍ
يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ
الْبِرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ
اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ.

۹۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا أَبُو قَطَنِ ثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لَكَانَتْ
قُرْعَةً.

۹۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ
عِيَّاضٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ
وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ.

خلاصۃ الباب ☆ احادیث باب میں صف اول کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور فرشتوں کی دُعا رحمت کے خصوصی مستحق اگلی صفوں والے ہی ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پہلی اور دوسری صف میں بظاہر اور ہماری نگاہوں میں فاصلہ تو بہت ہی تھوڑا سا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں بہت فاصلہ ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طالب کو چاہیے کہ وہ حتی الوسع پہلی ہی صف میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرے، جس کا ذریعہ یہی ہو سکتا ہے کہ مسجد میں اول وقت میں پہنچ جائے۔ اس باب میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کیا اجر و ثواب ہے تو لوگوں میں اس کے لیے ایسی مسابقت اور کشمکش ہو کہ قرعہ اندازی سے فیصلہ کرنا پڑے۔ (علوی)

کچھ علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ سستی سے پچھلی صف میں نہ کھڑا رہے بلکہ اگر اگلی صف میں جگہ ہو تو فوراً آگے ہو جائے۔ کیونکہ آخری صف سے ہر صف ”اگلی یا پہلی“ ہی ہوتی ہے واللہ اعلم (ابومعاز)

باب: عورتوں کی صفیں

۵۲: بَابُ صُفُوفِ النِّسَاءِ

۱۰۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ صُفُوفٍ

۱۰۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کی سب سے بہتر صف آخری ہے اور سب سے بری پہلی اور مردوں کے

النِّسَاءِ آخِرُهَا وَ شَرُّهَا أَوْلَاهَا وَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوْلَاهَا وَ شَرُّهَا آخِرُهَا.
لئے سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے بری
آخری۔

۱۰۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعَبُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ مُقَدَّمُهَا وَ شَرُّهَا
مُؤَخَّرُهَا وَ خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ مُؤَخَّرُهَا وَ شَرُّهَا
مُقَدَّمُهَا.
۱۰۰۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کے لئے
سب سے بہتر صف اگلی ہے اور سب سے بری پچھلی اور
عورتوں کے لئے سب سے بہتر صف پچھلی ہے اور سب
سے بری اگلی۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر جماعت میں صرف ایک عورت بھی شریک ہو تو اس کو بھی
مردوں اور بچوں سے الگ سب سے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے حتیٰ کہ اگر بالفرض آگے صف میں اس کے سگے بیٹے ہی ہوں تب
بھی وہ ان کے ساتھ کھڑی نہ ہو بلکہ الگ پیچھے کھڑی ہو۔

۵۳: بَابُ: سِتُونُونَ كِى دَرْمِيَانِ صَفِّ بِنَا كَرْنَمَا
ادا كرنا

۵۳: بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي
فِي الصَّفِّ

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ، أَبُو طَالِبٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَ
أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هَرُونَ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نَصْفَ بَيْنَ السَّوَارِي عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ نَطْرُدُ عَنْهَا طُرْدًا.
۱۰۰۲: حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں ستونوں کے
درمیان صف بنانے سے منع کیا جاتا تھا اور (اگر وہاں
صف بنا ہی لیتے تو) وہاں سے ہٹا دیا جاتا تھا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے استدلال کر کے امام احمد و امام اسحق رحمہما اللہ اور بعض اہل نظر اور ستونوں کے
درمیان صف بندی کو مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں۔ شافعیہ اور مالکیہ بلا کراہت اس کے جائز ہونے کے قائل ہیں۔ احناف
کی بعض فقہی عبارات سے بھی جواز معلوم ہوتا ہے۔ حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ مسجد نبوی (ﷺ) کے ستون متوازی
نہیں تھے بلکہ منحنی تھے لہذا اگر ان کے درمیان صف بنائی جاتی تو صف سیدھی نہ ہو پاتی تھی۔ اسی بناء پر ستونوں کے درمیان
صف بنانے کو مکروہ سمجھا جاتا تھا اور حضرات صحابہ اس سے بچتے تھے۔

۵۴: بَابُ صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَّهُ

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مَلَاذِمُ بْنُ عَمْرٍو
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ
شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ
خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعَنَا وَ صَلَّيْنَا خَلْفَهُ
۱۰۰۳: حضرت علی بن شیبان جو ایک وفد میں تھے فرماتے
ہیں ہم نکلے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ آپ سے بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی
پھر آپ کے پیچھے ایک اور نماز پڑھی آپ نے نماز مکمل

ثُمَّ صَلَّيْنَا وَرَاءَهُ صَلَاةً أُخْرَى فَقَضَى الصَّلَاةَ فَأَرَى رَجُلًا
فَرَدًّا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ قَالَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ
حِينَ انْصَرَفَ قَالَ: اسْتَقْبِلْ صَلَاتِكَ لَا صَلَاةَ لِلذَّنَى
خَلْفَ الصَّفِّ.

فرمائی تو دیکھا کہ ایک صاحب صف کے پیچھے تھا کھڑے
نماز ادا کر رہے ہیں فرمایا کہ نبی ﷺ ان کی وجہ سے ٹھہر
گئے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا نماز دوبارہ
پڑھ لو جو شخص صف کے پیچھے ہو اس کی نماز نہیں۔

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن إدريس
عن حصين عن هلال بن يساف قال أخذ بيدي زياد ابن
أبي الجعد فأوقفني على شيخ بالرقفة يقال له وابصة بن معبد
فقال صلى رجل خلف الصف وحده فأمره النبي أن يعيد.

۱۰۰۴: حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے صف کے پیچھے تھا نماز
پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اعادہ
(لوٹانے) کا حکم دیا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے استدلال کر کے امام احمد، امام اسحق وغیرہم رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر پچھلی
صف میں کوئی شخص تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز فاسد اور واجب الاعادہ ہے لیکن امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام
شافعی اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے البتہ ایسا کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔ حنفیہ نے
اس میں یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں ایسے وقت پہنچے جبکہ صف بھر چکی ہو تو پیچھے کھڑے ہوتے وقت ایسے
شخص کو چاہیے کہ کسی اور شخص کے آنے کا انتظار کرے۔ اگر رکوع تک کوئی نہ آئے تو اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچ کر اپنے
ساتھ کھڑا کرے البتہ اگر اس میں ایذا کا اندیشہ ہو یا لوگ جاہل اور اس عمل سے فتنہ کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں تنہا
کھڑے ہو کر نماز پڑھ لینا جائز ہے اور نماز بہر حال جائز ہو جائے گی۔ جمہور کی دلیل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کہ
وہ جلدی سے پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہو کر شامل ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ((زادک اللہ
حرصاً ولا تعد)) لیکن نماز کے لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا۔ نیز حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ سندا مضطرب ہے۔ امام شافعی
فرماتے ہیں کہ اگر یہ حدیث ثابت اور صحیح ہوتی تو میں اس پر عمل کرتا۔ سبحان اللہ تمام ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ اس حدیث کے
تابع تھے۔

۵۵: بَابُ فَضْلِ مِیْمَنِهِ الصَّفِّ

۵۵: باب: صف کی دائیں جانب کی فضیلت

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا معاوية بن هشام
ثنا سفيان عن أسامة ابن زيد عن عثمان بن عمرو عن
عمرو عن عائشة قالت رسول الله ﷺ: إن الله و
ملائكته يصلون على ميامن الصفوف.

۱۰۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل
فرماتے ہیں صفوں کی دائیں جانب پر اور فرشتے ان کے
لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وكيع عن مسعر عن
ثابت بن عبيد عن ابن البراء ابن عازب عن البراء رضى
الله تعالى عنه قال كنا إذا صلينا خلف رسول الله صلى الله

۱۰۰۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز
ادا کرتے تو ہم پسند کرتے تھے یا فرمایا میں پسند کرتا تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَسْعَرٌ: نُحِبُّ أَوْ مِمَّا أَحَبُّ أَنْ نَقُومَ عَنْ يَمِينِهِ.

کہ ہم آپ کے دائیں کھڑے ہوں۔ (الفاظ میں شک ثابت بن عبید کے شاگرد (معز دمسر) کو ہوا۔

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ أَبُو جَعْفَرٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكَلَابِيُّ ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الرَّقِئِ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ مَيْسِرَةَ الْمَسْجِدِ تَعَطَّلَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ عَمَّرَ مَيْسِرَةَ الْمَسْجِدِ كَتَبَ لَهُ كِفْلَانٍ مِنَ الْأَجْرِ.

۱۰۰۷: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ مسجد کی بائیں جانب بالکل خالی ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد کی بائیں جانب آباد کرے گا اس کے لئے دو ہراجر لکھا جائے گا۔ (ایک نماز کا اور دوسرا مسجد آباد کرنے کا)۔

بَابُ: قَبْلَهُ كَابِيَانِ

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُمَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مَقَامُ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى.

۱۰۰۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ ہمارے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے 'مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ' ولید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: ﴿وَاتَّخَذُوا﴾ پڑھا تھا۔ فرمایا: جی۔

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُمَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اتَّخَذْتُ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلْتُ ﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. [البقرة: ۱۲۵]

۱۰۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں (تو بہت اچھا ہو) تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾۔

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرِو وَالدَّارِمِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَصُرِفَتْ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ رَسُولُ

۱۰۱۰: حضرت براء فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف اٹھارہ ماہ نماز ادا کی اور مدینہ میں آنے کے دو ماہ بعد قبلہ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا اور جب رسول اللہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے بکثرت چہرہ آسمان کی طرف کرتے اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا

اللّٰهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ
 أَكْثَرَ تَقَلُّبٍ وَجْهَهُ فِي السَّمَاءِ وَعَلِمَ اللهُ مِنْ قَلْبِ نَبِيِّهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَهْوَى الْكَعْبَةَ فَصَعِدَ جِبْرِيْلُ
 فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعِثُهُ بَصْرَةً وَهُوَ
 يَسْعُدُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَنْظُرُ مَا يَأْتِيهِ بِهِ فَأَنْزَلَ
 اللهُ: ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ﴾ الْآيَةَ
 [البقرة: ۱۴۴] فَاتَانَا آتٍ . فَقَالَ إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ صُرِفَتْ
 إِلَى الْكَعْبَةِ وَ قَدْ صَلَّيْنَا رَاكِعَتَيْنِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَنَحْنُ
 رُكُوعٌ فَتَحَوَّلْنَا فَبَيْنَا عَلَى مَا مَضَى مِنْ صَلَاتِنَا فَقَالَ
 رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيْلُ! كَيْفَ خَالِنَا
 فِي صَلَاتِنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:
 ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾ [البقرة: ۱۴۳]

کہ رسول اللہ کا قلبی میلان کعبہ کی طرف ہے۔ ایک بار
 جبرائیل اوپر چڑھے تو آپ نے ان پر نگاہیں لگائے رکھیں
 جبکہ وہ آسمان وزمین کے درمیان چڑھ رہے تھے۔ آپ
 انتظار میں تھے کہ کیا حکم لائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 نازل فرمائی ”ہم دیکھتے ہیں آپ کے چہرے کا بار بار
 آسمان کی طرف اٹھنا“۔ (براء فرماتے ہیں کہ قبلہ بدلنے
 کے بعد) ایک صاحب ہمارے پاس آئے اور کہا کہ قبلہ
 کعبہ کی طرف منتقل کر دیا گیا اس وقت ہم دو رکعتیں بیت
 المقدس کی طرف پڑھ چکے تھے اور رکوع میں تھے تو ہم پھر
 گئے اور جتنی نماز ہم پڑھ چکے تھے اس پر باقی نماز کی بناء کی
 (از سر نو نماز شروع نہیں کی) پھر رسول اللہ نے فرمایا: اے
 جبرائیل ہماری ان نمازوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی

طرف پڑھیں (یعنی وہ بے کار ہو جائیں گی یا انکا اجر ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور اللہ تعالیٰ ایسے
 نہیں کہ تمہارے ایمان (نماز) کو ضائع فرمادیں (بلکہ اس پر پورا اجر و ثواب ملے گا کیونکہ اپنے وقت میں وہ بھی اللہ تعالیٰ
 کی منشا اور حکم کے مطابق تھیں)۔ [البقرة: ۱۴۳]

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ
 الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ
 حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: ثَنَا أَبُو مُعْشِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا
 بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

خلاصۃ السباب ☆ اس میں اختلاف ہے کہ تحویل قبلہ کتنی مرتبہ ہوا۔ بعض حضرات اس کے قائل ہیں کہ تحویل صرف ایک
 مرتبہ ہوا پھر ان میں بھی دو فریق ہیں۔ ایک فریق کا کہنا ہے کہ مکہ مکرمہ میں شروع ہی سے قبلہ بیت المقدس تھا لیکن آپ صلی
 اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ کعبہ اور بیت المقدس دونوں کا استقبال ہو جائے پھر مدینہ طیبہ میں بھی ایک عرصہ
 تک بیت المقدس ہی کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔ سنن ابن ماجہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ
 ہجرت کے بعد مدینہ شریف میں دو ماہ تک قبلہ بیت المقدس رہا، اس کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم آیا۔
 دوسرے فریق کا کہنا ہے کہ ابتدائے اسلام میں قبلہ کے بارے میں کوئی صریح حکم نازل نہیں ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 چونکہ ایسے معاملات میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے اس لیے کعبہ اور بیت المقدس دونوں کا استقبال فرماتے
 تھے۔ حدیث: ۱۰۰۹ میں مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم کے قدم مبارک سے بطور معجزہ نشان پڑ گیا تھا اور

جس کو تعمیر بیت اللہ کے وقت آپ نے استعمال کیا تھا۔ انس فرماتے ہیں کہ لوگوں کے بکثرت چھونے اور ہاتھ لگانے سے اب وہ نشان مٹ چکا ہے یا انتہائی مدہم پڑ گیا ہے۔

۵۷: بَابُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ

پاب: جو مسجد میں داخل ہو نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت پڑھ لے

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَ يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكَعَتَيْنِ.

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِيمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَصِلْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

۱۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔

۱۰۱۳: حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔ (اگر مکروہ اوقات ہوں تو پھر تحیۃ المسجد پڑھے اس لئے کہ مکروہ اوقات میں نماز پڑھنے سے حدیث میں شدید ممانعت وارد ہوئی ہے)۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحیۃ المسجد بیٹھنے سے پہلے ہی پڑھنا چاہیے اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد سنت مؤکدہ وغیرہ پڑھے تب بھی تحیۃ المسجد کا ثواب مل جاتا ہے

۵۸: بَابُ مَنْ أَكَلَ الثُّومَ فَلَا يَقْرَأُ بَيْنَ الْمَسْجِدِ

پاب: جو لہسن کھائے تو وہ مسجد کے قریب بھی نہ آئے

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْفَطْفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَظِيئًا، أَوْ حَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لِأَرَاهُمَا إِلَّا حَبِيبَتَيْنِ هَذَا الثُّومُ وَ هَذَا الْبَصَلُ وَ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ فَيُؤَخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ إِلَى الْبَيْعِ فَمَنْ كَانَ أَكَلَهَا لَا بُدَّ فَلْيَمْتِهَا طَبْحًا.

۱۰۱۴: حضرت معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی پھر فرمایا: اے لوگو تم دو درختوں کو کھاتے ہو میں ان کو برا ہی سمجھتا ہوں یہ لہسن اور یہ پیاز اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھتا تھا کہ کسی مرد کے پاس سے اس کی بو آتی ہے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر بیچ تک باہر پہنچا دیا جاتا اور جو لاچار اس کو کھانا ہی چاہے تو پکا کر اس کی بدبو ختم کر دے۔

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ
الَّتِي فِيهَا يُؤَدِّئُنَا بِهَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا. قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَ
كَانَ أَبِي يَزِيدُ فِيهِ الْكُرَاتُ وَالْبِصَلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي
أَنَّهُ يَزِيدُ عَلَيَّ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي النَّوْمِ.

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ
الْمَكِّيُّ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَيْئًا فَلَا
يَأْتِيَنَّ الْمَسْجِدَ.

☆ خلاصۃ الباب مسجدوں کی دینی عظمت اور حق تعالیٰ کے ساتھ ان کی خاص نسبت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ برہم کی بدبو سے ان کی حفاظت کی جائے۔ چونکہ لہسن اور پیاز میں بھی ایک طرح کی بدبو ہوتی ہے اور بعض مخصوص علاقوں میں پیدا ہونے والی ان دونوں چیزوں کی بو بہت ہی تیز اور ناگوار ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ ان کو کھا بھی کھاتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان کو کھا کر کوئی آدمی مسجد میں نہ آئے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز سے سلیم الطبع آدمیوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے اور مسجدوں میں چونکہ فرشتوں کی آمد و رفت بڑی کثرت سے ہوتی ہے اور خاص نماز میں وہ بنی آدم کے ساتھ بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ بدبو جیسی کسی بھی چیز سے ان مقدس اور محترم مہمانوں کو ایذا نہ پہنچے۔

چاپ: نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ

۵۹: بَابُ الْمُصَلِّيِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ

کیسے جواب دے؟

كَيْفَ يَرُدُّ

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِيسِيُّ قَالَ ثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَاءَ قِبَاءَ مَسْجِدِي يُصَلِّيَ فِيهِ
فَجَاءَتْ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فَسَأَلَتْ
صُهَيْبًا، وَكَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ
قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ.

یہ گدنا ایک بدبو دار پودا ہے جسکی بعض اقسام پیاز و لہسن کے مشابہ ہیں۔ حکیم کبیر الدین صاحب کی ”کتاب المفردات“ میں اسکا مکمل تعارف موجود ہے۔ (ابومعاذ)

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَاسْلَمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ: إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ آيَفَا وَ أَنَا أَصَلِّي.

۱۰۱۸: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے بھیجا (واپسی پر) میں نے آپ کو نماز میں پایا تو میں نے سلام کیا آپ نے مجھے اشارہ کر دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلا کر فرمایا: ابھی تم نے مجھے سلام کیا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا؟

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

۱۰۱۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے پھر ہمیں کہہ دیا گیا کہ نماز میں اہم مشغولیت ہوتی ہے (اس لئے سلام وکلام نہ کیا کرو)

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں زبان سے سلام کرنا مقصد نماز ہے۔ یہی جمہور علماء کا مسلک ہے۔ ہاتھ سے سلام کا جواب دینا فقہاء نے مکروہ لکھا ہے جو اشارہ ہاتھ سے کرنا حدیث میں آیا ہے اس میں کئی احتمال ہیں۔ مراد یہ ہے کہ سلام کرنے سے دوران نماز منع کرنا تھا۔

باب: لاعلمی میں قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھنے کا حکم

۶۰: بَابُ مَنْ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا اشْعَثُ بْنُ سَعِيدِ أَبِي الرَّبِيعِ السَّمَّانِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَجَمَّعَتِ السَّمَاءُ وَأَشْكَتْ عَلَيْنَا الْقِبْلَةَ فَصَلَّيْنَا وَاعْلَمْنَا فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِذَا نَحْنُ قَدْ صَلَّيْنَا لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهَ اللَّهِ﴾

۱۰۲۰: حضرت عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آسمان پر بادل چھا گیا اور ہم پر قبلہ مشتبہ ہو گیا ہم نے نماز پڑھ لی اور (جس طرف نماز پڑھی تھی اس طرف) نشانی لگا دی جب سورج نکلا تو معلوم ہوا کہ ہم نے قبلہ کے علاوہ اور طرف نماز پڑھ لی ہے تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”پس تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کی جہت ہے یعنی وہ جہت جس طرف تمہیں نماز کا حکم ہے۔“

[البقرة: الآية: ۱۱۵]

خلاصۃ الباب ☆ جب قبلہ کی جہت معلوم نہ ہو تو تحری یعنی سوچ بچار کر کے نماز پڑھیں بعد از نماز غلطی معلوم ہو تو اعادہ واجب نہیں ہے یہی مطلب ہے ﴿فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهَ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۱۱۵]

۶۱: بَابُ الْمُصَلِّيِ يَتَخَنَّمُ

بَابُ: نمازی بلغم کس طرف تھوکے؟

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَ لَكِنَّ ابْزُقْ عَنْ يَسَارِكَ أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ.

۱۰۲۱: حضرت طارق بن عبد اللہ محازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو اپنے سامنے یا دائیں طرف مت تھوکو البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَهُ (يَعْنِي رَبَّهُ) فَيَتَنَجَّعُ أَمَامَهُ أَيَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيَتَنَجَّعَ فِي وَجْهِهِ إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقَنَّ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ لِيَقُلْ هَكَذَا فِي تَوْبِهِ) ثُمَّ أَرَانِي إِسْمَاعِيلُ يَبْزُقُ فِي تَوْبِهِ ثُمَّ يَذَلُّكَ

۱۰۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بار مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم میں سے ایک کو کیا ہوا کہ اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اسی کے سامنے بلغم تھوکتا ہے کیا تم میں سے کسی کو پسند ہے کہ اس کی طرف منہ کر کے اس کے سامنے بلغم تھوکا جائے جب تم میں سے کوئی تھوکے تو اپنی بائیں جانب تھوک لے یا اپنے کپڑے میں اس طرح کر لے (راوی کہتے ہیں) پھر مجھے اسماعیل نے اپنے کپڑے میں تھوک کر ل کر دکھایا۔

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بِنِ زُرَّارَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي وَإِلٍ عَنْ خَدِيفَةَ أَنَّهُ رَأَى شَبْتًا بِنِ رَبِيعِ بْنِ بَزُقٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا شَبْتُ لَا تَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ يُصَلِّيَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتَّى يَنْقَلِبَ أَوْ يُحَدِّثَ حَدَثَ سُوءٍ.

۱۰۲۳: حضرت حذیفہؓ نے عبث بن ربیع کو اپنے سامنے تھوکے دیکھا تو فرمایا اے عبث اپنے سامنے مت تھوکا کرو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کہ مرد جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ بذات خود اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ نماز پڑھ کر پلٹ جائے یا برا حدت کرے۔

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَزَقَ فِي تَوْبِهِ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَلَّكَ.

۱۰۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز میں اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے مل ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ قبلہ کی طرف تھوکنا بہت بڑی بے ادبی ہے۔ قبلہ کعبہ کی تعظیم بہت ضروری ہے۔ نیز بندہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے راز و نیاز میں مشغول ہوتا ہے۔ غور کیجئے کہ اگر انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ جو گفتگو ہو پھر ایسی حرکت کرے تو کتنی بڑی بے ادبی ہے اگر بلغم تھوکنے کی ضرورت پڑ ہی جائے تو ارشاد نبویؐ ہے کہ بائیں طرف یا اپنے کپڑے پر تھوکے۔

۶۲: بَابُ مَسْحِ الْحَصِيِّ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو معاويةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَسَّ الْحَصِيَّ فَقَدْ لَعَا.

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا ثنا الوليدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا الأوزاعيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِبٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْحِ الْحَصِيِّ فِي الصَّلَاةِ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا، فَمَرَّةً وَاحِدَةً.

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي الْأَحْوَصِ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي زَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَهَتْ فَلَا يَمْسَحُ بِالْحَصِيِّ.

پس آپ: نماز میں کنکریوں پر ہاتھ پھیر کر برابر کرنا ۱۰۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے فضول حرکت کی۔

۱۰۲۶: حضرت معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کنکریوں کو برابر کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر ضرور کرنا ہی ہو تو صرف ایک بار۔ (یعنی دوران نماز اب کنکریوں سے ہی نہ دھیان لگا رہے)۔

۱۰۲۷: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے لئے کھڑا ہو تو رحمت خداوندی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے لہذا کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے۔

خلاصۃ الباب ☆ ایک مرتبہ کنکریوں کو برابر کرنا بلا کراہت جائز ہے لیکن بار بار ایسا کرنا اگر عمل قلیل کے ساتھ ہو تو مکروہ ہے۔

۶۳: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحُمْرَةِ

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ حَدَّثَنِي مِمْوْنَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْحُمْرَةِ

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو معاويةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ حَصِيرًا.

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ عَلَيَّ بِسَاطِهِ ثُمَّ حَدَّثَ أَصْحَابَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَيَّ بِسَاطِهِ.

پس آپ: چٹائی پر نماز پڑھنا

۱۰۲۸: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۲۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا فرمائی۔

۱۰۳۰: حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں اپنے بچھونے پر نماز ادا فرمائی پھر اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچھونے پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ خُمْرَة: اُس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا صرف بانا کھجور کا ہو۔ دوسرا لفظ احادیث میں آیا ہے: خَصِیْرٌ ہیرا اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانا دونوں کھجور کے ہوں۔ تیسرا لفظ آتا ہے۔ بَسَاط: بساط اُس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچھائی جائے خواہ وہ کپڑے کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ یہ فرق اصل لغت کے اعتبار سے ہے۔ محاورہ میں ان الفاظ کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ بہر حال نماز کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ براہ راست زمین پر پڑھی جائے بلکہ مصلیٰ پر پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ لہذا اس سے بعض ان علماء متقدمین کی تردید مقصود ہے جو زمین کے سوا کسی اور چیز پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

۶۳: بَابُ السُّجُودِ عَلَى الثِّيَابِ

بَابُ: سردی یا گرمی کی وجہ سے کپڑوں

فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ

پر سجدہ کا حکم

۱۰۳۱: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمیں بنو عبدالاشہل کی مسجد میں نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ نے سجدہ میں اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ جَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى ثَوْبِهِ إِذَا سَجَدَ.

۱۰۳۲: حضرت صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالاشہل میں نماز ادا فرمائی آپ ایک چادر لپیٹے ہوئے تھے کنکریوں کی ٹھنڈک سے بچنے کے لئے آپ اپنے دست مبارک اسی چادر پر ہی رکھ لیتے تھے۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مُتَلَفَّفٌ بِهِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيْهِ يَقْبِهِ بَرْدَ الْخَصْيِ.

۱۰۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید گرمی میں نماز پڑھتے تھے۔ جب ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر (بوجہ پیش) نہ ٹکا سکتا تو کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ عَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَقْدِرْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

خلاصۃ الباب ☆ امام ابوحنیفہ امام مالک امام احمد اسحاق اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا مسلک ہے کہ شدید گرمی یا سردی کی وجہ سے بدن سے متصل کپڑے پر سجدہ کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول و عمل سے بھی جمہور کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ امام شافعی متصل کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ احادیث میں تاویل کرتے ہیں لیکن یہ تاویل تکلف سے خالی نہیں۔

۶۵: بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ

وَالْتَضْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّضْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّضْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ . وَ عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَمْرٍو رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ فِي التَّضْفِيقِ وَلِلرِّجَالِ فِي التَّسْبِيحِ.

۶۶: بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعَالِ

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ مَهَالِمٍ عَنِ ابْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ جَدِّي 'أَوْسٌ' أَحْيَانًا يُصَلِّي فَيَشِيرُ إِلَى وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطِيهِ نَعْلَيْهِ وَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ.

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَالِلٍ الصَّوَّافُ تَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ 'عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي حَافِيًا وَ مُتَّعِلًا.

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ تَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي أَسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ وَ الْحُفَيْنِ.

پاب: نماز میں مرد تسبیح کہیں اور عورتیں

تالی بجائیں

۱۰۳۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد تسبیح کہیں اور عورتیں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ماریں۔ (اگر نماز میں امام کو سہو ہو جائے یا اور کوئی حادثہ پیش آئے تو)۔

۱۰۳۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد (دوران نماز) سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔

۱۰۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو (دوران نماز) سبحان اللہ کہنے کی اور عورتوں کو تالی بجانے کی اجازت دی۔

پاب: جو توں سمیت نماز پڑھنا

۱۰۳۷: حضرت ابن ابی اوس فرماتے ہیں کہ میرے دادا اوسؓ کبھی کبھار نماز پڑھتے ہوئے مجھے اشارہ کر دیتے تو میں ان کے جوتے ان کو دے دیتا اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے اتار کر اور پہننے ہوئے دونوں طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۹: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتوں میں اور موزوں میں نماز ادا کرتے دیکھا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے جو تیوں میں نماز کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ پاک ہوں اور ان سے مسجد کے کلوٹ کا امکان نہ ہو۔ معجم طبرانی کی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ((صلوا فی نعالکم ولا تشبہوا بالیہود)) کہ جو تیوں میں نماز پڑھو اور یہود سے مشابہت نہ کرو۔ اس حدیث کی بناء پر بعض حنابلہ اور اہل ظواہر نے جو تے پہن کر نماز پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے لیکن جمہور فقہاء حنفیہ شافعیہ و مالکیہ کے نزدیک یہ صرف مباح ہے مستحب نہیں۔ جہاں تک حضرت شداد بن اوس کی حدیث کا تعلق ہے اس کی سند میں ایک راوی مدلس ہے اور معنیہ کر رہے ہیں۔ دوسرے اس حدیث میں واضح کر دیا گیا کہ یہود کی مخالفت کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ اصلاً یہ فعل مباح تھا لیکن ایک خارجی سبب سے مستحب ہو اور آج کل یہود و نصاریٰ جو تے پہن کر عبادت کرتے ہیں اس لیے مخالفت کا تقاضا جوتے اتارنا ہے۔ تیسرے یہ کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہن کر اور جوتے اتار کر دونوں طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ اول تو عہد رسالت (ﷺ) میں عموماً ایسے چپل پہنے جاتے تھے جو جگہ سے چلنے سے رکاوٹ نہیں بنتے تھے۔ دوسرے مسجد نبویؐ کا فرش پختہ نہ تھا تیسرے سڑکوں پر نجاست نہ ہوتی تھی اور جوتوں کو پاک رکھنے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ اس کے برعکس آج کل یہ باتیں نہیں رہیں۔ اس لیے ادب کا تقاضا ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھنی چاہیے۔ چنانچہ ہمارے فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور آیت قرآنی: ﴿فَاخْلَع نَعْلَکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طَوًی﴾ اے رسول! دونوں جوتے اتار دو بے شک آپ مقدس وادی طوی میں ہیں۔ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ مقدس مقامات پر جوتے اتارنا ہی ادب ہے۔

باب: نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنا
۱۰۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ملا کہ (نماز میں) نہ بال سمیٹوں نہ کپڑے۔
۱۰۴۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ (نماز میں) نہ بال سمیٹیں نہ کپڑے اور چلنے کی وجہ سے وضو نہ کریں (بلکہ اگر چلتے ہیں نجاست لگ گئی تو جہاں نجاست لگی ہے صرف اس جگہ کو دھولیں)۔

۶۷: بَابُ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثُّوبِ فِي الصَّلَاةِ
۱۰۴۰: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذِ الصَّرِيْرِ ثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ وَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ وَ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ لَا أَكْفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا.
۱۰۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ لَا نَكْفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا وَلَا نَتَوَضَّأَ مِنْ مَوَاطِئٍ.

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مَحْزُولٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۰۴۲: حضرت محزول فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے ایک صاحب ابو سعید کو سنا فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام ابو رافع کو دیکھا انہوں نے حسن بن علی کو نماز پڑھتے دیکھا درانحالیکہ انہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يُصَلِّي وَ قَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ فَاطْلَقَهُ أَوْ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ.

بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا تو ابورافع نے اس کو کھول دیا یا اس سے روکا اور کہا رسول اللہ نے جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ (دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے علاوہ بھی مردوں کیلئے جوڑا باندھنا ممنوع ہے)۔

پاؤں: نماز میں خشوع

۱۰۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نگاہوں کو نماز میں آسمان کی طرف مت اٹھاؤ ایسا نہ ہو کہ اچک لی جائیں۔

۱۰۴۴: حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی جب نماز مکمل کر لی تو لوگوں کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہیں یہاں تک اس بارے میں سخت بات فرمائی اور فرمایا کہ لوگ اس سے باز آ جائیں ورنہ اللہ انکی نگاہیں اچک لیں گے۔

۱۰۴۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باز آ جائیں وہ لوگ جو اپنی نگاہیں (دوران نماز) آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں ورنہ ان کی نگاہیں واپس نہ لوٹیں گی۔

۱۰۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے آ جاتی تھی تو بعض لوگ آگے بڑھ کر صفِ اول میں پہنچ جاتے تاکہ اس پر نگاہ نہ پڑے اور بعض پیچھے ہو جاتے حتیٰ کہ آخری صف میں پہنچ جاتے جب رکوع میں جاتے تو اس طرح کر کے بغلوں سے

۶۸: بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا غُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَرْفَعُوا أَبْصَارَكُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ تَلْتَمِعَ. يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ.

۱۰۴۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمًا بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ. حَتَّى اشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ (لَيَنْتَهَنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَيُخْطَفَنَّ اللَّهُ أَبْصَارَهُمْ)

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَسْبُوبِيِّ عَنِ رَافِعِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَنْتَهَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَا تَرْجِعُ أَبْصَارَهُمْ.

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ لَنَا نَوْحُ بْنُ قَيْسٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَاءَ مَنْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَسْتَقْدِمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِنَلَا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي

الصَّفِّ الْمُوَّخَّرِ فَإِذَا رَمَعُ قَالَ هَكَذَا يَنْظُرُ مِنْ تَحْتِ أَنْظِهِ جھانکتے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَلَقَدْ عَلَّمْنَا الْمُسْتَفِدِّمِينَ مِنْكُمْ وَوَلَقَدْ عَلَّمْنَا فرمائی: (ترجمہ) ” اور ہم جانتے ہیں تم میں آگے
الْمُسْتَخَرِّينَ ﴾ [الحجر: ۲۴] فِي شَأْنِهَا. بڑھنے والوں کو اور پیچھے ہٹنے والوں کو۔

☆ خلاصۃ البواب نماز میں کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا ہے یہ تو اضع اور عجز کے خلاف ہے۔ نماز پڑھنے والے پر
لازم اور ضروری ہے کہ اپنے کپڑوں اور بالوں کو اپنی حالت پر رکھے۔

حدیث ۱۰۴۳ سے ثابت ہوا کہ نماز کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کے اعضاء جسمانی سے بھی یہ بات
ظاہر ہو رہی ہو کہ یہ اس وقت بہت بڑے مالک الملک اور خالق دو جہاں کے سامنے کھڑا ہے اور اس کے باطن میں بھی اللہ
جل جلالہ کا پورا پورا خوف اور اس کی محبت و شوق پوری طرح بیدار ہو یعنی اس کا اندر اور باہر دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ
ہوں۔ اسی کا نام خشوع و خضوع ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کی اصل قدر و قیمت اسی خشوع و خضوع کی وجہ سے ہوتی
ہے جس کی نماز میں یہ کیفیت جتنی زیادہ ہوگی اسی قدر اس کی نماز قیمتی ہوگی۔

پایہ: ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

۶۹: بَابُ الصَّلَاةِ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ

۱۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سے بعض ایک ہی کپڑا
پہن کر نماز پڑھ لیتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تو کیا تم میں ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَدُنَا يُصَلِّي فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ
ﷺ: أَوْ كَلَّكُمْ يَجِدُ تَوْبَيْنِ؟

۱۰۴۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
آپ ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔
تو شخ کا معنی ہے کپڑا بغل سے نکال کر کندھے پر ڈالنا۔

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ. ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَنِ
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ
الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فِي
تَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.

۱۰۴۹: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں
لپٹ کر اس کے دونوں کنارے کندھوں پر ڈالے ہوئے
نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ وَاجْتِئَا
طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

۱۰۵۰: حضرت کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیرونی پر ایک

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّافِعِيُّ إِبرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ الْعَبَّاسِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ

الْمَخْرُومِيُّ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ مُشْكَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى بِالْبَشْرِ الْعَلِيًّا فِي ثَوْبٍ

كَيْسَانَ عَنِ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى بِالْبَشْرِ الْعَلِيًّا فِي ثَوْبٍ

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ تَنَا

عَمْرُو بْنُ كَثِيرٍ تَنَا ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى بِالْبَشْرِ الْعَلِيًّا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَلَبِّيًا بِهِ

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ تَنَا عَمْرُو بْنُ كَثِيرٍ تَنَا ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى بِالْبَشْرِ الْعَلِيًّا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَلَبِّيًا بِهِ

خلاصۃ الباب ☆ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔ یہ مسئلہ سمجھانے کے لیے یہ باب قائم فرمایا ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل کی ایک روایت میں امام مجاہد ابراہیم نخعی کے نزدیک ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ جس کے پاس دو یا زائد ہوں اور اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے تو بغیر اشتمال و استحاف کے لنگی کی جگہ پہن لیا کرے تو مکروہ نہ ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ امام شافعی امام مالک اسحاق بن راہویہ جمہور فقہاء و محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک جس کے پاس دو یا زائد کپڑے ہوں اور ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو یہ مکروہ تحریمی نہیں ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ مکروہ تہنہ ہی ہے۔ جمہور کی دلیل حدیث باب میں موجود ہے۔

پہلے: قرآن کریم کے سجدے

۷۰: بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

۱۰۵۲: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے

فرمایا: جب انسان آیت سجدہ پڑھے پھر سجدے میں چلا

جائے تو شیطان ایک طرف کو ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے کہ

آدمی کا ستیاناس ہو آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم دیا گیا تو

اس نے سجدہ کر لیا اب اسکو جنت ملے گی اور مجھے سجدہ کا حکم

دیا گیا تو میں نے انکار کر دیا اب میرا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

۱۰۵۳: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نبی کی

خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض

کیا میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا کہ میں ایک درخت

کی جڑ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو میں نے آیت سجدہ پڑھ کر

سجدہ کیا درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے سنا

درخت کہہ رہا تھا: ”اے اللہ سجدہ کی وجہ سے میرے گناہوں

کا بوجھ کم کر دیجئے اور اس کی وجہ سے میرے لئے اجر لکھ

دیجئے اور اس کو اپنے ہاں میرے لئے ذخیرہ کر دیجئے۔“

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو معاويةَ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ

آدَمَ السُّجْدَةَ فَسَجَدَ اغْتَرَلِ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَهُ

أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ

بِالسُّجُودِ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ.

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ أَخْبِرْنِي جَدُّكَ

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ فِيمَا يَرَى

النَّاسِمُ كَأَنِّي أُصَلِّي إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ فَقَرَأْتُ السُّجْدَةَ

فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ

اللَّهُمَّ احْطُطْ عَنِّي بِهَا وَزَّرَا وَ اكْتُبْ لِي بِهَا أَجْرًا

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ نبیؐ نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ میں گئے تو میں نے وہی دعا پڑھتے سنا جو ان صاحب نے درخت سے سن کر بیان کی تھی۔

۱۰۵۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو پڑھتے: ”اے اللہ آپ ہی کے لئے میں نے سجدہ کیا اور آپ ہی پر ایمان لایا اور آپ ہی کا مطیع ہوا آپ میرے پروردگار ہیں میرا چہرہ جھکا اس ذات کے سامنے جس نے اس میں آنکھ اور کان بنائے۔ اللہ برکت والا ہے سب بنانے والوں میں اچھا بنانے والا ہے۔“

واجعلها لى عندك ذخراً.

قال ابن عباس فرأيت النبي ﷺ قرأ السجدة فسجد فسمعتُه يقول في سجوده مثل الذي أخبره الرجل عن قول الشجرة.

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ عَنِ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَ لَكَ أَسَلْتُ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلذِّئْبِ شَقَّ سَمْعُهُ وَ بَصَرُهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

خلاصۃ الباب ☆ سجدہ تلاوت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے استدلال میں ترمذی میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ کی حدیث ہے۔ فرماتے ہیں ((قرأت عبلي الرسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يسجدها)) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم پڑھی سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا لیکن حنفیہ کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سجدہ فوراً کرنے کی نئی ہے فی الفور سجدہ ہمارے نزدیک بھی واجب نہیں ہے۔ دوسری دلیل بھی ترمذی شریف کی روایت ہے۔ حنفیہ کا استدلال ان تمام آیات سجدہ سے ہے جن میں صیغہ امر وارد ہوا ہے۔ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ آیات سجدہ تین حالتوں سے خالی نہیں یا ان میں سجدہ کا امر ہے یا کفار کے سجدہ سے انکار کا ذکر ہے یا انبیاء کے سجدہ کی حکایت ہے اور امر کی تعمیل بھی واجب ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور کفار کی مخالفت بھی اس لیے کہ کفار اور ان کے اعمال کی مشابہت اختیار کرنے سے نبی وارد ہے اور انبیاء کی اقتداء بھی۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کا حکم قرآن میں مذکور ہے۔

باب سجود قرآنیہ کی تعداد

۷۱: باب عدد سجود القرآن

۱۰۵۵: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے ان میں سورہ نجم کا سجدہ بھی ہے۔“

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمَضْرِيُّ ثنا عبد الله بن وهب أخبرني عمرو بن الحارث عن ابن أبي هلال عن عُمَرَ الدَّمَشَقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدِي عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهُنَّ النَّجْمُ.

۱۰۵۶: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا سليمان بن عبد

الرَّحْمَنِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَاوِدَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءٍ
 بِنِ حَيَّوَةَ عَنِ الْمُهَدَّبِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ
 خَاطِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
 قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدِي عَشْرَةَ سَجْدَةً لَيْسَ
 فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ گیارہ
 سجدے کئے۔ جن میں مفصل میں سے کوئی نہ تھا۔ اعراف
 رد، نخل، بنی اسرائیل، مریم حج، فرقان، سجدہ سلیمان
 (نمل) سورۃ نخل اور سجدہ ص اور حم سجدہ۔

فِيهَا مِنَ الْمَفْصَلِ شَيْءٌ الْأَعْرَافُ وَالرَّغْدُ وَالنَّحْلُ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَرْيَمُ وَالْحُجُّ وَالسَّجْدَةُ الْفُرْقَانُ وَسُلَيْمَانُ سُورَةُ
 النَّحْلِ وَالسَّجْدَةُ وَفِي صَّ وَسَجْدَةُ الْحَوَامِيمِ.

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَنْ
 نَافِعِ بْنِ يَزِيدَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سَعِيدِ الْعَتَقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ مُنَيَّبٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ
 مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمَفْصَلِ وَفِي الْحُجِّ سَجْدَتَيْنِ.

۱۰۵۷: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ان کو قرآن کریم میں پندرہ سجدے پڑھائے
 جن میں سے تین تو مفصل ہیں اور حج میں دو
 سجدے۔

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
 عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عِظَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ
 انشَقَّتْ﴾ و﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾

۱۰۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
 ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ
 رَبِّكَ﴾ میں سجدہ کیا۔

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
 عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

۱۰۵۹: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کیا۔

حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ
 فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾

قال أبو بكر بن أبي شيبة هذا الحديث من حديث يحيى ابن سعيد ما سمعت أحدا يذكره غير ه

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ اور شافعیہ اس پر متفق ہیں کہ پورے قرآن کریم میں کل سجدہ ہائے تلاوت چودہ ہیں البتہ ان
 کے لعین میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ شافعیہ کے نزدیک ”ص“ کا سجدہ ہے اور سورۃ حج میں ایک سجدہ ہے۔ دلائل دونوں
 طرف ہیں البتہ امام شافعی اپنی تائید میں تعدد صحابہ کرام کے آثار پیش کرتے ہیں جن میں دوسرے سجدہ کا ثبوت ہے اس
 لیے محققین حنفیہ نے اس دوسرے مقام پر بھی احتیاطاً سجدہ کرنے کو بہتر قرار دیا ہے۔ صاحب فتح المعلم کارہجان بھی اسی
 طرف ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانوی نے فرمایا کہ اگر آدمی نماز سے باہر ہو تو اسے دوسرے مقام پر سجدہ کر لینا چاہیے اور
 اگر نماز میں ہو تو اس آیت پر رکوع کر دینا چاہیے اور رکوع میں سجدہ کی نیت کر لینی چاہیے تاکہ اس کا عمل تمام ائمہ کے مطابق
 ہو کر باتفاق سجدہ ہو جائے۔ امام مالک کے نزدیک مفصل کی سورتوں میں سجدہ نہیں۔ وہ حضرت زید بن ثابت کی روایت

سے استدلال کرتے ہیں۔ ہم اس روایت کو جو علی الفور کی نفی پر محمول کرتے ہیں اس سے یہ بخاری شریف میں ہے: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم میں سجدہ کیا تھا“ نیز ابن ماجہ کی حدیث نمبر ۱۰۵۸، ۱۰۵۹ میں بھی سورۃ انشاق اور اقراء باسم میں سجدہ کرنے کا ذکر گزرا ہے۔

پیاب: نماز کو پورا کرنا

۷۲: بَابُ اِتِّمَامِ الصَّلَاةِ

۱۰۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور نماز ادا کی۔ رسول اللہؐ مسجد کے ایک کونہ میں تھے۔ انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ((وَعَلَيْكَ)) (اور تم بھی سلام ہو) دوبارہ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے جا کر دوبارہ نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی۔ تیسری بار اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیجئے۔ فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو خوب اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہو پھر جتنا تمہیں آسان ہو قرآن پڑھو پھر رکوع میں جا کر اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے اٹھ کر اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ میں جا کر اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھ کر سیدھے بیٹھ جاؤ پھر باقی تمام نماز میں ایسا ہی کرو۔

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بَعْدُ. قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَعَلِمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْزُقْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْزُقْ رَأْسَكَ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَاعِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

۱۰۶۱: حضرت محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کے دس صحابہ جن میں ابو قتادہؓ بھی تھے میں حضرت ابو حمید ساعدی کو یہ کہتے سنا میں تم سب سے زیادہ نبیؐ کی نماز کو جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بخدا تم رسول اللہؐ کی اتباع میں ہم سے بڑھ کر نہیں اور نہ ہم سے قدیم صحابی ہو۔ حضرت ابو حمید ساعدی نے کہا بالکل ایسا ہی ہے۔ صحابہ نے کہا: اچھا بیان کرو۔ فرمایا کہ رسول

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدَ السَّاعِدِيِّ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِمَ فَوَاللَّهِ مَا كُنْتُ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعًا وَلَا أَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرِضْ قَالَ

اللہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور آپ کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر جاتا پھر قرأت فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جا کر اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر زور دے کر رکھتے اپنا سر پیٹھ سے نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بالکل برابر پھر کہتے: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر زمین کی طرف جاتے اور بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان فاصلہ رکھتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا۔ پھر سر اٹھاتے اور اپنا بائیں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے پھر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہہ کر بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پہلی رکعت کی مانند ادا فرماتے۔ پھر جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا پھر باقی نماز اسی طرح ادا فرماتے حتیٰ کہ جب وہ سجدہ کرتے جس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تو ایک پاؤں پیچھے کر کے بائیں جانب پر سرین کے بل بیٹھتے۔ صحابہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ رسول اللہ ایسے ہی نماز ادا فرماتے تھے۔

۱۰۶۲: حضرت عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ سے دریافت کیا کہ نبی نماز کیسے ادا فرماتے تھے؟ فرمایا: رسول اللہ وضو کے لئے برتن میں ہاتھ ڈالتے تو بسم اللہ کہتے اور خوب اچھی طرح وضو کرتے پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے اور کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور بازوؤں کو پیلیوں سے الگ رکھتے پھر سر اٹھاتے تو کمر بالکل سیدھی

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثَ بِهَا مَنْكِبَيْهِ وَيَقْرَأُ كُلَّ عَضْوٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ مُعْتَمِدًا لَا يَضِبُّ رَأْسَهُ وَلَا يُفْنِعُ مُعْتَدًا لَأَنَّهُ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ حَتَّى يَقْرَأَ كُلَّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ وَيُجَا فِي بَيْنَ يَدَيْهِ عَنِ جَنْبَيْهِ حَتَّى يَقْرَأَ كُلَّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْبِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَجْلِسُ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يَرْجِعَ كُلَّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقُومُ فَيَضَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِثَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يُصَلِّي بَقِيَّةَ صَلَاتِهِ هَكَذَا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي يُنْقِضِي فِيهَا التَّسْلِيمَ آخَرَ أَحَدِي رِجْلَيْهِ وَجَلَسَ عَلَى شِقِّهِ الْيُسْرَى مُنَوَّرًا قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ سَمَى اللَّهُ، وَيُسَبِّحُ الْوُضُوءَ. ثُمَّ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيُجَا فِي بَعْضِ يَدَيْهِ ثُمَّ

یَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقِيْمُ صَلَاتَهُ وَيَقُوْمُ قِيَامًا هُوَ اطْوَلُ مِنْ قِيَامِكُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ تَحَاةَ الْقَبْلَةِ وَيُجَافِي بَعْضُ يَدَيْهِ مَا سْتَطَاعَ فَيَمَّا رَأَيْتُمْ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَجْلِسُ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَيَنْصُبُ الْيَمْنٰى وَيَكْرَهُ اَنْ يَسْقُطَ عَلٰى شِقَاقِ الْاَيْسَرِ۔

کر لیتے اور تمہارے قیام سے کچھ زیادہ کھڑے رہتے پھر سجدہ میں جاتے تو قبلہ کی طرف رکھتے اور بازوؤں کو جتنا ہو سکتا جدا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور آپ بائیں جانب گر پڑنے کو (سرین زمین پر لگانے کو) ناپسند سمجھتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث ابو ہریرہ کی بناء پر ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض ہے اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات: ((صل فانک لم تصل)) کے الفاظ سے استدلال کرتے ہیں۔ نیز ان کا استدلال ترمذی کی حدیث سے بھی ہے کہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے یعنی اگر کوئی شخص اس کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز کا لوٹانا واجب اور ضروری ہوگا۔ امام صاحب سے ایک روایت فرضیت کی بھی ہے۔ اصل میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اصول یہ ہے کہ خبر واحد سے فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔ امام صاحب کا استدلال حدیث ابو ہریرہ سے بھی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خلاد بن رافع کو نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ تعدیل ارکان کے بغیر پڑھی ہوئی نماز واجب الاعدادہ ہوتی ہے۔ کئی لوگوں کو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں تو اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

حدیث: ۱۰۶۱ میں قعدہ کی دو ہیئتیں احادیث سے ثابت ہیں۔ ایک ”افتراش“ یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لینا اور دوسرے ”تورک“ یعنی بائیں کولہے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب باہر نکال لینا۔ جیسا کہ حنفی عورتیں بیٹھتی ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک مرد کے لئے قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں افتراش افضل ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک دونوں میں تورک افضل ہے۔ امام شافعی کے نزدیک جس قعدہ کے بعد سلام ہو اس میں تورک اور جس قعدہ کے بعد سلام نہ ہو اس میں افتراش افضل ہے۔ افضلیت تورک کے قائلین کا استدلال ابو جیمہ سعدی کی روایت ہے جس کے آخری الفاظ ہیں کہ: ((اخر اخلتہ و جلس علی شقہ الایسر متورکاً)) مطلب یہ ہے کہ نماز کی آخری رکعت مکمل کر لے تو نمازی اپنا بائیں پاؤں پیچھے کرے اور تورک کر کے بیٹھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بیان جواز پر محمول ہے یا حالت عذر پر۔ اختلاف چونکہ محض افضلیت میں ہے اس لیے تورک کے جائز ہونے میں کچھ تردد نہیں البتہ عورت کے لیے افضل قرار دیا گیا ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔ احناف کا استدلال وائل بن حجر کی حدیث ہے فرماتے ہیں: ((قدمت المدینۃ قلت لا نظرن الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جلس)) یعنی ((التشہد افرش رجلہ الیسنی و وضع یدہ الیسری)) یعنی ((و علی فخذہ الیسری و نصب رجلہ الیمنی)) مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں نبی کریم کی نماز دیکھنے آیا۔ انہوں نے پوری نماز کا مشاہدہ کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں بچھاپا اور دائیں پاؤں کھڑا کیا اور اپنے ہاتھ رانوں پر رکھے۔ امام ترمذی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”ہذا حدیث حسن“ یہ حدیث حسن ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ یہی مذہب سفیان ورن عبد اللہ بن مبارک اور اہل کوفہ کا ہے۔ حضرت وائل بن حجر مدینہ طیبہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے آئے تھے اگر قعدہ اولیٰ اور قعدہ ثانیہ میں فرق ہوتا تو ضرور بیان فرماتے۔

۷۳: تَقْصِيرُ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا شَرِيكَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رُكْعَتَانِ وَالْجُمُعَةُ رُكْعَتَانِ وَالْعِيدُ رُكْعَتَانِ تَمَامًا غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رُكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رُكْعَتَانِ وَالْفِطْرُ وَالْأَضْحَى رُكْعَتَانِ تَمَامًا غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ يَعْلى بْنِ أُمِيَّةٍ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ يَفْتَنُكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [النساء: ۱۰۱] وَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ.

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا أَنبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِيَّةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَأَنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ نَفْعَلُ.

پہلے: سفر میں نماز کا قصر کرنا

۱۰۶۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ دو رکعتیں ہیں، عیدین دو رکعتیں ہیں یہ مکمل اور پوری نماز ہے اس میں کوئی قصر اور کمی نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے (ایسا ہی معلوم ہوا)۔

۱۰۶۴: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ المبارک کی نماز (بھی) دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ (بھی) دو دو رکعتیں ہیں اور یہ پوری نماز ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے۔

۱۰۶۵: حضرت یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطابؓ سے پوچھا کہ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے): ”تم پر کچھ حرج نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر تمہیں کافروں کی طرف سے اندیشہ ہو اور اب تو لوگ امن میں ہوتے ہیں۔“ (لہذا قصر جائز نہ ہونا چاہئے) فرمایا: مجھے بھی اسی سے تعجب ہوا جس سے تمہیں تعجب ہوا تو میں نے اسکے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا۔ فرمایا: یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے لہذا تم اس کے صدقہ کو قبول کر لو۔

۱۰۶۶: حضرت امیہ بن عبد اللہ بن خالد نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا ہمیں قرآن میں حضر کی اور خوف کی نماز تو ملی لیکن سفر کی نماز نہ ملی تو ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف ایسی حالت میں مبعوث فرمایا کہ ہم کچھ بھی نہ جانتے تھے لہذا ہم تو اسی طرح کریں گے جیسے ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
خَرَجَ مِنْ هَذِهِ الْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ
إِلَيْهَا.

۱۰۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ سے باہر جاتے
تو دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس مدینہ
آجاتے۔

۱۰۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
الشَّوَارِبِ وَجُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ قَالَا ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
افْتَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكَعَتَيْنِ.

۱۰۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی زبانی چار اور سفر میں دو رکعتیں فرض
فرمائیں۔

خلاصۃ الباب ☆ قصر (رباعی نمازوں کا نصف ہو جانا) کی مشروعیت پر اجماع ہے البتہ اس میں کچھ اختلاف ہے۔
حنفیہ کے نزدیک قصر عزیمت یعنی واجب ہے لہذا اس کو چھوڑ کر تمام جائز نہیں۔ امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کی ایک
روایت اسی کے مطابق ہے۔ جبکہ ان کی دوسری روایت میں قصر کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس امام شافعی رحمۃ اللہ
کے نزدیک قصر رخصت ہے اور مکمل پڑھنا نہ صرف جائز ہے بلکہ افضل ہے۔ امام شافعی کا استدلال قرآن کریم کی آیت:
﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ﴾ ہے اس میں ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ﴾
یعنی قصر کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں کے الفاظ دلالت کر رہے ہیں کہ قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ الفاظ مباح کے
لیے استعمال ہوتے ہیں نہ کہ واجب کے لیے۔ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ صلوٰۃ الخوف سے متعلق ہے نہ کہ
سفر میں قصر کے بارے میں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ آیت قصر فی الکلیفیت سے متعلق ہے یعنی خوف کی حالت میں نماز کا طریقہ
یہ ہے کہ امام ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائے، دوسری جماعت کو دوسری رکعت پڑھائے۔ قصر فی الکلیفیت مراد ہونے کی
دلیل آیت کریمہ کا دوسرا جزء: ﴿إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتَنَكُمْ﴾ ہے حالانکہ قصر فی السفر کسی کے نزدیک بھی حالت خوف کے
ساتھ مشروط نہیں۔ احناف کے دلائل احادیث باب ہیں۔ دوسری دلیل نسائی میں ابن عباسؓ سے مروی ہے: ((قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ
عَزُوجًا لَمْ يَفْرَضِ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكَعَتَيْنِ)) یعنی اللہ
تبارک و تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعے تم پر اقامت میں چار رکعتیں فرض کی ہیں اور سفر
میں دو رکعتیں۔ تیسری دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے کہ دو رکعتیں سفر میں ہیں؛ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت کی مخالفت کی اس نے کفر کیا۔ نیز جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔

۷۴: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ
۱۰۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ أَبِي حَارِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

۱۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب و عشاء

عَنْ مُجَاهِدٍ وَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ وَ طَاوُسِ أَحْبَرُوهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ السَّفَرِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُعْجِلَهُ شَيْءٌ وَلَا يَطْلُبُهُ عَدُوٌّ وَلَا يَخَافُ شَيْئًا.

(کی نماز) اکٹھی پڑھ لیا کرتے تھے حالانکہ نہ جلدی کی کوئی بات ہوتی نہ دشمن پیچھے ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کا خوف ہوتا۔

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فِي السَّفَرِ.

۱۰۷۰: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر (کی نمازیں) اور مغرب و عشاء (کی نمازیں) سفر تبوک میں اکٹھی پڑھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس پر ائمہ کا اتفاق ہے کہ بغیر کسی عذر کے جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں۔ البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عذر کی صورت میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔ بغیر عذر کی تفصیل میں یہ اختلاف ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک سفر اور مطر (بارش) عذر ہے اور امام احمد کے نزدیک مرض بھی عذر ہے۔ پھر سفر میں امام مالکؒ یہ فرماتے ہیں کہ دو نمازوں کو جمع کرنا سفر میں صرف اُس وقت جائز ہے جب مسافر نے سفر جاری رکھا ہو اور اگر کہیں ٹھہر گیا خواہ ایک ہی دن کے لیے تو وہاں جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں بلکہ امام مالکؒ کی ایک روایت یہ ہے کہ مطلق چلنے کی حالت بھی کافی نہیں بلکہ جب کسی وجہ سے تیز رفتاری ضروری ہو تب جمع بین الصلوٰتین جائز ہوگی ورنہ نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ جمع بین الصلوٰتین (دو نمازوں کو اکٹھا کرنا) حقیقی عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے اس کے علاوہ کہیں بھی جائز نہیں خواہ عذر ہو یا نہ ہو البتہ جمع صوری جائز ہے جسے جمع ”فعلی“ بھی کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ ظہر کی نماز بالکل آخری وقت میں اور عصر کی نماز بالکل شروع وقت میں ادا کی جائے۔ اس طرح دونوں نمازیں اپنے وقت میں ہوں گی البتہ ایک ساتھ ہونے کی بناء پر صورتہ اسے جمع بین الصلوٰتین کہہ دیا گیا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے تمام دلائل کا جواب یہ ہے کہ دو نمازوں کو جمع کرنے کے وہ تمام واقعات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان میں جمع حقیقی مراد نہیں بلکہ جمع صوری مراد ہے اور جمع صوری مراد ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل شاہد ہیں:

(۱) ابوداؤد میں نافع عن عبداللہ ابن واقد کے طریقوں سے مروی ہے: ((ان مؤذن ابن عمر قال الصلوٰۃ قال بین بینی حتی اذا کان قبل غروب الشفق نزل فصلى المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى العشاء ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا عجل به امر صنع مثل الذى صنعت)) کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مؤذن نے کہا کہ نماز پڑھئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چلو! چلو یہاں تک کہ شام کے بعد شفق غروب ہونے کے قریب ہوگئی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے اترے مغرب کی نماز ادا کی پھر انتظار کیا جب شفق غروب ہوگئی یعنی نماز عشاء کا وقت آ گیا تو نماز عشاء پڑھی پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جس طرح میں نے کہا۔ ابو داؤد نے نہ صرف اس پر سکوت کیا بلکہ اس کا متابع بھی ساتھ ہی ذکر کیا (۲) صحیح مسلم میں حضرت ابوعباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے: ((قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ثمانيا جميعا وسبع جميعا قلت يا ابا

الشعشاء اظنه اخر الظهر و عجل العصر و آخر المغرب و عجل العشاء قال واطل دالک)) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اکٹھی پڑھیں اور (مغرب و عشاء) سات رکعات اکٹھی پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو (آخر وقت تک) مؤخر کیا اور عصر کو (ابتدائی وقت میں) جلدی پڑھا اور مغرب کو (آخر وقت تک) مؤخر کیا اور عشاء کو (ابتدائی وقت میں) جلدی پڑھا۔ اس روایت میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد جابر بن زید ہیں جن کی کنیت ابو الشعثا ہے اور ابو الشعثا کے شاگرد عمرو بن دینار ہیں تو عمرو بن دینار جابر بن زید ابو الشعثا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جمع کیا ہے اس میں میرے خیال میں جمع صوری ہی مراد ہے نہ کہ جمع حقیقی تو جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ میرا خیال بھی یہی ہے۔ اس حدیث کے دو راویوں کا گمان حنفیہ کے مطابق ہے۔ (۳) ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے جس نے دو نمازوں کو بغیر عذر کے جمع کیا تو اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس حدیث کے راوی اگرچہ ضعیف ہیں لیکن اس کی تائید مؤطا کی روایت سے ہوتی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اعلامیہ جاری کیا ہے جس میں دو نمازوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا اور خبردار کیا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ ان تمام دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ جن روایات میں جمع بین الصلوٰتین وارد ہے وہ جمع صوری ہے نہ کہ جمع حقیقی اور اگر جمع سے مراد جمع صوری کی جائے تو تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے کیونکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کوئی نماز بغیر وقت کے پڑھی ہو سوائے اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو (ظہر کے وقت میں) عرفات میں اکٹھا پڑھا اور مغرب اور عشاء کو (عشاء کے وقت میں) مزدلفہ میں اکٹھا پڑھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سلسلہ میں کسی صحیح اور درجہ اول کی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کو ظہر کی نماز کے وقت میں ادا کیا ہو اور اسی طرح عشاء کی نماز کو مغرب کے وقت میں ادا کیا ہو۔ اس سلسلہ میں امام ابو حنیفہ کا مسلک نہایت قوی ہے اور نصوص قرآن اور صحیح احادیث پر عمل کرنے کی بہتر صورت ہے۔ اس مسئلہ میں امام صاحب کے ساتھ حضرت بصری، ابراہیم نخعی اور محمد بن سیرین رحمہم اللہ جیسے حضرات ہیں اور جو لوگ اس کے خلاف بے جا اصرار یا تاویلات بعیدہ کرتے ہیں وہ کوئی بہتر بات نہیں کرتے۔

پانچ: سفر میں نفل پڑھنا

۷۵: بَابُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثنا أَبُو عَامِرٍ
عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
فِي سَفَرٍ فَضَلَّى بِنَا نَمُ أَنْصَرَفْنَا مَعَهُ وَأَنْصَرَفَ قَالَ
فَالْتَفَتَ فَرَأَى أَنَا سَا يُصَلُّونَ فَقَالَ مَا يَضَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ
يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَا تَمُمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ

۱۰۷۱: حضرت حفص بن عاصم بن عمر فرماتے ہیں کہ مجھے
میرے والد محترم نے حدیث سنائی فرمایا کہ سفر میں ابن عمر
کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہم ان کے
ساتھ واپس ہوئے اور وہ بھی واپس ہو گئے۔ فرمایا کہ انہوں
نے مڑ کر دیکھا تو کچھ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ فرمایا: یہ
لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نفل پڑھ رہے ہیں۔

احیٰ ابی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزد علی رکعتین فی السفر حتی قبضہ اللہ ثم صحبت ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلم یزد علی رکعتین ثم صحبت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلم یزد علی رکعتین ثم صحبت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہم اللہ واللہ یقول: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ۱۲]

فرمایا: اگر میں نے نفل پڑھنے ہوتے تو فرض نماز کو بھی پورا کر لیتا۔ اے میرے بھتیجے! میں رسول اللہ کے ساتھ رہا۔ آپ نے سفر میں دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ پھر میں ابوبکر کے ساتھ بھی رہا۔ آپ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عمر کے ساتھ بھی رہا آپ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عثمان کے ساتھ رہا۔ آپ

نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں حضرات کو اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔“

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ابْنِ يَنَاقٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَ صَلَاةَ السَّفَرِ فَكُنَّا نُصَلِّي فِي الْحَضَرِ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا وَ كُنَّا نُصَلِّي فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا.

۱۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور سفر میں نماز فرض فرمائی اور ہم حضریں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے اور سفر میں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ علامہ نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں: ”اتفق العلماء علی استحباب النوافل المطلقة فی السفر واختلفوا فی استحباب النوافل الرقبة فترکها ابن عمر واخرون واستحبها الشافعی واصحابہ والجمهور“ یعنی عام نوافل مثلاً اشراق، چاشت اذابین اور تہجد وغیرہ۔ مسافر کے لیے سفر میں پڑھنا سب کے نزدیک بالاتفاق جائز ہے البتہ سنن مؤکدہ جن کو روایت بھی کہتے ہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں ان کے ترک کے قائل ہیں۔ احادیث میں ذکر ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ اور جمہور ائمہ و علماء رحمہم اللہ ان کے پڑھنے اور استحباب کے قائل ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک بھی اگر گنجائش ہو تو سنن مؤکدہ کے ادا کرنے میں فضیلت ہے اور ترک کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ حالت سفر میں سنن کی آکدیت (تاکید مؤکدہ ہونا) ختم ہو جاتی ہے۔ البتہ سنت فجر اس سے مستثنیٰ ہے اور سفر میں بھی اس کی آکدیت (تاکید) باقی رہتی ہے لہذا اس کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ فجر کی دو رکعات (سنتیں) نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھنا ثابت ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھیں۔ پھر بعض نے سنن فجر کے ساتھ مغرب کی سنن بعدیہ کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔

۷۶: بَابُ كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ الْمَسَافِرُ

اِذَا اَقَامَ بِلَدَةٍ

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَحَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ مَاذَا سَمِعْتُ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا تَأْتِ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدْرِ.

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَقَرَأَهُ عَلَيْهِ أَنبَانَا أَبُو جَرِيحٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَنَسِ مَعِي قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ صُحُوحًا رَابِعَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رِي الْحِجَّةِ.

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَتَحُنُ إِذَا أَقَمْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا، نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا.

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ بْنُ الصَّيْدِ لَانِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِيقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يَقْصُرُ الصَّلَاةَ.

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي أَسْحَقَ عَنِ أَنَسِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى رَجَعْنَا.

قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا.

بیاب: جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے تو کب تک قصر کرے؟

۱۰۷۳: حضرت عبدالرحمن بن حمید زہری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید سے دریافت کیا کہ آپ نے مکہ کی سکونت کے بارے میں کیا سنا؟ فرمایا: میں نے علاء بن حضرمی کو فرماتے سنا کہ نبی نے فرمایا: مہاجر کیلئے (منی سے) واپسی کے بعد تین دن تک رہنے کی اجازت ہے۔

۱۰۷۴: حضرت عطاء سے روایت ہے حضرت جابر نے کئی لوگوں میں مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ تشریف لائے۔ (اور چار دن مکہ رہے پھر منی گئے اس دوران آپ نے قصر فرمایا)۔

۱۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس روز تک قیام فرمایا دو دو رکعتیں پڑھتے رہے اور ہم بھی جب انیس دن تک قیام کریں تو دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب اس سے زیادہ قیام کریں تو چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔

۱۰۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال پندرہ شب تک قیام فرمایا (اور اس دوران) نماز قصر ہی پڑھتے رہے۔

۱۰۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے آپ دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے۔ حتیٰ کہ ہم واپس لوٹے (راوی کہتے کہ) میں نے پوچھا: مکہ میں کتنا قیام ہوا؟ فرمایا: دس روز۔

☆ خلاصۃ الباب امام ترمذی نے اس باب میں ”کتم“ کی تمیز ذکر نہیں کی۔ چنانچہ یہ تمیز ”کتم مسافۃ“ بھی ہو سکتی ہے اور ”کتم مدۃ“ بھی اور یہ دونوں مسئلے مختلف فیہ ہیں۔ قصر کتنی مسافت میں جائز ہوتا ہے؟ اس میں امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ کم از کم تین دن کا سفر موجب قصر ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہ نے سولہ فرسخ کی مقدار کو موجب قصر قرار دیا ہے اور یہ دونوں اقوال متقارب ہیں کیونکہ سولہ فرسخ کے اڑتالیس میل بنتے ہیں۔ اہل ظاہر کے نزدیک سفر کی کوئی مقدار مقرر نہیں بلکہ قصر کے لیے مطلق سفر کا پایا جانا کافی ہے۔ ”عن داؤد مطلق السفر قدر بالمیل“ (معارف ج ۳، ص ۴۷۳) پھر بعض اہل ظاہر نے صرف تین میل مقدار مقرر کی ہے غالباً ان کا استدلال حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سنن ابوداؤد سے ہے: ((کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال او ثلاثۃ فراسخ (شعبۃ شک) یصل رکعتین)) یعنی جب نبی کریمؐ تین میں یا تین فرسخ (شعبہ کوشک ہوا) تک کے سفر پر تشریف لے جاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے لیکن جمہور اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف تین میل کے سفر میں قصر فرماتے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سفر تو تین میل سے زیادہ کا ہوتا تھا لیکن آپ تین میل یا تین فرسخ ہی کے فاصلہ پر قصر پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ بہر حال اس باب میں کوئی صریح حدیث مرفوعہ موجود نہیں البتہ جمہور کے حق میں صحابہ کرامؓ کے آثار ہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کتنے دن اقامت کی نیت قصر کو باطل کرتی ہے؟ چنانچہ اس میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کی نیت کرنے کی صورت اتمام یعنی پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اس مسئلہ میں بھی کوئی صریح حدیث مرفوعہ نہیں ہے البتہ آثار صحابہؓ ملتے ہیں۔ حنفیہ کی دلیل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر ہے جسے امام محمدؒ نے کتاب الآثار میں روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب تم سفر میں ہو اور اپنے جی میں پختہ ارادہ کرو کہ پندرہ دن (یا اس سے زیادہ) ایک جگہ اقامت کرنی ہے تو پھر پوری نماز پڑھو۔ اگر تم نہیں جانتے کہ کتنی مدت تک ٹھہرنا ہے تو پھر قصر کرتے رہو۔ امام شافعیؒ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک چار دن سے زائد اقامت کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال حضرت سعید بن المسیبؒ کے اثر سے ہے، وہ فرماتے ہیں جب مسافر چار دن اقامت کرے تو چار رکعات نماز پڑھے یعنی نماز پوری پڑھے۔ یہ روایت امام طحاوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انیس دن کی نقل کی ہے جسے امام ترمذی نے تعلیقاً نقل کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت اس حالت پر محمول ہے جبکہ اقامت کی نیت کی گئی ہو اسی طرح وہ تمام روایات جن میں پندرہ دن سے زیادہ کی مدت مذکور ہے وہ بھی اس پر محمول ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پندرہ دن والی روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مذکور سے بھی مؤید ہے۔

۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

بیاب: نماز چھوڑنے والے کی سزا

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

۱۰۷۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے اور کفر
کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہے۔

۱۔ سفر میں نماز کے مسائل کی تفصیلی بحث دیکھنی مطلوب ہو تو ”مکتبۃ العلم“ ہی کی شائع کردہ کتاب ”مسائل سفر و مسائل خفین“ مرتب
مولانا رفعت قاسمی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ابو معاذ

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَالِسِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيقٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ ابْنِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ

۱۰۷۹: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ان (منافقین) کے درمیان عہد نماز ہے (جب تک یہ نماز پڑھتے رہیں گے ہم ان کو مسلمان سمجھ کر اہل اسلام کا سا معاملہ کریں گے) پس جو نماز کو چھوڑ دے تو وہ یقیناً (ظاہری طور پر بھی) کافر ہو گیا۔

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عُمَرَ وَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ الرَّقَاشِيِّ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشُّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ

۱۰۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور شرک کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہی حائل ہے جب اس نے نماز چھوڑ دی تو شرک کا مرتکب ہو گیا۔

۷۸: بَابُ فِي فَرَضِ الْجُمُعَةِ

باب: فرض جمعہ کے بارے میں

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ يَكْرِابِ أَبُو حَنَابٍ (حَبَاب) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَابَدُرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ سَعَلُوا أَوْ صَلُّوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةٍ دَعَرَكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السَّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تَرْتَرَفُوا وَتَصْرَفُوا وَتَجِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هَذَا فِي يَوْمِي هَذَا فِي شَهْرِي هَذَا مِنْ عَامِي هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ سَعَدَى وَابَهُ امَامِ عَادِلٍ أَوْ جَائِزٍ اسْتِخْفَافًا بَهَا أَوْ جَهْوَذًا لَهَا فَلَا حَمْعَ اللَّهُ لَهُ شَمْلَةً وَلَا بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ إِلَّا وَلَا صَلَوةَ لَهُ وَلَا زَكَاةَ لَهُ وَلَا حَجَّ لَهُ وَلَا صَوْمَ لَهُ وَلَا بَرَّ لَهُ حَسَى تَوْبٍ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِلَّا لَا تَوْمَنَ امْرَاةٌ

۱۰۸۱: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! موت سے قبل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور مشغولیت سے قبل اعمال صالح کی طرف سبقت کرو اور اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق قائم کرو لو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کر کے پوشیدہ اور ظاہر اصدقہ دے کر اس کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائے گا اور تمہاری مدد کی جائے اور تمہارے نقصان کی تلافی ہوگی اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس جگہ اس دن اس سال کے اس ماہ میں قیامت تک کے لئے جمعہ فرض فرما دیا۔ لہذا جس نے بھی میری زندگی میں یا میرے بعد جمعہ چھوڑ دیا جبکہ اس کا کوئی عادل یا ظالم امام بھی ہو جمعہ کو ہلکا سمجھتے ہوئے یا اس کا منکر ہونے کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اسکے پھیلاؤ اور افتقری میں کبھی جمعیت کو کبھی مجتمع نہ فرمائیں اور نہ اس کے کام میں برکت دیں اور خوب غور سے سنو نہ اسکی نماز ہوگی نہ زکوٰۃ نہ حج نہ روزہ نہ ہی کوئی اور نیکی

رجلا اولاً یومُ اعرابیُّ مهاجراً و لا یومُ فاجرٌ مؤمناً الا ان یفہدہ بسلطان یحاف سیفہ و سوطہ۔
 بن سکتی اور نہ دیہات والامہاجر کا امام بنے اور نہ فاسق (دیدار) مؤمن کا امام بنے الا یہ کہ وہ مؤمن پر غلبہ حاصل کر لے اور مؤمن کو اس فاسق کے کوڑے یا تلوار کا خوف ہو۔

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا یَحْيَىٰ بْنُ خَلْفِ بْنِ اَبُو سَلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ اِمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ ابِيهِ ابْنِ اِمَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَائِدَ ابْنِ حِينَ ذَهَبَ بَصْرَةَ فَكُنْتُ اِذَا حُرِّجْتُ بِهِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْاِذَانَ اسْتَغْفِرُ لَابْنِ اِمَامَةَ اسْعَدُ بْنُ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ دَعَا لَهُ فَمَكُنْتُ حِينَ اسْمَعُ ذَلِكَ مِنْهُ ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي وَاللَّهِ اِنْ ذَالَعَجَزْتُ اِنِّي اسْمَعُهُ كُلَّمَا سَمِعَ الْاِذَانَ الْجُمُعَةَ يَسْتَغْفِرُ لَابْنِ اِمَامَةَ وَ يَصَلِّي عَلَيْهِ وَ لَا اسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ لَمْ هُوَ فَخَرَجْتُ بِهِ كَمَا كُنْتُ اَخْرُجُ بِهِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمَّا سَمِعَ الْاِذَانَ اسْتَغْفِرُ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَاهُ اَرَايْتِكَ صَلَاةً تَكُ عَلَيَّ اسْعَدُ بْنُ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلَّمْنَا سَمِعْتَ الْبِدَاءَ بِالْجُمُعَةِ لَمْ هُوَ قَالَ اَيُّ بَنِيَّ كَانَ اَوَّلُ مَنْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فِي نَقِيعِ الْحَضَمَاتِ فِي هَزْمٍ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بِيَاضَةَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ اَرْبَعِينَ رَجُلًا۔

۱۰۸۲: حضرت عبدالرحمن بن كعب بن مالك کہتے ہیں جب میرے والد کی بیٹائی ختم ہو گئی تو میں ان کو پکڑ کر چلا کرتا تھا تو جب میں ان کو جمعہ کیلئے لے کر نکلتا اور وہ اذان سنتے تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کیلئے استغفار کرتے اور دعا کرتے میں ایک عرصہ تک یہ سنتا رہا پھر میں نے دل میں سوچا کہ بخدا! یہ تو بیوقوفی ہے۔ جب بھی یہ جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو میں ان کو ابوامامہ کیلئے استغفار اور دعا کرتے سنتا ہوں اور میں ان سے اس کے متعلق دریافت نہیں کرتا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ چنانچہ میں ان کو حسب معمول جمعہ کیلئے لے کر نکلا۔ جب انہوں نے اذان سنی تو حسب سابق استغفار کیا میں نے ان سے کہا: میرے ابا جان بتائیے آپ اسعد زرارہ کے لئے اذان جمعہ سن کر استغفار اور دعا کیوں فرماتے ہیں؟ فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اسعد بن زرارہ وہ شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے آمد سے قبل نقیع الحضامات میں حرہ بنی بیاضہ کے ہزم میں جمعہ کی نماز پڑھائی تھی۔ میں نے پوچھا آپ اس وقت کتنے افراد ہوئے تھے؟ فرمایا: چالیس مرد۔

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ ثَنَا ابْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَدِيفَةَ وَ عَنْ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَضَلَّ اللهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا كَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَالْأَحْذُ لِلنَّصَارَى

۱۰۸۳: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلوں کو جمعہ کے ہمارے (اور وہ اپنی کچی کی وجہ سے اس کے مارے میں کمر ای میں رہے) یہود کیلئے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ کیلئے اتوار کا دن مقرر ہوا۔ لہذا وہ قیامت تک ہمارے بعد میں اور ہم ای

فَهُمْ لَنَا هَجٌّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْأَخْرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْوَلِيُّونَ فِي آخِرِهَا هُنَّ (آخرت کے اعتبار سے) وَالْأَوْلَادُ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَاتِقِ. اؤل ہیں جس کا فیصلہ تمام خلایق سے پہلے ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ جمعہ۔ مشہور لغت میں میم کی پیش کے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں میم کے سکون کے ساتھ بھی ہے۔ اس لفظ کو بعض حضرات نے میم کے فتح کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ زجاج کا کہنا یہ ہے کہ اس لفظ کو کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا۔ زمانہ جاہلیت میں اس دن کا نام ’یوم العروبہ‘ تھا، بعد میں اس کا نام ’یوم الجمعہ‘ پڑ گیا۔ بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ یہ اسلامی نام ہے اس کی وجہ تسمیہ اجتماع الناس للصلوٰۃ یعنی نماز کے لیے لوگوں کا جمع ہونا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ چونکہ کعب بن لوی اس دن لوگوں کو جمع کر کے وعظ کیا کرتے تھے اس لیے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ اس باب میں امام ابن ماجہ نے وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں جمعہ کی فرضیت اور اہتمام بیان کیا گیا ہے۔ یہاں یہ مسئلہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ نماز جمعہ صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں: (۱) مصر یعنی شہر ہونا یا قریہ کبیرہ ہونا شرط ہے اور دیہات وغیرہ میں جمعہ جائز نہیں۔ حنفیہ کا یہی مسلک ہے پھر مصر کی تحدید میں مشائخ حنفیہ کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے اس طرح تعریف کی کہ جس میں بادشاہ یا اس کا نائب موجود ہے۔ بعض نے کہا وہ بستی جس کی سب سے بڑی مسجد اس کی آبادی کے لیے کافی نہ ہو۔ بعض نے کہا وہ بستی جس میں بازار ہوں۔ غرض اسی طرح مختلف تعریفیں کی گئی ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ مصر کی کلی طور پر کوئی جامع تعریف نہیں کی جاسکتی بلکہ اس کا مدار عرف پر ہے اگر عرف میں کسی بستی کو شہر یا قصبہ سمجھا جاتا ہے تو وہاں نماز جمعہ جائز ہے ورنہ نہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جمعہ کے لیے مصر (شہر) شرط نہیں بلکہ گاؤں میں بھی جمعہ ہو سکتا ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارے دور کے غیر مقلدین نے انتہائی غلو سے کام لیا ہے۔ وہ نہ صرف گاؤں بلکہ جنگل میں بھی جمعہ کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ وغیرہ کی دلیل حدیث باب حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالکؓ کی روایت سے ہے کہ وہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ کعب بن مالک جب بھی جمعہ کی اذان سنتے تو اسد بن زرارہؓ کے حق میں دعائے خیر کرتے۔ ایک دن عبدالرحمن نے اپنے والد صاحب سے سوال کیا کہ ابا جان! آپ اسد بن زرارہؓ کے لیے خصوصی طور پر دعائے مغفرت کیوں کرتے ہیں؟ تو حضرت کعب بن مالکؓ نے فرمایا کہ بیٹا اسد بن زرارہ ہی نے ہم کو جمعہ کی پہلی نماز پڑھائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لے جانے سے پہلے تو حضرت عبدالرحمن نے سوال کیا کہ اس وقت آپ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ چالیس آدمی۔ اس سے معلوم ہوا کہ چالیس آدمیوں کی بستی میں جمعہ پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان حضرات نے اپنے اجتہاد سے فرضیت جمعہ سے پہلے ہی پڑھ لیا تھا۔ اس کی تفصیل مصنف عبدالرزق ج ۳ ص ۱۵۹ میں صحیح سند کے ساتھ حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ نے یوم العروبہ کا نام جمعہ رکھا وہ اس طرح کہ انصار مدینہ کہنے لگے کہ یہودی ہفتہ کے دن اجتماع کرتے ہیں اور نصاریٰ اتوار کے دن تو ہم بھی ایک دن ایک جگہ جمع ہوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں، نماز پڑھیں اور اس کا شکر کریں تو جمعہ کے دن کا انتخاب کیا اور اسد بن زرارہؓ نے انصار کے کہنے پر نماز جمعہ پڑھائی، خطبہ دیا اور ایک کبریٰ ذبح کی اور دو وقت اس کا گوشت کھایا۔

۱ مزید تفصیل ملاحظہ کرنا ہو تو حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم (شیخ الحدیث و رئیس المفتی جامعہ اشرفیہ لاہور کا مقالہ ”نماز جمعہ کے فضائل و مسائل“ ملاحظہ کیجئے۔ (ابومعاز)

۲ تفصیل کیلئے ”الرسالة المسماة البصر فی المتصر“ (گاؤں میں جمعہ کی شرعی حیثیت) مرتب مولوی محمد عمار ملاحظہ کیجئے۔ (ابومعاز)

یہ حدیث اس پر صریح ہے کہ جمعہ صحابہ کرام نے اپنے اجتہاد سے پڑھا تھا اور اس وقت تک جمعہ کے احکام بھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ لہذا اس واقع سے کوئی استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح ان کا استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ قیام سے آتے ہوئے محلہ بنی سالم میں ادا کیا تھا۔ یہ بھی ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ محلہ بنی سالم مدینہ منورہ کے مضافات میں داخل تھا لہذا اس میں جمعہ پڑھنا مدینہ طیبہ میں پڑھنے کے حکم میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت کی کتابوں میں ”اول جمعۃ صلاھا بالمدينة“ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ باقی حضرات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرنا جو مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں ہے کہ لوگوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جمعہ پڑھنے کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تم ہو وہیں جمعہ بھی پڑھو اس سے مراد مصر ہے۔ عند الاحناف اور امام شافعی نے حدیث کے عموم کو ”قری“ کے ساتھ مخصوص کیا۔ اسی طرح حنفیہ نے اس کو ”امصار“ کے ساتھ مخصوص کیا۔ اگر گاؤں یا جنگل یا صحراء میں جمع جائز ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو علماء بن الحضری کی جگہ گورنر مقرر کیے گئے تھے کو وہاں سے سوال کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ ہم یہاں جمع پڑھیں یا نہیں اور ظاہر ہے کہ جہاں گورنر مقیم ہو وہاں جمع نہ ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ:

”جمعوا حیثما کنتم یعنی جمعوا حیثما کنتم من المدین“

اور اس روایت سے غیر مقلدین جنگلوں میں جمع پڑھنے پر جو استدلال کرتے ہیں وہ تو بالکل لغو ہے۔ اس لیے کہ اگر اقامت جمعہ میں اتنا عموم ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس سوال کے کوئی معنی ہی نہ تھے۔ یہ سوال خود اس پر دلالت کرتا ہے کہ جمعہ کو صحابہ کرام ہر جگہ جائز نہیں سمجھتے تھے۔ قائلین عدم جواز (احناف) کی دلیل جیزہ الوداع کے موقع پر وقوف عرفات جمعہ کے دن ہوا تھا۔ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں جمعہ ادا نہیں فرمایا۔ صرف ظہر کی نماز پڑھی۔ اس کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں ہو سکتی کہ جمعہ کے لیے مصر شرط ہے۔ (علوی)

احناف کی تائید میں مناسب سمجھا کہ حضرت تھانوی کا ارشاد نقل کر کے مہر تصدیق ثبت کر دوں۔ فرمایا یہ مذہب حنفی میں مصرح و متفق علیہ ہے کہ مصر شرائط جمعہ سے ہے اور اہل فتاویٰ نے قصبات و قری کبیرہ کو حکم مصر میں فرمایا ہے:

”کما فی رد المحتار عن القہستانی و تقع فرضاً فی القصبات القری الکبیرة التي فیہا اسواق الی قوله لا تجوز فی الصغیرة التي لیس فیہا قاض و منبر و خطیب کما فی المضمورات.....“ رہا یہ کہ مصر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ کی کیا حقیقت ہے سو مصر کے بارے میں خود صاحب مذہب کا جو قول ہے اس کو علامہ شامی نے تحفہ سے اس طرح نقل کیا ہے: عن ابی حنیفۃ انه بلدة کبیرة الی قوله و هذا هو الاصح“ اور قری کبیرہ کی تعریف اوپر کی عبارت سے مفہوم ہوتی ہے جس کا حاصل لفظ اسواق و قاضی میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آبادی مصر کی سی ہو اور اس میں حاکم بھی ہو۔ (امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱۲)..... (التبصر فی المتصر ص: ۲۸)

پایہ جمعہ کی فضیلت

۷۹: بَابُ فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ

۱۰۸۲: حضرت ابولبابہ بن عبدالمذہب سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ

کے ہاں تمام دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے اور یہ اللہ کے ہاں یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ سے بھی زیادہ معظم ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں: اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کو زمین پر اتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کو دنیا سے اٹھالیا (یعنی ان کی وفات ہوئی) اور اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے عطا فرما دیتے ہیں بشرطیکہ حرام چیز کا سوال نہ ہو اور اسی دن قیامت قائم ہوگی تمام مقرب فرشتے آسمان زمین ہوائیں پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔

۱۰۸۵: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوش کیا جائے گا اس دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائیگا حالانکہ آپ مٹی ہو کر ختم ہو چکے ہوں گے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانے کو حرام کر دیا ہے۔

۱۰۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيهِ خَمْسُ جَلَالٍ خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَّاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهْنٌ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُعَرِّضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَعْنِي بَلَيْتَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (الْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ مَا بَيْنَهُمَا مَا لَمْ تُغَشَّ الْكَبَائِرُ).

خلاصۃ الباب ☆ ساعت اجابت دعا کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک جماعت کے نزدیک یہ مبارک ساعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانہ کے ساتھ مخصوص تھی جبکہ جمہور کے نزدیک قیامت تک یہ ساعت (گھڑی) باقی ہے۔ پھر خود جمہور میں اس کی تعین و عدم تعین میں اختلاف ہے۔ علامہ محمد یوسف بنوری نے معارف السنن میں فرمایا کہ

اس ساعت محمودہ کے بارہ میں پینتالیس اقوال ہیں۔ ان میں سے گیارہ اقوال مشہور اور دو بہت ہی مشہور ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ وہ ساعت عصر کی نماز کے بعد سے غروب شمس تک ہے۔ اس قول کو امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اختیار کیا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم تک اس قول کو شافعیہ نے اختیار کیا ہے۔ قول اول کی دلیل ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اور سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تائید ہوتی ہے جس میں عبد اللہ بن سلام کا قول ہے اور قول ثانی کی دلیل صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے۔ نیز ترمذی میں حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی قول ثانی کی تائید ہوتی ہے۔ بہر حال جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک تو دعاء و ذکر کا اہتمام ہونا ہی چاہیے ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز کے خطبہ سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک بھی اگر امکان دعاء ہو تو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ نیز اس بات میں جمعہ کی فضیلت یہ بھی ہے کہ اگلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

باب: جمعہ کے روز غسل

۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ثنا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْأِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا.

۱۰۸۷: حضرت اوس بن اوس ثقفیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا: جو جمعہ کے دن غسل کرے (کہ بیوی سے صحبت کرے) اور خود بھی غسل کرے اور صبح جمعہ کیلئے جلدی نکلے اور خطبہ کے شروع کا حصہ بھی سن لے اور بیدل جائے سوار نہ ہو اور امام کے قریب ہو کر توجہ سے سنے اور فضول کام اور کلام نہ کرے تو اس کو ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ: مَنْ آتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.

۱۰۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: جو جمعہ کے لئے آنا چاہے تو وہ غسل کر لیا کرے۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

۱۰۸۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل ہر بالغ (مسلمان) کے لئے لازم ہے۔

خلاصہ الباب ☆ امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام احمد سمیت جمہور سلف و خلف رحمہم اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ سنت ہے البتہ ظاہر یہ اسکے واجب ہونے کے قائل ہیں۔ امام مالکؒ کی طرف بھی یہ قول منسوب ہے لیکن علامہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سنیت کے قائل ہیں۔ قائلین وجوب کی دلیل حدیث باب میں لفظ فَلْيَغْتَسِلْ صیغہ

امر ہے۔ نیز استدلال بخاری اور مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بھی ہے کہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعة واجب علی کل محتلم ”کہ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔“
 جمہور کے دلائل یہ ہیں کہ: (۱) ترمذی میں حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا یہ اچھی خصلت و عادت ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت فضیلت کی چیز ہے۔ (۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد میں بہت دیر سے آئے تو امیر المؤمنین نے فرمایا: لوگوں کی یہ کیا حالت ہے کہ اذان کے بعد تاخیر سے آتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے اذان سننے کے بعد اتنی ہی دیر کی کہ وضو کر کے مسجد میں آ گیا ہوں تو امیر المؤمنین نے فرمایا کہ تاخیر سے بھی آئے اور صرف وضو کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ جو شخص جمعہ کی نماز پڑھنے آئے، اُس کو چاہیے کہ غسل کرے۔ اس واقع سے استدلال اس طرح ہے کہ اگر غسل واجب ہوتا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کو ہرگز نہ چھوڑتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اُن کو لوٹ کر غسل کر کے آنے کا حکم دیتے۔ جب امیر المؤمنین نے حکم نہیں دیا تو غسل واجب بھی نہیں۔ جہاں تک غسل واجب کے دلائل کا تعلق ہے تو وہ ایک عارض کی وجہ سے تھا کہ مسلمان فقیر اور مسکین تھے۔ ٹاٹ، بورے کے کپڑے پہنتے تھے اور خود سامان ڈھوتے تھے۔ پسینہ بہت آتا تھا اور مسجد نبوی کی چھت نیچی تھی تو پسینہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو اذیت اور تکلیف ہوتی۔ اس عارض کی بناء پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ جب عارض ختم ہو گیا تو غسل میں نرمی ہو گئی کہ نہانا افضل ہے اگر غسل نہ بھی کرے تو کچھ حرج نہیں۔ نیز امر کے صیغہ استحباب پر محمول ہو سکتا ہے۔ ابن ماجہ کی احادیث ۱۰۹۰، ۱۰۹۱ صرف وضو سے متعلق ہیں۔

باب: جمعہ کے دن غسل ترک کرنے کی رخصت

۱۰۹۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خوب اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کے لئے آئے پھر امام کے قریب ہو کر خاموشی اور توجہ سے خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ تک کے بلکہ تین اور زیادہ کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو کنکریاں درست کرنے میں لگے تو اس نے لغو حرکت کی۔

۱۰۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز وضو کر لیا تو یہ بھی اچھا اور خوب ہے اس کا فرض ادا ہو جائے گا اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت ہی فضیلت

۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَذَنَّا وَأَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا.

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ يُجْزَى عَنْهُ الْفَرِيضَةُ وَ

مَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ.

والا ہے۔

۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّهَجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

بیاب: جمعہ کے لئے سویرے جانا

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَا
 نَسَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ
 بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى
 قَدَرِ مَنْزِلِهِمْ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلُ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَّأُوا
 الصُّحُفَ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهْجِرُ إِلَى الصَّلَاةِ
 كَأَلْمُهْدَى بِدَنَةِ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَأَلْمُهْدَى بِقَرَّةٍ ثُمَّ الَّذِي
 يَلِيهِ كَأَلْمُهْدَى كَبْشٍ: حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ زَادَ
 سَهْلٌ فِي حَدِيثِهِ: فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا يَجِيءُ بِحَقِّ
 إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۰۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام انکے مرتبوں کے مطابق لکھتے ہیں جو کوئی پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے پھر جو کوئی بعد میں آتا ہے اس کا اس کے بعد اور جب امام (خطبہ کے لئے) آتا ہے تو وہ فہرستیں لپیٹ کر توجہ سے خطبہ سنتے ہیں پس سب سے پہلے جمعہ کے لئے آنے والا اونٹ قربانی کرنے والے کی مانند ہے پھر اس کے بعد والا گائے قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا مینہا قربان کرنے والے کی مانند ہے حتیٰ کہ آپ نے مرنے اور اٹھنے کا ذکر فرمایا۔ سہل کی حدیث کا یہ

اضافہ ہے کہ جو اسکے بعد آئے (یعنی امام خطبہ کیلئے نکل چکا اسکے بعد) تو وہ اپنا فرض ادا کرنے کے لئے آیا۔

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ
 عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ مِثْلَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ
 التَّبْكِيرِ كَمَا حَرَّالْبَدَنَةَ كَمَا حَرَّ الْبَقْرَةَ كَمَا حَرَّ الشَّاةَ حَتَّى
 ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ.

۱۰۹۳: حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے جمعہ کی مثال بیان فرمائی پھر جمعہ کیلئے سویرے جانے کی مثال بیان فرمائی اونٹ ذبح کرنے والے کی مانند پھر گائے ذبح کرنے والے کی مانند پھر بکری ذبح کرنے والے کی مانند حتیٰ کہ مرغی کا ذکر فرمایا۔

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَمِصِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ
 بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ
 عُلْفَمَةَ قَالَ خَرَجَتْ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى
 الْجُمُعَةِ فَوَجَدَ ثَلَاثَةَ وَقَدْ سَبَقُوهُ فَقَالَ: رَابِعُ أَرْبَعَةٍ
 وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ بِسَعِيدِ إِيَّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ مِنْ اللَّهِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدَرِ رَوَاجِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ الْأَوَّلِ

۱۰۹۴: حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ جمعہ کے لئے نکلا۔ انہوں نے دیکھا کہ تین آدمی ان سے پہلے پہنچ چکے ہیں تو فرمایا: میں چوتھا ہوں اور چار آدمیوں میں چوتھا آنے والا بھی کچھ دور نہیں۔ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: بلاشبہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں بیٹھنے میں اس درجہ پر ہوں گے جو جمعہ کے لئے جانے میں ان کا درجہ ہو

وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ “ ثُمَّ قَلَّ رَابِعٌ أَرْبَعَةٌ وَمَا رَابِعٌ أَرْبَعَةٌ ” گا پہلا دوسرا تیسرا اسی درجہ پر ہوگا پھر فرمایا چار میں چوتھا بیعید اور چار میں چوتھا بھی کوئی دور نہیں۔

☆ خلاصۃ الباب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعہ کی نماز کے لیے بہت جلدی آتے تھے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں جو پہلی بدعت رائج ہوئی وہ یہ ہے کہ لوگ جمعہ کے لیے جانے میں دیر کرنے لگے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ بدعات سے بچائے اور صحابہ کرام کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّيَازَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

پاب: جمعہ کے دن زینت کرنا

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَرِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ لَوْ اشْتَرَى ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبٍ مَهْنَبَةٍ.

۱۰۹۵: حضرت عبد اللہ بن سلام بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے روز منبر پر یہ ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے کسی ایک پر کیا بوجھ ہو اگر وہ عام استعمال کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کیلئے خصوصی دو کپڑے خرید لے؟ (جیسے کوئی کسی بڑے کے دربار میں جائے تو خصوصی کپڑے پہنتا ہے)۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْخٌ لَنَا عَنْ

عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ قَالَ قَالَ خَطْبَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ.

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُمَرُ وَابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ الْبِمَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا عَلَى أَحَدِكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبٍ مَهْنَبَةٍ.

۱۰۹۶: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے روز لوگوں کو خطبہ دیا تو لوگوں کو پوچھتے ہوئے دیکھا اس پر رسول اللہ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک پر کیا بوجھ ہو اگر وہ عام استعمال کے کپڑوں کے علاوہ بشرط وسعت جمعہ کے لئے دو خصوصی کپڑے تیار کروائے۔

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ وَحَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ غُسْلَهُ وَتَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ طَهْوَرَهُ وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ

۱۰۹۷: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو جمعہ کے روز خوب اچھی طرح غسل کرے اور اچھی طرح اپنا بدن پاک کرے اور اپنے کپڑوں میں سے سب سے اچھے کپڑے پہنے اور جو اللہ جل جلالہ نے اسکے گھر والوں کو خوشبو عطا فرمائی ہے وہ لگائے پھر جمعہ کے لئے اور فضول کام یا کلام نہ کرے اور دو آدمیوں کو

مَا كَسَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ طَيْبِ أَهْلِهِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ وَ لَمْ يَلْغُ .
وَلَمْ يُفْرِقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غَفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ
الْأُخْرَى .

جدا نہ کرے (یعنی دو آدمی مل کر بیٹھے ہوں ان کے
درمیان گھس کر نہ بیٹھے) اُس کے اس جمعہ سے لے کر
دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۰۹۸ : حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ
غَرَابٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ
بْنِ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ
هَذَا يَوْمٌ عِيدٌ جَعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ
فَلْيَغْتَسِلْ وَإِنْ كَانَ طَيْبًا فَلْيَمَسَّ مِنْهُ وَ عَلَيْكُمْ
بِالسَّوَاكِ .

۱۰۹۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: یہ عید کا دن ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا
فرمایا۔ سو! جو جمعہ کے لئے آنا چاہے تو غسل کر لے اور
اگر خوشبو میسر ہو تو لگا لے اور تم پر مسواک (بھی) لازم
ہے۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن کا بہت اکرام کرنا چاہیے۔ احترام جمعہ میں یہ بات بھی
شامل ہے کہ صاف ستھرے دھلے ہوئے کپڑے پہنے خوشبو لگائے۔ مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اور ملائکہ جیسی نورانی مخلوق
حاضر ہوتی ہے اور دربار الہی میں حاضری ہوتی ہے اسی واسطے محسن انسانین ﷺ نے یہ اعلیٰ وارفع تعلیم فرمائی ہے۔

باب: جمعہ کا وقت

۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

۱۰۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي
حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا
تَتَعَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ .

۱۰۹۹ : حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ ہمارا دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد
ہوتا تھا۔

۱۱۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ ثَنَا يَعْلَى بْنُ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَيَّاسَ بْنَ سَلَمَةَ
بْنَ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ
الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَلَا نَرَى لِلْحَيْطَانِ فَيَأْتِيَانِ سَتِظْلُ بِهِ .

۱۱۰۰ : حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ کر واپس آتے
تو دیواروں کا سایہ اتنا بھی نہ ہوتا کہ ہم اس میں بیٹھ یا
چل سکیں۔

۱۱۰۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ
بْنِ عَمَّارٍ بِنِ سَعْدٍ مُؤَدِّنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْقُفَى مِثْلَ الشَّرَاكِ .

۱۱۰۱ : حضرت سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دور میں جمعہ کی اذان اس وقت دیتے جب سایہ تسمے کے
برابر ہو جاتا۔

۱۱۰۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ
ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَجْمَعُ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيلُ .

۱۱۰۲ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ
پڑھ کر واپس آتے پھر قیلولہ کرتے۔

☆ خلاصۃ الباب جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زوالِ شمس کے متصل بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔ البتہ امام احمد اور بعض اہل ظواہر کے نزدیک جمعہ زوالِ شمس سے پہلے پڑھنا بھی جائز ہے۔ ان کے استدلال میں حضرت سہل بن سعدیؓ کی مشہور روایت ہے اور عبد اللہ بن سیدان سلمیٰ کی روایت ہے۔ جمہوران میں تاویل کرتے ہیں۔

پاب: جمعہ کے دن خطبہ

۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۱۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان (چند ساعت کے لیے) بیٹھتے بھی تھے۔ بشرکی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَاءَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ أَبُو سَلَمَةَ تَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً زَادَ بِشْرٌ وَ هُوَ قَائِمٌ.

۱۱۰۴: حضرت عمرو بن حریر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھ کر منبر پر خطبہ دیتے دیکھا۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو وَ بِنِ حُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمُنْبَرِ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

۱۱۰۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے البتہ (دو خطبوں کے) درمیان میں ایک بار بیٹھتے۔

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ.

۱۱۰۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے کچھ آیات پڑھتے اللہ کا ذکر کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور نماز دونوں معتدل ہوتے تھے۔

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَ كَيْسُ بْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا تَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللَّهَ وَ كَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَ صَلَاتُهُ قَصْدًا.

۱۱۰۷: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں خطبہ دیتے تو کمان پر ٹیک لگاتے اور جب جمعہ میں خطبہ دیتے تو لائٹھی پر ٹیک لگاتے۔

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَطَبَ فِي الْحَرْبِ خَطَبًا عَلَى قَوْسٍ وَإِذَا خَطَبَ فِي الْجُمُعَةِ خَطَبَ عَلَى عَصَا.

۱۱۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے یا بیٹھ کر؟ فرمایا: تم نے یہ آیت نہیں پڑھی: ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ ”اور وہ تجھے کھڑا چھوڑ گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے۔“

۱۱۰۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے۔

پیاپ: خطبہ توجہ سے سننا اور خطبہ کے وقت خاموش رہنا

۱۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کے روز امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی سے کہو کہ ”خاموش ہو جاؤ“ تو تم نے لغو کلام کیا۔

۱۱۱۱: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبی نے جمعہ کے روز کھڑے ہو کر (خطبہ میں) سورہ ”تبارک“ پڑھی پھر ہمیں تذکیر بایام اللہ فرمائی (گزشتہ قوموں کی جزا و سزا کا ذکر کر کے عبرت دلائی) اس وقت ابو الدرداءؓ یا ابو ذرؓ میں سے کسی ایک نے مجھے ہاتھ لگا کر پوچھا: یہ سورت کب نازل ہوئی؟ میں تو ابھی سن رہا ہوں۔ تو حضرت ابیؓ نے اشارہ سے ان کو خاموش رہنے کو کہا جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابو الدرداءؓ یا ابو ذر رضی اللہ عنہما (میں سے جس نے سوال کیا تھا) کہا: میں نے آپ سے پوچھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو آپ نے مجھے بتایا نہیں۔ حضرت ابیؓ نے کہا تمہیں آج ہی اس

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَكَانَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا أَوْ قَاعِدًا قَالَ أَوْ مَا تَقْرَأُ وَ تَرَكُوكَ قَائِمًا.
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ غَرِيبٌ لَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحْدَهُ.

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ.

۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ

وَالْإِنْصَاتِ لَهَا

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ سَوَّارٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَهْ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامَ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَوَرْدِيُّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَبَارَكَ وَهُوَ قَائِمٌ فَذَكَرْنَا بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَوْ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَغْمِزُ فِي فَقَالَ مَتَى أَنْزِلْتَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهَا إِلَّا الْآنَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ اسْكُتْ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ سَأَلْتُكَ مَتَى أَنْزِلْتَ هَذِهِ السُّورَةَ فَلَمْ تُخْبِرْنِي فَقَالَ أَبُو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ فَذَهَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

لہ وَاخْبِرَهُ بِالَّذِي قَالَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

نماز میں سے یہی لغوبات حصہ میں آئی۔ تو وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابو ذر کی بات آپ کے سامنے رکھی۔ رسول اللہ نے فرمایا: اَبِي نے سچ کہا۔

۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ لِإِمَامٍ يَخْطُبُ

باب: جو مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو؟

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا هِشْمُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرًا وَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ سُلَيْكُ الْعَطْفَانِيُّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَصَلَيْتَ؟ قَالَ لَا قَالَ: فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ.

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَصَلَيْتَ؟ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ.

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْعَطْفَانِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلَيْتَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجِيَّ قَالَ لَا قَالَ: فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سلیم غطفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: تم نے نماز پڑھی؟ سلیم نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ تم نے نماز پڑھی۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلیم غطفانی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ تم نے آنے سے قبل دو رکعتیں پڑھیں؟ آپ نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا مختصر سی دو رکعتیں پڑھ لو۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث کی بناء پر شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ کے دوران آنے والا خطبہ کے دوران ہی تحیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے۔ اس کے برخلاف امام ابو حنیفہ، امام مالک اور فقہاء کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں۔ جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مسلک ہے۔

☆ آیت قرآنی (۱): ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ اس کے بارے میں بحث پیچھے گزر چکی ہے کہ خطبہ جمعہ بھی اس حکم میں شامل ہے بلکہ شافعیہ تو اس آیت کو صرف خطبہ جمعہ ہی کے ساتھ مخصوص مانتے ہیں۔ البتہ ہم نے یہ بات ثابت کی تھی کہ یہ آیت صرف خطبہ جمعہ پر مستطب کرنا درست نہیں۔

(۲) حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَرْضِيَتْ فُكُلُنَا)) اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران امر بالمعروف سے بھی منع فرمایا ہے حالانکہ امر بالمعروف فرض ہے اور تحیۃ المسجد مستحب ہے۔ لہذا تحیۃ المسجد بطریق اولیٰ ممنوع ہوگی۔

(۳) مسند احمد میں حضرت نبیثہ ہذلی کی روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں صراحتاً بتا دیا گیا ہے کہ نماز اسی وقت شروع ہے جبکہ امام خطبہ کے لیے نکلا ہو اور اگر امام نکل چکا ہو تو خاموش بیٹھنا چاہیے۔

(۴) معجم طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم يقول اذا دخل احدكم المسجد والامام على المنبر فلا صلوة ولا كلام حتى يفرغ الامام۔ اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن مصلاً قرآن اس کے مؤید ہیں۔ اول تو اس بناء پر کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا مسلک اسی کے مطابق مروی ہے۔ دوسرے اس لیے کہ علامہ نووی کے اعتراض کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مسلک بھی یہی تھا کہ وہ امام کے نکلنے کے بعد نماز یا کلام کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور یہی مسلک بعض دوسرے صحابہ اور تابعین سے بھی مروی ہے اور یہ اصول کئی مرتبہ گزر چکا ہے کہ حدیث ضعیف اگر مؤید بالتعامل ہو تو قابل استدلال ہوتی ہے۔

(۵) حدیث باب کے واقعہ کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران آنے والے کسی شخص کو نماز پڑھنے کے لیے کہا ہو۔ مثلاً استسقاء کی حدیث میں جو اعرابی قحط کی شکایت لے کر آئے تھے پھر ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ سیلاب کی شکایت لے کر آئے وہ دونوں واقعات میں خطبہ کے دوران پہنچے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز ایک شخص خطبہ کے دوران گردنیں پھلانگ کر چلا آ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ((اجلس فقد اذیت)) نیز ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا واقعہ ہے۔ یہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیر سے آنے اور غسل نہ کرنے پر تنبیہ فرمائی لیکن نماز کا حکم نہیں دیا۔ یہ تمام واقعات اس پر دلالت کرتے ہیں کہ خطبہ کے دوران نماز کا حکم نہیں تھا۔

پاب: جمعہ کے روز لوگوں کو پھلانگنے

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَخْطِي النَّاسِ

کی ممانعت

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۱۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک صاحب اس وقت مسجد میں آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور لوگوں کو پھلانگنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَتَخَطَّى النَّاسَ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَ
 أَنَيْتَ. وہیں بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو ایذا پہنچائی ہے اور آنے
 میں (بھی) تاخیر کی۔

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانِ
 بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
 اتَّخَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ. ۱۱۱۶: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے
 جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھاندیں اُس نے جہنم تک
 ایک پل بنا لیا۔

☆ خلاصۃ الباب من تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ - تَخَطَّى رِقَابَ (یعنی گردنوں کو
 پھلانگ پھلانگ کر چلنا) کے مکروہ ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے۔ پھر بعض نے اس کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے اور بعض نے
 تنزیہی۔ قول اول راجح ہے البتہ امام کے لیے تخطی کی گنجائش ہے۔ پھر تخطی رقاب سے متعلقہ حدیث باب اگرچہ ضعیف ہے
 لیکن چونکہ تخطی کی ترہیب میں اور اس سے احترازی کی ترغیب میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں اس لیے اس روایت کو بھی
 ایک درجہ میں قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نَزْوِلِ

الْإِمَامِ عَنِ الْمَنْبَرِ

بَابُ: امام کے منبر سے اُترنے کے

بعد کلام کرنا

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ
 حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
 يَكَلِّمُ فِي الْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ عَنِ الْمَنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ۱۱۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر سے اتر کر
 ضرورت کی بات کر لیا کرتے تھے۔

۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ

بَابُ: جمعۃ المبارک کی نماز

میں قرأت

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ
 إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ
 اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى
 الْمَدِينَةِ فَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
 فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السُّجْدَةِ الْأُولَى وَ فِي الْأُخْرَى
 إِذَا جَاءَ كَ الْمُنَافِقُونَ. ۱۱۱۸: حضرت عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ
 مروان نے حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام
 بنایا اور مکہ کی طرف چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں
 جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور
 دوسری میں سورہ منافقون کی قرأت فرمائی۔ عبید اللہ
 کہتے ہیں میں نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابو ہریرہ رضی
 اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ آپ نے وہی سورتیں
 پڑھیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے

قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَذْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ
 فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا

بِالْكَوْفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا.

تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی سورتیں پڑھتے سنا۔

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَا سَفِيَانُ أَنبَاَنَا ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَخْبَرْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا ﴿هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ.....﴾

۱۱۱۹: حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز سورہ جمعہ کے ساتھ کون سی سورت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَنَانَ عَنْ أَبِي الرَّاهِرِيِّ عَنْ أَبِي عَنبَةَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِ ﴿سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ﴾

۱۱۲۰: حضرت ابو عبدہ خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں ﴿سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

پاؤں: جس شخص کو (امام کے ساتھ) جمعہ کی ایک رکعت ہی ملے

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَاَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنُبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

۱۱۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو جمعہ کی ایک رکعت ہی (امام کے ساتھ) ملے تو وہ دوسری (بعد میں) اس کے ساتھ ملا لے۔

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثنا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ.

۱۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو نماز کی (صرف) ایک رکعت ملی تو اس کو بھی (گویا کہ) وہ نماز مل گئی۔

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْحَمَّصِيُّ ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ ثنا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَلَيْثِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

۱۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت بھی مل گئی تو وہ اس کو وہ نماز مل گئی۔

☆ خلاصۃ الباب ائمہ ثلاثہ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جمعہ کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد شریک ہو تو اس پر نماز ظہر واجب ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر قعدہ اخیرہ میں سلام سے پہلے پہلے

شریک ہو گیا تو وہ دوسری رکعات بطور جمعہ پڑھے گا۔ ائمہ ثلاثہ حدیث باب کے مفہوم مخالف سے استدلال کرتے ہیں (یعنی جس کو ایک رکعت بھی نہیں ملی اس کو گویا نماز ہی نہیں ملی) اور نسائی کی روایت میں یہاں جمعہ کی تصریح بھی موجود ہے۔ شیخین کا استدلال حضرت ابو ہریرہ کی ایک دوسری حدیث مرفوع سے ہے جس میں ارشاد ہے: اذا تبتیم الصلوٰۃ فعلیکم السکینۃ فما ادرکم فصلوا ما فاتکم فاتموا۔ اس میں جمعہ اور غیر جمعہ کی کوئی تفصیل نہیں۔ پھر جہاں تک حدیث باب سے استدلال کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ استدلال مفہوم مخالف سے ہے اور مفہوم مخالف ہمارے نزدیک حجت نہیں۔

۹۲: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ تَوَتَّى الْجُمُعَةُ

پاب: جمعہ کے لئے کتنی دُور سے آنا چاہئے

۱۱۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قباء کے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ

لوگ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

قُبَاءٍ كَانُوا يُجْمَعُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے۔

خلاصہ الباب ☆ یہاں دو مسئلے بحث طلب ہیں: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دُور رہتے ہوں ان کو کتنی دُور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لیے آنا واجب ہے۔ امام شافعی کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ جو شخص شہر سے اتنی دُور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کے لیے اگر رات سے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اُس پر واجب ہے کہ وہ جمعہ میں شرکت کرے اور جو اس سے زیادہ دُور رہتا ہو اس پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں۔ بعض حضرات حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے چنانچہ امام ابو یوسف کا ایک قول اسی کے مطابق ہے۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوعہ ہی الباب سے ہے: الجمعة على من اراده الليل الى اهله لیکن امام احمد وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس بارے میں ان کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جس کو اذان جمعہ سنائی دیتی ہو یعنی جو شخص شہر سے اتنی دُور ہو کہ اسے اذان کی آواز نہ آتی ہو تو اس پر جمعہ واجب نہیں۔ امام ترمذی امام شافعی اور ابن العربی رحمہم اللہ نے امام مالک کا مسلک بھی یہی نقل کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اُس شخص پر واجب ہے جو شہر میں رہتا ہو یا شہر کی فناء میں فناء سے باہر رہنے والوں پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں اور فناء کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ شہر کی ضروریات جہاں تک بھی پوری ہوتی ہوں وہاں تک کا علاقہ شہر میں داخل ہے۔ اس باب میں امام ترمذی کا مقصد اسی مسئلہ کو بیان کرنا تھا۔

۹۳: بَابُ فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ

پاب: جو بلا عذر جمعہ چھوڑ دے

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

حضرت ابو جعفر ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو

إدْرِيسَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَشْرِ قَالُوا ثَنَا

شرف صحابیت حاصل ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی

مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي عُيَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تین بار جمعہ کی نماز ہلکا

أَبِي الْجَعْفَرِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَ لَهُ ضَبْحَةٌ قَالَ قَالَ

اور غیر اہم سمجھ کر چھوڑ دے گا۔ اس کے دل پر مہر لگا دی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ

جاتی ہے۔ (یعنی محض لاپرواہی کا ثبوت دے کوئی شرعی

مَرَاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ عَلَى قَلْبِهِ.

قباحت نہ ہو۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ
أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمَصْرِيُّ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أُسَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضُرُورَةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ.

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سَلِيمَانَ
ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ : أَلَا هَلْ عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ
عَلَى رَأْسِ مَيْلٍ أَوْ مِيلَيْنِ فَيَتَعَدَّرَ عَلَيْهِ الْكَلَاءُ فَيَرْتَفِعَ ثُمَّ
تُجِئُ الْجُمُعَةُ فَلَا يُجِئُ وَلَا يَشْهَدُهَا وَتُجِئُ الْجُمُعَةُ فَلَا
يَشْهَدُهَا وَتُجِئُ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا وَحَتَّى يُطَبَعَ عَلَى
قَلْبِهِ.

۱۱۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا نُوحُ بْنُ
قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ
جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مُتَعَمِّدًا
فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَيَنْصِفْ دِينَارٍ.

۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثَنَا
بَقِيَّةٌ عَنْ مُبَشَّرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَطِيَّةِ
الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْكَعُ قَبْلَ
الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا إِلَّا بِفَصْلٍ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ.

☆ خلاصۃ الباب جمع کی پہلی سنتوں اور بعد کی سنتوں کے بارے میں کلام ہے۔ حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی پہلی سنتیں چار ہیں اور اکثر ائمہ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ شافعیہ کے نزدیک جمعہ سے پہلے دو رکعتیں مسنون ہیں جس طرح ظہر سے پہلے دو سنتوں کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ یہ حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن آثار صحابہؓ اس کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ جمعہ سے قبل چار رکعت اور بعد میں چار رکعت پڑھتے تھے۔ نیز امام طحاویؒ نے باب التطوع باللیل والنہار کیف ہو میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ

کے بارے میں فرمایا ہے: انہ کان یصلی قبل الجمعة اربعاً و یفصل بینہن بسلام کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے قبل چار رکعت ادا کرتے تھے ایک سلام سے۔ اس روایت کے بارے میں علامہ نیوی فرماتے ہیں: رواہ الطحاوی و اسنادہ صحیح۔ اس کے علاوہ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی سنن قبلہ کا ثبوت ملتا ہے۔ بہر حال ان روایات و آثار کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی مؤکدہ سنتیں بے اصل نہیں بلکہ ان کے دلائل موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ظہر پر قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں مسنون ہیں۔

۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

بَابُ: جمعہ کے بعد کی سنتیں

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ أَنْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ ذَلِكَ.

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ.

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ. قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا.

۱۱۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے تو گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۱۳۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو سنتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعت پڑھو۔

☆ خلاصۃ الباب: جمعہ کے بعد کی سنتوں کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جمعہ کے بعد صرف دو رکعتیں مسنون ہیں۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث باب ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار رکعتیں مسنون ہیں ان کی دلیل اسی باب ۹۵ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث صحیح ہے۔ نیز ان کا استدلال حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہے اور صاحبین کے نزدیک جمعہ کی چھ رکعتیں مسنون ہیں۔ ان کا استدلال حضرت عطاء کی روایت ہے جو ترمذی میں ہے کہ عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ نیز امام ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ: انہ امران یصلی بعد الجمعة رکعتین ثم اربعاً۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تھے چھ رکعتیں پڑھنے کا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ قول جامع ہے اس کو اختیار کرنے سے جمعہ کے بعد چار رکعات اور دو رکعات والی تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ پھر ان چھ رکعات کی ترتیب میں مشائخ کا اختلاف رہا ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعات پڑھنے کے قائل ہیں اور بعض اس کے برعکس صورت کو افضل قرار دیتے

ہیں۔ یعنی پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعتیں۔ حضرت شاہ صاحب نے آخری قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ حضرت علی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کے آثار سے مؤید ہیں۔

پیاپ: جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنا اور جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے

۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَالْإِحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۱۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز نماز سے قبل مسجد میں حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُحْلَقَ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

۱۱۳۴: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنے سے (یعنی سرین پر دونوں پاؤں کھڑے کر کے) جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمَصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَقْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْإِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَعْنِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

☆ خلاصہ الباب یعنی حلقہ باندھنے سے شاید اس لیے منع کیا ہے کہ لوگ مسجد میں دنیاوی باتیں کریں گے جو اعمال صالحہ کے لیے بہت نقصان دہ ہے اور گوٹھ مار کر بیٹھنے سے نیند کا خطرہ ہے شاید اسی لیے منع فرمایا تاکہ خطبہ بہت توجہ سے سنا جا سکے۔

پیاپ: جمعہ کے روز اذان

۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۱۳۵: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کا ایک ہی مؤذن تھا۔ جب آپ باہر آتے (خطبہ کے لئے) تو اذان دے دیتا اور جب منبر سے اترتے تو اقامت کہہ دیتا اور ابو بکر و عمر کے دور میں بھی ایسا ہی رہا پھر جب عثمان کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو آپ نے بازار میں ایک گھری جس کو زوراء کہا جاتا ہے ایک اور اذان کا اضافہ فرمایا۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ کے لئے آتے تو (دوسری) اذان دی جاتی اور جب منبر سے اترتے تو اقامت ہوتی۔

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ إِذَا خَرَجَ أَذَّنَ وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ الْبَدَاءَ الثَّلَاثَ عَلَى دَارٍ فِي السُّوقِ يُقَالُ لَهَا الزُّورَاءُ فَإِذَا خَرَجَ أَذَّنَ وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ.

☆ خلاصۃ الباب نداء ثالث سے مراد اذانِ خطبہ سے پہلے والی اذان مراد ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ یہ اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی۔ پھر اس کی ابتداء حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کی تھی لیکن حافظ نے اس روایت کو منقطع قرار دیا ہے لیکن بیشتر روایات اس کی تائید کرتی ہیں کہ اس کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو بدعت نہیں کہا جاسکتا، اس لیے کہ یہ خلیفہ راشد کا اجتہاد ہے جسے اجماع صحابہ سے تقویت حاصل ہوئی۔ علامہ شاطبی نے فرمایا کہ خلفاء راشدین کا کوئی عمل بدعت نہیں ہو سکتا خواہ کتاب و سنت میں اس عمل کے بارے میں کوئی نقص موجود نہ ہو۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء راشدین کی سنت کو بھی واجب الاتباع قرار دیا ہے۔

پاب: جب امام خطبہ دے تو اس کی طرف منہ کرنا

۱۱۳۶: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر کھڑے ہوتے تو تمام صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر لیتے۔ (یعنی متوجہ ہو جاتے)۔

پاب: جمعہ کے دن قبولیت دُعا کی گھڑی (ساعت)

۱۱۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو مسلمان بھی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اللہ سے خیر مانگے تو اللہ اس کو ضرور عطا فرمادیتے ہیں اور ہاتھ سے اس گھڑی کے تھوڑا ہونے کا اشارہ فرمایا۔

۱۱۳۸: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے اسے وہ چیز دے دی جاتی ہے۔ پوچھا گیا وہ کون سی گھڑی ہے؟ فرمایا: نماز کے لئے اقامت سے نماز سے فراغت تک۔

۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ وَهُوَ يَخْطُبُ

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ابَانَ بْنِ تَغْلَبَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلَهُ أَصْحَابُهُ بِوُجُوهِهِمْ.

۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي الْجُمُعَةِ

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَاتِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ. وَقَلَّلَهَا بِيَدِهِ.

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَوْفِ الْمُرَزِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ مِنَ النَّهَارِ لَا يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ سَوْلَهُ. قِيلَ أَيُّ سَاعَةٍ قَالَ: حِينَ تَقَامُ الصَّلَاةُ الَّتِي الْإِنْصِرَافِ مِنْهَا.

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا
 بِنُ أَبِي قُدَيْبٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ أَبِي النَّضْرِ عَنْ
 أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قُلْتُ وَرَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ أَنَا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي يَوْمِ
 الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا
 شَيْئًا إِلَّا قَضَىٰ لَهُ حَاجَتَهُ.
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاشَارَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعْضِ سَاعَةٍ فَقُلْتُ صَدَقْتَ أَوْ بَعْضِ سَاعَةٍ
 فَقُلْتُ أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ: هِيَ آخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ. فَقُلْتُ
 إِنَّهَا لَيْسَتْ سَاعَةً صَلَاةٍ قَالَ: بَلَىٰ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ
 إِذَا صَلَّى ثُمَّ جَلَسَ لَا يَجْلِسُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فَهُوَ فِي
 الصَّلَاةِ.

۱۱۳۹: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 ایک بار رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ میں نے عرض
 کیا ہمیں اللہ کی کتاب میں یہ ملا کہ جمعہ کے روز ایک
 ساعت ایسی ہے جس میں جو بھی ایمان والا بندہ نماز پڑھا
 رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کو مانگ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ
 اس کی وہ حاجت پوری فرما دیتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام
 کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اشارہ سے کہا یا
 ساعت سے کم۔ میں نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا کہ
 یا ساعت سے کم پھر میں نے کہا وہ کون سی ساعت ہے؟
 فرمایا: دن کی آخری ساعت۔ میں نے کہا وہ نماز کا وقت
 تو نہیں۔ فرمایا: ایمان والا بندہ جب نماز پڑھ کر اگلی نماز
 کے انتظار میں بیٹھا ہو تو وہ نماز ہی میں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے وقت تمام قوم کو امام کی طرف منہ کر کے بیٹھنا افضل
 ہے۔ حضرت گنگوہی فرماتے ہیں کہ استقبال سے مراد عین قوم کی طرف منہ کرنا مراد نہیں بلکہ جس جہت کی طرف امام ہے
 اُدھر منہ کرے۔

باب: سنتوں کی

بارہ رکعات

۱۱۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سنت کی بارہ رکعات پر
 مداومت اختیار کرے گا اس کے لئے جنت میں ایک
 خصوصی گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعت ظہر سے قبل، دو
 رکعت بعد الظہر، دو رکعت بعد المغرب، دو رکعت بعد
 العشاء اور دو رکعت قبل از فجر۔

۱۱۴۱: حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان
 کرتی ہیں کہ جس نے دن رات میں بارہ رکعات

۱۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثِنْتِي عَشْرَةَ

رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ
 سُلَيْمَانَ الرَّازِيِّ عَنْ مُغِيرَةَ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَابَرَ عَلَى ثِنْتِي عَشْرَةَ
 رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ
 وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ
 بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۱۱۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
 أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ
 عَنَسَةَ بِنِ ابْنِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ نَسِيَتْهُ عَشْرَةٌ رَكْعَةً بَنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

(سنت) ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَضْبَهَانِيِّ عَنْ سَهْبِيلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ نَسِيَتْهُ عَشْرَةٌ رَكْعَةً بَنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ (أَطْنَهُ قَالَ) قَبْلَ العَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ (أَطْنَهُ قَالَ) وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْأَخْرَجَ.

۱۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن میں بارہ رکعت ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر تیار کیا جائے گا دو رکعت قبل از فجر اور دو رکعت قبل از ظہر اور دو رکعت بعد از ظہر اور مجھے گمان ہے کہ دو رکعت قبل از عصر بھی فرمائیں اور دو رکعت بعد از مغرب اور میرا گمان ہے کہ فرمایا اور دو رکعت بعد از عشاء۔

بیاب: فجر سے پہلے دو رکعت

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

۱۱۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی دکھائی دیتی تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَنْبَاءِ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَدَاةِ فَإِنَّ الْأَذَانَ بِأَذْنِيهِ.

۱۱۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ فجر سے قبل دو رکعت ایسے ادا فرماتے کہ گویا تکبیر آپ کے کانوں میں ہے۔ (یعنی جیسے تکبیر ہو رہی ہو تو آدمی سنت مختصری ادا کرتا ہے۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتیں مختصر ادا فرماتے)۔

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۱۳۵: ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ جب نماز فجر کے لئے اذان دی جاتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختصری دو رکعتیں نماز سے قبل پڑھتے۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ حَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۱۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو دو رکعتیں پڑھ کر نماز کے لئے نکلتے۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو عُمَرَ وَثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۱۱۳۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کے قریب دو رکعتیں

پڑھتے تھے۔

باب: فجر کی سنتوں میں کونسی

سورتیں پڑھے؟

۱۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی۔

۱۱۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ماہ تک دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑتے رہے۔

۱۱۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھا کرتے اور فرماتے کیا خوب ہیں یہ دو سورتیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جائیں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾۔

باب: جب تکبیر ہو تو اس وقت اور کونسی نماز

نہیں سوائے فرض نماز کے

۱۱۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تکبیر ہو جائے تو کوئی نماز نہیں سوائے فرض نماز کے۔ دوسری سند میں یہی مضمون مروی ہے۔

الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقِيمَتِ

صَلَّيَ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ.

۱۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

قَبْلَ الْفَجْرِ

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبُرْهَيْمِ الدِّمَشْقِيُّ وَ يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ الرَّاسِطِيَانِ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَقَّتْ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ كَانَ يَقُولُ: نَعَمْ السُّورَتَانِ هُمَا يُقْرَأُ بِهِمَا فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾.

۱۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا

صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا زَهْرُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبَادَةَ قَالَا ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقِيمَتِ

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَجْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِدَاةِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ لَهُ: يَا صَاحِبَ صَلَاتِكَ اغْتَدِذْتَ؟

۱۱۵۲: حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نماز فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھتے دیکھا اور آپ نماز میں تھے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ان دو میں سے کون سی نماز کو شمار کرو گے۔

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَقَدْ أَقِيَمَتِ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَهُوَ يُصَلِّي فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَحَطْنَا بِهِ نَقُولُ لَهُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي: يُوشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ أَرَبْعًا.

۱۱۵۳: حضرت عبد اللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گزرے۔ نماز صبح کے لئے اقامت ہو چکی تھی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس کو کچھ فرمایا ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ کیا فرمایا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو ہم نے اس کو گھیر لیا اور اس سے پوچھنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا فرمایا؟ کہنے لگا یہ فرمایا کہ قریب ہے کہ تم میں کوئی فجر کی چار رکعت پڑھنے لگے۔

خلاصۃ الباب ☆ ظہر، عصر، مغرب، عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے۔ بشرطیکہ جماعت کے بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے وہ احادیث اور آثار صحابہ کی اسانید صحیح ہیں۔ جہاں تک حدیث باب کے عموم کا تعلق ہے اس پر خود شافعیہ بھی پوری طرح عمل پیرا نہیں ہیں کیونکہ اگر کوئی شخص جماعت کھڑی ہونے کے بعد اپنے گھر میں سنتیں پڑھ کر چلے تو یہ امام شافعی کے نزدیک جائز ہے حالانکہ حدیث باب کے حکم میں یہ بھی داخل ہے اور اس میں گھر اور مسجد میں کوئی تفریق نہیں۔ دوسری بات یہ بھی کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد فوت شدہ نماز پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ نمازوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھنا واجب ہے۔

پہلے: جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو

وہ کب ان کی قضاء کرے

۱۱۵۴: حضرت قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ تو نبی نے دریافت فرمایا: کیا صبح کی نماز دو بار پڑھی جا رہی ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں اس لئے اب وہ پڑھ لیں۔ راوی کہتے ہیں آپ اس پر خاموش ہو رہے۔

۱۱۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار نیند کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی سنتیں رہ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج چڑھنے کے بعد قضاء فرمائیں۔

۱۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ

صَلَاةِ الْفَجْرِ مَتَى يَقْضِيهِمَا

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَلَاةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلُهَا فَصَلَّيْتُهُمَا قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ.

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ عَنْ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

☆ خلاصہ الباب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر فجر کی سنتیں پہلے نہ پڑھی ہوں تو فجر کے فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے سنتیں پڑھنا جائز نہیں اس لیے کہ بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں اسے چاہیے سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔ یہ حدیث حسن سے کم نہیں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے تو امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع ہے۔

پہلے: ظہر سے قبل چار سنتیں

۱۱۵۶: حضرت قابوس کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت عائشہؓ سے کہا بھیجا کہ کون سی (سنت) نماز پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشک اور مواظبت پسند تھی۔ فرمایا آپ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے ان میں طویل قیام کرتے اور خوب اچھی طرح رکوع سجود کرتے۔

۱۱۵۷: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۵: بَابُ فِي الْأَرْبَعِ الرَّكْعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَ أَبِي إِلَى عَائِشَةَ أَيُّ صَلَاةٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ أَنْ يَواظِبَ عَلَيْهَا قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ يُطِيلُ فِيهِنَّ الْقِيَامَ وَيُحْسِنُ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْتَبِ الصَّبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مَنحَابٍ عَنْ قِرْعَةَ

عَنْ قُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا إِذَا ذَالَتِ الشَّمْسُ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ تَبْسِيمٌ وَقَالَ: إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ إِذَا ذَالَتِ الشَّمْسُ.

ظہر سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے اور فرماتے کہ سورج ڈھلنے کے بعد آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ہیں اور ایک ہی سلام سے ہیں یہی مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور حق بھی یہی ہے کیونکہ دوسری احادیث اور آثار سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۱۰۶: بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ

باب: جس کی ظہر سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَزَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالُوا ثَنَا مُوسَىٰ بْنُ دَاوُدَ الْكُوفِيُّ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَفِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّى مَا بَعْدَ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ.

۱۱۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر سے پہلے چار رکعتیں فوت ہو جاتیں تو فرض کے بعد دو سنتیں پڑھ کر ان چار رکعتوں کو پڑھ لیتے۔

۱۰۷: بَابُ فِيمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكَعَتَانِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب: جس کی ظہر کے بعد دو رکعتیں فوت ہو جائیں

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَرْسَلَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَنْطَلَقْتُ مَعَ الرَّسُولِ فَسَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا هُوَ يَتَوَضَّأُ فِي بَيْتِي لِلظُّهْرِ وَكَانَ قَدْ بَعَثَ سَاعِيًا وَكَثُرَ عِنْدَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَقَدْ أَهَبَهُ شَانُهُمْ إِذَا ضَرَبَ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ يَقْسِمُ مَا جَاءَ بِهِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلِي فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: شَغَلَنِي أَمْرُ السَّاعِي أَنْ أُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۱۵۹: حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہ نے کسی کو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا میں بھی اس کے ساتھ چل دیا۔ اس نے حضرت ام سلمہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا ایک بار رسول اللہ میرے گھر میں ظہر کیلئے وضو کر رہے تھے اور آپ نے صدقات (زکوٰۃ و عشر) وصول کرنے کیلئے عامل کو بھیجا تھا اور آپ کے پاس مہاجرین بہت ہو گئے (جو بالکل محتاج تھے) اور انکی حالت سے آپ کو فکر ہو رہی تھی کہ دروازہ پر دستک ہوئی نبی باہر نکلے۔ نماز ظہر پڑھائی پھر جو مال وہ صدقہ وصول کرنے والا لایا تھا مستحقین میں تقسیم کرنے کیلئے بیٹھ گئے۔ ام سلمہ فرماتی ہیں عصر تک اسی میں مشغول رہے پھر میرے گھر تشریف لائے۔

اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا: صدقات لانے والے کے کام نے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے روکے رکھا (یعنی ذہول ہو گیا) اس لئے میں نے عصر کے بعد وہ پڑھ لیں۔

خلاصۃ الباب ☆ عصر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں صرف ایک بار پڑھیں۔ عجم طبرانی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور مسند احمد میں حضرت ام سلمہ ہی کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز صرف ایک بار پڑھی۔ طحاوی میں بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہی البتہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے جس سے مداومت ثابت ہوتی ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے پہ تطبیق دی گئی ہیں کہ عصر کے بعد جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ امت کے حق میں یہ جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد رکعتیں ادا کرے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ طحاوی، مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہماری جب دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو ہم بھی عصر کے بعد قضاء کریں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم لوگ قضاء نہ کرو۔ اسی قسم کی ایک اور روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور دوسروں کو منع فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال رکھتے تھے اور لوگوں کو منع فرماتے تھے۔ یہ روایت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت اور امت کے حق میں بعد العصر کی رکعتوں کے جائز نہ ہونے پر صریح ہے، واللہ اعلم۔

باب: ظہر سے پہلے اور بعد چار چار

۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ

سننیں پڑھنا

أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا

۱۱۶۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار چار رکعات پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرمادیں گے۔

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيَّ النَّارَ.

باب: دن میں جو نوافل

۱۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ

مستحب ہیں

التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ

۱۱۶۱: حضرت عاصم بن حمزہ سلولی فرماتے ہیں کہ ہم نے علیؑ سے نبی کے دن کے نوافل کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا: تم میں اتنی طاقت و ہمت نہیں (کہ رسول اللہ کے برابر نوافل پڑھو اس لئے سوال کرنا بھی زیادہ مفید نہیں) ہم نے عرض

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ وَ أَبِي وَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَطِيفُونَ فَفَلْنَا أَخْبَرْنَا

کیا: آپ ہمیں بتادیں ہم بقدر استطاعت اختیار کر لیں گے۔ فرمایا: رسول اللہ جب فجر پڑھتے تو ٹھہر جاتے حتیٰ کہ جب سورج مشرق میں اتنا اوپر آجاتا جتنا عصر کے وقت مغرب میں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے (یہ اشراق کی نماز ہے) پھر ٹھہر جاتے۔ یہاں تک کہ جب سورج یہاں تک آجاتا جتنا ظہر کے وقت وہاں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر چار رکعت (چاشت) پڑھتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر سے پہلے کی چار سنتیں پڑھتے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھتے اور عصر سے قبل چار رکعتیں دو سلام کے ساتھ پڑھتے اور سلام پھیرنے میں ملائکہ مقررین انبیاء کرام اور ان کے تبعین مسلمان و مومنین کی نیت کرتے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: یہ تیرہ رکعت وہ نوافل ہیں جو رسول اللہ دن میں پڑھا کرتے تھے اور ان پر مداومت کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ کعب جو راوی ہیں کہتے ہیں اس میں میرے والد نے یہ اضافہ کیا کہ حبیب بن ابی ثابت نے کہا: اے ابوالحق مجھے یہ پسند نہیں کہ اس حدیث کے بدلے مجھے تمہاری اس مسجد کے برابر بھر کر سونا ملے۔

باب: مغرب سے قبل

دو رکعت

۱۱۶۲: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر اذان و اقامت کے درمیان نماز ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔ تیسری بار یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے (پڑھ لے اور جو چاہے نہ پڑھے)۔

۱۱۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مؤذن اذان دیتا تو یوں لگتا کہ اس نے اقامت کہی کیونکہ

بِهِ نَأْخُذُ مِنْهُ مَا اسْتَطَعْنَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ بِمَقْدَارِهَا مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ هَاهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَقْدَارَهَا مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ هَاهُنَا قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعًا وَأَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَأَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِالسَّلَامِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ.

قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَلَكَ سِتُّ عَشْرَةَ رُكْعَةً تَطَوُّعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ وَقَلَّ مَنْ يَدَاوِمُ عَلَيْهَا قَالَ وَكَبَّعُ زَادَ فِيهِ أَبِي فَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ يَا أَبَا اسْحَقَ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي بِحَدِيثِكَ هَذَا مِثْلُ مَسْجِدِكَ هَذَا ذَهَبًا.

۱۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ

الْمَغْرِبِ

۱۱۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ وَكَبَّعُ عَنْ كَهْمَسِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ. قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: لِمَنْ شَاءَ.

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ لِيُؤَذِّنَ عَلَيَّ عَهْدِ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبُرِيَ أَنَّهَا الْإِقَامَةُ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يَقُومُ كَهْرَءِ هُوَ كَرْمَغْرَبٍ سَعِ قَبْلَ دَوْرِ رَكَعَتَيْنِ يَرْهِنُ وَاللَّهِ
فِيصَلَى الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرَبِ .
بہت سے ہوتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت کے ظاہری الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں اذان و اقامت کے درمیان بھی کوئی نماز مشروع ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک دو رکعتیں مغرب کے فرض سے پہلے مکروہ ہیں۔ شافعیہ اور حنابلہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ احناف اور مالکیہ اس کے جواب میں دلیل کے طور پر دارقطنی، بیہقی اور مسند بزار کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں مغرب کا استثناء موجود ہے۔ چنانچہ دارقطنی اور بیہقی میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں ہیں، ماسوا مغرب کے یعنی مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان کوئی نماز نہیں۔ یہ حدیث حنفیہ کی دلیل بھی ہے اور مخالفین کو جواب بھی۔ دوسرے صحابہ کرام کی اکثریت یہ رکعتیں نہیں پڑھتی تھی اور احادیث کا صحیح مفہوم تعامل صحابہ ہی سے ثابت ہوتا ہے چونکہ صحابہ کرام نے عام طور سے ان کو ترک کیا ہے، اس لیے ان کا ترک ہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ البتہ دوسری روایات پر عمل کرنے کی بناء پر عمل کرتے ہوئے کوئی پڑھے تو جائز ہے۔ یہی متاخرین حنفیہ میں سے بعض حضرات کا مسلک ہے۔

باب: مغرب کے بعد کی دو سنتیں

۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ

بَعْدَ الْمَغْرَبِ

۱۱۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب (مسجد میں) پڑھ کر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۶۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرَبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ .

۱۱۶۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس بنو عبدالاشہل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمیں ہماری مسجد میں نماز مغرب پڑھا کر فرمایا وہ دو رکعتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھ لو۔

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الصَّحَّاحِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غَمْرَةَ بْنِ قَنَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي عَبْدُ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرَبَ فِي مَسْجِدِنَا ثُمَّ قَالَ: ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ .

باب: مغرب کے بعد کی سنتوں

میں کیا پڑھے؟

۱۱۲: بَابُ مَا يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ

الْمَغْرَبِ

۱۱۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

وَأَفِدِحَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمِّلِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ ذَرِّ وَ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

بَابُ: مغرب کے بعد چھ رکعات

۱۱۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کہی تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْجُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي حَنَعَةَ الْيَمَامِيُّ أَنَّنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتًّا رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُذِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً.

۱۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ

بَابُ: وتر کا بیان

۱۱۶۸: حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نماز بڑھادی جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی افضل ہے اور وہ (نماز) وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لئے مقرر فرمایا ہے نماز عشاء سے طلوع فجر تک۔

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الدَّؤَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزُّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ حُدَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ لَهَا خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوُتْرِ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

۱۱۶۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وتر نہ واجب ہیں نہ فرض نماز کی طرح فرض ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے پھر ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے وتر کو پسند فرماتا ہے۔

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السُّلَوِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ وَلَا كَسَالَةٍ لَكُمْ الْمَكْتُوبَةِ وَ لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْتَرْتُمْ قَالَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ اتَّبِعُوا، فَإِنَّ اللَّهَ وَتَرَ

۱۱۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی

يُحِبُّ الْوُتْرَ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ طاق ہے طاق کو پسند فرماتا ہے، اے قرآن والو! وتر پڑھو۔ دیہات کے ایک صاحب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر تمہارے لئے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے نہیں ہیں۔

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَارُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَتُرْبُ حُبِّ الْوُتْرِ أَوْتَرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: لَيْسَ لَكَ وَلَا لِأَصْحَابِكَ.

خلاصۃ الباب ☆ صلوٰۃ الوتر کے سلسلہ میں کئی باتیں زیر بحث آئی ہیں۔ مثلاً صلوٰۃ الوتر کی حیثیت کیا ہے؟ یہ فرض ہے یا واجب یا سنت مؤکدہ؟

دوسری بحث یہ کہ وتر کی کتنی رکعات ہیں اور یہ کہ اگر وتر تین رکعات ہیں تو پھر دو رکعت پر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھنی چاہیے یا ایک ہی سلام کے ساتھ تینوں رکعات ادا کرنی چاہئیں؟

نماز وتر واجب ہے یہ امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔ علامہ نیوی نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت حذیفہ بن الیمان، امام ابراہیم نخعی اور امام شافعی کے استاذ یوسف بن خالد، سعید بن المسیب، ابی عبید بن عبداللہ بن مسعود ضحاک، مجاہد، سخون، اصح بن الفرج (رضی اللہ عنہم ورحمہم اللہ تعالیٰ) وغیرہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک وتر کی نماز واجب سنت مؤکدہ ہے واجب نہیں۔ ان حضرات کی دلیل: (۱) اعرابی والی حدیث ہے کہ اعرابی نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھ پر ان پانچ نمازوں کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! ان کے علاوہ کوئی نماز فرض نہیں الا یہ کہ تم نفل کے طور پر پڑھو۔ امام ابوحنیفہ اور احناف کرام یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بات وتر کے مؤکد ہونے سے پہلے کی ہے۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز راحلہ (سواری) سے نیچے اتر کر پڑھتے تھے اور وتر سواری پر ہی پڑھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر واجب نہیں۔ امام مجاہد نے اس کا جواب دیا ہے کہ حضرت عمر سے جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز سواری پر ادا فرماتے تھے یہ بات وتر کے مؤکد ہونے سے پہلے کی ہے۔ اس کے بعد وتر کا مؤکد اور واجب ہونا واقع ہوا ہے۔ حدیث باب: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ کے الفاظ سے اس بات کو سمجھا جاسکتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ نے وتر کے وجوب پر مندرجہ ذیل دلائل احادیث سے قائم کیے ہیں: (۱) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وتر سے سو گیا یا بھول گیا تو جب صبح ہو جائے یا جب اسے یاد آئے اس کو پڑھے۔ (متدرک حاکم ص: ۳۰۲ ج: ۱) (۲) حضرت بریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (واجب) ہے جس نے وتر نہ پڑھے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (ابوداؤد ص: ۲۰۱ ج: ۱) (۳) حضرت ابویوب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (ثابت) واجب ہے۔ (دارقطنی ص: ۲۲ ج: ۲) (۴) حضرت خارجہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں امداد پہنچائی

ہے یا تمہارے لیے ایک نماز زائد کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اوتنوں سے زیادہ بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ (ابوداؤد ص: ۲۰۱ ج ۳ ترمذی ص: ۹۱)۔ (۵) حضرت طاؤسؓ کہتے ہیں کہ وتر واجب ہے جب کوئی شخص بھول جائے تو قضاء نہ کرے (مصنف عبدالرزاق ص: ۸ ج ۳)۔ (۶) حضرت عمارؓ کہتے ہیں کہ وتر پڑھا اگرچہ سورج طلوع ہو جائے (یعنی قضاء پڑھنا بھی واجب ہے)۔ (مصنف عبدالرزاق ص: ۱۰ ج ۳)۔ (۷) حضرت ویرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اگر کوئی شخص سوتے سوتے صبح کر دے اور اس نے وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تم صبح کی نماز سے سو جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے تو کیا تم صبح کی نماز نہیں پڑھو گے؟ گویا کہ انہوں نے کہا: جیسے صبح کی نماز پڑھتے ہو اسی طرح وتر بھی قضاء پڑھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص: ۲۹۰ ج ۳)۔ (۸) حضرت امام شعیبؓ، عطاء بن ابی رباحؓ، حسن بصریؓ، طاؤسؓ مجاہدؓ کہتے ہیں کہ وتر کو نہ چھوڑا اگرچہ سورج طلوع ہو جائے یعنی اگر قضاء پڑھنی پڑے تو قضاء پڑھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص: ۲۹۰ ج ۲)۔ (۹) حضرت امام شعیبؓ کہتے ہیں کہ وتر کو نہ چھوڑا اگرچہ دو پہر کو ہی کیوں نہ پڑھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص: ۲۹۰ ج ۲)۔ (۱۰) حضرت سعید بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر نفل ادا کرتے تھے اور جب وتر پڑھتے تو سواری سے نیچے اتر کر زمین پر ادا کرتے۔ (مسند احمد ص: ۲ ج ۲)۔ (۱۱) ہشامؓ اپنے والد حضرت عروہؓ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ وہ سواری پر نفل پڑھتے تھے۔ جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا۔ پیشانی نیچے نہیں رکھتے تھے بلکہ سر کے اشارہ سے رکوع و سجدہ کرتے تھے اور جب سواری سے نیچے اترتے تھے تو وتر ادا کرتے تھے۔ (موطا امام محمد ص: ۱۳۳)۔ (۱۲) نافعؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارہ میں بیان کرتے ہیں وہ نوافل سواری پر پڑھتے تھے۔ جدھر سواری کا رخ ہوتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو نیچے اتر کر پڑھتے تھے۔ یہ تمام روایات اور ان کے علاوہ دیگر روایات وتر کے موکد اور واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقْرَأُ فِي الْوَتْرِ

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّازُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ طَلْحَةَ وَزَيْدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِ «سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى» وَ «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ» وَ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ».

۱۱۷۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں: «سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى» اور «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ» اور «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.

۱۱۷۲: حضرت ابن عباسؓ سے یہی روایت ہے۔ دوسری سند سے بھی یہی مروی ہے۔

عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرِ قَالَ ثَنَا شَيْبَانَةُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ اسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ أَبُو يُوسُفَ الرَّقِّيُّ
مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
خُصَيْفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ بَأَى
شَيْءٍ كَانَ يُؤْتِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي
الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ فِي الثَّانِيَةِ
﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ فِي الثَّلَاثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ
الْمُعَوِّذَتَيْنِ.

۱۱۷۳: حضرت عبدالعزیز بن جریج فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: پہلی رکعت میں ﴿سَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ دوسری میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین پڑھا کرتے تھے۔

باب: ایک رکعت وتر کا بیان

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
أَنَسِ بْنِ سَبْرِينَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي وَ يُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ.

۱۱۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے اور ایک رکعت پڑھتے۔

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الرَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي
مَجْلِسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ
اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَ الْوُتْرُ رُكْعَةٌ. قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غَلَبَتْنِي
عَيْنِي أَرَأَيْتَ إِنْ نِمْتُ؟ قَالَ اجْعَلْ: أَرَأَيْتَ عِنْدَ ذَلِكَ
النَّجْمِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا السَّمَاءُ كُتْمٌ أَعَادَ فَقَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَ الْوُتْرُ رُكْعَةٌ
قَبْلَ الصُّبْحِ.

۱۱۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے نوافل دو دو رکعت ہیں اور وتر ایک رکعت ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا بتائیے اگر میری آنکھ لگ جائے، اگر میں سو جاؤں۔ فرمایا یہ اگر مگر اس ستارہ کے پاس لے جاؤ میں نے سر اٹھایا تو سماک تارہ نظر آیا پھر دوبارہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے نوافل دو دو رکعت ہے اور وتر صبح سے قبل ایک رکعت ہے۔

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَجُلٌ فَقَالَ
كَيْفَ أُوتِرُ قَالَ أُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَقُولَ
النَّاسُ الْبُتْرَاءُ فَقَالَ سُنَّةُ اللَّهِ وَ رَسُولُهُ يُرِيدُ هَذِهِ سُنَّةُ اللَّهِ
وَ رَسُولِهِ ﷺ.

۱۱۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرد نے پوچھا کہ میں وتر کیسے پڑھوں؟ فرمایا ایک وتر پڑھ لو۔ عرض کیا مجھے خدشہ ہے کہ لوگ اس کو بتیراء (ذم کئی) کہیں گے (اور نبیؐ نے بتیراء ایک رکعت والی نماز سے منع بھی فرمایا ہے) تو فرمایا: سنت ہے اللہ کی اور اسکے رسول ﷺ کی یعنی ایک رکعت وتر پڑھنا۔ اللہ اور اسکے رسولؐ کا بتایا ہوا طریقہ ہے۔

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ ابْنِ

۱۱۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول

ابن ذئب عن الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ رَكْعَةً فِي رَكْعَةٍ يَبْجُرُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ فِي كُلِّ ثَنَيْنٍ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ. رَكَعَتٌ وَتَرْتِيبٌ.

خلاصۃ الباب ☆ وتر کی تعداد رکعات کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک سے لے کر سات رکعات تک جائز ہے اس سے زیادہ نہیں اور عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ ہے کہ یہ دو سلاموں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ۔ حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ۔ دو سلاموں کے ساتھ تین رکعتیں پڑھنا حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہ احادیث باب سے استدلال کرتے ہیں جن میں والوتر رکعت سے لے کر اوتر بسبع تک کے الفاظ مروی ہیں۔ حنفیہ کے دلائل (۱) صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جو ترمذی میں بھی ہے: عن ابی سلمة ابن عبدالرحمن انه اخبره انه سأل عائشة كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن و طولهن ثم يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن و طولهن ثم يصلي ثلاثا لا لفظ للبخاري (۲) ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث يقرأ فيهن بتسع سور من المفصل يقرأ في كل ركعة ثلاث سور آخرهن قل هو الله احد (۳) ترمذی ہی میں باب ما جاء فيما يقرأ في الوتر کے تحت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث مروی ہے: قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الوتر بسبع اسم ربك الاعلى و قل يا ايها الكفرون و قل هو الله احد في ركعة (ركعة ۴) باب ما جاء فيما يقرأ في الوتر ہی کے تحت حدیث مروی ہے: عن عبدالعزیز ابن جریج قال سألت عائشة باي شيء كان يوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان يقرأ في الاولى بسبع اسم ربك الاعلى و في الثانية بقل يا ايها الكفرون و في الثالثة بقل هو الله والمعوذتين (۵) سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن ابی قیس سے مروی ہے: قال قلت لعائشة بكم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر؟ قالت كان يوترى بربع و ثلاث و ست و ثلاث و عثمان و ثلاث و عشر و ثلاث ولم يكن يوتر بانقص من سبع ولا باكثر من ثلاث عشرة۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رکعات تہجد کی تعداد تو بدلتی رہتی تھی لیکن وتر کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی ہوتی تھی۔ یہ تمام احادیث وتر کی تین رکعات پر صریح ہیں پھر جہاں تک ائمہ ثلاثہ کے دلائل کا تعلق ہے ان کا جواب یہ ہے کہ روایات میں ایثار برکعة (ایک رکعت سے وتر بنانا) سے لے کر ایثار بثلاث عشرة ركعة (تیرہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا) یا گیارہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا بلکہ سترہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا تک ثابت ہے۔ ان سب میں ائمہ ثلاثہ تاویل کرنے پر مجبور ہیں کہ یہاں ایثار سے پوری صلوٰۃ اللیل (رات کی نماز) مراد ہے جس میں تین رکعات وتر کی ہیں اور باقی تہجد کی۔ چنانچہ امام ترمذی نے احق بن راہویہ کا قول نقل کیا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات کے ساتھ بناتے تھے۔ امام احق نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی تیرہ رکعات وتر سمیت پڑھتے تھے تو رات کی نماز کی نسبت وتر کی طرف کردی گئی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو توجیہ ائمہ ثلاثہ نے تیرہ گیارہ اور نو رکعات والی احادیث میں کی ہے وہی توجیہ ہم سات والی حدیث میں بھی کرتے ہیں یعنی ان سات میں سے چار رکعات تہجد کی تھیں اور تین رکعات وتر کی۔

۱۱۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ

بَابُ: تَرْمِيزٌ دَعَا قُنُوتِ نَازِلِهِ

۱۱۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي

۱۱۷۸: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

أَسْحَقُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوَارِءِ عَنِ

میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات

الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سکھائے جو میں وتر میں پڑھتا ہوں۔

كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ: اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيمَنْ

((اللَّهُمَّ عَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْتَنِيْ فِيمَنْ

عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْتَنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتِ وَاهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتِ وَقِنِيْ

تَوَلَّيْتِ وَاهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتِ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ وَ

شَرَّ مَا قَضَيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا أَعْطَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِيْ وَ

بَارِكْ لِيْ فِيمَا أَعْطَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِيْ وَ لَا يُقْضَى

لَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا

عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ.

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ.))

☆ خلاصہ الباب اس قنوت کی بعض روایات میں اللہ لا یذلُّ من والیت کے بعد ولا یعز من عادیت بھی روایت کیا

گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ جس سے تیری دشمنی ہو وہ کسی حال میں باعزت نہیں اور بعض روایات میں رَبَّنَا تَبَارَكْتَ

رَبَّنَا کے بعد استغفرک و اتوب الیک بھی روایت کیا گیا ہے۔ یعنی اے میرے رب! میں تجھ سے گناہوں کی مغفرت

اور بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بعض روایات میں توبہ اور استغفار کے اس کلمے کے بعد اس درود کا

بھی اضافہ ہے: و صل اللہ علی النبی اور اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اپنے نبی پاک (ﷺ) پر۔ اکثر ائمہ اور علماء نے

وتر میں پڑھنے کیلئے اسی قنوت کو اختیار فرمایا ہے۔ حنفیہ میں جو قنوت رائج ہے: اللہم انا نستعینک و نستغفرک

اس کو امام ابن ابی شیبہ اور امام طحاوی وغیرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

کیا ہے۔ علامہ شامی نے بعض اکابر احناف سے نقل کیا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ: اللہم انا نستعینک کے ساتھ حضرت حسن

بن علی والی یہ قنوت: اللہم عافیني فيمن عافيت بھی پڑھی جائے۔

۱۱۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا بِهِزُ بْنُ أَسَدٍ

۱۱۷۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے

ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُمَرَ وَالْفَزَارِيُّ عَنْ

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ عَلِيٍّ

یہ پڑھتے:

بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ الْوُتْرِ:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَ أَعُوذُ

بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي

تَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ نَفْسِكَ.

مِنْكَ لَا أُحْصِي تَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ

نَفْسِكَ.))

☆ خلاصہ الباب سبحان اللہ! کیسا لطیف مضمون ہے اس دعا کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کی ناراضی اللہ کی سزا اللہ کی پکڑ

اور اس کے جلال سے کوئی جائے پناہ نہیں۔ بس اسی کی رحمت و عنایات اور اسی کی کریم ذات پناہ دے سکتی ہے۔ حضرت علیؑ

کی اس حدیث میں صرف اتنا مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا اپنے وتر کے آخر میں کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیسری رکعت میں قنوت کے طور پر یہ دعا کرتے تھے اور بعض ائمہ اور علماء نے یہی سمجھا ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وتر کے آخری قعدہ میں سلام سے پہلے یا سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے رات کی نماز کے سجدے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا تھا۔

۱۱۸: بَابُ مَنْ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْقُنُوتِ

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا عِنْدَ الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضَ إِبْطِيهِ.

۱۱۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے البتہ بارش کے لئے دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے حتیٰ کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ درمختار میں ہے کہ یہ بات سنت ہے۔ اس قیام کی جس میں قرار ہو (کچھ دیر ٹھہرنا ہو) اور اس میں (طویل) ذکر مسنون ہو تو اس میں اس طرح ہاتھ باندھ کر قیام کرے جس طرح شاء اور قنوت اور تکبیرات جنازہ لیکن ایسے قیام میں مسنون نہیں جو رکوع اور سجود کے درمیان ہو کیونکہ اس میں ٹھہرنا نہیں ہوتا۔ عیدین کی تکبیرات میں بھی مسنون نہیں کیونکہ ان میں کوئی ذکر مسنون نہیں ہے۔

۱۱۹: بَابُ مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَ مَسَحَ

بِهِمَا وَجْهَهُ

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا عَابَدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعُ بِبَاطِنِ كَفِّكَ وَلَا تَدْعُ بظُهُورِهِمَا فَإِذَا أْفْرَعْتَ فَاْمَسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ. (اسنادہ ضعیف لضعف صالح بن حسان).

۱۱۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ عزوجل سے دعا مانگو تو ہتھیلیاں منہ کی طرف رکھ کر دعا مانگو۔ ہتھیلیوں کی پشت منہ کی طرف مت کیا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ چہرہ پر پھیر لیا کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا مسنون و مستحب ہے۔ اس کے علاوہ سلمان فارسی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ شرماتا ہے اس بات سے کہ بندہ اسکے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی اور نا کام لوٹائے۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو ان کو واپس نہیں لوٹاتے تھے جب تک منہ پر نمل لیتے۔ نیز ابن سنی نے عمل الیوم واللیلۃ ص: ۱۶ سے ایک دعا نقل کی ہے اس میں بھی حضور سے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت ہے۔

۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ

بَابُ: رُكُوعٌ سَبْعَةٌ قَبْلَ

قَبْلِ الرَّكُوعِ وَبَعْدَهُ

بَعْدَ قُنُوتِ

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَرْزَيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكُوعِ.

۱۱۸۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تو قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنِ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ كُنَّا نَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكُوعِ وَبَعْدَهُ.

۱۱۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز صبح میں قنوت سے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا ہم رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد دونوں طرح قنوت پڑھ لیتے تھے۔

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرَّكُوعِ.

۱۱۸۴: حضرت محمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے قنوت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کا اس حدیث پر عمل ہے اور مذہب ہے کہ قنوت وتر رکوع سے قبل ہے اور حنفیہ کے ساتھ امام مالک سفیان ثوری عبد اللہ بن مبارک اور امام اہل حق رحمہم اللہ کا اتفاق ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ قنوت کو رکوع کے بعد مننون مانتے ہیں۔ ان حضرات رحمہم اللہ کا استدلال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر سے ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ حنفیہ کا استدلال حدیث باب سے نیز مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام وتر میں قنوت رکوع سے قبل پڑھتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کے پاس اس مسئلہ میں مرفوع حدیث بھی اور تعامل صحابہ بھی ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے جس کا منشاء یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قنوت نازلہ رکوع کے بعد پڑھتے دیکھا ہوگا اور اسی پر قنوت وتر کو قیاس کر لیا اور قنوت نازلہ میں ہم بھی بعد رکوع کے قائل ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت کا بھی یہی جواب ہے۔

۱۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ آخِرَ اللَّيْلِ

بَابُ: آخِرَاتِ مِثْلِ وَتَرٍ پڑھنا

۱۱۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ يَحْيَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ

۱۱۸۵: حضرت مسروق کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ رات کے ہر حصے میں آپ نے

اَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِهِ وَ أَوْسَطِهِ وَ انْتَهَى وَتَرَهُ حِينَ مَاتَ فِي السَّحْرِ.

وتر پڑھے شروع میں بھی، درمیان میں بھی اور وفات کے قریب آپ کے وتر سحر کے قریب ختم ہوتے۔

۱۱۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ صَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَوَّلِهِ وَ أَوْسَطِهِ وَ انْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحْرِ.

۱۱۸۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رات کے ہر حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کئے شروع میں اور درمیان میں اور اخیر وتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سحر تک ہے۔

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ خَافَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ لِيَرُقْذْ وَ مَنْ طَمَعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ قِرَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَ ذَلِكَ أَفْضَلُ.

۱۱۸۷: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کو یہ اندیشہ ہو کہ رات کے آخر میں بیدار نہ ہو سکے گا تو وہ رات کے شروع ہی میں وتر ادا کر لے پھر سوئے اور جس کو اخیر رات میں بیدار ہو جانے کی امید ہو تو وہ اخیر رات میں وتر پڑھے کیونکہ اخیر رات کی قرأت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ زیادہ فضیلت کی بات ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک عمل کے ذریعہ امت پہ بہت آسانی فرمادی کہ وتر عشاء کے فرض کے بعد کسی وقت بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ افضل تو یہی ہے کہ تہجد کی نماز کے بعد پڑھے جائیں۔

پایہ: جس کے وتر نیند یا نسیان

۱۲۲: بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ

کی وجہ سے رہ جائیں

وَتَرَاو نَسِيَهُ

۱۱۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَدِينِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيَصِلْ إِذَا اصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ.

۱۱۸۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وتر پڑھے بغیر سو گیا اور وتر پڑھنا بھول گیا تو صبح کو یا جب بھی یاد آئے وتر پڑھ لے۔ (یعنی وتر کا وجوب ثابت ہو رہا ہے۔)

۱۱۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تَصْبِحُوا.

۱۱۸۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاهٍ.

دیباچہ: تین، پانچ، سات اور نو رکعات

وتر پڑھنا

۱۱۹۰: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر لازمی اور واجب ہیں لہذا جو چاہے پانچ رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے تین رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت وتر پڑھے۔

۱۱۹۱: حضرت سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ کے وتر کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: ہم آپ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتی تھیں پھر رات کے جس حصہ میں اللہ چاہتے آپ کو بیدار فرمادیتے۔ آپ مسواک کرتے وضو کرتے، نو رکعات پڑھتے ان میں آٹھویں رکعت پر ہی بیٹھتے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھرتے پھر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور اللہ سے دعا مانگتے اور اس کے نبی پر (یعنی اپنے اوپر) درود بھیجتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سنائی دیتا۔ پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے یہ گیارہ رکعات ہوئیں جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور جسم پر گوشت ہو گیا تو آپ سات رکعات پڑھتے اور سلام کے بعد دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۹۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات یا پانچ رکعات وتر پڑھتے اور ان (وتروں) کے درمیان سلام و کلام کا فاصلہ نہ ہوتا۔

۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَتْرِ بِثَلَاثٍ وَ

خَمْسٍ وَسَبْعٍ وَتِسْعٍ

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثنا الْفَرِيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْوَتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ.

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَتَيْتَنِي عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطُهُورَهُ فَيَعْنَهُ اللَّهُ فِيمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيُ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَدْعُو رَبَّهُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يَسْلُمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُو رَبَّهُ وَيُصَلِّيُ عَلَى نَبِيِّهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَيَلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ وَلَا كَلَامٍ.

☆ خلاصۃ الباب رکعات وتر کے متعلق احادیث میں متعارض الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے فتح الملہم میں ان روایات کے درمیان بہترین تطبیق دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول یہ تھا کہ آپ صلوٰۃ اللیل کو شروع دو ہلکی رکعتوں سے فرماتے، جو تہجد کی نماز کے مبادی میں سے ہوتی تھیں، اس کے بعد آٹھ طویل رکعتیں ادا فرماتے تھے (آپ کی اصل نماز تہجد ہی کی رکعتیں ہوتی تھیں) پھر تین رکعات وتر پڑھتے تھے پھر دو رکعات نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تھے (جو وتر کے توابع میں سے ہوتی تھیں) اس کے بعد صبح صادق کو بعد طلوع کے دو دو رکعت سنت فجر اس طرح کل سترہ رکعتیں ہو جاتی ہیں۔ حضرات صحابہؓ نے جس وقت ان تمام رکعتوں کو بیان کرنا چاہا تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ: اوتر بسبع عشرۃ رکعۃ ہے یعنی سترہ رکعات کے ساتھ وتر پڑھنا پھر بعض اوقات بعض حضرات نے سنن فجر کو خارج کر دیا کیونکہ وہ درحقیقت صلوٰۃ اللیل نہ تھی اس لیے صحابہؓ نے پندرہ رکعات کا ذکر کر دیا۔ پھر بعض حضرات نے شروع کی دو ہلکی رکعتیں اور وتر کے بعد کے نفلوں کو ساقط کر کے سنن فجر کو شمار کرتے ہوئے تیرہ رکعات وتر کا ذکر کر دیا اور بعض حضرات نے شروع کی دو رکعتیں اور وتر کے بعد کی نفل کو ساقط کر دیا اور سنن فجر کو بھی خارج کر دیا تو انہوں نے احدى عشرۃ رکعۃ (گیارہ رکعات) کا کہہ دیا پھر آخر عمر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مہلک بھاری ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات تہجد کی چھ رکعات پڑھیں اور وتر کی تین رکعات تو کل نو رکعات ہو گئیں پھر بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کمی کر دی اور تہجد کی صرف چار رکعات پڑھیں اور تین رکعتیں وتر تو سات ہو گئیں اس طرح اوتر بعمس د توجیہ کی گئی۔ اس طرح تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

پاب: سفر میں وتر پڑھنا

۱۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ فِي السَّفَرِ

۱۱۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو رکعتیں پڑھتے اس سے زیادہ نہ پڑھتے اور رات کو تہجد بھی پڑھتے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا اور آپ وتر بھی پڑھتے تھے فرمایا جی۔

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ وَأَسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا وَكَانَ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ قُلْتُ وَكَانَ يُؤْتِرُ قَالَ نَعَمْ.

۱۱۹۴: حضرات ابن عباسؓ و ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ سفر کی نماز دو رکعت پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور یہ مکمل نماز ہے قصر اور کم نہیں اور سفر میں وتر پڑھنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ غَامِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَ هُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَ الْوُتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ.

پاب: وتر کے بعد بیٹھ کر دو

۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ

رکعتیں پڑھنا

جَالِسًا

۱۱۹۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا مَيْمُونُ

بْنُ مُوسَى الْمُرْتَبِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.
نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد مختصر سی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

۱۱۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ.
۱۱۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں پڑھتے ان میں بیٹھ کر قرأت فرماتے رہتے جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو کر رکوع میں جاتے۔

۱۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الضُّجْعَةِ بَعْدَ الْوُتْرِ وَبَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ
بَاب: وتر کے بعد اور فجر کی سنتوں کے بعد مختصر وقت کے لئے لیٹ جانا

۱۱۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَلْفِي (أَوْ أَنْفِي) النَّبِيَّ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَّا وَهُوَ نَائِمٌ عِنْدِي قَالَ وَكَيْعٌ تَعْنِي بَعْدَ الْوُتْرِ.
۱۱۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں خیررات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس دوتا ہوا پاتی یعنی وتر کے بعد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچہ دیر کے لئے لیٹ جاتے پھر اٹھ کر سنتیں پڑھ لیتے)۔

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ.
۱۱۹۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھ کر دائیں کروٹ پر (کچھ دیر کے لیے) لیٹ جاتے۔

۱۱۹۹: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هِشَامٍ ثنا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَنبَأَنَا شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ.
۱۱۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کے بعد کروٹ پر لیٹ جاتے۔

☆ خلاصۃ الباب: فجر کی دو سنتوں کے بعد تھوڑی دیر کے لیے لیٹ جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے لیکن حنفیہ اور جمہور علماء کے نزدیک یہ لیٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن عادیہ میں سے تھا نہ کہ سنن تشریحیہ میں یعنی صلوٰۃ اللیل سے تھکاوٹ کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر آرام فرمالتے تھے لہذا اگر کوئی شخص اس سنت عادیہ پر عمل نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں اگر سنت عادیہ کی اتباع کے پیش نظر لیٹ جایا کرے تو موجب ثواب ہے بشرطیکہ رات کے وقت تہجد میں مشغول رہا ہو لیکن اس کو سنن تشریحیہ میں سے سمجھنا لوگوں کو اس کی دعوت دینا اس کے چھوڑنے پر تکبر کرنا ہمارے نزدیک جائز نہیں۔

۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ بِنِ عُمَرَ فَنَحَلْتُ فَاوْتَرْتُ فَقَالَ مَا خَلَفَكَ قُلْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ أَمَا لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْوَأَ حَسَنَةٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَيَّ بَعِيرَهُ.

بَابُ: سَوَارِيْ پُرُوْتِرْ پڑھنا

۱۲۰۰: حضرت سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا تو میں پیچھے رہ گیا اور وتر پڑھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تمہارے پیچھے رہ جانے کا کیا سبب ہوا۔ میں نے کہا کہ میں نے وتر پڑھے (اس لئے پیچھے رہ گیا) فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ کے عمل میں تمہارے لئے بہترین نمونہ نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور ہے۔ فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے استدلال کر کے ائمہ ثلاثہ سواری پر وتر پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں بلکہ سواری سے نیچے اترنا ضروری ہے کیونکہ صلوٰۃ وتر واجب ہے۔ امام صاحبؒ کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت ہے جو حدیث کی کتابوں میں ہی مذکور ہے کہ وہ تہجد کی نماز سواری پر پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب وتر کا وقت آتا تو سواری سے اتر کر زمین پر وتر پڑھتے تھے اور اس عمل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرماتے۔ اس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات میں تعارض ہو جاتا ہے اگر تقبیح کی کوشش کی جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ بارش اور کچھڑ پر محمول ہے کہ عذر کی بناء پر سواری پر وتر پڑھے جاسکتے ہیں۔

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسْفَاطِيُّ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَيَّ رَاحِلَتِهِ.

۱۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بھی وتر پڑھ لیتے تھے۔

۱۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

۱۲۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: أَيُّ حِينٍ تُوتِرُ؟ قَالَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَالَ: فَأَنْتَ يَا عُمَرُ. فَقَالَ آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَاحْذَرْتَ بِالْوُتْرِ وَ أَمَا أَنْتَ يَا عُمَرُ فَاحْذَرْتَ بِالْقُوَّةِ.

بَابُ: شروع رات میں وتر پڑھنا

۱۲۰۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: عشاء کے بعد شروع رات میں۔ فرمایا: اے عمر! آپ؟ عرض کیا: رات کے اخیر میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر آپ نے اعتماد والی صورت کو اختیار کیا (کہ رات کے اخیر کا علم نہیں آنکھ کھلے نہ کھلے وتر کی یقینی ادائیگی اول رات ادا کر لینے میں ہے) اور عمر آپ نے

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

ہمت اور قوت والی صورت اختیار کی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

باب: نماز میں بھول جانا

۱۲۰۳: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو زیادتی ہو گئی یا کی (ابراہیم کہتے ہیں کہ شک مجھے ہوا) تو آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں کچھ اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا میں بشر ہی تو ہوں تمہاری طرح بھول بھی جاتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو بیٹھ کر دو سجدے کر لے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مڑے اور دو سجدے کئے۔

۱۲۰۴: حضرت عیاض نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو توجہ نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھ لیں (تو کیا کرے) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو توجہ نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھیں تو بیٹھ کر دو سجدے کر لے۔

باب: بھول کر ظہر کی پانچ

رکعات پڑھنا

۱۲۰۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا: کیوں؟ تو لوگوں نے آپ کو بتایا (کہ پانچ رکعات پڑھی تھیں) آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کر لئے۔

☆ خلاصۃ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک بشر تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں بھول جاتا ہوں جس طرح دوسرے بشر بھول جاتے ہیں اور اس بھول پر دو سجدے واجب قرار دیئے ہیں کیونکہ سجدہ سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۲۹: بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَادَ أَوْ نَقَصَ (قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَ النَّوْهُمُ مَنِي) فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرِيدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ نَسِيْتُ كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ . ثُمَّ تَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ هِشَامِ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنِي عِيَاضٌ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَحَدٌ نَا يُصَلِّي فَلَا يَذَرِي كُمْ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَذَرِكُمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ

۱۳۰: بَابُ مَنْ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَ هُوَ

سَاهٍ

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَادٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَرِيدُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: وَ مَا ذَاكَ . فَقِيلَ لَهُ فَتَنِي رَجُلَةٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قَامَ مِنْ

اَثْنَتَيْنِ سَاهِيًا

۱۲۰۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَ أَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةً أَظُنُّ أَنَّهَا الظُّهْرُ الْعَصْرُ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّانِيَةِ قَامَ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ ابْنُ فَضِيلٍ وَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ ابْنَ بُحَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي ثِنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ نَسِيَ الْجُلُوسَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْ السُّهُورِ وَ سَلَّمَ.

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ قَيْسِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ فَإِذَا اسْتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْ السُّهُورِ.

۱۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ

فَرَجَعَ إِلَى الْيَقِينِ

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الرَّقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدِ لَابْنِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّنِيَّتَيْنِ وَالْوَّاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَ إِذَا

بَاب: دور کعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہونا
(یعنی پہلا قعدہ نہ کرنا)

۱۲۰۶: حضرت ابن محیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی میرا گمان ہے کہ عصر کی نماز تھی آپ دوسری رکعت میں بیٹھنے سے قبل ہی کھڑے ہو گئے (اور تیسری رکعت شروع کر دی) پھر آپ نے سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کئے۔

۱۲۰۷: حضرت ابن محیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ (یعنی) بیٹھنا بھول گئے۔ حتیٰ کہ جب (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرنے سے قبل سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

۱۲۰۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو تو اگر پوری طرح کھڑا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور اگر پورا کھڑا ہو گیا تو بیٹھے نہیں اور سہو کے دو سجدے کر لے۔

بَاب: نماز میں شک ہو تو یقین کی

صورت اختیار کرنا

۱۲۰۹: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کسی کو دو اور ایک میں شک ہو تو اس (دو) کو ایک قرار دے اور جب دو اور تین میں شک ہو تو اس (تین) کو دو قرار دے اور

جب تین اور چار میں شک ہو تو ان (چار) کو تین قرار دے پھر اپنی باقی نماز پوری کرے تاکہ وہم زیادہ کا ہی رہے۔ پھر دو مجہدہ کر لے۔ بیٹھ کر سلام پھیرنے سے قبل۔

۱۲۱۰: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بھی نماز میں شک ہو جائے تو شک نظر انداز کر دے اور باقی نماز کی بناء یقین پر کرے اور جب نماز یقینی طور پر پوری ہو جائے تو دو سجدے کر لے اگر اس کی نماز (واقعی میں) پوری ہوگی تو یہ رکعت نفل ہو جائے گی اور (واقع میں) نماز ناقص ہوگی تو رکعت اسکی نماز کو پورا کر دے گی اور دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلودہ کر دیں گے۔

پاب: نماز میں شک ہو تو کوشش سے جو صحیح معلوم ہو اس پر عمل کرنا

۱۲۱۱: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک نماز پڑھائی۔ یاد نہیں اس میں کچھ کمی ہوگئی یا اضافہ تو آپ نے پوچھا ہم نے بتا دیا۔ آپ نے اپنے پاؤں موڑے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کر لئے پھر سلام پھیر کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نئی بات نازل ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتاتا اور میں تو بشر ہوں تمہاری طرح بھول جاتا ہوں اسلئے اگر میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد کرادیا کرو اور تم میں سے کسی کو جب نماز میں شک ہو تو درستی کے زیادہ قریب بات کو سوچے اور اسکے حساب سے نماز پوری کر کے سلام پھیر کر دو سجدے کر لے۔

۱۲۱۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے

شک فی الثنّین والثلاث فیجعلہا الثنّین وَاذا شک فی الثلاث والأربع فلیجعلہا ثلاثاً ثُمَّ لیتِمَّ ما بقی من صلاتہ حتی یكون الوهم فی الزیادۃ ثم یسجد سجدتین و هو جالس قبل أن یسلم۔

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَلِغِ الشَّكَّ وَلْيَتَسَّ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَةً كَانَتْ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتْ الرَّكْعَةُ لِتَمَامِ صَلَاتِهِ وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ رَغْمَ أَنْفِ الشَّيْطَانِ۔

۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَتَحَرَّى الصَّوَابَ

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ إِلَيَّ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً لَا نَدْرِي أَرَادَ أَوْ نَقَصَ فَسَأَلَ فَحَدَّثَنَا فَتَنَى رَجُلُهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَاجِهٍ فَقَالَ: لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَأَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنَسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَأَيْكُمْ مَا شَكَّ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ مِنَ الصَّوَابِ فَيَتِمَّ عَلَيْهِ وَيُسَلِّمَ وَيَسْجُدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مَسْعَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

کسی کو نماز میں شک ہو تو درنگی کو سوچے پھر دو سجدے کر لے۔ مثناسی کہتے ہیں کہ یہ کلی اصول اور قاعدہ ہے اور کسی کو اس کے خلاف کرنے کا اختیار نہیں۔

بیاب: بھول کر دو یا تین رکعات

پر سلام پھیرنا

۱۲۱۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک بار سہو ہو گیا آپ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ ایک صاحب جنہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی یا آپ بھول گئے؟ فرمایا: نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا۔ عرض کیا پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی! تو آپ آگے بڑھے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کئے۔

۱۲۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں شام کی دو نمازوں (ظہر عصر) میں سے کوئی نماز دو رکعت پڑھائی پھر سلام پھر کر مسجد میں گئی ہوئی اس لکڑی کی طرف بڑھے جس پر آپ ٹیک لگایا کرتے تھے تو جلد باز لوگ یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز کم کر دی گئی۔ جماعت میں ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے لیکن آپ کی بیعت کی وجہ سے کچھ عرض نہ کر سکے اور جماعت میں لے ہاتھوں والے ایک صاحب بھی تھے جن کو ذوالیدین کا نام دیا جاتا تھا۔ وہ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی یا آپ بھول گئے؟ فرمایا: نہ نماز مختصر کی گئی اور نہ میں بھولا۔ عرض کیا: پھر آپ نے تو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

اللہ ﷻ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

قال الطنابسي هذا الاصل. ولا يقدر احد يردّه.

۱۲۱۲: بَابُ فِيمَنْ سَلَّمَ مِنْ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثًا

سَاهِيًا

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهَا فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْضَرْتُ أَوْ نَسِيتُ قَالَ: مَا قْضَرْتُ وَمَا نَسِيتُ. قَالَ: إِذَا فَضَلْتِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْ السُّهُوِ.

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْدَافِي صَلَاتِي الْعَشِيِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةِ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى يَسْتَبْدِ إِلَيْهَا فَخَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ يَقُولُونَ قَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَا بَاهُ أَنْ يَقُولَا لَهُ شَيْئًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ يُسَمَّى ذَالْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْضَرْتُ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتُ فَقَالَ: لَمْ تَقْضُرْ وَلَمْ أَنْسَ قَالَ فَإِنَّمَا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

آپ نے پوچھا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی! راوی کہتے ہیں پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ أَحْمَدُ بْنُ نَابِثِ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعِضْرِ ثُمَّ قَالَ فَذَخَلَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ الْخُرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ قَادِي . يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَحْرُ إِزَارَةَ فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ .

۱۲۱۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار نماز عصر کی تین رکعات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو لمبے ہاتھوں والے مرد جناب خرباق کھڑے ہوئے اور پکار کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی؟ آپ غصہ کی حالت میں اپنا ازار گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ پھر آپ نے پوچھا جب بتایا گیا تو آپ نے چھوٹی ہوئی رکعت پڑھ کر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

☆ خلاصۃ الباب اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ سجدہ سہو سلام سے پہلے ہونا چاہیے یا بعد میں۔ حنفیہ کے نزدیک مطلق سلام کے بعد ہونا چاہیے اور امام شافعی کے نزدیک مطلق سلام سے پہلے سجدہ سہو ہے۔ امام مالک کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر سجدہ سہو نماز میں کسی نقصان کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے ہوگا اور اگر کسی زیادتی کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سلام کے بعد ہوگا۔ امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سہو کی جن صورتوں میں سلام سے پہلے سجدہ کرنا ثابت ہے وہاں قبل السلام پر عمل کیا جائے گا اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کے بعد ثابت ہے ان صورتوں میں بعد السلام پر عمل ہوگا۔ احادیث باب امام شافعی کا استدلال ہے۔ حنفیہ کا استدلال باب ۱۳۶ میں حدیث نمبر: ۱۲۱۸ ہے۔ جن میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر اور ایک مرفوع حدیث ہے۔ ان کے علاوہ ترمذی اور صحاح کی احادیث ہیں۔ بہر حال یہ افضل اور غیر افضل کا مسئلہ ہے۔

باب: سلام سے قبل سجدہ

سہو کرنا

۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيْ السَّهْوِ

قَبْلَ السَّلَامِ

۱۲۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے پاس نماز میں شیطان آ کر اس نمازی اور اسکے دل کے درمیان گھس جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو نماز میں کمی زیادتی کا علم نہیں رہتا جب ایسا ہو جائے تو وہ دو سجدے کر لے سلام پھیرنے سے قبل پھر سلام پھیرے۔

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكِيْرٍ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ حَتَّى لَا يَدْرِي رَأَى أَوْ نَقِصَ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمَ .

۱۲۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان اور اس کے دل کے درمیان گھس جاتا ہے پھر اسے پتہ نہیں چلتا

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكِيْرٍ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَ

ابن آدم و بین نفسه فلا یدری کم صلی فاذا وجد ذلك
فلیسجد سجدةً قبل ان یتسلم.
کہ کتنی رکعات پڑھیں جب ایسا لگے تو سلام سے قبل دو
سجدے کر لے۔

۱۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ سَجَدَتِي السَّهْوِ

بَابُ: سجدہ سہو سلام کے

بَعْدَ السَّلَامِ

بعد کرنا

۱۲۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ سَجَدَ سَجْدَتِي
السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَلَ ذَلِكَ.

۱۲۱۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام کے بعد
سجدہ کرتے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایسا ہی کیا۔ (یعنی یہ عمل میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔)

۱۲۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا
اسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُيَيْدِ اللهِ بْنِ عُيَيْدٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ سَالِمِ
النَّسَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: فِي كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

۱۲۱۹: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
ارشاد فرماتے سنا کہ ہر سہو میں سلام کے بعد دو
سجدے ہیں۔

۱۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الصَّلَاةِ

بَابُ: نماز پر بنا کرنا

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ
بْنُ مُوسَى التَّمِيمِيُّ عَنْ اَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدٍ
مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ
ثُوْبَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى الصَّلَاةِ وَ
كَبَّرَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَيْهِمْ فَمَكَّنُوْا ثُمَّ اَنْطَلَقَ فَاغْتَسَلَ وَ كَانَ رَاْسُهُ
يَقْطُرُ مَاءً فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا اَنْصَرَفَ قَالَ: اِنِّي خَرَجْتُ
اِلَيْكُمْ حُبًّا وَ اِنِّي نَسِيتُ حَتَّى قُمْتُ فِي الصَّلَاةِ.

۱۲۲۰: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز
کے لئے تشریف لائے اور اقامت ہو گئی پھر آپ نے
صحابہ کو اشارہ کیا وہ ٹھہر گئے پھر آپ تشریف لے گئے۔
غسل کیا اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا آپ نے
صحابہ کو نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو فرمایا میں بحالت
جنابت تمہاری طرف آ گیا تھا میں بھول گیا تھا یہاں تک
کہ نماز کے لئے کھڑا ہو گیا (پھر یاد آیا تو چلا گیا)

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْهَيْثَمُ ابْنُ خَارِجَةَ ثَنَا
اسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ابْنِ جَرِيْجٍ عَنْ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ اَصَابَهُ تِيْ اَوْ رَعَا فِ
اَوْهٍ قَلْبَسٍ اَوْ مَدَى فَلْيَنْصَرَفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيْبِنِ عَلٰى صَلَاةِ
تِهْ وَ هُوَ فِيْ ذَالِكِ لَا يَكْتَلِمُ.

۱۲۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو نماز میں تے
آئے یا تکبیر پھوٹے یا منہ بھر کر پانی نکلے یا مذی نکل
جائے تو وہ واپس جا کر وضو کرے پھر اپنی نماز پر بنا
کرے اور اس دوران وہ بات نہ کرے۔

۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَحَدَتْ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ يَنْصَرِفُ

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شُبَّانَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ تَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَأَحَدْتُكُمْ فَلْيُمِسِّكُمْ عَلَى أَنْفِهِ ثُمَّ لِيُنْصَرِفْ.

۱۲۲۲: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز کے دوران حدت ہو جائے تو ناک تھامے واپس ہو جائے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يُحْيَى تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ تَنَا

عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْمَرِيضِ

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلَّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِي لِنَاصُورٍ. فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ.

۱۲۲۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ناسور (بواسیر) کا عارضہ تھا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو ایسا نہ کر سکو تو بیٹھ کر اگر یہ بھی نہ کر سکو تو کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھ لو۔

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ يَبَانَ الْوَاسِطِيُّ تَنَا اسْحَقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى جَالِسًا عَلَى يَمِينِهِ وَهُوَ وَجِعٌ.

۱۲۲۴: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی حالت میں دائیں طرف بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔

☆ خلاصۃ الباب انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں: ایک صحت و تندرستی کی اور ایک بیماری کی۔ شریعت میں سب کے احکام بیان ہوئے ہیں اگر قیام کی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے اور اگر بیٹھنے کی قدرت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ اس حدیث میں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھنے کا بیان ہے۔ یہی امام شافعیؒ کے نزدیک افضل ہے۔ ایک دوسری حدیث میں چپ لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے اسی کو افضل قرار دیا ہے کہ مریض چپ لیٹے اور گردن اور کندھوں کے نیچے کوئی چیز رکھ کر گھٹنے کھڑے کر لے کیونکہ قبلہ رخ پاؤں پھیلا کر وہ ہے۔ اس ہیئت سے نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے کے مشابہ ہو جاتا ہے اور رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ چپ لیٹنے کی عقلی دلیل یہ ہے کہ اس طرح اشارہ ہوا کعبہ کی طرف پڑتا ہے اور قبلہ درحقیقت وہ عمارت نہیں ہے بلکہ وہ مقام ہے جہاں عمارت بنی ہوئی ہے اور اسی کو ہوا کعبہ سے تعبیر کیا۔ کیونکہ ہوا بھی خالی جگہ ہے لہذا چپ لیٹنے والے کا اشارہ اسی ہوا کی طرف پڑتا ہے جو اصل کعبہ ہے اس لیے اولیٰ ہے۔

۱۴۰: بَابُ فِي صَلَاةِ النَّافِلَةِ قَاعِدًا

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

۱۲۲۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس

ذات نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھالیا، اس کی قسم مرتے دم تک آپ کی بیشتر نماز بیٹھ کر تھی اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ نیک عمل تھا جس پر بندہ مداومت اختیار کرے خواہ تھوڑا ہو۔

۱۲۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نفل نماز میں) بیٹھ کر قرأت کرتے رہتے جب رکوع کرنے لگتے تو چالیس آیات کی بقدر کھڑے ہو جاتے۔

۱۲۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے نوافل کھڑے ہو کر پڑھتے ہی دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ کی عمر زیادہ ہو گئی تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ حتیٰ کہ جب آپ کی (مقررہ مقدار) قرأت میں سے تیس چالیس آیات رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے اور (رکوع و) سجود میں چلے جاتے۔

۱۲۲۸: حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا۔ تو فرمایا آپ کسی رات کھڑے ہو کر طویل نماز پڑھتے اور کسی رات بیٹھ کر طویل نماز پڑھتے۔ جب کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو کھڑے کھڑے ہی رکوع میں چلے جاتے اور جب بیٹھ کر قرأت کرتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع کر لیتے۔

پہاں: بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے

۱۲۲۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے گزرے تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز (ثواب کے اعتبار سے) آدھی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے

ابی اسحق عن ابی سلمة عن أم سلمة قالت والذی ذہب بنفسي ﷺ ما مات حتی کان اکثر صلاته وهو جالس وكان أحب الأعمال إليه العمل الصالح الذی یدوم علیه العبد وإن کان یسیرا۔

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرًا مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ إِلَّا قَائِمًا حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَجَعَلَ يُصَلِّي جَالِسًا حَتَّى إِذْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ قِرَائِهِمْ أَرْبَعُونَ آيَةً أَوْ ثَلَاثُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَسَجَدَ۔

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَ لَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا أَقْرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

۱۲۱: بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلَى النَّعْفِ مِنْ

صَلَاةِ الْقَائِمِ

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثنا قُطَيْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقَالَ: صَلَاةُ الْجَالِسِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ

القائم

والے کی نماز سے۔

۱۲۳۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو دیکھا کچھ لوگ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز آدھی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے۔

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى أَنَا سًا يُصَلُّونَ قُعُودًا فَقَالَ: صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ.

۱۲۳۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مرد کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا۔ فرمایا: جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو یہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کو کھڑے ہونے والے سے آدھا ثواب ملے گا اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی تو اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملے گا۔

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ: مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ.

پاب: رسول اللہ ﷺ کے مرض الوفا کی

۱۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

نمازوں کا بیان

فِي مَرَضِهِ

۱۲۳۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبیؐ اُس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں انتقال ہوا (اور ابو معاویہ نے کہا جب بیمار ہوئے) تو بلالؓ آپؐ کو نماز کی اطلاع دینے کے لئے آئے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ابو بکرؓ سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو بکرؓ رقیق القلب مرد ہیں جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے (تو آپؐ کے خیال سے) رونے لگیں گے۔ اس لئے نماز بھی نہ پڑھا سکیں گے اگر آپؐ عمرؓ کو حکم دیں اور وہ نماز پڑھائیں (تو یہ اچھا ہوگا)۔ آپؐ نے فرمایا: ابو بکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔ تم تو یوسفؑ کے ساتھ والی ہو (جیسے حضرت یوسفؑ کے ساتھ لیجانے یہ معاملہ کیا کہ عورتوں کی دعوت کی اور مقصد دعوت نہ تھی بلکہ یوسف کے حسن و جمال

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ لَمَّا ثَقُلَ جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ تَعْنِي رَقِيقٌ وَمَتَى مَا يَقُومُ مَقَامَكَ يَبْكِي فَلَا يَسْتَطِيعُ قَلْبُهُ أَنْ يَصَلِّيَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُمْ صَوَاحِبَاتُ يَوْسُفَ. قَالَتْ فَأَرْسَلْنَا إِلَى أَبِي

بُکْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَوَجَدَ رَسُولُ
 اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَةً فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ
 يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَاهُ تَخْطُانِ فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا
 أَحْسَسَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَرْمَى
 إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَافَكَ قَالَ
 فَجَاءَ حَتَّى أَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
 فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَأْتِمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَأْتُمُونَ بِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ.
 قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب ابو بکرؓ کو آپؐ کی تشریف آوری کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبیؐ نے اشارہ سے
 فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آتے رہے حتیٰ کہ ان دو مردوں نے آپؐ کو ابو بکرؓ کے ساتھ ہی بٹھا دیا تو ابو بکرؓ، نبیؐ کی اور
 لوگ ابو بکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے (یعنی امام نبیؐ تھے اور سیدنا ابو بکرؓ کبتر تھے)۔

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
 عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّيَ بِهِمْ فَوَجَدَ رَسُولُ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمٌ
 اسَّاسٌ فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَأْخَرَ
 فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ
 أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يُصَلِّيَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ.
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری میں
 ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپؐ نے نماز پڑھانی شروع کی تو رسول اللہؐ کو طبیعت ہلکی محسوس ہوئی۔ آپؐ
 باہر نکلے تو ابو بکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابو بکرؓ نے آپؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپؐ نے اشارہ
 سے منع فرمایا کہ اپنی حالت پر ہی رہو اور رسول اللہؐ ابو بکرؓ کے پہلو میں برابر ہی بیٹھ گئے تو ابو بکرؓ نبیؐ کو دیکھ دیکھ کر
 نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی نماز کے مطابق نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ
 دَاوُدَ مِنْ كِتَابِهِ فِي بَيْتِهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ بُهَيْطٍ أَنَا عَنْ نَعِيمِ بْنِ
 أَبِي هِنْدٍ عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيْطٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَعْصَى
 عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ثُمَّ أَفَاقَ
 فَقَالَ: أَحْضَرْتُ الصَّلَاةَ. قَالُوا نَعَمْ قَالَ: مُرُوا بِاللَّاءِ
 حضرت سالم بن عبید کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کو بیماری میں بے ہوشی ہو گئی افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا نماز کا
 وقت ہو گیا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔
 پھر بے ہوشی ہوئی، ہوئی۔ جب افاقہ ہوا تو پوچھا: کیا نماز کا وقت

ہو گیا؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر بے ہوشی ہو گئی جب افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہؓ نے عرض کیا: میرے والد مرد رقیق القلب ہیں؛ جب اس جگہ کھڑے ہوں گے تو (آپؐ کے خیال سے) رونے لگیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ لہذا اگر آپؐ کسی اور سے کہہ دیں (تو بہتر ہو گا) پھر بے ہوشی ہو گئی پھر افاقہ ہوا تو فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابو بکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں تم تو یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔ راوی کہتے ہیں پھر بلالؓ کو حکم دیا گیا انہوں نے اذان دی اور ابو بکرؓ کو آپؐ کا حکم سنایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھانی شروع کر دی۔ پھر رسول اللہؐ کو طبیعت ہلکی محسوس ہوئی۔ تو فرمایا: کسی کو دیکھو کہ میں اس سے سہارا لوں۔ اتنے میں (عائشہؓ کی باندی) بریرہؓ اور ایک اور صاحب (عباسؓ یا علیؓ) آئے۔ آپؐ اُنکے سہارے تشریف لائے۔ جب ابو بکرؓ نے آپؐ کو تشریف لاتے دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپؐ نے اشارہ سے فرمایا: اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر رسول اللہؐ آ کر ابو بکرؓ کے ساتھ بیٹھ گئے یہاں تک کہ ابو بکرؓ نے نماز پوری کی پھر اسکے بعد رسول اللہؐ کا انتقال ہو گیا۔

۱۲۳۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو عائشہؓ کے گھر تھے۔ عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے لئے ابو بکرؓ کو بلائیں۔ حصہ نے عرض کیا: ہم آپؐ کے لئے عمرؓ کو بلائیں۔ ام الفضلؓ نے عرض کیا: ہم آپؐ کے لئے

فَلْيُؤَدِّنْ وَ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ: اَحْضَرَتِ الصَّلَاةَ. قَالُوا نَعَمْ قَالَ: مُرُوا بِبِلَالٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُؤَدِّنْ وَ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اِنَّ اَبِي رَجُلٌ اَسِيْفٌ فَاِذَا قَامَ ذَلِكِ الْمَقَامَ يَبْكِي لَا يَسْتَطِيْعُ فَلَوْ اَمَرْتُ غَيْرَهُ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ: مُرُوا بِبِلَالٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُؤَدِّنْ وَ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِن كُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ اَوْ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ. قَالَ فَاَمَرَ بِبِلَالٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاَذَنَ وَ اَمَرَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ حِقْفَةً فَقَالَ: اَنْظُرُوْا اِلَى مَنْ اَتَى عَلَيْهِ. فَجَاءَتْ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا. وَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَاَتَاكَا عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَاَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَهَبَ لِيَنْكُصَ فَاَوْمَأَ اِلَيْهِ اَنْ اَثْبُتَ مَكَانَكَ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ اِلَى جَنْبِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حَتَّى قَضَى اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَاتَهُ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ.

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ غَيْرُ نَصْرٍ بَعْنِ عَلِيٍّ.

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَقَ عَنِ الْاَزْقَمِ بْنِ شُرْحَبِيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَةَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا كَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَ: اِذْعُوْا اِلَى عَلِيٍّ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

یَا رَسُولَ اللَّهِ نَدْعُوكَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: ادْعُوهُ. قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَدْعُوكَ غَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: ادْعُوهُ. قَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَدْعُوكَ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعَمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ فَظَنَرَ فَسَكَتَ فَقَالَ غَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَوْمُو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُؤَدِّئُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَجُلٌ رَفِيقٌ حَصِرٌ وَ مَتْنِي لَا يَرَاكَ يَبْكِي وَالنَّاسُ يَبْكُونَ فَلَوْ أَمَرْتُ غَمْرَ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خَفَّةً فَخَرَجَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَ رَجُلَاهُ تَحْطَبَانِ فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ سَبَّحُوا بِأَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ لِيَسْتَأْجِرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَي مَكَانَكَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِهِ وَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْتِمُ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يَأْتِمُونَ بِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ كَانَ بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

قَالَ وَ كَيْفَ: وَ كَذَلِكَ السُّنَّةُ

قَالَ: فَمَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ ذَلِكَ.

خلاصۃ الباب ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں بیماری کی وجہ سے ضعف تھا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنتے ہوں گے اس لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر دوسرے مقتدی رکوع وسجدہ کرتے تھے۔ اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم میں فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلے پر کھڑا کیا اور اپنی نیابت کے لیے منتخب فرمایا۔

عباسؓ کو بلائیں؟ فرمایا: ٹھیک ہے۔ جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہؐ نے سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور خاموش ہو گئے تو عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ کے پاس سے اٹھ جائیں۔ پھر بلالؓ نے حاضر ہو کر اطلاع دی کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا: ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو بکرؓ مرد رقیق القلب اور کم گو ہیں اور جب آپؐ کو نہ دیکھیں گے تو رونے لگیں گے اور لوگ بھی رونے لگیں گے۔ لہذا اگر آپؐ عمرؓ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (تو بہتر ہو گا) سو (حسب ارشاد) ابو بکرؓ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھانے لگے پھر رسول اللہؐ کو طبیعت ہلکی محسوس ہوئی تو آپؐ دو مردوں کے سہارے باہر تشریف لائے اور آپؐ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب لوگوں نے آپؐ کو دیکھا تو ابو بکرؓ کو متوجہ کرنے کے لئے سبحان اللہ کہا وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور رسول اللہؐ آ کر ان کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور ابو بکرؓ کھڑے رہے اور ابو بکرؓ نبیؐ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابو بکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں سے قرأت شروع فرمائی جہاں ابو بکرؓ پہنچے تھے۔ وکیع کہتے ہیں کہ سنت یہی ہے۔ فرمایا کہ پھر اسی بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

۱۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِهِ

پاب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی اتنی
 کے پیچھے نماز پڑھنا

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَبْدِ عَدِيٍّ عَنْ
 حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ
 شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ صَلَّى
 بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَكْعَةً فَلَمَّا
 أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتِمَّ الصَّلَاةَ قَالَ: وَقَدْ
 أَحْسَنْتَ كَذَلِكَ فَأَفْعَلُ.

۱۴۳۶: حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں رسول اللہ
 (سفر میں) پیچھے رہ گئے تو ہم لوگوں کے پاس اُس وقت
 پہنچے کہ عبدالرحمن بن عوفؓ ان کو ایک رکعت پڑھا چکے
 تھے جب ان کو نبیؐ کی تشریف آوری کا احساس ہوا تو
 پیچھے ہٹنے لگے تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ نماز
 پوری کروائیں اور (نماز کے بعد) فرمایا: تم نے اچھا کیا ایسا
 ہی کیا کرو (کہ سفر میں اگر میری آمد کی توقع نہ ہو تو جماعت
 کروادیا کرو)۔

☆ خلاصۃ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل پر تحسین فرمائی اور آئندہ کے لیے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ اس سے نماز
 جماعت کا اہتمام معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افضل آدمی مفضول کے اقتداء کر سکتا ہے۔

۱۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَامًا جُعِلَ الْإِمَامُ
 لِيُؤْتَمَّ بِهِ

پاب: امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی
 کی جائے

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهَا قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ
 عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَتَوَدُّونَهُ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ
 اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِمَامًا جُعِلَ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا
 رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا
 جُلُوسًا.

۱۴۳۷: عائشہ فرماتی ہیں کہ نبیؐ بیمار ہوئے تو کچھ صحابہ
 عیادت کیلئے حاضر ہوئے تو نبیؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی
 اور ان صحابہ نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء میں نماز ادا
 کی تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور سلام
 پھیرنے کے بعد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس
 کی پیروی کی جائے۔ لہذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی
 رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور
 جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
 الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجَحَشَ شِقُّهُ
 الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا نَعُوذُهُ. وَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا

۱۴۳۸: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبیؐ
 گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کی دائیں جانب چھل گئی۔
 ہم آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جب نماز کا وقت
 ہوا تو رسول اللہ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کے

بیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نماز پوری کر لی تو فرمایا: امام کو اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اسی لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہو اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۴۰: جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ بیمار تھے۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابو بکرؓ تکبیر کہہ کر لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا رہے تھے۔ آپ نے ہماری طرف التفات فرمایا تو ہمیں کھڑے دیکھ کر اٹھ کر فرمایا۔ ہم بیٹھ گئے اور آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: قریب تھا کہ تم فارس و روم والوں کا سا عمل کرتے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں جبکہ بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں آئندہ ایسا نہ کرنا اپنے اماموں کی اقتداء کرو اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

پاب: نماز فجر میں

قنوت

۱۲۴۱: حضرت ابو مالک اشجعی سعد بن طارق فرماتے ہیں

وَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ فَعُوذًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُوتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَاِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا فَعُوذًا اَجْمَعِينَ.

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُوتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَاِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا فَعُوذًا.

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ اَنبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يُكَبِّرُ يَسْمَعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَاَنَا قِيَامًا فَاشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ فَعُوذًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اِنْ كِدْتُمْ اَنْ تَفْعَلُوا فِعْلَ فَارِسٍ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلٰى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ فَعُوذٌ فَلَا تَفْعَلُوا اَنْتُمُوهَا بِاَمَّتِكُمْ اِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَاِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا فَعُوذًا.

۱۲۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي

صَلَاةِ الْفَجْرِ

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ

کہ میں نے اپنے والد محترم سے کہا ابا جان آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کے پیچھے اور تقریباً پانچ سال یہاں کوفہ میں حضرت علیؓ کے پیچھے پھر میں ادا کیں۔ کیا وہ فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا بیٹا یہی چیز نکالی گئی ہے۔

۱۲۴۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر میں قنوت پڑھنے سے روک دیا گیا۔

۱۲۴۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت پڑھتے اور عرب کے بعض قبائل کے لئے ایک ماہ بددعا فرماتے رہے پھر چھوڑ دیا۔

۱۲۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کا سلام پھیرا تو یہ دعا مانگی ”اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے کمزور مسلمانوں کو چھٹکارا عطا فرما۔ اے اللہ! مضر قبیلہ پر سخت گرفت فرما اور ان پر یوسف علیہ السلام کے قحط کی طرح قحط ڈال دے۔“

اِدْرِيسَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ حَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِيٍّ هَاهُنَا بِالْأَنْوَةِ نَحْرًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ فَكَانُوا يَقْتُونُونَ فِي الْفَجْرِ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحَدَّثٌ

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ نَصْرِ الصَّبِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى زُبَيْرٌ ثَنَا عَبْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ.

۱۲۴۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلِيَّ حَتَّى مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَ.

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اُنْجِ الْوَالِدَيْنِ الْوَالِدِ وَ سَلْمَةَ بِنَ هِشَامٍ وَ عِيَاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ الْاَلِيْمَةَ اَشْدُدْ وَطَاةَكَ عَلٰى مُضَرَ وَ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ.

خلاصہ الباب ☆ نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے بارے میں فقہاء میں اختلاف ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی نماز میں دوسرے رکوع کے بعد قنوت پورے سال مشروع ہے۔ اس سلسلہ میں حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ عام حالات میں قنوت فجر مسنون نہیں، البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہوگئی ہو، اس زمانہ میں فجر میں قنوت پڑھنا مسنون ہے جسے ”قنوت نازلہ“ کہا جاتا ہے۔ احادیث باب حنفیہ اور حنابلہ کی دلیل ہیں اور جن احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت پڑھنا ثابت ہے وہ قنوت نازلہ پر محمول ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے مفارقت تک قنوت پڑھتے رہے اس کا معنی یہ ہے کہ فجر کی نماز میں طویل قیام ہمیشہ فرماتے تھے، معروف قنوت مراد نہیں۔ حنفیہ قنوت نازلہ اور فجر کی نماز میں طویل قیام کے قائل ہیں۔ اس طرح تمام احادیث میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

۱۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ

فِي الصَّلَاةِ

بَابُ: نماز میں سانپ، بچھو

کو مار ڈالنا

۱۴۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران بچھو اور سانپ کو مار ڈالنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِقِ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدِيِّ فِي الصَّلَاةِ الْعُقْرَبِ وَالْحَيَّةِ.

۱۴۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بچھو نے ڈسا تو ارشاد فرمایا: اللہ کی لعنت ہو بچھو پر نمازی کو چھوڑے ہے نہ غیر نمازی کو تم اس کو حل و حرم میں قتل کر سکتے ہو۔

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمِ الْأَوْدِيِّ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَا تَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتِ النَّهْأَنِ تَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَعَتِ النَّبِيَّ عُقْرَبٌ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْعُقْرَبَ مَا تَدْعُ الْمُصَلِّيَّ وَ غَيْرَ الْمُصَلِّيِّ أَقْتُلُوهَا فِي الْجَلِيِّ وَالْحَرَمِ.

۱۴۳۷: حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ایک بچھو مار ڈالا۔

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَبْرِ تَنَا مِنْدَلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَتَلَ عُقْرَبًا يَجْهُو فِي الصَّلَاةِ.

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موذی جانوروں اور ہوام الارض کو دوران نماز بھی مار ڈالنا جائز ہے کہ کہیں کوئی نقصان نہ پہنچادیں۔

۱۴۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ وَ

بَعْدَ الْعَصْرِ

بَابُ: فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا

ممنوع ہے

۱۴۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَلَاتَيْنِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۴۳۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عصر کے بعد

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّمِيمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى

تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .
 ۱۲۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا
 شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا
 هَمَّامٌ ثَنَا قَنَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ
 عِنْدِي رِجَالٌ مَرَضِيُونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْصَاهُمْ
 عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ
 حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ
 الشَّمْسُ .

غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں۔
 ۱۲۵۰ : حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ میرے سامنے بہت سی پسندیدہ شخصیات نے شہادت دی جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک کسی قسم کی کوئی بھی نماز نہیں۔

☆ خلاصۃ الباب اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اوقات مکروہہ کی دو قسمیں ہیں: ایک اوقات ثلاثہ یعنی طلوع، استواء اور غروب کے اوقات اور دوسرے نماز عصر اور نماز فجر کے بعد کے اوقات۔ پہلی قسم کے بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس میں ہر قسم کی نماز ناجائز ہے۔ خواہ فرض ہو یا نفل۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک فرائض جائز ہیں اور نوافل ناجائز۔ البتہ امام شافعی کے نزدیک نوافل ذوات الاسباب بھی جائز ہیں۔ نوافل ذوات الاسباب کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ ایسے نوافل جن کا سبب بندہ کے اختیار کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہو۔ مثلاً تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد، نماز شکر، نماز عید، کسوف وغیرہ۔ رہی اوقات مکروہہ کی دوسری قسم یعنی نماز فجر اور نماز عصر کے بعد کے اوقات سوان کے بارے میں امام شافعی کا مسلک یہی ہے کہ ان میں فرائض اور نوافل ذوات الاسباب دونوں جائز ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک ان اوقات میں فرائض تو جائز ہیں لیکن نوافل خواہ ذوات الاسباب ہوں یا غیر ذوات الاسباب دونوں ناجائز ہیں۔ احادیث باب حنفیہ کا استدلال ہے جن میں بعد الفجر اور بعد العصر نماز سے مطلق منع کیا گیا ہے۔ حنفیہ احادیث تحیۃ المسجد اور جبیر بن مطعم کی حدیث: لا تمنعوا احدًا کو حدیث باب سے مخصوص مانتے ہیں اور امام طحاوی کے بقول مضطرب الافساد ہے اور اگر یہ روایت صحیح ہوتی بھی اس کا مقصد حرم کے محافظین کو یہ ہدایت کرنا ہے کہ وہ حرم کو ہر وقت کھلا رکھیں اور طواف و نماز پر پابندی عائد نہ کریں۔ احادیث میں اس کی تائید موجود ہے۔ حنفیہ کے موقف کی وجہ ترجیح یہ ہے کہ نبی کی احادیث زیادہ ہیں لہذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ممانعت پر عمل کیا جائے کیونکہ ان اوقات کو مشغول بالفرائض قرار دیا گیا ہے۔ لہذا اس وقت میں نوافل تو ناجائز ہوں گے لیکن فرائض کسی بھی قسم کے ہوں وہ جائز ہیں کیونکہ وقت کا موضوع لہ وہی ہیں۔

۱۲۴۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ

۱۲۵۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ

اوقات

فِيهَا الصَّلَاةُ

۱۲۵۱ : حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ایک وقت دوسرے وقت سے زیادہ پسند اور محبوب ہو؟ فرمایا: جی! ارات کا بالکل درمیانی حصہ (اللہ تعالیٰ کو باقی اوقات سے زیادہ محبوب ہے) لہذا صبح کے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْهَقِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْغَدَاةِ قَالَ نَعَمْ جَوْفَ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ

فَصَلِّ مَا بَدَأَكَ حَتَّى يَطْلُعَ الصُّبْحُ ثُمَّ انْتَهَ حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ وَ مَا دَامَتْ كَانَتْهَا حَجْفَةً حَتَّى تَبْشِشَ ثُمَّ صَلَّى مَا
بَدَأَكَ حَتَّى يَقُومَ الْعَمُودُ عَلَى ظِلِّهِ ثُمَّ افْتَهَ حَتَّى تَزِيغَ
الشَّمْسُ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ بِنُصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ صَلَّى مَا بَدَأَ
لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ انْتَهَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا
تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ وَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ.

طلوع تک جتنا چاہو نماز پڑھتے رہے (فجر کی سنت اور فرض کے علاوہ باقی نمازوں سے) رک جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور جب تک ڈھال کی طرح رہے (رکے رہو) یہاں تک کہ جب خوب کھل جائے تو پھر جتنا چاہو نماز پڑھو یہاں تک کہ ستون اپنے سائے پر قائم ہو تو نماز سے رک جاؤ (اور رکے رہو) یہاں تک کہ سورج ڈھلنا شروع ہو

جائے اسلئے کہ نصف التہار کے وقت دوزخ سلگایا جاتا ہے اس کے بعد جتنی چاہو نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ جب عصر کی نماز پڑھو تو پھر رک جاؤ غروب آفتاب تک اسلئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہی طلوع ہوتا ہے۔

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ ثَنَا أَبُو
فَدِيكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلَ صَفْوَانَ بْنَ الْمُعْطَلِ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
سَأَلْتُكَ عَنْ أَمْرِ أَنْتَ بِهِ عَالِمٌ وَأَنَا بِهِ جَاعِلٌ قَالَ: وَ مَا هُوَ.
قَالَ هَلْ مِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تَكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةَ
قَالَ: نَعَمْ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ الشَّيْطَانِ ثُمَّ صَلِّ فَالصَّلَاةُ
مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تَسْتَوِيَ الشَّمْسُ عَلَى رَأْسِكَ
كَالرُّمْحِ فَإِذَا كَانَتْ عَلَى رَأْسِكَ كَالرُّمْحِ فَدَعِ الصَّلَاةَ
فَإِنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ تُسَجَّرُ فِيهَا جَهَنَّمَ وَ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُهَا
حَتَّى تَزِيغَ الشَّمْسُ عَنْ حَاجِبِكَ الْأَيْمَنِ فَإِذَا زَالَتْ
فَالصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ دَعِ
الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيْبَ الشَّمْسُ.

۱۲۵۲: ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ صفوان بن معطل نے رسول اللہ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں جو آپ کو معلوم ہے اور مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا: کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ دن رات کی ساعات میں سے کسی ساعت میں نماز مکروہ بھی ہے؟ فرمایا: جی! جب صبح کی نماز پڑھ لو تو طلوع آفتاب تک نماز چھوڑ دو کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اسکے بعد نماز پڑھو اس نماز میں فرشتے حاضر ہونگے اور قبول ہوگی یہاں تک کہ آفتاب نیزے کی مانند سیدھا سر پر آجائے تو نماز چھوڑ دو کیونکہ اس وقت دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ سورج تمہارے دائیں ابرو سے ڈھل جائے تو پھر اسکے بعد کی نماز میں فرشتے بھی حاضر ہونگے اور قبول بھی ہوگی یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو تو پھر نماز چھوڑ دو غروب آفتاب تک۔

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
الصَّنَابَحِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ

۱۲۵۳: ابو عبد اللہ صناہی فرماتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یا یوں فرمایا کہ سورج کے ساتھ شیطان کے دو سینگ بھی نکلتے ہیں جب

الشَّمْسُ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ (أَوْ قَالَ يَطْلُعُ مَعَهَا قَرْنَا الشَّيْطَانِ . فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارْقَهَا فَإِذَا كَانَتْ فِي وَسْطِ السَّمَاءِ قَارَنَهَا فَإِذَا ذَلِكُ) (أَوْ قَالَ زَالَتْ) فَارْقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارْقَهَا فَلَا تُصَلُّوا هَذِهِ السَّاعَاتِ الثَّلَاثَ .

آفتاب بلند ہو جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب آسمان کے وسط میں ہو تو یہ ساتھ مل جاتا ہے اور جب وہ ڈھل جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب غروب ہونے لگتا ہے تو پھر آ کر ساتھ مل جاتا ہے اور جب غروب ہو چکتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے اسلئے ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ اوقات مشرکین کی عبادت کے اوقات ہیں۔ جو اللہ کے سوا سورج کی پرستش کرتے ہیں تو ان اوقات میں گو خدا کی عبادت جائے لیکن مشرکین کی مشابہت کی وجہ سے مکروہ اور منع سمجھی۔ یہاں ایک اعتراض ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ زمین گروی ہے اور وہ سورج کے گرد گھومتی ہے اب جو لوگ منطقد البروج کے تحت میں زمین کے چاروں طرف رہتے ہیں ان میں کوئی وقت اس سے خالی نہ ہوگا۔ یعنی کہیں دو پہر ضرور ہوگی۔ اور کہیں طلوع ہوتا ہوگا اور کہیں غروب ہوتا ہوگا پس ہر وقت میں نماز منع نہیں کی اور اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک ملک والوں کو اپنے طلوع اور غروب اور استواء سے غرض ہے دوسرے ملکوں سے غرض نہیں۔ پس جس وقت ہمارے ملک میں زوال ہو جائے تو نماز درست ہوگی حالانکہ جس وقت ہمارے ہاں زوال ہوا ہے اس وقت ان لوگوں کے پاس جو مغرب کی طرف بٹے ہوئے ہیں استواء کا وقت ہوتا ہے ایک اور اعتراض ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جب آفتاب کسی وقت میں خالی نہ ہو یعنی کسی نہ کسی ملک میں اس وقت استواء ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں اس وقت طلوع ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں غروب ہوگی تو شیطان آفتاب سے جدا کیونکر ہوگا بلکہ ہر وقت آفتاب کے ساتھ رہے گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک جو شیطان آفتاب پر متعین ہے وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور آفتاب کے ساتھ ہی پھرتا ہے لیکن جدا ہونے سے یہ غرض ہے کہ آفتاب کے ساتھ ہی وہ ہماری سمت سے ہٹ جاتا اور مشرکوں کی عبادت کا وقت ہمارے ملک میں تو بہر حال ختم ہو جاتا ہے اور ہم کو نماز پڑھنا اور عبادت کرنا درست ہو جاتا ہے گو نفس الامر میں وہ آفتاب سے جدا نہ ہو اس لئے کہ ہر ساعت کہیں نہ کہیں طلوع اور غروب اور استواء کا وقت ہے واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب: مکہ میں ہر وقت نماز کی رخصت

۱۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ فِي كُلِّ وَقْتٍ

۱۲۵۴: حضرت جبیر بن مطعم بیان فرماتے ہیں کہ رسول

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبدمناف کے

الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَابِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ قَالَ

بیٹو کسی کو اس گھر کا طواف کرنے سے اور نماز پڑھنے سے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ

منع نہ کرو جس وقت چاہے دن ہو خواہ رات۔

بِهَذَا الْبَيْتِ وَ صَلَّى آيَةً سَاعَةً شَاءَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

باب: جب لوگ نماز کو وقت سے مؤخر کرنے لگیں

۱۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا آخَرُوا الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا

۱۲۵۵: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ عِيَّاشٍ

نے فرمایا: شاید تم ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز بے وقت پڑھیں

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

گے اگر تم ان کو پاؤ تو نماز اپنے گھروں میں ہی اس وقت

اللَّهُ ﷺ : لَعَلَّكُمْ سَتَدْرِكُونَ أَقْوَامًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ

میں پڑھ لینا جس کو تم جانتے پہچانتے ہو (مجھے دیکھ کر)

وَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ لِلْوَقْتِ الَّذِي

پھر ان کے ساتھ نفل کی نیت سے نماز میں شریک ہو جانا۔

تَعْرِفُونَ ثُمَّ صَلُّوا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً .

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي عُمَرَ بْنِ الْحَوَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ
النَّبِيِّ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قُبِيهَا فَإِنْ أَمْرُكَ الْإِمَامُ يُصَلِّي بِهِمْ
فَضَّلْ مَعَهُمْ وَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ لَكَ .

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ
أَبِي أَبِي ابْنِ امْرَأَةَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَعْنِي عَنْ عِبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَيَكُونُ أَمْرَاءُ تُشغَلُهُمْ أَشْيَاءُ
يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا .

۱۲۵۶: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بروقت ادا کرو پھر اگر تم امام کو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہو یا وہ تو ان کے ساتھ (بھی) پڑھ لو اور تم اپنی نماز تو محفوظ کر ہی چکے۔

۱۲۵۷: حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: عنقریب ایسے حکام ظاہر ہوں گے جو دیگر مشاغل میں مصروفیت کی وجہ سے نماز کو وقت سے بھی مؤخر کر دیں گے (تو تم وقت میں اپنی نماز پڑھ لینا) اور ان کے ساتھ اپنی نماز نفل کی نیت سے پڑھنا۔

باب: نماز خوف

۱۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

۱۲۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا جَرِيرٌ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ (أَنْ يَكُونَ
الْإِمَامُ يُصَلِّي بِطَائِفَةٍ مَعَهُ فَيَسْجُدُونَ سَجْدَةً وَاحِدَةً وَ
تَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يَنْصَرِفُ
الَّذِينَ سَجَدُوا وَالسَّجْدَةَ مَعَ أَمِيرِهِمْ ثُمَّ يَكُونُونَ مَكَانَ
الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّوا مَعَ
أَمِيرِهِمْ سَجْدَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ أَمِيرُهُمْ وَقَدْ صَلَّى
صَلَاتَهُ وَيُصَلِّي كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ بِصَلَاتِهِ سَجْدَةً
لِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ فَرَجَالًا أَوْ
رُكْبَانًا ﷺ .

۱۲۵۸: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام ایک طائفہ کو نماز پڑھائے وہ ایک سجدہ اس کے ساتھ کریں (یعنی ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لیں) اور ایک طائفہ ان نماز پڑھنے والوں اور دشمن کے درمیان رہے پھر جنہوں نے اپنے امیر کے ساتھ نماز ادا کی وہ واپس آ کر ان لوگوں کی جگہ لے لیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آگے بڑھ کر اپنے امیر کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں پھر امیر (امام) سلام پھیر دے کیونکہ اس کی نماز مکمل ہو چکی اور ہر طائفہ اپنی ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھ لے۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو جائے (کہ اس طرح بھی نماز ادا نہ کی جا سکے) تو زیادہ اور سواری کی حالت ہی میں نماز ادا کریں۔

قال: يعنى بالسجدة الركعة.

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَوَّابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي
صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ

۱۲۵۹: حضرت سہل بن ابی حثمہ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے اور لوگوں میں سے ایک طائفہ امام کے ساتھ ہو جائے اور دوسرا دشمن کے سامنے لیکن منہ اپنی صف کی طرف

رکھے۔ امام ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ایک رکوع اور دو سجدوں وہ اپنی جگہ کر لیں پھر وہ دوسرے طائفہ کی جگہ آ جائیں اور دوسرا طائفہ آ جائے تو امام ان کو بھی ایک رکوع کرائے دو سجدے امام کی دو رکعتیں ہو گئیں اور ان کی ایک رکعت پھر وہ بھی ایک رکعت دو سجدوں سمیت پڑھیں۔

محمد بن بشر دوسرے طریق سے اس حدیث مبارکہ کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے بیان فرمایا کہ اس حدیث مبارکہ کو اپنے پاس لکھ رکھو۔

مجھے تو یحییٰ کی حدیث کی مانند یاد ہے دوسری طرح یاد نہیں۔

۱۲۶۰: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو صلوٰۃ الخوف پڑھائی پہلے سب کے ساتھ رکوع کیا پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا باقی کھڑے رہے جب اگلی صف سجدے سے اٹھی تو دوسروں نے اپنے طور پر دو سجدے کئے پھر اگلی صف پیچھے ہو کر دوسری صف والوں کی جگہ کھڑی ہو گئی اور پچھلی صف درمیان میں سے آگے بڑھی اور پہلی صف کی جگہ کھڑی ہو گئی تو نبی ﷺ نے سب کے ساتھ رکوع کیا پھر نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو باقیوں نے دو سجدے اپنے طور پر کر لئے اور سب نے نبی ﷺ کے ساتھ رکوع کیا اور ہر طائفہ نے اپنے طور پر دو سجدے کئے اور دشمن قبلہ کی طرف تھا۔

طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قَبْلِ الْعُدُوِّ وَجُوهُهُمْ إِلَى الصَّفِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِنَفْسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ لِنَفْسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أَوْلِيكَ وَيَجِيءُ أَوْلِيكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِيهِ لَهٗ نِسْتَانٍ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رُكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فَسَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتِبٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ. قَالَ قَالَ لِي يَحْيَى أَكْتُبُهُ إِلَى حَنْبِهِ وَلَسْتُ أَخْفِظُ الْحَدِيثَ وَ لَكِن مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى.

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ لَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامًا حَتَّى إِذَا نَهَضَ سَجَدَ أَوْلِيكَ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ أَوْلِيكَ وَتَخَلَّلَ أَوْلِيكَ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَرَكَعَ بِهِمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلُونَهُ فَلَمَّا رَفَعُوا رَأْسَهُمْ سَجَدَ أَوْلِيكَ سَجْدَتَيْنِ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَجَدَ طَائِفَةٌ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَكَانَ الْعُدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

خلاصۃ الباب ☆ صلوٰۃ الخوف کا ذکر قرآن حکیم میں اجمالاً ہے۔ تفصیل اس نماز کی احادیث میں ہے: حدیث ۱۲۵۸ پر امام ابو حنیفہ نے عمل کیا ہے۔ صاحب فتح القدر علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں یہ اس وقت ہے کہ لوگ ایک امام کی اقتداء پر اصرار کریں ورنہ بہتر یہ ہے کہ دو امام ہوں ایک امام ایک گروہ کو نماز پڑھائے اور دوسرا دوسرے گروہ کو۔

۱۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُشُوفِ

بَابُ: سُورِجِ اَوْر چَانْدِ گْرَهِنِ كِي نَمَازِ

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا
أَسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ
لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقومُوا فَصلُّوا.

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ
جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءِ
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فِرْعَاوْنُ ثَوْبَهُ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ
يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى انْجَلَّتْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَنَا يَا زُعْمُونَ
أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ
الْعُظَمَاءِ وَ لَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ
لِمَوْتِ أَحَدٍ وَ لَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا تَجَلَّى اللَّهُ لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ
خَشَعَ لَهُ.

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي
حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَصَفَّ النَّاسَ وَرَأَاهُ فَقَرَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَوَّعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ حَمْدَهُ رَبَّنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ
الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَوَّعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ
الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.
ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعَةِ الْآخَرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ

۱۲۶۱: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم گرہن دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

۱۲۶۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ گھبرا کر کپڑے سیٹھتے ہوئے باہر تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں آ کر نماز میں مشغول رہے حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا پھر فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ سورج اور چاند کو کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے سورج اور چاند کو گرہن نہیں لگا کرتا جب اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اپنی تجلی (اظہار قدرت) فرماتا ہے تو وہ اس کی عاجزی کرنے لگتی ہے۔

۱۲۶۳: سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کی زندگی میں ایک بار سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف گئے اور کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت فرمائی پھر اللہ اکبر کہہ کر طویل رکوع کیا پھر کہا ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) پھر کھڑے ہو کر طویل قرأت فرمائی لیکن یہ پہلی قرأت کی بنسبت ذرا کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ کر مبارک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے نسبتاً مختصر پھر ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ تو پھر چار رکوع اور چار سجدے

کے اور سورج سلام پھیرنے سے قبل ہی صاف ہو گیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ جل جلالہ کی حسب شان حمد و ثناء کی پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات سے ان کو گریہ نہیں لگتا جب تم ان کو گریہ نہ دیکھو تو نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

۱۲۶۲: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنی۔

۱۲۶۵: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے نماز کسوف پڑھائی تو طویل قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر دوبارہ طویل قیام کے بعد طویل رکوع فرمایا پھر سر اٹھایا پھر طویل سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر طویل قیام پھر طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا تو دوبارہ طویل قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر دوسرا سجدہ بھی طویل کیا پھر سلام پھیر کر فرمایا: جنت میرے اتنے قریب آگئی کہ اگر ذرا سی کوشش کرتا تو جنت کا ایک خوشہ تمہیں لادیتا اور روزِ آخر بھی لیتی قریب ہوتی کہ میں نے کہا: اے میرے پروردگار! ابھی تو میں ان لوگوں میں موجود ہوں (اور آپ کا وعدہ ہے کہ جب تک میں لوگوں میں موجود رہوں گا عذاب نہ ہوگا تو پھر یہ روزِ آخر اتنے قریب کیسے؟)

نافع (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ میں نے دیکھا ایک عورت کو اسکی بلی نوج رہی ہے۔ میں نے پوچھا اسکو کیا ہوا؟ تو (فرشتوں نے) بتایا کہ اس نے بلی کو باندھے رکھا حتیٰ کہ بھوکی مر گئی نہ خود کھلایا نہ کھولا کہ کیرے کھڑے کھڑے (ہی) کھا لیتی۔

رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَحَطَبَ النَّاسَ فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكِسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْرَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثُعْلَبَةَ بْنِ عَادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْكُسُوفِ فَلَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا.

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ تَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجَمَحِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرَّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: لَقَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقَطَافٍ مِنْ قَطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ أَيُّ رَبِّ وَأَنَا فِيهِمْ.

قَالَ نَافِعٌ حَتَّى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَرَأَيْتُ امْرَأَةً تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ لَهَا فَقُلْتُ مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا لَأَهْيَ أَطْعَمْتَهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

☆ خلاصۃ السباب کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر عرفاً یہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہو گیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے۔ یہاں چند مسائل بحث طلب ہیں۔ پہلی بحث یہ ہے کہ بعض محدثین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کسوف شمس (اسی طرح خسوف قمر) کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسا واقعہ ہے جو طبعی اسباب کے ماتحت رونما ہوتا ہے۔ جیسے طلوع وغروب اور اس کا ایک خاص حساب مقرر ہے۔ چنانچہ سالوں پہلے بتایا جا سکتا ہے کہ فلاں وقت کسوف یا خسوف ہوگا۔ لہذا اس واقعہ کو خارق عادت قرار دے کر اس پر گہرا اثر اور نماز و استغفار کی طرف متوجہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے: اولاً تو کسوف و خسوف خواہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ہوں، لیکن ہیں تو باری تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا مظہر۔ اس لیے اس کی عظمت و جلال کے اعتراف کے لیے نماز شروع ہوئی۔ ثانیاً درحقیقت کسوف و خسوف اس وقت کی ایک ادنیٰ جھلک دکھلا دیتے ہیں جب تمام اجرام فلکیہ بے نور ہو جائیں گے۔ اس اعتبار سے یہ واقعات مذکر آخرت ہیں (لہذا ایسے مواقع پر رجوع الی اللہ ہی مناسب ہے) ثالثاً: اللہ تعالیٰ کی طرف سے پچھلی اُمتوں پر جتنے عذاب آئے اُن کی شکل یہ ہوئی کہ بعض ایسے معمولی امور جو روزمرہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ اپنی معروف حد سے آگے بڑھ گئے تو عذاب کی شکل اختیار کر گئے مثلاً قوم نوح پر بارش اور قوم عاد پر آندھی وغیرہ۔ اسی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ جب تیز ہوا میں چلتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ ہوا میں بڑھ کر عذاب کی صورت نہ اختیار کر لیں۔ چنانچہ ایسے مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور خاص دعاء و استغفار میں مشغول ہو جاتے۔ اسی طرح یہ کسوف و خسوف بھی اگر طبعی اسباب کے تحت رونما ہوتے ہیں لیکن اگر یہ اپنی معروف حد سے بڑھ جائیں تو عذاب بن سکتے ہیں۔ خاص طور سے جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق کسوف و خسوف کے لمحات انتہائی نازک ہوتے ہیں کیونکہ کسوف کے وقت چاند سورج اور زمین کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تو سورج اور زمین دونوں اپنی کشش ثقل سے اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لمحات میں خدا نخواستہ اگر کسی ایک جانب کی کوشش غالب آ جائے تو اجرام فلکیہ کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ لہذا ایسے نازک وقت میں رجوع الی اللہ کے سوا چارہ نہیں۔ دوسری بحث صلوٰۃ کسوف کی شرعی حیثیت کے متعلق ہے۔ جمہور کے نزدیک صلوٰۃ کسوف سنت مؤکدہ ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ اسی کے وجوب کے قائل ہیں۔ جبکہ امام مالک نے اسے جمعہ کا درجہ دیا ہے۔ تیسری بحث صلوٰۃ کسوف کے طریقہ سے متعلق ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں۔ (چنانچہ اس موقع پر دو رکعتیں معروف طریقہ کے مطابق ادا کی جائیں) جبکہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف کی ہر رکعت دو رکعات پر مشتمل ہے۔ ان حضرات کے استدلال حضرت عائشہ اور حضرت اسماء حضرت ابن عباس حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کی معروف روایات سے ہے جو صحاح میں مروی ہے اور ان میں دو رکوع کی تصریح پائی جاتی ہے۔ حنفیہ کا استدلال اُن احادیث سے ہے جو ایک رکوع پر دلالت کرتی ہیں:

(۱) پہلی دلیل صحیح بخاری میں حضرت ابو بکرہ کی روایت ہے (۲) دوسری دلیل نسائی میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت ہے۔ (۳) تیسری دلیل حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو نسائی میں مروی ہے۔ (۴) چوتھی دلیل نسائی میں قبیلہ بن حنظلہ بن حنظلہ کی روایت ہے۔ (۵) پانچویں دلیل مسند احمد میں حضرت محمود بن لبید کی روایت ہے۔

ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف کو نماز فجر کی طرح پڑھنے کا حکم دیا اور اس میں کوئی نیا طریقہ اختیار کرنے کی تلقین نہیں فرمائی۔ جہاں تک ائمہ ثلاثہ کی استدلال روایات کا تعلق ہے سو ان کا جواب یہ ہے کہ صلوٰۃ کسوف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاشبہ دو رکوع ثابت ہیں بلکہ پانچ رکوع تک کا بھی روایات میں ثبوت ملتا ہے لیکن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور واقعہ یہ تھا کہ اس نماز میں بہت سے غیر معمولی واقعات پیش آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت اور جہنم کا نظارہ کرایا گیا لہذا اس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی طور پر کئی رکوع فرمائے لیکن یہ رکوع جزو صلوٰۃ نہیں تھے بلکہ سجدہ شکر کی طرح رکوعات متخفیع تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھے اور ان کی ہیئت نماز

کے عام رکوعات سے کسی قدر مختلف تھی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان رکوعات کو شمار کیا اور ایک سے زائد رکوع کی روایت کردی اور بعض نے ان کو شمار نہیں کیا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اول تو ان رکوعات زائدہ میں روایات کا اختلاف ہے جس کی کوئی توجیہ اس کے سوا ممکن نہیں۔ دوسرے نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً امت کو یہ حکم دیا کہ: ((فَاذْأُرَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوا حُدُثَ صَلَوةٍ مَكْتُوبَةٍ صَلَّيْتُمْوهَا)) پس جب تم اس سے کچھ دیکھو تو فرض نماز کی طرح پڑھو۔ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف امت کو ایک سے زائد رکوع کی تعلیم نہیں دی بلکہ اس کے خلاف تصریح فرمائی کہ یہ نماز فجر کی نماز کی طرف ادا کرو۔ اگر ایک سے زائد رکوع جزو صلوٰۃ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم نہ دیتے۔ حاصل یہ ہے کہ حنفیہ کی وجوہ ترجیح یہ ہیں:

(۱) تعدد رکوع کی تمام روایات فعلی ہیں جبکہ حنفیہ کی متدلات قولی بھی ہیں اور فعلی بھی (۲) حنفیہ کے متدلات عام نمازوں کے اصول کے مطابق ہیں (۳) حنفیہ کے قول پر تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے اور شافعیہ کے قول پر بعض روایات کو چھوڑنا پڑتا ہے (۴) اگر کسوف میں تعدد رکوع کا حکم ہوتا تو ایک غیر معمولی بات ہوتی اور ممکن نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم کو واضح طور سے بیان نہ فرمائیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے بارے میں پورا خطبہ بھی دیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک قول بھی ایسا مروی نہیں جس میں تعدد رکوع کی تعلیم دی گئی ہو۔

پایاب: نماز استسقاء

۱۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۲۶۶: حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاکم نے سیدنا ابن عباسؓ کی خدمت میں نماز استسقاء کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان کو خود پوچھ لینے سے کیا مانع ہوا؟ پھر فرمایا کہ (نبیؐ) تو اضع کے ساتھ آرائش و زینت کے بغیر، خشوع کے ساتھ آہستگی اور متانت کے ساتھ زاری کرتے ہوئے تشریف لائے اور نماز عید کی مانند دو رکعتیں ادا فرمائیں اور تمہاری طرح یہ خطبہ نہیں پڑھا۔

۱۲۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا نَسْنَا وَ كُنِعَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُرْسِلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأَمْرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَسْأَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ بِنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا مُتَحَشِّعًا مُتَرَبِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ.

۱۲۶۷: حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ میرے والد اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکل گئے نماز استسقاء کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو ہوئے اور چادر پٹی اور دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ قَلْبَ رِذَاءٍ هُوَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

مسعود کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن محمد بن

قَالَ سُفْيَانُ عَنِ الْمُسَوْدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ
بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ أَجْعَلْ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ أَوْ الْيَمِينَ عَلَى
الشِّمَالِ قَالَ لَا بَلِ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ.

عمرو سے پوچھا کیا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اوپر
کا حصہ نیچے کیا تھا یا دائیں کا بائیں؟ فرمایا: نہیں! دایاں
بائیں پر۔

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ
قَالَا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِنَا
رُكْعَتَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبْنَا وَدَعَا اللَّهُ وَحَوْلَ
وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ثُمَّ قَلْبَ رِذَاءَهُ فَجَعَلَ الْيَمِينَ
عَلَى الْإَيْسَرِ وَالْإَيْسَرَ عَلَى الْإَيْمَنِ.

۱۲۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بارش طلب کرنے
کے لئے گئے آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھا پس اذان و
اقامت کے بغیر۔ پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا
مانگی اور ہاتھ اٹھائے قبلہ کی طرف منہ کیا۔ پھر اپنی چادر کو
پلٹا تو دائیں جانب کو بائیں کندھے پر کر لیا اور بائیں
جانب کو دائیں کندھے پر۔

خلاصۃ الباب ☆ استسقاء کے معنی بارش طلب کرنا ہے۔ صلوٰۃ الاستسقاء کی مشروعیت پر اجماع ہے اور یہ حدیث اس کی سند
ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے جو یہ منقول ہے کہ استسقاء میں کوئی نماز مسنون نہیں اس کا مطلب عموماً صحیح سمجھا نہیں گیا۔ دراصل
ان کا مقصد یہ ہے کہ سنت استسقاء صرف نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ محض دعا و استغفار سے بھی یہ سنت ادا ہو جاتی ہے۔ قرآن
حکیم میں استغفار کا حکم ہے اور استغفار کے نتیجہ میں بارش کا وعدہ کیا گیا ہے اور صرف دعا و استغفار سے سنت استسقاء کا ادا ہو جانا ابو
مروان السہمی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے کہ ہم حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے تو آپ رضی اللہ
عنہ نے استغفار سے زیادہ نہیں کیا اور امام ابوحنیفہ کی مراد یہ نہیں ہے کہ صلوٰۃ استسقاء غیر مسنون ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس کا ثبوت ناقابل انکار ہے۔ پھر نماز استسقاء کے طریقہ میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعی کے نزدیک نماز استسقاء عیدین
کی طرح بارہ تکبیرات زائد پر مشتمل ہوتی ہے جبکہ حنفیہ کے نزدیک اس میں تکبیرات زائد نہیں ہیں بلکہ دوسری نمازوں کی طرح
صرف ایک تکبیر تحریمہ ہے۔ شافعیہ کی دلیل حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت باب ہے جس میں عید کی نماز کے ساتھ
تشبیہ ہے۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ تشبیہ تکبیرات زائد میں نہیں بلکہ نماز کی تعداد و رکعات میدان کی طرف نکلنے اور اجماع
میں ہے کیونکہ اگر اس نماز میں تکبیرات زائد ہوتیں تو صحابہ کرامؓ اس کی تصریح ضرور فرماتے۔ چادر کو الٹنا نیک فال کے لیے تھا کہ
جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ پھر ائمہ ثلاثہ کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لیے چادر الٹنا
مسنون ہے جبکہ حنفیہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک سنت صرف امام کے حق میں ہے۔ یہی مسلک حضرت سعید بن المسیبؓ، عمروہ اور
سفیان ثوریؓ کا ہے۔ حنفیہ کا کہنا یہ ہے کہ روایات میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا الٹنا آیا ہے اور ایک غیر مدرک
بالتیاس عمل ہے لہذا اپنے مورد پر بند ہوگا اور مقتدی کو امام پر قیاس کرنا درست نہ ہوگا۔

باب: استسقاء میں

۱۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي

دُعَا

الِاسْتِسْقَاءِ

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
۱۲۶۹: حضرت شریح بن سمط نے کعب سے کہا: اے کعب

عَمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرْحَيْلِ بْنِ
 السَّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لَكَعْبٍ يَا كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَدَرَ قَالَ
 جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ! اسْتَسْقَى اللَّهُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيئًا مَرِيئًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ
 رَائِبٍ نَافِعًا غَيْرَ صَارٍ. قَالَ فَمَا جَمَعُوا حَتَّى أُخِيُوا قَالَ
 فَاتَوْهُ فَشَكُّوا إِلَيْهِ الْمَطَرُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ
 الْيُبُوتُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوِّ أَيْسًا وَلَا عَلَيْنَا. قَالِمَ فَجَعَلَ
 السَّحَابُ يَنْقَطِعُ بَيْنَنَا وَشِمَالًا.

لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بارش زیادہ ہونے کی شکایت کی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! گھر گرنے لگے۔
 تو رسول اللہ نے یہ دعا مانگی: ”اے اللہ ہمارے ارد گرد برسے ہم پر نہ برسے۔ کعب فرماتے ہیں کہ پھر (بارش) چھٹ کر دائیں
 بائیں ہونا شروع ہو گئی۔

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ أَبُو الْأَحْوَصِ ثنا
 الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ثنا حُصَيْنٌ عَنْ
 حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَابِتٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ جُنْتُكَ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ مَا يَتَرَوُذُهُمْ رَاعٍ وَلَا
 يَخْطِرُ لَهُمْ فَحْلٌ فَصَعِدَ الْمَسِيرَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ
 اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِبٍ.
 ثُمَّ نَزَلَ فَمَا يَأْتِيهِ أَحَدٌ مِنْ وَجْهِ مِنَ الْوُجُوهِ إِلَّا قَالُوا قَدْ
 أُخِينَا.

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانٌ ثنا مُعْتَمِرٌ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَرَكَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى حَتَّى رَأَيْتُ (أَوْزَنِي) بِيَاضَ ابْطِيهِ.

۱۲۷۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ ایک دیہات
 کے رہنے والے صاحب نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے
 اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس ایسی
 قوم کی جانب سے آیا ہوں جن کے چرواہوں کے پاس
 توشہ نہیں اور ان کا کوئی نرجانور حرم نہیں اچھالتا (کنزوری
 کی وجہ سے)۔ آپ منبر پر آئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا
 کی پھر یہ دعا پڑھی: ((اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا.....)) [ترجمہ گزر
 چکا] پھر منبر سے اترے۔ اسکے بعد جس جانب سے بھی
 کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی۔

۱۲۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا
 مانگی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی
 دکھائی دینے لگی۔

قال مُعْتَمِرٌ: أَرَاهُ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُمْزَةَ ثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَمَا نَزَلَ حَتَّى جِئْتُ كُلَّ مِيزَابٍ بِالْمَدِينَةِ فَأَذُكُرُ قَوْلَ الشَّاعِرِ:

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْعِمَامُ

بِوَجْهِ ثِمَالِ الْيَتَامَى عِصْمَةً لِلْأَرَامِلِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ.

۱۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاتَّاهُنَّ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعظهنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٍ قَائِلٌ بِيَدَيْهِ هَكَذَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخُرُصَ وَالْحَاتِمَ وَالشَّيْءَ.

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ.

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ طَارِقِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَ مَرُوانُ الْمُنْبَرِ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا مَرُوانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمُنْبَرِ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرِجُ بِهِ وَبَدَأَتْ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَمَا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۲۷۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات مجھے شاعر کا یہ شعر یاد آ جاتا اور میں دیکھتا منبر پر رسولؐ کے چہرہ انور کو کہ آپؐ کے اترنے سے قبل مدینہ کے تمام پرنا لے بہہ پڑتے۔ (شعر کا ترجمہ ہے) ”اور سفید گورے رنگ کے جن کے چہرے کے طفیل بارش مانگی جائے۔ تیموں کی پرورش کرنے والے اور بیواؤں کی نگہداشت کرنے والے“ اور یہ ابوطالب کا شعر ہے۔

بَابُ عِيدَيْنِ كِي نِمَاز

۱۲۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے خطبہ سے قبل نماز عید پڑھائی پھر خطبہ دیا تو آپؐ کو خیال آیا کہ عورتوں کو آواز نہیں پہنچی تو آپؐ عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے۔ ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کی تلقین فرمائی اور بلالؓ نے اپنے ہاتھ اس طرح (یعنی چیز پکڑنے کیلئے) کئے ہوئے تھے اور عورتیں چھلے اٹکھٹھیاں اور دوسرے زیور جمع کر رہی تھیں۔

۱۲۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔

۱۲۷۵: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوایا اور نماز سے قبل خطبہ شروع کر دیا تو ایک مرد کھڑے ہوئے اور کہا: اے مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی کہ منبر عید کے روز نکلوایا حالانکہ پہلے منبر عید کے روز نہیں نکلوایا جاتا تھا اور تو نے نماز سے قبل خطبہ دیا حالانکہ خطبہ نماز سے پہلے نہ دیا جاتا تھا۔ تو ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ اس مرد نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا جو تم میں سے کسی برائی کو دیکھے پھر اسے قوت سے روک سکے تو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَأَىٰ مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ
بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَلْيَلْمِهِ وَذَلِكَ أضعف الإيمان.

توت سے روک دے اگر اسکی استطاعت نہ ہو تو زبان سے
روک دے اگر اسکی استطاعت بھی نہ ہو تو دل سے برا سمجھے
اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا أَبُو اسَامَةَ تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَبُو
عُمَرَ سُبَّ نَمَازِ عِيدِ خُطْبَةٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت
عمرؓ سب نماز عید خطبہ سے قبل پڑھاتے رہے۔

خلاصۃ الباب ☆ خلفاء راشدین، ائمہ اربعہ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ عیدین کا خطبہ نماز سے فراغت کے
بعد مسنون ہے۔ پھر حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اگر نماز سے پہلے خطبہ دے دیا پھر بھی درست ہے اگرچہ خلاف سنت اور
مکروہ ہے۔ حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینا سب سے پہلے مروان بن الحکم نے شروع کیا جبکہ
ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شروع کیا اور ایک روایت
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے عثمان بن عفانؓ نے کیا۔ نیز بعض روایات میں اس سلسلہ میں حضرت معاویہؓ اور
بعض میں زیاد کا نام آیا ہے۔ اس طرح بظاہر تعارض ہو جاتا ہے۔ نیز نماز عید سے قبل خطبہ کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ اس کے
جواب میں بعض علماء نے ان حضرات سے متعلق روایات پر کلام کیا ہے جبکہ بعض نے فرمایا کہ دراصل حضرت عثمانؓ نے دور
دراز سے آنے والے لوگوں کی رعایت کے لیے خطبہ کو مقدم کیا تا کہ بعد اس آنے والے حضرات نماز میں شریک ہو سکیں۔
البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تقدیم خطبہ کی دوسری وجہ بیان کی گئی ہے۔

لیکن راجح یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تقدیم خطبہ کی نسبت نثا اور حدیث باب کے خلاف ہے۔
البتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تقدیم خطبہ ثابت ہے اور ان کے بعد حضرت معاویہؓ سے بھی غالباً انہوں نے حضرت
عثمانؓ کی اتباع میں ایسا کیا۔ پھر چونکہ زیادہ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں بصرہ کا گورنر تھا اس نے بھی حضرت معاویہؓ کی
اتباع میں تقدیم خطبہ پر عمل کیا۔ اسی طرح مدینہ کے گورنر مروان نے بھی اسی زمانہ میں حضرت معاویہؓ کی اتباع میں اور
بقول بعض اپنی بعض مصاحح کی بناء پر تقدیم خطبہ علی الصلوٰۃ کو اختیار کیا۔ پھر حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ، مروان بن زیاد کو
”اول من خطب“ کا مصداق قرار دینا رواۃ کے اپنے علم کے اعتبار سے ہو سکتا ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت
معاویہؓ نے اپنے علاقہ میں سب سے پہلے تقدیم خطبہ پر عمل کیا ہو اس لیے ان کو اول من خطب کہا گیا اور مروان اور زیاد
بھی چونکہ ان کے گورنر تھے اور اس زمانہ میں اپنے علاقوں میں تقلیداً یا مصلحتاً انہوں نے بھی تقدیم خطبہ کو اختیار کر رکھا
تھا اس لیے اول من خطب کی نسبت ان کی طرف بھی کی گئی۔

باب: عیدین

کی تکمیرات

۱۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمِّ يُكَبِّرُ الْإِمَامَ فِي

صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۲۷۷: مَوْذَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضْرَتِ سَعْدِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ

بْنِ عَمَّارٍ بِنِ سَعْدِ مَوْذَنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

ابنہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ۱۲۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ سَبْعًا وَخَمْسًا.

عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قرأت سے قبل پانچ تکبیرات کہتے تھے۔

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْعُودٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ ابْنِ عَنَمَةَ ثنا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ' أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ سَبْعًا فِي الْأُولَى وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ.

۱۲۷۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید میں سات (۷) اور پانچ (۵) تکبیرات کہیں۔

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيدَ وَعَقِيلِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ غُرُوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَتِي الرَّكْعَةِ.

۱۲۷۹: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہیں۔

خلاصۃ السباب ☆ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ عیدین کی تکبیرات زوائد کتنی ہیں؟ امام مالک کے نزدیک گیارہ تکبیریں ہیں، چھ پہلی رکعت میں (تکبیر تحریمہ کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں۔ امام شافعی کے نزدیک بارہ تکبیریں ہیں، سات پہلی رکعت میں (تکبیر تحریمہ کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں۔ امام احمد کا مسلک مالکیہ کے مطابق ہے اور یہ سب حضرات رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ دونوں رکعتوں میں تکبیریں قراءت سے پہلے ہوں گی۔ حنفیہ کے نزدیک تکبیرات زوائد چھ ہیں، تین پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال احادیث باب ہیں۔ البتہ اس میں امام شافعی "فی الاوّلی سبعا" (پہلی رکعت میں سات) کے الفاظ کو مٹا مٹا کر تکبیرات زوائد پر محمول کرتے ہیں اور مالکیہ اور حنابلہ یہ کہتے ہیں کہ ان سات میں ایک تکبیر تحریمہ بھی شامل ہے۔ اس طرح ان حضرات کے درمیان ایک تکبیر کا اختلاف ہو گیا۔ حنفیہ حدیث: ۱۲۷۹ کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کا مدار کثیر بن عبد اللہ پر ہے جو نہایت ضعیف ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں، کذاب ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں رکن من ارکان الکذب (یعنی جھوٹ کا رکن ہے) امام ترمذی نے اس حدیث کی جو تحسین کی ہے اس پر دوسرے محدثین نے سخت اعتراض کیا۔ ان حضرات کا دوسرا استدلال ص: ۱۲۸۰ ہے۔ اس میں ابن لہیعہ پر مدار ہے جن کا ضعف (کمزور ہونا) معروف ہے اور بھی طرق کمزور ہیں۔ ابن الجوزی نے التحقیق میں امام احمد بن حنبل کا قول نقل کیا ہے کہ: لیس فی تکبیر العیدین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث صحیح۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ نواب صدیق حسن خان نے فتح العلام میں لکھا: طرق کو واہیہ (کمزور) لکھا ہے اور ابن رشد مالکی نے تمہید میں نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں جمع ائمہ اقوال صحابہ کی طرف اس لیے گئے ہیں کہ اس کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شئی ثابت نہیں اور اگر ہے

تو صحت و سنت کے لحاظ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر زیادہ قوی ہے۔ جس کو حنفیہ نے اختیار کیا ہے۔ حنفیہ کے متدلات مندرجہ ذیل ہیں:

۱) سعید بن العاص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حذیفہ بن الیمان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیر کیونکر کہتے تھے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے جواب دیا: چار تکبیریں کہتے تھے جو جنازہ پر کہتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے آپ کی تصدیق کی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا کہ جب میں بصرہ میں وہاں کے لوگوں پر حاکم تھا اتنی ہی تکبیریں کہتا تھا۔ ابو عاص کہتے ہیں کہ میں اس وقت سعید بن العاص کے پاس موجود تھا۔ (۲) حدیث: بعض اصحاب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو اس میں چار چار تکبیریں کہیں، سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف چہرہ انور سے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ عیدین کی تکبیریں جنازہ کی تکبیر کی طرح ہیں، اس کو نہ بھولو۔ انگوٹھے کو بند کر کے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ (طحاوی) امام طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن الاسناد ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ (۳) حضرت ابن مسعود کا اثر ہے جو متعدد طرق سے مروی ہے۔ نیز ابن عباس، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم حضرات کا عمل ہے۔ پھر تابعین کی ایک کثیر تعداد کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔ حنفیہ کا ایک استدلال حضرت ابراہیم نخعی کی روایت سے ہو جو شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۳۹ کتاب الجنائز باب التکبیر علی الجنائز میں ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تکبیرات جنازہ کے بارے میں صحابہ کرام میں اختلاف ہوا تو امیر المؤمنین نے مشورہ کے لیے صحابہ کرام کو بلا لیا تو انہوں نے کہا: کہ آپ ہمیں مشورہ دیں تو امیر المؤمنین نے فرمایا: نہیں تم لوگ مجھے مشورہ دو، میں تمہاری طرح انسان ہوں۔ تو اس کے بعد ان حضرات نے اس پر اجماع کیا کہ چار تکبیریں جنازہ پر ہوں جس طرح عیدین میں چار ہوتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ عیدین میں چار چار تکبیریں ہوں گی۔

۱۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ

بَابُ: عِيدِينَ كِي نَمَازِ

الْعِيدِينَ

میں قراءت

۱۲۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الْعُمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِـ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ﴾.

۱۲۸۲: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز عید کے روز باہر تشریف لائے اور ابو واقد لیش سے کہلا بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز کہاں سے قرأت فرماتے تھے۔ فرمایا سورہ قاف اور سورہ قمر۔

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سَفِيَانُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبِي وَأَقْبَدَ اللَّيْثِي بَابِي شَيْءٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ بِقَافٍ وَ أَفْتَرَبْتُ.

۱۲۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَ كَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُيَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِ «سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى» وَ «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ» ﴿﴾
 اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

باب: عیدین کا خطبہ

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا كَاهِلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فَحَدَّثَنِي أَخِي عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخَطَامِهَا.

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَانِدٍ هُوَ أَبُو كَاهِلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ حَسَنَاءَ وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخَطَامِهَا.

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَبِيطٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَجَّ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى بَعِيرِهِ.

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدِ الْمُؤَدِّبِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْبُرُ بَيْنَ أَضْعَافِ الْخُطْبَةِ يُكْبِرُ التَّكْبِيرِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدَيْنِ.

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقِفُ عَلَى رِجْلَيْهِ فَيَسْتَقْبِلُ النَّاسَ وَهُمْ جُلُوسٌ فَيَقُولُ: تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا. فَأَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءَ بِالْفَرْطِ وَالْحَتَامِ وَالشَّيْءِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ بَعَثًا يَذْكُرُهُ لَهُمْ وَالْأَنْصَرَفَ.

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

۱۲۸۴: حضرت اسماعیل بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ابو کمال کو دیکھا جنہیں شرفِ صحبت حاصل تھا۔ تو میرے بھائی نے ان سے حدیث بیان کی۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر خطبہ دیتے دیکھا اور ایک حبشی اس اونٹنی کی ٹکیل پکڑے ہوئے تھے۔

۱۲۸۵: حضرت قیس بن عائد ابو کالہل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خوبصورت اونٹنی پر خطبہ دیتے دیکھا اور ایک حبشی اس کی ٹکیل تھامے ہوئے تھے۔

۱۲۸۶: حضرت نبیط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر خطبہ دیتے دیکھا۔

۱۲۸۷: حضرت سعد مؤذن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خطبہ کے درمیان تکبیر کہتے تھے اور خطبہ عیدین میں بہت تکبیریں کہتے تھے۔

۱۲۸۸: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ عید کے روز تشریف لاتے۔ لوگوں کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرتے پھر قدموں پر کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف منہ کرتے اور لوگ بیٹھے رہتے۔ آپ فرماتے صدقہ دو صدقہ دو تو عورتیں سب سے بڑھ کر صدقہ دیتیں ہالی، انگوٹھی دوسرے زیور۔ اسکے بعد اگر کہیں لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو اسکا ذکر فرماتے ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

۱۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یاضحیٰ کے روز تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا۔ پھر ذرا بیٹھ کر دوبارہ کھڑے ہوئے (اور خطبہ دیا)

پایاب: نماز کے بعد خطبہ کا

انتظار کرنا

۱۲۹۰: حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عید پڑھا کر ارشاد فرمایا: ہم نماز ادا کر چکے سو جو خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔

پایاب: عید سے پہلے یا بعد

نماز پڑھنا

۱۲۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی نہ اس سے قبل کوئی نماز پڑھی اور نہ ہی بعد۔

۱۲۹۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید میں نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۱۲۹۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھتے تھے اور جب (نماز سے فارغ ہو کر) اپنے گھر تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھ لیتے۔

عُمَرُ وَ الرَّقِيُّ تَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ مُسْلِمٍ. الْخَوْلَانِيُّ تَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَخَطَبَ قَائِمًا ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ.

۱۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْتِظَارِ الْخُطْبَةِ بَعْدَ

الصَّلَاةِ

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَعُمَرُ بْنُ رَافِعِ الْجَلْبَلِيُّ قَالَا تَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوسَى تَنَا بِنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِنَا الْعِيدِ ثُمَّ قَالَ: قَدْ قَضَيْنَا الصَّلَاةَ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْهَبَ فَلْيَنْهَبْ.

۱۲۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ

الْعِيدِ وَ بَعْدَهَا

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ تَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَصَلَّى بِهِمُ الْعِيدَ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا.

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فِي عِيدِهِ.

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الرَّقِيُّ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا فَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

۱۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ

مَا شِيًا.

بَابُ: نماز عید کے لئے

پیدل جانا

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ
بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ يُخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَا شِيًا وَيَرْجِعُ مَا شِيًا.

۱۲۹۳: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل تشریف لے
جاتے اور پیدل ہی واپس آتے۔

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَا شِيًا وَيَرْجِعُ مَا شِيًا.

۱۲۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل تشریف لے
جاتے اور پیدل واپس آتے۔

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُلَيْبٍ قَالَ إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ
يَمْشِيَ إِلَى الْعِيدِ.

۱۲۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ
سنت (نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو) یہ ہے کہ آدمی نماز عید
کے لئے چل کر آئے۔

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ
الْحَطَّابِ ثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيدَ مَا شِيًا.

۱۲۹۷: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے چل کر
آتے۔

۱۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ مِنْ

طَرِيقٍ وَالرُّجُوعِ مِنْ غَيْرِهِ

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ
بْنِ عَمَّارٍ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ سَلَكَ عَلَى دَارِ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ثُمَّ عَلَى أَصْحَابِ الْفَسَاطِيطِ ثُمَّ
انْصَرَفَ فِي الطَّرِيقِ الْأُخْرَى طَرِيقَ بَنِي زُرَيْقٍ ثُمَّ يُخْرُجُ
عَلَى دَارِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَدَارِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى الْبَلَاطِ.

۱۲۹۸: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے جاتے تو سعید
بن عاصؓ کے گھر کے قریب سے گزرتے پھر خیمہ والوں
کے پاس سے پھر دوسرے راستے سے واپس ہوتے بنی
زریق کے رستے سے پھر عمار بن یاسرؓ ابو ہریرہؓ کے گھر
کے قریب سے گزر کر بلاط تک واپس آتے۔

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَيَرْجِعُ
فِي أُخْرَى وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۱۲۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ: عید گاہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے

راستے سے آنا

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
الْخَطَّابِ ثَنَا مِنْدَلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيدَ مَاشِيًا وَ
يَرْجِعُ فِي غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي ابْتَدَأَ فِيهِ.

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ عَنْ فُلَيْحِ
بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ رَجَعَ فِي
غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي أَحَدَ فِيهِ.

۱۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْلِيْسِ

يَوْمَ الْعِيدِ

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُعْبِرَةَ
عَنْ عَامِرٍ قَالَ شَهِدَ عِيَاضُ الْأَشْعَرِيِّ عِيدًا بِالْأَبْيَارِ فَقَالَ
مَا لِي لَا أَرَاكُمْ تَقْلَسُونَ كُنَّا كَأَنَّ قَلَسُ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ
شَيْءٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ إِلَّا شَيْءٌ
وَاحِدٌ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْلَسُ لَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ الْقَطَّانُ ثَنَا ابْنُ دِينَزِيلٍ
أَدَمُ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ

عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرِ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي اسْحَقَ
عَنْ عَامِرِ نَحْوَهُ.

خلاصۃ الباب ☆ ”تقلیس“ کا معنی خوشیاں منانا، نیزے اور تلوار سے کرتب دکھانا ہے۔ بعض حضرات نے
یہاں گانا بجا کرنے کا ترجمہ کیا یہ درست نہیں کیونکہ گانے باجے کی حدیث میں شدید مذمت اور ممانعت وارد ہوئی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحمر و الخمر و المعارف)) ”میری
امت میں کچھ لوگ آئیں گے جو زنا، ریشم، شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے۔“ (صحیح بخاری) دوسری
حدیث میں ہے: ”میری امت میں کچھ لوگ شراب پیئیں گے مگر اس کا نام بدل کر ان کی مجلسیں راگ باجوں اور گانے

۱۳۰۰: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے چل کر آتے اور
جس راہ سے آتے تھے اس کے علاوہ کسی دوسری راہ سے
واپس ہوتے۔

۱۳۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے تشریف
لا تے تو واپسی میں جس راہ سے آئے تھے اس کے ما
کوئی دوسری راہ اختیار فرماتے۔

باب: عید کے روز کھیل کود کرنا

اور خوشی منانا

۱۳۰۲: حضرت عیاض اشعری نے (عراق کے شہر) انبار
میں عید کی تو فرمایا کیا ہوا میں تمہیں اس طرح خوشیاں
منانا نہیں دیکھ رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاں خوشیاں منائی جاتی تھیں۔

۱۳۰۳: حضرت قیس بن سعد سے روایت کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جو کچھ ہوتا تھا وہ
سب میں اب بھی دیکھ رہا ہوں سوائے ایک چیز کے وہ یہ
کہ عید الفطر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے خوشیاں خوب منائی جاتی تھیں۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

والی عورتوں سے گرم ہوں گی اللہ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دیں گے۔“

(ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان) (مترجم)

پاب: عید کے روز برچھی نکالنا

۱۳۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز عید گاہ کی طرف نکلتے تو برچھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اٹھا کر چلتے تھے جب آپ عید گاہ میں پہنچتے تو آپ کے سامنے (بطور سترہ) گاڑ دی جاتی۔ آپ اس کی طرف نماز پڑھتے اس کی وجہ یہ تھی کہ عید گاہ کھلا میدان تھا وہاں کوئی آڑ کی چیز نہ تھی۔

۱۳۰۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز یا اور کسی دن (کھلے میدان میں) نماز پڑھتے تو برچھی آپ کے سامنے گاڑ دی جاتی۔ آپ اس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ نافع کہتے ہیں اسی وجہ سے امراء نے برچھی نکالنے کی عادت اختیار کی۔

۱۳۰۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید عید گاہ میں پڑھتے برچھی کی آڑ کر کے (یعنی آگے برچھی گاڑ لیتے تھے)۔

پاب: عورتوں کا عیدین

میں نکلنا

۱۳۰۷: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم فطر اور یوم نحر (بقر عید) میں عورتوں کو نکالنے کا حکم دیا ام عطیہ کہتی ہیں ہم نے

۱۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْكَلْبِيِّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى فِي يَوْمِ الْعِيدِ وَالْعَنْزَةُ تُحْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَبْلَغَ الْمُصَلَّى نُصِبَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَذَلِكَ أَنَّ الْمُصَلَّى كَانَ فِضَاءً لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ يُسْتَتَرُ بِهِ.

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ أَوْ غَيْرِهِ نُصِبَتْ الْحَرْبَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ.

قَالَ نَافِعٌ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأَمْرَاءُ.

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِيدَ بِالْمُصَلَّى مُسْتَتِرًا بِحَرْبَةٍ.

۱۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ

فِي الْعِيدَيْنِ

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ

۱ فقہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم نے گانے باجے کی حرمت پر بہت عمدہ رسالہ لکھا ہے جو احسن الفتاویٰ کی آٹھویں جلد میں مندرج ہے۔ (عبدالرشید)

وَالنَّحْرِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ فَقُلْنَا أَرَأَيْتِ إِحْدَاهُنَّ لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ: فَلْتَلْبِسْهَا أُخْتَهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَخْرَجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ لِيَشْهَدْنَ الْعِيدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ لِيَجْتَنِبَنَّ الْحَيْضُ مُصَلَّى النَّاسِ.

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا حَسَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ بَنَاتِهِ وَنِسَاءَهُ فِي الْعِيدَيْنِ.

عرض کیا بتائیے اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو (تو وہ کیسے نکلے؟) فرمایا: اس کی بہن اس کو چادر اوڑھادے۔

۱۳۰۸: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکالو لڑکیوں کو اور پردہ نشین عورتوں کو کہ وہ عید اور مسلمانوں کی دعائیں شریک ہوں اور جو عورتیں حیض کی حالت میں ہوں وہ لوگوں کے نماز پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں۔

۱۳۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کو عیدین کے لئے لے جاتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب توضیح اللغۃ: عواتق جمع عاتق۔ بالغہ یا مہربقہ عورت کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ عاتق کنواری لڑکی کو کہتے ہیں۔ الخدور: خدر کی جمع ہے۔ وہ کوٹھڑی جس میں کنواری لڑکی بیٹھتی ہے۔ الجلباب: کشادہ کپڑا۔ یہ حدیث عہد نبوی (ﷺ) میں عورتوں کے نماز میں نکلنے پر نص ہے اور اس سے مسجد کی طرف عورتوں کے جانے کا استحباب اور جواز معلوم ہوتا ہے۔ عورتوں کے عیدین میں نکلنے کے بارے میں سلفؓ میں اختلاف رہا ہے۔ بعض نے مطلق اجازت دی ہے۔ بعض نے مطلق ممنوع قرار دیا ہے اور بعض نے اس ممانعت کو جو ان عورتوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔ اس بارے میں امام ابوحنیفہ سے ایک روایت جواز کی ہے اور ایک ناجائز ہونے کی اور امام شافعی کے نزدیک لجا ئز (بوڑھی عورتوں) کا عید گاہ میں حاضر ہونا مستحب ہے۔ بہر حال جمہور کے نزدیک جو ان عورت کو نہ ہی جمعہ و عیدین کے لیے نکلنے کی اجازت ہے اور نہ ہی کسی اور نماز کے لیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اے عورتو! نبی (ﷺ) کی گھروں میں بیٹھ رہو“ یہی وجہ ہے کہ ان کا نکلنا فتنہ کا سبب ہے پھر بوڑھی عورتوں کے حق میں یہ مفسدہ نہیں ہے اس لیے انہیں عیدین کے لیے نکلنے کی اجازت ہے۔ البتہ حنفیہ کے نزدیک ان کے حق میں بھی نہ نکلنا افضل ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو نماز کے لیے نکلنے کا حکم ابتداء اسلام میں دشمنان اسلام کی کثرت ظاہر کرنے کے لیے دیا گیا تھا اور یہ علت اب باقی نہیں رہی۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ اس علت کی وجہ سے بھی اجازت ان حالات میں تھی جبکہ امن کا دورہ تھا اب جبکہ دونوں علتیں ختم ہو چکی ہیں لہذا اجازت نہ ہونی چاہیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے حالات معلوم ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسجد میں جانے سے منع فرمادیتے، جس طرح بنی اسرائیل کو منع کیا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ عہد رسالت میں ایک تو فتنہ کا احتمال کم تھا دوسرے عورتیں بغیر بناؤ سنگار کے باہر نکلا کرتی تھیں اس لیے ان کو نمازوں کی جماعت میں حاضر ہونے کی اجازت تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے بناؤ سنگار اور تزئین کا طریقہ اختیار کیا نیز فتنے کے مواقع بڑھ گئے اس لیے اب انہیں جماعت میں حاضر نہ ہونا چاہیے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہوتے تو آپ بھی اس زمانے میں عورتوں کو نماز کے لیے نکلنے کی اجازت نہ دیتے۔ چنانچہ علماء متاخرین کا فتویٰ اسی پر ہے کہ اس زمانے میں ان کا مسجد کی طرف نکلنا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ

فِي يَوْمِ

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثنا أَبُو أَحْمَدَ ثنا اسرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ أَيَّاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ يَضَعُ قَالَ صَلَّى الْعِيدِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ.

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمِصِيُّ ثنا بَقِيَّةُ ثنا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ الصَّبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجْمَعُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثنا بَقِيَّةُ عَنْ مُغِيرَةَ الصَّبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ نَحْوَهُ.

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثنا مُنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَأْتِهَا وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتَخَلَّفَ فَلْيَتَخَلَّفْ.

بَابُ: اِيك دن ميں دو عييدوں

کا جمعہ ہونا

۱۳۱۰: ایک صاحب نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن میں دو عیدیں دیکھیں؟ فرمایا جی۔ تو انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کیا طریق اختیار فرمایا؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید پڑھا کر جمعہ کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا جو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے (آس پاس کے دیہات سے) آنا چاہے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھے۔

۱۳۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کی بجائے عید کی نماز کافی ہوگی (اب جمعہ کے لئے دوبارہ دیہات سے آنے کی تکلیف نہ کرے) اور ہم تو ان شاء اللہ جمعہ پڑھیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۱۳۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دونوں عیدیں جمع ہو گئیں تو آپ نے عید کی نماز پڑھا کر فرمایا جو جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے آجائے اور جو نہ آنا چاہے تو نہ آئے۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث کے ظاہر سے علامہ ابن تیمیہ، ابن القیم اور علامہ شوکانی اس طرف گئے ہیں کہ اگر عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھے ہو جائیں تو جمعہ ساقط ہو جاتا ہے لیکن جمہور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ نماز عید کی وجہ سے نماز جمعہ ہرگز ساقط نہ ہوگی اور ترک جمعہ بروز عید کا مذکور ہونا مسلکاً ضعیف ہے اور قابل قبول نہیں کیونکہ آیت: ﴿اِذَا نُوذِيَ لِلصَّلَاةِ مِنَ الْجُمُعَةِ فَسَعَوْا اِلَيْهِ ذَكَرَ اللَّهُ﴾ فرضیت جمعہ کے لیے نص صریح عام ہے جس سے یوم عید بھی مخصوص و متشقی نہیں اور جن آثار سے بعض علماء کرام نے استدلال کیا ہے ان میں رخصت مذکورہ اطراف و دیہات، الہا

وَيَوْمَ السَّحْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَكَانَ الْفَاكِهَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالْعَمَلِ
هَذِهِ الْأَيَّامِ
(سے) ان ایام میں (اپنے) اہل خانہ کو غسل کا حکم دیا کرتے تھے۔

۱۷۰: بَابُ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الصَّحَّاحِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عُمَرَ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ فِطْرِ أَوْ أَضْحَى
فَاتَّكَرَ ابْتِطَاءَ الْإِمَامِ وَقَالَ إِنَّ كُنَّا لَقَدْ فَرَعْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَ
ذَلِكَ جِنِّ التَّسْبِيحِ.

بَابُ: عیدین کی نماز کا وقت
۱۳۱۷: حضرت عبداللہ بن بسر فطر یا اضحیٰ کے روز
لوگوں کے ساتھ نکلے تو امام کے تاخیر سے آنے پر تکبیر
فرمائی اور فرمایا کہ اس وقت تو ہم (نماز خطبہ سے)
فارغ ہو چکے ہوتے تھے اور یہ تو نفل نماز کا وقت
ہے۔

۱۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَنْبَاءِ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي.

بَابُ: تہجد دو دو رکعتیں پڑھنا
۱۳۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد دو دو رکعتیں پڑھتے
تھے۔

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَاءُ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ
نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ
مَثْنِي مَثْنِي.

۱۳۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو
رکعت ہے۔

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ
أَبِي لَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ
طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ:
يُصَلِّي مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا أَحَافَ الصُّبْحِ أَوْ تَرَى بَوَّاحِدَةً.

۱۳۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت
کیا گیا تو فرمایا دو دو رکعت پڑھے جب صبح ہو جانے کا
اندیشہ ہو تو (دو کے ساتھ) ایک رکعت (شامل کر کے)
وتر پڑھے۔

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا عَنَامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ.

۱۳۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھا
کرتے تھے۔

۱۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

مَثْنَى مَثْنَى

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو بَكْرٌ بْنُ خَلَادٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى.

بَابُ: دن اور رات میں نماز دو دو

رکعت پڑھنا

۱۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو رکعت ہے۔

۱۳۲۳: حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرا۔ (یعنی آٹھ رکعات دو دو رکعات کر کے ادا فرمائیں)۔

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ رُمَحٍ أَنبَأَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى سُبْحَةَ الصُّحَى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ سَلَّمَ مِنْ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ.

۱۳۲۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا ہے۔

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَالٍ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ تَسْلِيمَةٌ.

۱۳۲۵: حضرت منسب ابن وداہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور اللہ جل شانہ کے سامنے اپنی کتابیں اور مسکینوں کا اظہار کرنا ہے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور کہنا کہ اے اللہ میری بخشش فرما دیجئے جو ایسا نہ کرے تو اس کا کام ادھورا ہے۔

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ بْنُ سَوَّارٍ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ رِبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي اسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَتَشَهُدُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَتَسَاءُ وَتَسْكُنُ وَتَقْبَعُ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ جَذَاحٌ.

بَابُ: ماہ رمضان کا قیام (تراویح)

۱۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۳۲۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید سے رمضان بھر روزے رکھے اور رات کو تراویح

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَ

اِحْسَابًا غَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَاشِنَا مِنْهُ حَتَّى بَقِيَ سَبْعُ لَيَالٍ فَقَامَ بِنَا لَيْلَةَ السَّابِعَةِ حَتَّى مَضَى نَحْوُ مِنْ ثَلَاثِ اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ اللَّيْلَةُ السَّادِسَةُ الَّتِي تَلِيهَا فَلَمْ يَقُمْهَا حَتَّى كَانَتْ الْخَامِسَةُ الَّتِي تَلِيهَا ثُمَّ قَامَ بِنَا حَتَّى مَضَى نَحْوُ مِنْ سَطْرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْنَا بِقِيَّةٍ لَيْلِنَا هَذِهِ فَقَالَ: أَنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَإِنَّهُ يُعَدُّ قِيَامَ لَيْلَةٍ. ثُمَّ كَانَتْ الرَّابِعَةُ الَّتِي تَلِيهَا فَلَمْ يَقُمْهَا حَتَّى كَانَتْ الثَّلَاثَةُ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ فَجَمَعَ نِسَانَهُ وَ أَهْلَهُ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ قَالَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قِيلَ وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ السُّحُورُ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَاشِنَا مِنْ بَقِيَّةِ الشَّهْرِ.

پڑھیں اس کے ساتھ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔
۱۳۲۷: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ رمضان بھر روزے رکھے۔ آپ ہمارے ساتھ ایک بھی تراویح میں کھڑے نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ رمضان کی سات راتیں باقی رہ گئیں۔ ساتویں شب کو آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ رات کا تہائی گزر گیا اس کے بعد چھٹی رات قیام نہ فرمایا پھر اسکے بعد پانچویں شب آدھی رات تک قیام فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بقیہ رات بھی اگر آپ ہمارے ساتھ نفل پڑھیں (تو کیا خوب ہو)۔ فرمایا: جس نے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا تو اس کا یہ قیام رات بھر کے قیام کے برابر (موجب اجر و ثواب ہے) پھر اسکے بعد چوتھی قیام نہ فرمایا پھر اسکے بعد والی یعنی شب کو آپ نے ازواج اور گھر والوں کو جمع فرمایا اور لوگ بھی جمع ہو گئے۔ ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبیؐ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہمیں فلاح فوت ہو جانے کا اندیشہ ہونے لگا۔ عرض کیا: فلاح کیا چیز ہے؟ فرمایا: سحری کا کھانا۔ فرماتے ہیں پھر آپ نے باقی مہینہ ایک رات بھی قیام نہ فرمایا۔

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ نَضْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْخُدَّانِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ حَدِيثِي بِحَدِيثِ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ يَذْكُرُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: شَهْرٌ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَ

۱۳۲۸: حضرت نصر بن شبان کہتے ہیں کہ میں ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے ملا اور کہا کہ مجھے رمضان کے متعلق وہ حدیث سنائیے جو آپ نے اپنے والد المحترم سے سنی۔ فرمایا جی مجھے میرے والد نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ فرماتے ہوئے فرمایا اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمائے ہیں اور اس کے قیام (تراویح) کو میں نے تمہارے لئے سنت قرار دیا ہے۔ لہذا جو ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر اس کے روزوں اور تراویح کا اہتمام کرے وہ اپنے گناہوں

قَامَهُ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ سِمْكَةَ مِنْ اَسْحَابِ الْكَلْبِ (کریباک صاف ہو) جائے گا اُمّہ۔

جیسے ولادت کے روز تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ قیام رمضان سے مراد تراویح ہے جو سنت مؤکدہ ہے۔ ائمہ اربعہ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تراویح کی کم از کم بیس رکعات ہیں البتہ امام مالک سے ایک روایت میں چھتیس اور ایک روایت میں اکتالیس مروی ہیں جبکہ ان کی تیسری روایت جمہور ہی کے مطابق ہے۔ پھر اکتالیس والی روایت میں بھی تین رکعتیں وتر کی اور دو نفلین بعد الوتر کی شامل ہیں۔ اس لیے روایتیں دو ہی ہیں ایک بیس رکعات کی اور ایک چھتیس رکعات کی پھر ان چھتیس کی اصل بھی یہ ہے کہ اہل مکہ کا معمول بیس رکعات تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویج کے درمیان ایک طواف کیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لیے انہوں نے اپنی نماز میں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھادیں۔ اس طرح تراویح میں اہل مکہ کے مقابلہ میں سولہ رکعات زیادہ ہو گئیں اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً ان کے نزدیک بھی رکعات تراویح بیس تھیں گویا بیس تراویح پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔

نماز تراویح اول رات پڑھی جاتی تھی اور اب بھی شروع رات میں پڑھی جاتی ہے اور نماز تہجد اخیر رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے پڑھنے کا معمول تھا۔ تراویح کے مسنون ہونے پر اجماع ہے۔ دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے صوم رمضان کو تم پر فرض کیا ہے اور اس میں تم پر اس کے قیام کو سنت قرار دیا ہے۔ نیز صحابہ کرام نے جس اہتمام اور ہیئتگی کے ساتھ تراویح پر عمل کیا ہے وہ بھی تراویح کے سنت مؤکدہ ہونے کی دلیل ہے۔ اس لیے کہ سنت مؤکدہ میں خلفاء راشدین کی سنت بھی شامل ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: ((رعلکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدين)) اس پر دل ہے۔

باب: رات کا قیام

۱۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۳۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان تم میں سے ایک کی گدی پر دھاگے سے تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ سو اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا نام لے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر کھڑا ہو اور وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح ہی سے نشاط والا اور خوش طبیعت والا ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو صبح سُستی اور بوجھل طبیعت کے ساتھ کرتا ہے بھلائی حاصل نہیں کرتا۔

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْفِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِاللَّيْلِ بِجَبَلٍ فِيهِ ثَلَاثُ عُقَدٍ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ نَيْسَبًا طَيِّبَ النَّفْسِ قَدْ أَصَابَ خَيْرًا وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ أَصْبَحَ كَسَيْلًا خَبِيثَ النَّفْسِ لَمْ يُصِبْ خَيْرًا.

۱۳۳۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ أَنْبَاءًا جَرِيذٌ عَنْ

مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ: ذَلِكَ الشَّيْطَانُ بَالَ فِي أُذُنِهِ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب کا ذکر ہوا کہ رات بھر سوتے رہے حتیٰ کہ صبح کر دی۔ فرمایا شیطان نے ان کے کان میں پیشاب کر دیا۔

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَكُنْ مِثْلَ فَلَانٍ كَانَ يَهْدِي نَيْلًا فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا رَهْبَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَالعَدَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرٍو وَالحَدَّثَانِيُّ قَالُوا ثَنَا سُنْدُ بْنُ دَاوُدَ ثَنَا يَوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدَ بْنِ الْمُكَلْبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَتْ أُمُّ سَلِيمَانَ بِنْتُ دَاوُدَ لِسَلِيمَانَ يَا بُنَيَّ لَا تُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَإِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَتْرُكُ الرَّجُلَ فَقِيرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۳۳۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ فلاں کی طرح نہ بن جانا وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ الطَّلْحِيِّ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُوسَى أَبُو يَزِيدَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسَنٌ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ.

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ عَبْدِ الوَهَّابِ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَنْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَنَّتْ فِي النَّاسِ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبْتُّ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمْتُ بِهِ أَنْ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَاطْعَمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا

۱۳۳۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات کو نماز (تہجد) بکثرت پڑھے گا اس کا چہرہ دن کو روشن و چمکدار اور حسین ہوگا۔

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ فَرَمَاتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ لوگ آپ کی طرف جھپٹے اور کہا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو لوگوں میں میں بھی آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ کے چہرہ انور کو بغور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں (یعنی آپ دعویٰ نبوت میں سچے ہیں) تو آپ نے پہلی بات یہ فرمائی کہ اے لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھاؤ اور رات میں جب لوگ سو رہے

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ فَرَمَاتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ لوگ آپ کی طرف جھپٹے اور کہا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو لوگوں میں میں بھی آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ کے چہرہ انور کو بغور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں (یعنی آپ دعویٰ نبوت میں سچے ہیں) تو آپ نے پہلی بات یہ فرمائی کہ اے لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھاؤ اور رات میں جب لوگ سو رہے

الحجۃ بسلام۔

ہوں نماز پڑھو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَيْقَطَ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ

پایاب: رات میں بیوی کو (نماز تہجد کے لئے) جگانا

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ

۱۳۳۵: حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی صلی

بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَشِيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب مرد رات میں

الْأَقْمَرِ عَنِ الْأَعْرَبِ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بیدار کرے پھر وہ دونوں

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَطَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَ أَيْقَطَ

دو رکعت بھی پڑھ لیں تو وہ بکثرت ذکر کرنے والے مرد

أَمْرَأَتَهُ فَصَلِّيَا رَكْعَتَيْنِ كُنِيْمَا مِنَ الزَّكَاكِيرِ إِنَّ اللَّهَ كَثِيْرًا

اور بکثرت ذکر کرنے والی عورتوں میں سے شمار ہوں

وَالذَّاكِرَاتِ۔

گے۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتِ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنِ أَبِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحمت فرمائیں

صَالِحٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

اس مرد پر جو رات کو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَجِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ

جگائے پھر، بھی نماز پڑھے اور اگر بیوی اٹھنے سے انکار

اللَّيْلِ فَصَلَّى وَ أَيْقَطَ أَمْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ رَشَّ

کرے۔ پانی کی ہلکی سی چھینٹیں ڈال کر اس کو جگائے

فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ وَ أَيْقَطَ زَوْجَهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَبَتْ رَشَّ فِي

اللہ رحمت فرمائے اس عورت پر جو رات کو کھڑی ہو کر نماز

فَصَلَّتْ وَ أَيْقَطَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَبَتْ رَشَّ فِي

پڑھے اور خاوند کو جگائے کہ وہ نماز پڑھے اگر وہ انکار

وَ وَجْهِ الْمَاءِ۔

کرے تو اس کو پانی کا چھینٹا مارے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کم تر درجہ صلوٰۃ الیل کے لیے دو رکعت بھی کافی ہیں اور اس سے زیادہ

آٹھ یا دس یا بارہ علماء نے فرمایا ہے کہ اگر نماز نہ ہو سکے تو صرف بستر پر ہی دعاء استغفار کر لے تب بھی غنیمت ہے۔

۱۷۶: بَابُ فِي حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

پایاب: خوش آوازی سے قرآن پڑھنا

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ ابْنُ ذَكْوَانَ

۱۳۳۷: حضرت عبدالرحمن بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت

الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنِ ابْنِ مُلَيْكَةَ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف

عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي

لائے انکی بیبائی ختم ہو چکی تھی۔ میں نے ان کو سلام کیا۔

وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ قَدْ كَفَّ بَصْرُهُ فَسَلَّمْتُ

فرمایا کون؟ میں نے بتایا تو فرمایا مرحبا بھتیجے! مجھے معلوم

عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ مَرَحَبًا يَا ابْنَ آخِي بَلْغَيْبِي

ہوا کہ تم خوش آوازی سے قرآن پڑھتے ہو میں نے

أَنَّكَ حَسَنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ قرآن

يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَأَبْجُوا۔

ایک فکر آخرت کی لے کر اترتا ہے اس لئے جب تم

فَان لَمْ تَبْكُوا فَبَاكُوا وَتَعَنُوا بِهِ فَمَنْ لَمْ يَتَعَنَّ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا . تلاوت کرو تو (فکر آخرت سے) روؤ اگر رو نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے (یعنی قواعد تجوید کی رو سے غلط پڑھے) تو وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۳۳۸ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَابِطِ الْجَمْحَمِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبْطَأْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ : أَيْنَ كُنْتِ ؟ قُلْتُ كُنْتُ أَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِكَ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَائَتِهِ وَصَوْتِهِ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ : فِقَامٌ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتَّى اسْتَمَعْتُ لَهُ ثُمَّ التَفْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ : (هَذَا سَأَلَمَ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أُمَّتِي مِثْلَ هَذَا).

۱۳۳۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک بار میں رات کو عشاء کے بعد دیر سے پہنچی تو فرمایا: تم کہاں تھی؟ میں نے عرض کیا: آپ کے ایک صحابی کی قرأت توجہ سے سن رہی تھی اس جیسی قرأت اور آواز میں نے کبھی نہ کسی کی سنی۔ فرماتی ہیں آپ کھڑے ہوئے، میں بھی ساتھ کھڑی ہوئی تاکہ آپ کی بات سنوں۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہیں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے افراد پیدا فرمائے۔

۱۳۳۹ : حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الصَّرِيرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الْمَدَنِيِّ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ.

۱۳۳۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والا وہ شخص ہے کہ جب تم اس کی قرأت سنو تو تمہیں محسوس ہو کہ اس کے دل میں خشیت الہی ہے۔

۱۳۴۰ : حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدِ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مَيْسَرَةَ مَوْلَى فَضَالَةَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اللَّهُ أَشَدُّ أَدْنَا إِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ.

۱۳۴۰: حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والے کو زیادہ توجہ سے سنتے ہیں۔ بہ نسبت گانے والی کے مالک کے اس کی طرف توجہ کر کے سنتے ہیں۔

۱۳۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فَقَالَ : مَنْ هَذَا

۱۳۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ایک مرد کی قرأت سنی۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا عبد اللہ بن

فَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: لَقَدْ أُوقِيَ هَذَا مِنْ مَرَامِيرِ آلِ دَاوُدَ. قيس ہیں۔ فرمایا انہیں حضرت داؤد علیہ السلام جیسی سریلی آواز کا (وافر) حصہ عطا ہوا ہے۔

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ الْيَامِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ زَيَّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ. حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ یعنی خوش آوازی سے پڑھو۔

خلاصۃ الباب ☆ قرآن مجید کی اپنی کچھ ظاہری و باطنی خوبیاں ہیں ان کے ساتھ ساتھ اگر اس کو اچھی آواز سے پڑھا جائے تو اس کی خوبی اور زیادتی نمایاں ہو جاتی ہے۔ خوبصورت انسان خواہ میلے کپڑوں میں ہو پھر بھی حسین ہی نظر آتا ہے لیکن عمدہ لباس میں یقیناً اس کی خوبصورتی بڑھ جائے گی۔ اس طرح قاری کی آواز قرآن مجید کے لیے گویا لباس کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآن حکیم اپنے تمام حسن و جمال کے باوجود اگر دلکش آواز میں پڑھا جائے تو اس کی رونق اور تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ خوش الحانی کا ایک خاص معیار ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ اس کو سن کر تم محسوس کرو کہ پڑھنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف و خشیت ہے۔

باب ۱: اگر نیند کی وجہ سے رات کا

۱۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ

وردرہ جائے

مِنَ اللَّيْلِ

۱۳۳۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نیند کی وجہ سے تمام ورد یا کچھ ورد نہ پڑھ سکے پھر فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان چھوٹا ہوا ورد پڑھ لے تو ایسے ہی لکھا جائے گا (جیسے کہ) گویا رات (ہی) میں پڑھا۔

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَأَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَ غَيْبَةَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۳۳۴: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اٹھ کر نماز پڑھوں گا۔ پھر اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوتے سوتے صبح ہو گئی تو اس کو جس عمل (نماز تہجد) کی اس نے نیت کی اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی نیند رب کی جانب سے اس

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَ هُوَ يَسْبُو أَنْ يَقُومَ فَيُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَعَلِبَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى يُصْبِحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَ كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ

من رتبہ۔

پر صدقہ ہے۔

باب: کتنے دن میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے؟
 ۱۳۴۵: حضرت اوس بن حذیفہ فرماتے ہیں ہم ثقیف کے وفد کے ساتھ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے بنی قریش کے حلیفوں کو حضرت مغیرہ بن شعبہ کے ہاں قیام کروایا اور بنی مالک کو رسول اللہ نے اپنے ایک قبہ میں ٹھہرایا تو رسول اللہ ہر شب عشاء کے بعد ہم سے پاؤں کے بل کھڑے ہوئے گفتگو فرماتے رہتے اور اپنے پاؤں باری باری سہلاتے رہتے اور زیادہ ہمیں قریش کے اپنے ساتھ رویہ کے متعلق سناتے فرماتے ہم اور وہ برابر نہ تھے کیونکہ ہم کمزور اور ظاہری طور پر دباؤ میں تھے جب ہم مدینہ آئے تو جنگ کا ڈول ہمارے اور انکے درمیان رہا کبھی ہم ان سے ڈول نکالتے (اور فتح حاصل کر لیتے) اور کبھی وہ ہم سے ڈول نکالتے (اور فتح پاتے) ایک رات آپ سابقہ معمول سے ذرا تاخیر سے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ آج تاخیر سے تشریف لائے۔ فرمایا: میرا تلاوت قرآن کا معمول کچھ رہ گیا تھا میں نے پورا ہونے سے قبل نکلنا پسند نہ کیا۔ حضرت اوس کہتے ہیں کہ میں نے نبی کے صحابہ سے پوچھا کہ تم قرآن

۱۷۸: بَابُ فِي كَيْفٍ يَسْتَحَبُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ
 ۱۳۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ ابْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ فَنَزَلُوا الْأَخْلَافَ عَلَى الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَانزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي مَالِكٍ فِي قَبَّةٍ لَهُ فَكَانَ يَأْتِينَا كُلَّ لَيْلَةٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيُحَدِّثُنَا قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ حَتَّى يُرَآوِحَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَ أَكْثَرَ مَا يُحَدِّثُنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ: وَلَا سِوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَدَلِّينَ فَلَمَّا خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ نُدَالٌ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُونَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ زَاثَ لَيْلَةٍ أَبْطَأَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَبْطَأْتُ عَلَيْنَا اللَّيْلَةَ قَالَ: إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ حِزْبِي مِنَ الْقُرْآنِ فَكِرِهْتُ أَنْ أَخْرُجَ حَتَّى أَتِمُّهُ.

قَالَ أَوْسٌ فَسَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحْزِنُونَ الْقُرْآنَ قَالُوا ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبَ الْمُفْصَلِ.

(کی تلاوت کے لئے) کیسے حصے حصے کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ تین (سورتیں فاتحہ کے بعد بقرہ آل عمران اور نساء) اور پانچ (سورتیں مائدہ سے براءۃ کے آخر تک) اور سات (سورتیں یونس سے نحل تک) اور نو (سورتیں بنی اسرائیل سے فرقان تک) اور گیارہ (سورتیں شعراء سے یسین تک) اور تیرہ (سورتیں والصافات سے حجرات تک) اور آخری حزب مفصل کا۔ (یعنی سورہ ق سے آخر تک ان سات احزاب کے مجموعے کو قراء کرام ”فنی بشوق“ پکارتے ہیں)۔

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ
 ۱۳۴۶: حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن کریم حفظ کر لیا تو سارا کا سارا ایک رات میں

حکیم بن صفوان عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال جمعت القرآن فقرأته كله في ليلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني احشى ان يطول عليك الزمان وان تمل فافراه في شهر. فقلت دعني استمع من قوتى وشبابي قال: فافراه في عشرة. قلت دعني استمع من قوتى وشبابي قال: فافراه في سبع. قلت دعني استمع من قوتى وشبابي فأبى.

پڑھ لیا۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ جب تمہاری عمر زیادہ ہو جائے گی تو تمہارے لئے (ہر رات تمام قرآن کی تلاوت) ملال کا باعث ہوگی اس لئے تم ایک ماہ میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے رخصت دیجئے تاکہ اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا پھر دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: مجھے رخصت دیجئے کہ مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا پھر دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیجئے۔ فرمایا تو سات راتوں میں ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیجئے۔ آپ نے قبول نہ فرمایا (کہ اس سے کم میں قرآن ختم کروں)۔

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: لَمْ يَقْفَهُ مِنْ قِرَاءِ الْقُرْآنِ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثِ.

۱۳۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ حَتَّى الصَّبَاحِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا اس نے قرآن سمجھ سمجھ کر نہیں پڑھا۔

۱۳۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ حَتَّى الصَّبَاحِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں مجھے نہیں معلوم کہ کبھی صبح ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل قرآن کریم پڑھ لیا ہو۔ (یعنی ایک رات میں مکمل قرآن پڑھا ہو)۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث میں سات جزوں کا پتہ چلتا ہے۔ نیز حدیث ۱۳۴۶ میں ختم قرآن کی حد بندی بیان کی گئی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں ایک ہفتہ میں ختم قرآن کی اجازت دی گئی ہے۔ ایک دوسرے صحابی سعد بن المنذر انصاری نے آپ سے اجازت مانگی کہ میں تین روز میں قرآن مجید ختم کر لیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم کر سکو۔ چنانچہ وہ اپنی وفات تک اسی پر کاربند رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقام ابراہیم پر عبدالرحمن تیمی نے دیکھا کہ عشاء کے بعد انہوں نے نماز شروع کی اور سورۃ فاتحہ سے شروع کر کے پورا قرآن مجید ختم کر لیا۔ (کتاب الزہد لعبداللہ بن المبارک)

۱۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي

صَلَاةِ اللَّيْلِ

۱۳۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ نَحْيِ بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أُمِّ هَانِئِ بْنِتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَ أَنَا عَلَى عَرِيضِي.

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَيَّةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَ الْآيَةَ: ﴿إِنْ تَعَذَّبْتُمْ فَإِنَّهُمْ عَادَكُ وَ إِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [المائدة: ۱۱۸]

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُيَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْفِيفِ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَدِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ رَحِمَةً سَأَلَ وَ إِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ عَذَابٍ اسْتَجَارَ وَ إِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ فِيهَا تَنْزِيَةٌ لِلَّهِ سَبَّحَ.

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَعْلَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا فَمَرَّ بِأَيَّةٍ عَذَابٍ فَقَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ وَ يُؤْتِلُ لِأَهْلِ النَّارِ.

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ قَنَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا.

بَابُ رَاتِ كِي نَمَازِ

مِيں قَرَاتِ

۱۳۴۹: حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں اپنے تخت پر بیٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو قرآن مجید پڑھنا سنتی رہتی تھی۔

۱۳۵۰: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نماز میں کھڑے ایک ایک آیت کو صبح تک دہراتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی وہ آیت یہ ہے: ﴿إِنْ تَعَذَّبْتُمْ فَإِنَّهُمْ عَادَكُ...﴾ ”حضرت عیسیٰؑ روز قیامت عرض کریں گے: اے اللہ! اگر آپ ان پر عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ بخش دیں تو آپ غالب ہیں، حکمت والے۔“

۱۳۵۱: حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جب آپ آیت رحمت پڑھتے تو رحمت کا سوال کرتے اور آیت عذاب پر عذاب سے پناہ مانگتے اور جس آیت میں اللہ کی پاکی کا بیان ہوتا اس پر اللہ کی پاکی بیان فرماتے۔

۱۳۵۲: حضرت ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی آپ رات کو نفل پڑھ رہے تھے آپ نے ایک آیت عذاب پڑھی تو فرمایا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور ہلاکت ہے دوزخ والوں کے لئے۔

۱۳۵۳: حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: آپ ذرا بلند آواز سے قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَوْ يُخَافُ بِهِ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا خَافَتْ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي هَذَا الْأَمْرِ سَعَةً.

۱۳۵۴: حضرت غضیف بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے تھے یا آہستہ آواز سے تو فرمایا کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ اللہ نے اس کام میں وسعت رکھی۔

باب: جب رات میں بیدار ہوتو

کیا دعا پڑھے؟

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَالِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَ لِقَاءُكَ حَقٌّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ وَ النَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْكَ أُنْبَتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ.

۱۳۵۵: ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے: ”اے اللہ آپ ہی کیلئے ہیں تمام تعریفیں آپ آسمان و زمین اور جو کچھ انکے اندر ہے کے نور ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان کی تمام چیزوں کو قائم کئے ہوئے ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان سب کچھ کے مالک ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے۔ آپ حق ہیں اور آپ کا وعدہ بھی حق ہے آپ کی ملاقات بھی حق، آپ کی بات بھی حق اور جنت بھی حق، دوزخ بھی حق، قیامت بھی حق اور انبیاء بھی حق اور محمدؐ بھی حق۔ اے اللہ میں آپ ہی کا مطیع ہوا، آپ ہی پر ایمان لایا، آپ ہی پر بھروسہ کیا، آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کو فیصلہ تسلیم کیا میرے گزشتہ اور آئندہ اور پوشیدہ و علانیہ سب گناہ معاف فرما دیجئے آپ ہی آگے کرنے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے والے ہیں کوئی معبود نہیں مگر آپ اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ گناہوں سے حفاظت اور طاعات کی قوت آپ کے بغیر حاصل

۱۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ

مِنَ اللَّيْلِ

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَالِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَ لِقَاءُكَ حَقٌّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ وَ النَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْكَ أُنْبَتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا سُلَيْمَانَ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَخْوَلِ خَالَ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، سَمِعَ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لَتَهَجَّدَ

فَذَكَرَ نَحْوَهُ. نہیں ہو سکتی۔“ دوسری سند سے بھی ایسا مضمون مروی ہے۔

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَاذَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَتِحُ بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيُحَمِّدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي. وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضَيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَسَامِيُّ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ يَسْتَفْتِحُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَذْنِكَ إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

۱۳۵۶: حضرت عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ رات کا قیام کس چیز سے شروع کرتے تھے؟ فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو تم سے پہلے کسی نے نہ پوچھی۔ آپ دس بار اللہ اکبر کہتے، دس بار الحمد للہ، دس بار سبحان اللہ اور دس بار استغفار کرتے اور پڑھتے: ”اے اللہ! میری بخش فرمائیے مجھے ہدایت پر قائم و مستقیم رکھے مجھے رزق دیجئے اور عافیت عطا فرما دیجئے“ اور قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے پناہ مانگتے۔

۱۳۵۷: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کھڑے ہوتے تو نماز کی ابتداء کس چیز سے فرماتے؟ فرمایا آپ کہتے: ”اے اللہ! اے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل کے رب اے آسمان و زمین کے خالق اے غیب و حاضر کا علم رکھنے والے آپ اپنے بندوں کے درمیان جس پر وہ جھگڑیں فیصلہ فرماتے ہیں۔ مجھے جس میں اختلاف ہے اس میں اپنے حکم سے ہدایت عطا فرما دیجئے۔ آپ صراط مستقیم تک پہنچانے والے ہیں۔“

عبدالرحمن بن عمر کہتے ہیں کہ جبرائیل ہمزہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو اسی طرح یاد رکھو۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ أَحْفَظُوهُ (جِبْرَائِيلُ) مَهْمُورَةٌ فَإِنَّهُ كَذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُنَبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةٍ

۱۳۵۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعات پڑھتے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور ان رکعات میں سجدہ سے سر اٹھانے

سے قبل اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے جتنی دیر میں تم پچاس آیات کی تلاوت کرو۔ جب میں نماز صبح کی اذان سے فارغ ہوتی تو کھڑے ہو کر مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۳۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعات پڑھتے۔

۱۳۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات پڑھتے۔

۱۳۶۱: حضرت عامر شععی کہتے ہیں کہ میں نے حضرات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو دونوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعات۔ آٹھ تہجد تین وتر اور دو رکعت فجر طلوع ہونے کے بعد فجر کی سنتیں۔

۱۳۶۲: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ آج رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ میں نے آپ کی چوکھٹ یا خیمہ پر تکیہ لگایا تو (رات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے دو مختصر سی رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں لمبی لمبی (یعنی بہت لمبی) پھر دو رکعتیں پہلی سے ذرا مختصر پھر دو رکعتیں ان سے بھی ذرا مختصر پھر دو رکعتیں پھر تین وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعات ہوئیں۔

۱۳۶۳: حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے انہیں بتایا کہ وہ

العشاء إلى الفجر إحدى عشرة ركعة يُسَلِّمُ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَ يَسْجُدُ فِيهِنَّ سَجْدَةً بِقَدْرِ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَدِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ السَّرِيِّ ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْإِبْرَاهِيمِ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ.

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونِ أَبُو عُبَيْدِ الْمَدِينِيِّ ثنا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا ثَمَانٍ وَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ.

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعِ بْنِ ثَابِتِ الزُّبَيْرِيِّ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُلْتُ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَوَشَّذْتُ عَنْتَيْهِ أَوْ فَسْطَاطَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ وَ هُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ فَبَلَكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثنا مَعْنُ بْنُ عَيْسَى ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ

کَرِيبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ نَامَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاصْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوَسَادَةِ وَاصْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَعَلَ يَمْسُحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى سَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ أُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتُلُهَا فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اصْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَدَّنُ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ سَاعَاتِ اللَّيْلِ

أَفْضَلُ ﷺ

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عُمَرَو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَسْلَمَ مَعَكَ قَالَ: حَرٌّ وَعَبْدٌ. قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبَ إِلَى اللَّهِ مِنْ أُخْرَى قَالَ: نَعَمْ جَوْفَ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ.

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ.

جی! رات کا درمیانی حصہ۔

۱۳۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع حصہ میں سوتے اور اخیر رات میں عبادت کرتے تھے۔

بَابُ رَاتِ كِي أَفْضَلُ
گھڑی

۱۳۶۳: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون اسلام لایا؟ فرمایا: آزاد بھی اور غلام بھی۔

میں نے عرض کیا: کوئی گھڑی دوسری کی بہ نسبت اللہ (عزوجل) کے ہاں زیادہ قرب کی باعث ہے؟ فرمایا:

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُمَانِيُّ وَ
يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنِ كَسَابٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ
ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالَى حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ
اللَّيْلِ الْآخِرِ كُلِّ لَيْلَةٍ فَيَقُولُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ
يَدْعُوهُ فِي فَاَسْتَجِيبُ لَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُ نِي فَأَغْفِرَ لَهُ حَتَّى
يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَلِذَلِكَ كَانُوا يَسْتَجِيبُونَ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ
عَلَى أَوْلَاهِ.

۱۳۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شب جب رات کا آخری تہائی
رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں
کون ہے جو مجھ سے سوال کرنے تاکہ میں اس کو عطا
کروں، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا
قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے
میں اس کی مغفرت کر دوں۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے
اسی لئے صحابہ اخیر رات کی نماز اول رات کی نماز کی
بہ نسبت زیادہ پسند کرتے تھے۔

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مُضْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هَلَالِ
بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ نَضْفُهُ أَوْ
ثَلَاثًا قَالَ لَا يَسَلَّنَ عِبَادِي غَيْرِي مَنْ يَدْعُنِي أَسْتَجِبُ لَهُ
مَنْ يَسْأَلُنِي أُعْطِهِ مَنْ أَسْتَغْفِرُنِي أَعْفِرُ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ
الْفَجْرُ.

۱۳۶۷: حضرت رفاعہؓ جہنیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (بندوں کو آرام کے
لئے) مہلت دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب رات کا نصف یا دو
تہائی حصہ گزر جائے تو فرماتے ہیں میرے بندے ہرگز
کسی سے سوال نہ کریں، جو مجھ سے دعا مانگے گا اس کی
دعا قبول کروں گا۔ جو مجھ سے سوال کرے گا اس کو عطا
کروں گا جو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا اس کی
مغفرت کر دوں گا حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ آدھی رات کو سکون ہوتا ہے۔ مناجات کرنے والا پرسکون رہ کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں مناجات
کر سکتا ہے تو یہ اقرب وقت ہے اللہ عزوجل کی طرف لو لگانے کا۔

باب: قیام اللیل کی بجائے جو

عمل کافی ہو جائے

۱۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُرْجَى أَنْ يُكْفَى مِنْ

قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ
غِيَاثٍ وَ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْآيَاتُ مِنَ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ

۱۳۶۸: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ
بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے وہ اس کے لئے کافی ہو
جائیں گی۔

فَرَأَاهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفْتَاهُ. قَالَ حَفْصُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيْتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَ هُوَ يَطُوفُ فَحَدَّثَنِي بِهِ.

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ الْبُرَيْهِمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَنَاهُ.

۱۳۶۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

باب: جب نمازی کو اونگھ آنے لگے

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرْفُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ فَيَسْتَغْفِرُ فَيَسِبُ نَفْسَهُ.

۱۳۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اونگھ آئے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند (پوری ہو کر) ختم ہو جائے اس لئے کہ اونگھتے اونگھتے نماز پڑھنے میں کیا پتہ استغفار کرنا شروع کرے اور (بجائے استغفار کے) اپنے لئے بدعا شروع کر دے۔

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى حَبَلًا مَمْدُودًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ: مَا هَذَا الْجَبَلُ (قَالُوا: الزَّيْبُ تُصَلِّي فِيهِ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ حُلْوَةٌ حُلْوَةٌ حُلْوَةٌ لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ).

۱۳۷۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مسجد میں تشریف لائے آپ نے دو ستونوں کے درمیان رسی تہی ہوئی دیکھی تو پوچھا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: زنب کی ہے وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں۔ جب طبیعت ست ہونے لگتی ہے تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: کھولو! اس رسی کو کھولو۔ تم میں سے ہر ایک نشاط کے ساتھ نماز پڑھے جب سستی ہونے لگے تو بیٹھ رہے۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ يَحْيَى بْنِ النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعَجَمَ الْقُرْآنَ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ اضْطَجِعْ.

۱۳۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا (نماز پڑھ رہا) ہو پھر قرآن اس کی زبان سے نہ نکلے (اور غلبہ نوم کے باعث) اسے یہ پتہ نہ چلے کہ کیا کہہ رہا ہے تو سو جائے۔

☆ خلاصۃ الباب: اللہ تعالیٰ کو عبادت وہی پسند ہے جو تازگی اور انشراح اور انبساط طبع کے ساتھ ہو جو نماز آدمی پر بوجھ بن رہی ہو نیند کے غلبہ کی وجہ سے اور یہ خبر تک نہ ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور کتنی رکعات پڑھ چکا ہوں ایسی نماز سے سو رہنا بہتر ہے۔ یہ شان تو صرف فرائض کی ہے کہ دل چاہے نہ چاہے طبیعت لگے نہ لگے بہر حال اس کو ادا کرنا ہی ہوتا ہے۔

۱۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَيْنَ

الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدِينِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ عَشْرِينَ رُكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي حَنْتَمٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى بَيْنَ رُكْعَاتِ بَعْدِ الْمَغْرِبِ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلَتْ لَهُ عِبَادَةٌ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

بَابُ: مغرب وعشاء کے درمیان نماز

پڑھنے کی فضیلت

۱۳۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات پڑھے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک گھر بنائیں گے۔

۱۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ہمارے یہاں کے عام محاورے کے لحاظ سے اس نماز کا نام صلوٰۃ الاوائین ہے۔ اوائین جمع ہے اواب کی جس کے معنی ہیں اللہ سے لو لگانے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا۔ اس لحاظ سے صلوٰۃ الاوائین کے معنی ہیں اللہ سے لو لگانے والوں کی نماز اور یہ بات ہر نماز کے متعلق کہی جاسکتی ہے لیکن روایات حدیث میں زیادہ تر صلوٰۃ الاوائین کا لفظ نماز چاشت کے لیے بولا گیا ہے اور بعض غیر معروف روایتوں میں مغرب کے بعد کے نوافل کے لیے صلوٰۃ الاوائین کا لفظ بولا گیا ہے اس لیے دونوں صحیح ہیں۔

۱۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَيْهِ قَالَ لَهُمْ مِمَّنْ أَنْتُمْ قَالُوا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ فَبَادِنِ جَنَّتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَسَأَلُوا عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ عُمَرُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَمَا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ فَنُورٌ فَتُورُوا بِبُيُوتِكُمْ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ

بَابُ: گھر میں نفل پڑھنا

۱۳۷۵: عاصم بن عمرو سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عراق سے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: عراق والے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم حکم سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: جی۔ ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھر میں نماز پڑھنے کو پوچھا انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کی

بْنِ عُمَرَ وَعَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

نماز اپنے گھر میں نور ہے، تو منور (روشن) کرو اپنے گھروں کو۔

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى قَالَا تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ تَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فَلْيَجْعَلْ لَبِيَّتِهِ مِنْهَا نَصِيْبًا فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا.

۱۳۷۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی اپنی نماز ادا کرے تو اس کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے۔ اس لئے کہ اس کی نماز کی وجہ سے اللہ اس کے گھر میں خیر اور بھلائی فرمائیں گے۔

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عُمَرَ قَالَا تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا.

۱۳۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ (یعنی نفل گھر میں پڑھا کرو)۔

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرٌ بْنُ خَلْفٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ ابْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيَّمَا أَفْضَلِ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي أَوْ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى بَيْتِي مَا أَقْرَبَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أَصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً.

۱۳۷۸: حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زیادہ فضیلت کس میں ہے میرے گھر میں نماز یا اس مسجد؟ فرمایا: دیکھو میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے لیکن اپنے گھر میں نماز پڑھنا مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے الّا یہ کہ فرض نماز ہو (تو وہ مسجد میں باجماعت ادا کرنا ضروری ہے)۔

بَابُ: چاشت کی نماز

۱۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الضُّحَى

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالنَّاسُ مُتَوَافِرُونَ أَوْ مُتَوَافُونَ عَنْ صَلَاةِ الضُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي أَنَّهُ صَلَّاهَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ أُمَّ هَانِيٍّ فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ صَلَّاهَا ثَمَانَ رَكَعَاتٍ.

۱۳۷۹: حضرت عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کہ لوگ بہت تھے چاشت کی نماز کے بارے میں پوچھا تو مجھے یہ بتانے والا کوئی نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی سوائے ام ہانیؓ نے انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے چاشت کی نماز آٹھ رکعات پڑھی۔

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ تَنَا يُونُسُ بْنُ نَكِيرٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى

۱۳۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

بْنِ أَنَسٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتِي عَشْرَةَ رُكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ.

فرماتے سنا: جس نے بارہ رکعات چاشت کی نماز پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے سونے کا محل تیار کروائیں گے۔

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةَ عَنْ يَزِيدَ الرَّشِكِ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعًا وَيُرِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۳۸۱: حضرت معاذہ عدویہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا جی چار اور اس سے بھی زیادہ جتنا اللہ کو منظور ہوتا۔

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ السُّهَاسِ بْنِ فَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَافِظَ عَلَيَّ شَفَعْتُهُ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

۱۳۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاشت کی دو رکعتوں کی نگہداشت کرے اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگر سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

☆ خلاصۃ الباب جس طرح عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک کے طویل وقفہ میں کوئی نماز فرض نہیں کی گئی لیکن اس درمیان میں تہجد کی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے اسی طرح فجر سے لے کر ظہر تک کے طویل وقفہ میں بھی کوئی نماز فرض نہیں کی گئی ہے مگر اس درمیان میں صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) کے عنوان سے کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ جتنی ہو سکیں نفل رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اگر یہ رکعتیں طلوع آفتاب کے تھوڑی ہی دیر کے بعد پڑھی جائیں تو ان کو اشراق کہا جاتا ہے اور دن اچھی طرح چڑھنے کے بعد اگر پڑھی جائیں تو ان کو چاشت کہا جاتا ہے۔ ان نمازوں کی عجیب برکات ہیں جو ان کے ادا کرنے سے مسلمان کو حاصل ہوتی ہیں۔

باب: نماز استخارہ

۱۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَالْأَقْدَرُ وَ

۱۳۸۳: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمیں نماز استخارہ اس طرح (اہتمام سے) سکھاتے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے فرماتے تھے جب تم میں کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ (نفل) پڑھے پھر یہ دعا مانگے: ”اے اللہ میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ کو علم ہے اور قدرت طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں آپ سے آپ کے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک آپ کو قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں، آپ

تَعْلَمَ وَلَا أَعْلَمَ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
هَذَا الْأَمْرَ (فِي سَمِيهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ) خَيْرًا لِي فِي دِينِي
وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي (أَوْ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي
وَأَجَلِهِ) فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ: (يَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ فِي الْمَرْءِ الْأُولَى) وَإِنْ
كَانَ شَرًّا لِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ
حَيْثُمَا كَانَ ثُمَّ رَضِينِي بِهِ.

پہلے کی طرح کہے) میرے لئے برا ہے تو اسکو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیرے دے اور میرے لئے جہاں کہیں
خیر ہو مقدر فرمادیتے پھر مجھے اس پر مطمئن اور خوش رکھے۔

خلاصۃ الباب ☆ بندہ کا علم ناقص ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بندہ ایک کام کرنا چاہتا ہے اور اس کا انجام
اس کے حق میں اچھا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے نمازِ استخارہ تعلیم فرمائی اور بتایا کہ جب کوئی
خاص اور اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے راہنمائی اور توفیق خیر کی دعا کر لیا کرو۔

باب: صلوٰۃ الحاجۃ

۱۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَّةِ

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَادَانِيُّ
عَنْ قَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى
الْأَسْلَمِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ
كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ
وَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُرْجَاتِ رَحْمَتِكَ وَعِزَّتِكَ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ
أَسْأَلُكَ أَلَّا تَدْعَ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَ
لَا حَاجَةَ هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ
أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ فَإِنَّهُ يَقْدِرُ.

حاجت جس میں آپ کی رضا ہو پوری فرمادیتے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دنیا آخرت کی جو چیز چاہے مانگے اللہ تعالیٰ اس کے لئے
مقدر فرمادیں گے۔

۱۳۸۵: عثمان بن حنیفؓ کہتے کہ ایک نابینا مرد رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ اللہ سے میرے لئے عافیت اور تندرستی کی دعا مانگئے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر چاہو تو آخرت کیلئے دعا مانگو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور چاہو تو (ابھی) دُعا کر دو؟ اس نے عرض کیا: دُعا فرما دیجئے۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ خوب اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا مانگو: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں رحمت والے نبی محمدؐ کے وسیلہ سے اے محمدؐ میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف توجہ کی اپنی اس حاجت کے سلسلہ میں تاکہ یہ حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ محمدؐ کی سفارش میرے بارے میں قبول فرما لیجئے۔

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ بْنُ يَسَارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غَمْرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنِ خُرَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهُ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخْرَثَ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ ادْعُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ.

قَالَ أَبُو إِسْحَقَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

☆ خلاصۃ الباب یہ ایک حقیقت ہے کہ جس میں کسی مومن کے لیے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ مخلوقات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھ سے ہوتے دکھائی دیتے ہیں دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اسی کے حکم سے انجام پاتے ہیں اور صلوٰۃ حاجت کا جو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرنے کا بہترین اور معتمد طریقہ ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے ان کا یہی تجربہ ہے اور انہوں نے ”صلوٰۃ الحاجت“ کو خزانہ الہیہ کی کنجی پایا ہے۔ (علوی)

مسئلہ توسل اور اس کی تین صورتیں

وسیلہ کی پہلی صورت:

یعنی اللہ تعالیٰ سے اس طرح سے دعا مانگنا کہ میری یہ دُعا قبول فرمایا بحق فلاں میری دعا قبول فرما۔ یہ صورت جائز ہے اور اس میں دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے۔ مسئلہ: یہ عقیدہ رکھنا کہ جو دعا وسیلہ کے بغیر کی جائے وہ قبول نہیں ہوتی باطل ہے۔ مسئلہ: یہ عقیدہ رکھنا کہ انبیاء اور اولیاء کے وسیلے سے جو دعا کی جائے اللہ تعالیٰ پر اس کا ماننا اور قبول کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ یہ باطل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے نیک بندوں کا اپنے اوپر حق بتایا ہے اور اسی حق کا دعا میں واسطہ دینا جائز ہے۔ یہ حق محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اللہ تعالیٰ پر لازم اور واجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے مجبور ہوں۔

وسیلہ کی دوسری صورت:

یہ سمجھنا کہ ہم لوگوں کی رسائی خدا تعالیٰ کے دربار تک نہیں ہو سکتی اس لئے ہمیں جو درخواست کرنی ہو اس کے مقبول بندوں کے سامنے پیش کریں اور جو مانگنا ہوں ان سے مانگیں اور یہ بزرگ اس قدرت سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے ہماری مرادیں پوری کر سکتے ہیں۔ یہ صورت بالکل ناجائز اور شرک ہے۔

وسیلہ کی تیسری صورت:

براہ راست بزرگوں سے اپنی حاجت تو نہ مانگیں البتہ ان کی خدمت میں یہ گزارش کی جائے کہ وہ حق تعالیٰ کے دربار میں ہماری حاجت پوری ہونے کی دعا فرمائیں۔ اس صورت کا حکم یہ ہے کہ زندہ بزرگوں سے ایسی درخواست کرنا جائز ہے لیکن جو بزرگ وفات پا چکے ہوں ان کی قبر پر جا کر ایسی درخواست کرنا مشتبہی چیز ہے کیونکہ صحابہؓ و تابعینؓ سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر آپ سے دعا اور شفاعت کے لئے درخواست کرنا جائز ہے۔ (عبدالرشید)

باب: صلوٰۃ التسبیح

۱۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

۱۳۸۶: حضرت ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے میرے چچا میں آپ کو عطیہ نہ دوں نفع نہ پہنچاؤں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ حضرت عباسؓ نے کہا کیوں نہیں ضرور فرمائیے اے اللہ کے رسول۔ فرمایا تو چار رکعات اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ چکو تو کہو: ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پندرہ بار رکوع سے قبل پھر رکوع میں دس بار یہی کلمات کہو پھر رکوع سے سرائٹھا کر دس بار کہو پھر سجدہ میں دس بار کہو۔ پھر سجدہ سے سرائٹھا کر کھڑے ہونے سے قبل دس بار کہو تو یہ کل پچھتر بار ہو ہر رکعت میں اور چار رکعات میں تین سو بار ہو گیا تو اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور اگر کوئی ہر روز یہ نہ پڑھ سکے تو؟ فرمایا: ہفتہ میں ایک بار پڑھ لے اور اگر ہفتہ میں ایک بار پڑھنے کی بھی ہمت نہ ہو تو مہینے

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عِيْسَى الْمَسْرُوقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَمُّ أَلَا أَحْبَبُكَ أَلَا أَنْفَعُكَ أَلَا أَصْلَكَ. قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةِ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرُكَعَ ثُمَّ أَرْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا. ثُمَّ أَرْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ أَرْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ أَرْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَبِكَ خَمْسَ وَسِتِّعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ وَ هِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ زَمْلِ عَالِجٍ غَفَّرَهَا اللَّهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يَقُومُ بِهَا قَالَ (قُلْهَا فِي

میں ایک بار پڑھ لے۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ سال بھر میں ہی ایک بار پڑھ لے۔

جُمُعَةٌ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَّهَا فِي شَهْرٍ) حَتَّى قَالَ: فَعَلَّهَا فِي سَنَةٍ.

۱۳۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) بن مطلب سے فرمایا: اے عباس! اے چچا! میں آپ کو عطیہ نہ دوں، تحفہ نہ دوں، سلوک نہ کروں، دس خصلتیں نہ بتاؤں۔ اگر آپ ان کو کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ و آئندہ نئے و پرانے خطا سے سرزد ہوئے اور عہد اکٹھے ہوئے، صغیرہ، کبیرہ، ظاہرہ اور پوشیدہ سب گناہ معاف فرمادیں گے۔ دس خصلتیں یہ ہیں: آپ چار رکعات نماز پڑھیں۔ ہر رکعت میں سہ فاتحہ اور (کوئی اور) سورۃ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں نرأت سے فارغ ہو کر کھڑے کھڑے پندرہ بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کہیں پھر رکوع کریں تو رکوع میں بھی دس بار یہی کہیں پھر رکوع سے سر اٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدہ میں جائیں تو سجدے میں بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر دوسرے سجدہ میں بھی دس بار پڑھیں پھر سجدے سے سر اٹھا کر بھی دس بار پڑھیں۔ یہ پچھتر بار ہو گیا چار رکعات میں سے ہر رکعت میں ایسا ہی کریں اگر ہو سکے تو روزانہ ایک بار یہ نماز پڑھیں یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار یہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ ایک بار یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک بار۔

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ السَّيِّدِيُّ ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْحُكُ أَلَا أَخْبُوكُ أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ حِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْلَهُ وَاجْرَهُ أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ حِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْلَهُ وَاجْرَهُ وَ خَطَاةَ وَ غَمَدَهُ وَ صَغِيرَهُ وَ كَبِيرَهُ وَ سِرَّهُ وَ عَلَانِيَتَهُ عَشْرُ حِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةٍ فَإِذَا فَرَعْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ قُلْتَ وَ أَنْتَ قَائِمٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرَكِعُ فَتَقُولُ وَ أَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرَّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَ أَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسَةٌ وَ سَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً.

خلاصۃ الباب ☆ کتب حدیث میں صلوٰۃ التبیح کی تعلیم و تلقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد صحابہ کرام نے روایت کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب ”الخصال المکفرة“ میں ابن الجوزی کا رد کرتے ہوئے صلوٰۃ التبیح کی روایات اور ان کی سند کی حیثیت پر تفصیل سے کلام کیا ہے اور ان کی بحث کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث کم از کم ”حسن“ یعنی

صحت کے لحاظ سے دوم درجہ کی ضرور ہے اور بعض تابعین اور تبع تابعین حضرات سے (جن میں عبد اللہ بن مبارک جیسے جلیل القدر امام بھی شامل ہیں) سے صلوٰۃ التبیح کا پڑھنا اور اس کی فضیلت بیان کر کے لوگوں کو اس کی ترغیب دینا بھی ثابت ہے اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی صلوٰۃ التبیح کی تلقین اور ترغیب کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی اور زمانہ مابعد میں تو یہ صلوٰۃ التبیح اکثر صالحین امت کا معمول رہا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے اس نماز کے بارے میں ایک خاص نکتہ لکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں میں (خاص کر نقلی نمازوں میں) بہت سے اذکار اور دعائیں ثابت ہیں۔ اللہ کے جو بندے ان اذکار اور دعائوں پر ایسے قابو یافتہ نہیں ہیں کہ اپنی نمازوں میں ان کو پوری طرح شامل کر سکیں اور اس وجہ سے ان اذکار و دعوات وانی کامل ترین نماز سے وہ بے نصیب رہتے ہیں ان کے لیے یہی صلوٰۃ التبیح اس کامل ترین نماز کے قائم مقام ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں اللہ عزوجل کے ذکر اور تسبیح و تحمید کی بہت بڑی مقدار شامل کر دی گئی ہے اور چونکہ ایک ہی کلمہ بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے عوام کے لیے بھی اس نماز کا پڑھنا مشکل نہیں ہے۔ صلوٰۃ التبیح کا جو طریقہ اور اس کی جو ترتیب امام ابن ماجہ وغیرہ نے حضرت عبد اللہ بن مبارک سے روایت کی ہے اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح قراءت سے پہلے ثناء یعنی:

”سبحانک اللہم وبحمدک“ اور رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ اور سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ پڑھنے کا بھی ذکر ہے اور ہر رکعت کے قیام میں قراءت سے پہلے کلمہ: ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پندرہ دفعہ اور قراءت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے یہی کلمہ دس دفعہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ اس طرح ہر رکعت کے قیام میں یہ کلمہ پچیس دفعہ ہو جائے گا اور اس طریقے میں دوسرے سجدے کے بعد یہ کلمہ کسی رکعت میں بھی نہیں پڑھا جائے گا اس طرح اس طریقے کی ہر رکعت میں اس کلمہ کی مجموعی تعداد پچھتر اور چاروں رکعتوں کی مجموعی تعداد تین سو ہوگی۔ بہر حال صلوٰۃ التبیح کے یہ دونوں ہی طریقے منقول اور معمول میں پڑھنے والے کے لیے گنجائش ہے جس طرح چاہے پڑھے۔

۱۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

بَابُ: شَعْبَانَ كِيْ پندرہویں شب

کی فضیلت

شَعْبَانَ

۱۳۸۸: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کو عبادت کرو اور آئندہ دن روز رکھو اس لئے کہ اس میں غروب شمس سے فجر طلوع ہونے تک آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ نازل فرماتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کوئی روزی کا طلبگار کہ میں اس کو روزی دوں ہے کوئی بیمار کہ میں اس کو بیماری سے عافیت دوں ہے کوئی ایسا ہے کوئی ایسا۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا ابْنُ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَفِثُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِعُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ أَلَا مُبْتَلَى فَأَعَافِيَهُ أَلَا كَذَّابًا كَذَّابًا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُزَاجِعٍ وَصَحْبُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو بَكْرٍ قَالَ لَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا حَجَّاجٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجْتُ أَطْلُبُهُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ رَافِعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَكُنْتُ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قَالَتْ قَدْ قُلْتُ وَمَا بِي ذَلِكَ وَلَكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَسْرُلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِمَنْ كَثُرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كَلْبٌ. آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرمادیتے ہیں (بنو کلب کے پاس تمام عرب سے زیادہ بکریاں تھیں)۔

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ رَاشِدِ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ أَيْمَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَزَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِمَنْ خَلَقَهُ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاجِرٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ

۱۳۹۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب متوجہ ہوتے ہیں اور تمام مخلوق کی بخشش فرمادیتے ہیں سوائے شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے۔ دوسری سند سے بھی ایسا ہی مضمون مروی ہے۔

بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر اکثر بلاد اسلامیہ کے دیندار حلقوں میں پندرہویں شعبان کے نفل روزے کا رواج ہے لیکن محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے نہایت ضعیف قسم کی ہے۔ اس کے ایک راوی ابو بکر بن عبد اللہ کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل نے یہاں تک کہا ہے کہ وہ حدیثیں وضع کیا کرتا تھا۔ پندرہویں شعبان کے روزہ کے متعلق تو صرف یہی ایک حدیث روایت کی گئی ہے البتہ شعبان کی پندرہویں شب میں عبادت اور دعا و استغفار کے متعلق بعض کتب حدیث میں اور بھی متعدد حدیثیں مروی ہیں لیکن ان میں کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس کی سند محدثین کے اصول و معیار کے مطابق قابل اعتبار ہو مگر چونکہ یہ متعدد حدیثیں ہیں اور مختلف صحابہ کرام سے مختلف سندوں سے روایت کی گئی ہیں اس لیے ابن الصلاح وغیرہ اور بعض اکا بر محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً اس کی کوئی بنیاد ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجْدَةِ

عِنْدَ الشُّكْرِ

بَابُ شُكْرَانِي فِي صَلَاةِ

أَوْ سَجْدَةٍ

۱۳۹۱: حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابو جہل کا سر لانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۳۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام ہو جانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر پڑے۔

۱۳۹۳: حضرت کعب بن مالک کی جب اللہ (عزوجل) کے ہاں توبہ قبول ہوئی (غزوہ تبوک میں نہ جانے کی) تو وہ سجدہ میں گر گئے۔

۱۳۹۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوش کن بات پہنچتی تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی شکر گزاری میں سجدے میں گر پڑتے۔

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي شَعْبَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى يَوْمَ بُشِّرَ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ رُكْعَتَيْنِ.

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحِ الْمِصْرِيِّ أَنَا أَبِي أَنَسُ بْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ السَّهْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى بَشِّرَ بِحَاجَةٍ فَنَحَرَ سَاجِدًا.

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَرَّ سَاجِدًا.

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ إِذَا آتَاهُ أَمْرٌ يَسْرُهُ أَوْ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

خلاصۃ الباب ☆ ابو جہل اسلام، مسلمانوں اور نبی رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا دشمن تھا اور بہت زیادہ تکالیف اور آذیتیں دیا کرتا تھا اور بہت بڑا متکبر، ضدی اور سرکش تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سرکشی اور تکبر کو خاک میں ملایا، دو نوعمر لڑکوں (مجاذ و معوذ رضی اللہ عنہما) کے ہاتھوں اس ملعون کا کام تمام ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ شکر ادا کیا، اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام احمد، امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک مسنون ہے۔ ان کا استدلال احادیث باب سے ہے۔ امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ سجدہ سے مراد نماز ہے۔ شکرانہ کے لیے دو گانہ نماز ادا کرے۔ مجازاً اس کو سجدہ شکر کہتے ہیں۔

۱۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الصَّلَاةَ كَفَّارَةٌ

بَابُ: نَمَازِ گناہوں کا کفارہ ہے

۱۳۹۵: حضرت سیدنا علیؑ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو سنتا تو اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا مجھے نفع دیتا اور جب کوئی مجھے رسول اللہ صلی اللہ

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُعْتَبِرَةِ الشَّقْفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَسْمَاءِ ابْنِ الْحَكَمِ

علیہ وسلم کی حدیث سناتا تو میں (تاکید کی خاطر) اس سے حلف لیتا جب وہ حلف اٹھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی اور سچ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے بھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے پھر وہ خوب اچھی طرح وضو کرے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

۱۳۹۶: حضرت عاصم بن سفیان ثقفی فرماتے ہیں کہ ہم نے سلاسل کا جہاد کیا لڑائی تو نہ ہوئی صرف مورچہ باندھا پھر معاویہ کے پاس واپس آ گئے۔ آپ کے پاس ابو ایوب عقبہ بن عامر موجود تھے تو عاصم نے کہا: اے ابو ایوب! امسال لڑائی نہ ہو سکی اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو بھی ان چار مساجد میں نماز پڑھ لے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے تو انہوں نے کہا: اے بھتیجے! میں تمہیں اس سے آسان بات نہ بتاؤں میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جس نے حکم قرآنی کے مطابق وضو کیا اور جیسے نماز کا حکم ہے ویسے نماز پڑھی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے ایسے ہی ہے نا عقبہ؟ فرمایا: جی۔

۱۳۹۷: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بتاؤ! اگر تم میں سے ایک کے گھر کے سامنے نہر جاری ہو وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ نہاے تو اس پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ عرض کیا: بالکل نہیں۔ تو فرمایا: نماز گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہے جیسے پانی میل کو۔

۱۳۹۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

الْفَزَارِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ وَإِذَا حَدَّثَنِي عَنْهُ غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ صَدَّقْتُهُ وَإِنْ آتَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْذِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ (وَقَالَ مَسْعَرٌ ثُمَّ يُصَلِّي) وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ.

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (أَطْنَه) عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَغُفْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أَبَا أَيُّوبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ. وَقَدْ أَخْبَرْنَا أَنَّ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ عَفَرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ يَابُنُ أَخِي أَدُلُّكَ عَلَى أَيْسَرٍ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أَمَرَ وَ صَلَّى كَمَا أَمَرَ عَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ كَذَلِكَ يَا غُفْبَةُ قَالَ نَعَمْ.

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَخِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرُوقَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ بَيْنَهُمْ نَهْرٌ يَجْرِي يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا كَانَ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ لَا شَيْءَ قَالَ: فَإِنَّ الصَّلَاةَ تُذْهِبُ الذُّنُوبَ كَمَا يُذْهِبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ.

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ

اَرْجِعْ اِلَى رَبِّكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي. (یہ (شمار میں تو) پانچ ہیں اور (ثواب میں پوری) پچاس ہیں۔ میرے دربار میں بات بدلتی نہیں۔ میں پھر موسیٰ کے پاس آیا تو کہنے لگے: اپنے رب کی طرف پھر رجوع کرو۔ میں نے کہا: اب تو مجھے اپنے رب سے شرم آرہی ہے۔

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُصْمٍ أَبِي عَلْوَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ بِخَمْسِينَ صَلَاةً فَنَزَلَ رَبُّكُمْ أَنْ يَجْعَلَهَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

۱۳۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا تو انہوں نے تمہارے رب سے کمی کی درخواست کی کہ ان کو پانچ بنا دیں۔

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِزٍ عَنِ الْمُخَدَّجِيِّ عَنِ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَهْدًا أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ قَدْ انْتَقِصَ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذْبَةٌ وَإِنْ شَاءَ غَفْرَةٌ لَهُ.

۱۳۰۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جو ان پانچ نمازوں کو پڑھے گا اور ان کو حقیر سمجھ کر ان میں کسی قسم کی کوتاہی کرنے سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے یہ عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو ان نمازوں کو اس طرح پڑھے کہ ان کو حقیر سمجھ کر ان میں کوتاہی بھی کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے کوئی عہد نہیں چاہیں عذاب دیں چاہیں معاف فرمادیں۔

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاحَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِيٌّ بَيْنَ ظَهْرٍ أَيْنِهِمْ قَالَ فَقَالُوا هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَكِيُّ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْبَبْتُكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي سَأَلْتُكَ وَمَشَدَّدَ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ عَلَيَّ

۱۳۰۲: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں ایک بار ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صاحب اونٹ پر سوار مسجد میں داخل ہوئے مسجد میں اونٹ بٹھایا پھر اسے باندھ دیا پھر پوچھا: تم میں محمد کون ہیں؟ اس وقت رسول اللہ صحابہ کے درمیان تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ تو صحابہ نے کہا یہ گورے مرد تکیہ لگائے ہوئے۔ تو ان صاحب نے رسول اللہ سے کہا: اے عبدالمطلب کے بیٹے! تو نبی نے فرمایا: جی! میں تمہاری طرف متوجہ ہوں۔ تو ان صاحب نے عرض کیا: اے محمد! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور پوچھنے میں سختی ہوگی اس کو برا نہ منائیے گا۔ آپ نے فرمایا: جو جی میں آئے

فِي نَفْسِكَ فَقَالَ: سَلْ مَا بَدَا لَكَ. قَالَ لَهُ الرَّجُلُ: نَشَدْتُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ أَنْ قَبْلَكَ اللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ فَانشُدك باللهِ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ الْخُمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ! نَعَمْ. قَالَ فَانشُدك باللهِ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ! نَعَمْ. قَالَ فَانشُدك باللهِ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُزَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَعْيَانِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَيَّ فَقَرَأْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتُ بِهِ وَأَنَا رَسُولٌ مِنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ ابْنِ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ.

ان صاحب نے کہا: میں آپ کے لئے ہوئے دین پر ایمان لایا اور میں اپنے پیچھے اپنی پوری قوم کا قاصد ہوں اور میں بنو سعد بن بکر قبیلہ کا ایک فرد ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْحَمَصِيِّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا ضَبَّارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّلِيلِ أَخْبَرَنِي دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ إِنَّ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ عَزْرَجَلٌ افْتَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِكَ خُمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَهْدْتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهِنَّ لَوْ قَتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي.

۱۴۰۳: حضرت ابو قتادہ بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور یہ عہد کر لیا ہے کہ جو ان نمازوں کی وقت کے مطابق نگہداشت کرے گا اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کی نگہداشت نہ کرے اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں کلام ہوا ہے کہ پچاس نمازوں کی طرف منتقل ہونا یہ نسخ تھا یا نہیں لہذا صحیح بات یہ ہے کہ یہ نسخ نہیں تھا بلکہ پچاس کا حکم عالم بالا کے اعتبار سے تھا اور وہاں کے لحاظ سے آج بھی نمازیں پچاس ہی ہیں کیونکہ پانچ نمازوں کا اجر ملاء اعلیٰ پر پچاس ہی جتنا ہوگا۔ اس کی تائید حدیث باب کے اس جملے سے ہوتی ہے: هِيَ خُمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ لَدَيْ عُلَمَاءِ كَرَامٍ نَعْمَ اس میں بہت سی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔

۱۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۴۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْصَبٍ الْمَلْبِيُّ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَمَّ مَالِكُ بْنُ

أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِيَّاحٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي

هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَمَّ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۴۰۵: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَمَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ

عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صَلَاةٌ

فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ

الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

۱۴۰۶: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ ثَمَّ زَكْرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَانَا

عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ جَابِرِ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ

صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ.

بَابُ: مَسْجِدِ حَرَامِ اور مسجد نبوی میں

نماز کی فضیلت

۱۴۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری

اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں

ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۱۴۰۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک

نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نمازوں

سے افضل ہے۔

۱۴۰۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک

نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ہزار نمازوں سے

افضل ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز دیگر مساجد کی لاکھ

نمازوں سے افضل ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ میری مسجد سے مراد مسجد نبوی کا بس اتنا ہی حصہ ہے جو حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور اس میں شک نہیں کہ وہ حصہ بعد کے بڑھائے ہوئے حصے سے یقیناً افضل ہے۔ اس لیے

کوشش کر کے اسی قدیم حصے میں نماز پڑھنا بہتر ہے لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ بعد کے بڑھے ہوئے حصے کے بھی وہی تمام

فضائل ہیں جو پرانی مسجد نبوی کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری مسجد کو بڑھاتے بڑھاتے کر، صنعاء

یمن تک بھی پہنچا دیا جائے تب بھی وہ میری ہی مسجد ہوگی۔ یعنی اس کی فضیلت ہی رہے گی۔ حضرت عمر بن الخطابؓ نے مسجد

نبوی میں کچھ اضافہ کیا اور فرمایا: اگر ہم اسے بڑھاتے بڑھاتے جنگل تک بھی لے جائیں تب بھی یہ مسجد رسولؐ ہی رہے گی۔

۱۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْجِدِ

بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

۱۴۰۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَمَّ عِيسَى بْنُ

۱۴۰۷: نبی ﷺ کی باندی حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ

بَابُ: مسجد بیت المقدس میں

نماز کی فضیلت

یونس ثَنَا ثور بن يزيد عن زید بن ابی سؤدۃ عن اخیہ عثمان بن ابی سؤدۃ عن میمونۃ مولاۃ النبی ﷺ قالت قلت یا رسول اللہ ائینافی بیت المقدس قال: أرض المحشر والمنشر ائوؤ فاصلوا فیہ فان صلاۃ فیہ کألف صلاۃ فی غیرہ) قلت ارایت ان لم استطع ان ائحمل الیہ قال: فئهدی لہ زینا یرسج فیہ فممن فعل ذلک فہو کمن اتاہ).

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا غَبِيْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ الْأَمَاطِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ الشَّيْبَانِيِّ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الدَّبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا فَرَّغَ سَلِيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ مِنْ بِنَاءِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللَّهَ ثَلَاثًا حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ وَ مَلِكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ وَالْآيَاتِي هَذَا الْمَسْجِدَ أَحَدًا لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَا اثْنَانِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا وَ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّلَاثَةَ.

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَىٰ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَىٰ ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِي هَذَا وَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَىٰ.

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَىٰ ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَىٰ وَ إِلَى مَسْجِدِي هَذَا.

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں روشنی کرنا تاکہ نماز پڑھنے والوں کو آرام ملے کارثواب ہے لیکن آج کل حد سے زیادہ جو روشنیاں کی جاتی ہیں وہ بالکل ناجائز ہے۔ خصوصاً خوشی کے موقعوں پر چراغاں کرنا اسلام

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمیں بیت المقدس کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: وہ حشر کی اور زندہ ہو کر اٹھنے کی زمین ہے وہاں جا کر نماز پڑھو کیونکہ وہاں ایک نماز باقی جگہوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا بتائیے اگر میں وہاں جانے کی استطاعت نہ پاؤں؟ فرمایا: وہاں کے لئے تیل بھیج دو جس سے روشنی کا انتظام ہو جو ایسا کر لے وہ بھی وہاں جانے والے کی مانند ہے۔

۱۳۰۸: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جب سلیمان بن داؤد علیہما السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں: ایسے فیصلے جو اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہوں اور ایسی شاہی جوان کے بعد کسی کو نہ ملے اور یہ کہ اس مسجد میں جو بھی صرف اور صرف نماز کے ارادے سے آئے تو وہ اس مسجد سے اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر نکلے جس طرح پیدائش کے دن تھا۔ نبیؐ نے فرمایا کہ دو تو انکو مل گئیں تیسری کی بھی مجھے امید ہے کہ مل گئی ہوگی۔

۱۳۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

۱۳۱۰: حضرت ابو سعید اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔

میں سختی سے ممنوع ہے۔ نیز ان احادیث میں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ثواب بھی بیان کیا گیا ہے۔ اسی باب کی حدیث ۱۴۰۹ سے علامہ ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم اور ان کے تابع نے یہ مسلک اختیار فرمایا کہ تقریب اور ثواب کی نیت سے ان تین مساجد کے علاوہ کہیں اور سفر کرنا درست نہیں اور کئی محققین علماء کرام مثلاً قاضی عیاض وغیرہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ دلیل کے طور پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے جبل طور کی زیارت کے لیے سفر کیا تو حضرت ابوبصرہ غفاریؓ نے ان پر تکبیر کی اس حدیث کی بناء پر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اتفاق کیا۔ کچھ دوسرے علماء کرام نے اجازت دی ہے۔

۱۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

مَسْجِدِ قُبَاءَ

کی فضیلت

بَابُ: مسجدِ قباء میں نماز

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ
الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ثَنَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ
سَمِعَ أُسَيْدَ ابْنَ ظَهْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةٌ فِي
مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ.

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَ
عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكُرْمَانِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُسَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حَنِيفٍ يَقُولُ قَالَ سَهْلٌ
بْنُ حَنِيفٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ
أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ.

۱۴۱۱: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بیان فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدِ قباء
میں (پڑھی گئی) ایک نماز (ثواب میں) عمرہ کے برابر
ہے۔

۱۴۱۲: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں خوب پاکی حاصل کرے
پھر مسجدِ قباء آ کر نماز پڑھے اس کو عمرہ کے برابر اجر
ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کا رخ کیا تو اول اول
مدینہ سے باہر جنوبی غربی جانب بنو عمرو بن عوف کی بستی قباء میں قیام فرمایا تھا۔ یہ مدینہ منورہ سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے
پر ہے۔ پھر چند روز بعد مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تھے۔ اس محلہ میں جس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا
کرتے تھے وہاں مسجد تعمیر کی گئی جس کی دیوار کے قبلہ کا رخ حضرت جبریل علیہ السلام نے درست کیا اور بنیاد حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے لیے
پتھر ہونے میں شریک رہے۔ اسلام کی یہ سب سے پہلی مسجد تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہفتہ کے روز اس مسجد میں
تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے۔ متعدد روایتوں میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ مدینہ منورہ حاضر ہونے والے کو اگر کوئی
مجبوری نہ ہو تو مسجدِ قباء میں حاضر ہو کر کوئی نماز یا تحیۃ المسجد ضرور ادا کرنی چاہیے۔

در منزلکہ جاناں روزے رسیدہ باشد ☆ با خاک آستانش در ایم مرجائے

۱۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

۱۴۱۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا أَبُو الْخَطَّابِ
الِدِمَشْقِيُّ ثنا زُرَيْقُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ
بِصَلَاةٍ وَ صَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَ
عِشْرِينَ صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْمَعُ فِيهِ بِخَمْسِمِائَةٍ
صَلَاةٍ وَ صَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَفْضَى بِخَمْسِينَ أَلْفٍ
صَلَاةٍ وَ صَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفٍ صَلَاةٍ وَ
صَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفٍ صَلَاةٍ.

۱۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ شَأْنِ الْمِنْبَرِ

۱۴۱۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثنا غُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ عَمْرٍو الرَّقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ
الطُّفَيْلِ ابْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى
جِدْعٍ إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا وَ كَانَ يُخْطَبُ إِلَى
ذَلِكَ الْجِدْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ هَلْ لَكَ أَنْ
نَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَاكَ
النَّاسُ وَ تَسْمَعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ (نَعَمْ) فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ
دَرَجَاتٍ فِيهَا النَّبِيُّ أَعْلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ وَضَعُوهُ
فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الْمِنْبَرِ مَرَّ إِلَى الْجِدْعِ الَّذِي كَانَ
يُخْطَبُ إِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ الْجِدْعَ حَارَ حَتَّى تَصَدَّعَ وَ انشَقَّ
فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ
الْجِدْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ
فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدَ وَ غَيَّرَ

بَابُ: جَامِعِ مَسْجِدِ فِي نَمَازِ

كِي فَضِيلَتِ

۱۴۱۳: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک
نماز کے برابر ہے اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس
نمازوں کے برابر اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو
نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنا پچاس
ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں نماز پڑھنا
پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نماز
پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

بَابُ: مِنْبَرِ كِي ابْتِدَاءِ

۱۴۱۴: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ایک درخت کے تنے کی طرف نماز پڑھاتے تھے جب
مسجد پر چھپر تھا اور آپ اسی درخت سے ٹیک لگا کر خطبہ
بھی ارشاد فرماتے تو ایک صحابی نے عرض کیا اگر ہم کوئی
چیز تیار کریں کہ آپ اس پر کھڑے ہوں جمعہ کے روز
تا کہ لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ خطبہ ارشاد فرمائیں تو
اس کی اجازت ہوگی؟ فرمایا: جی۔ تو ان صحابی نے تین
سیڑھیاں بنائیں وہی اب تک منبر پر ہیں جب منبر تیار
ہو گیا تو صحابہ نے اسی جگہ رکھا جہاں اب ہے جب رسول
اللہ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو آپ اسی
ٹنڈ (کانی گئی لکڑی) کے پاس سے گزرے جس پر ٹیک
لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب اس ٹنڈے سے آگے
بڑھے تو وہ چیخا جی کہ اس کی آواز تیز ہو گئی اور پھٹ گئی
اسکی آواز سن کر رسول اللہ منبر سے اترے اور اس پر ہاتھ
پھیرتے رہے۔ حتیٰ کہ اسکو سکون ہو گیا پھر آپ منبر پر

تشریف لے گئے جب آپ نماز پڑھتے تو اسی ٹنڈ کے قریب نماز پڑھتے جب مسجد ڈھائی گئی اور بدلی گئی تو وہ ٹنڈ حضرت ابی بن کعبؓ نے لے لیا وہ ان کے پاس ان کے گھر میں رہا حتیٰ کہ پرانا ہو گیا پھر اسکو دیکھ لیا گئی اور ریزہ ریزہ ہو گیا۔

۱۳۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنے کے سہارے خطبہ ارشاد فرماتے جب منبر تیار ہوا تو آپ منبر کی طرف بڑھے اس پر منبر رونے لگا۔ آپ منبر کے قریب آئے اس کو سینے سے لگایا تو اس کی آواز نکلی۔ آپ نے فرمایا اگر میں اس کو سینہ سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

۱۳۱۶: ابو حازم سے روایت ہے کہ لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ رسول اللہ کا منبر کس چیز سے بنا ہے؟ تو وہ اسہل بن سعد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا تو فرمایا: لوگوں میں کوئی بھی مجھ سے زیادہ جاننے والا باقی نہ رہا۔ وہ عابہ کے جھاؤ کا ہے فلاں بڑھی جو فلاں عورت کا غلام ہے اُس نے بنایا۔ یہ غلام منبر لے کر آیا جب رکھا گیا تو آپ اُس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے قرأت فرمائی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر اُلٹے پاؤں پیچھے بٹے اور (منبر سے اتر کر) زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے پھر قرأت فرمائی رکوع کیا پھر کھڑے ہو کر پیچھے کوہوئے اور زمین پر سجدہ کیا۔

۱۳۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے پھر منبر بنا۔ فرماتے ہیں کہ تنے رونے لگا جابر کہتے ہیں کہ اس کے رونے کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

أَخَذَ ذَلِكَ الْجِدْعَ أَبِي بَنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ كَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَكَى فَآكَلَتْهُ الْأَرْضُ وَ عَادَ رُفَاقًا.

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا بَهْرُ بْنُ أَسَدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمُنْبَرِ ذَهَبَ إِلَى الْمُنْبَرِ فَحَنَّ الْجِدْعُ فَاتَاهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنُهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَيْ شَيْءٍ هُوَ فَاتُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي هُوَ مِنْ أَتْلِ الْعَابَةِ عَمَلَهُ فَلَانَ مَوْلَى فَلَانَةَ نَجَارَ فَجَاءَ بِهِ فَقَامَ عَلَيْهِ حِينَئِذَا وَضِعَ فَاسْتَقْبَلَ وَ قَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَجَعَ الْقَهْرِيُّ حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمُنْبَرِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ عَادَ إِلَى الْمُنْبَرِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْرِيُّ حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ.

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا بَنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ إِلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ (أَوْ قَالَ إِلَى جِدْعٍ) ثُمَّ اتَّخَذَ مَنْبَرًا قَالَ فَحَنَّ الْجِدْعُ (قَالَ جَابِرٌ) حَتَّى سَمِعَهُ

أَهْلَ الْمَسْجِدِ حَتَّىٰ آتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُ تَشْرِيفٍ لِأَنَّ اسْمَ بَرِّهَا تَهْمِيرٌ وَتَوَهُ سَكُونٌ فِيهَا
فَمَسَّحَدٌ فَسَكَنَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْلَمْ يَأْتِهِ لَحْنٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
تو ایک صاحب نے کہا: اگر حضور اس کے پاس نہ آتے تو قیامت تک روتا ہی رہتا۔

☆ خلاصۃ الباب سجان اللہ! یہ بھی حضرت سید الاولین والآخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ لکڑی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں رونا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز میں جان ہوتی ہے اور سمجھ بھی اور کئی باتیں بھی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوئیں۔

باب: نملذ میں

لمبا قیام کرنا

۱۳۱۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز شروع کر دی آپ مسلسل قیام میں رہے حتیٰ کہ میں نے نامناسب کام کا ارادہ کر لیا (ابو وائل کہتے ہیں) میں نے کہا وہ نامناسب کام کیا تھا؟ تو فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ آپ کو چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔

۱۳۱۹: مغیرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نماز میں کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوچ گئے۔ تو آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کے گزشتہ و آئندہ گناہ معاف فرمادئے (پھر اتنی مشقت برداشت کرنے کی کیا ضرورت؟) فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۱۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک سوچ جاتے آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سابقہ و آئندہ گناہ معاف فرمادئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا پھر میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي

الصَّلَوَاتِ

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ زُوَاِرَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرٍ سَوْءٍ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ الْأَمْرُ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَتْرُكَهُ.

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ غُلَاقَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى تَوَزَّعَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا يَسْحَى بْنُ يَمَانَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَوَزَّعَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ

ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ قال سئل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ النبی ﷺ ائی الصلوة افضل قال: طول القنوت۔
کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں لمبا قیام ہو۔

خلاصہ الباب ☆ امر سوئے سے مراد ہے کہ نماز کو ترک کر کے بیٹھ جاؤں۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی تو شکر گزاری نہ کروں۔ یہ شان تھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اتنا بڑا رتبہ ملنے کے باوجود عبادت میں بہت زیادت اور مشقت برداشت فرماتے تھے۔ لفظ "قنوت" متعدد معنی کے لیے آتا ہے۔ مثلاً طاعت، عبادت، صلوٰۃ، دعاء، قیام، طول، قیام، سکوت۔ یہاں جمہور نے قیام کے معنی مراد لیے ہیں۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ تطویل قیام افضل ہے یا تکثیر رکعات۔ امام ابو حنیفہ اور ایک روایت کے مطابق امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ تطویل قیام افضل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک تکثیر رکعات افضل ہے۔ امام محمد کا مسلک بھی اسی کے مطابق ہے اور امام شافعی کی دوسری روایت بھی اسی کے مطابق ہے۔ لیکن ان کا مفتی بہ قول پہلا ہی ہے اور امام ابو یوسف نیز اسحاق بن راہویہ کے نزدیک دن میں تکثیر رکعات افضل ہے اور رات میں تطویل قیام۔ البتہ اگر کسی شخص نے صلوٰۃ اللیل کے لیے کچھ وقت مخصوص کیا ہو تو رات میں بھی تطویل قیام کے بجائے تکثیر رکعات افضل ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اس مسئلہ میں توقف اختیار کیا ہے۔ حنفیہ اور شافعیہ حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے ہم مسلک دوسرے حضرات کا استدلال اگلے باب کی احادیث ہیں لیکن اول تو یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مسلک پر صریح نہیں۔ نیز سجدہ سے پوری نماز مراد لی جاسکتی ہے۔

باب: سجدے بہت سے کرنے کا بیان

۲۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ السُّجُودِ

۱۳۲۲: ابوفاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ میں استقامت اور دوام کے ساتھ اس پر کار بند رہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر سجدہ لازم کر لو کیونکہ جب بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند فرمادیں گے اور ایک خطا مٹا دیں گے۔

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيَانِ قَالَا سَأَلْنَا الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ تَنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ ثَابِتِ بْنِ ثُوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كَثِيْرٍ بِنِ مَرْءَةٍ اَنَّ اَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَ اَعْمَلُهُ قَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَلَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَتًا حَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيْئَةٌ.

۱۳۲۳: حضرت معدان بن ابی طلحہ یحمری کہتے ہیں کہ میں ثوبان سے ملا تو ان سے عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث سنائیے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع عطا فرمائیں گے۔ فرماتے ہیں وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر یہی عرض کیا تو آپ خاموش ہی رہے۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ پھر

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ تَنَا الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ تَنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُمَرَ وَ اَبُوْ عُمَرُوْ الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْنَا الْوَلِيدَ ابْنَ هِشَامِ الْمُعِطِيُّ حَدَّثَهُ مَعْدَانُ ابْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِيْ حَدِيْثًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهِ

مجھے فرمانے لگے اللہ کو سجدہ کر۔ (یعنی نماز) کا اہتمام کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ اس سجدہ کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور ایک خطا معاف فرمادیتے ہیں۔ حضرت معدان کہتے ہیں پھر میں حضرت ابودرداء سے ملا ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

۱۳۲۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کے لئے ایک نیکی لکھیں گے اور ایک گناہ معاف فرمادیں گے اور ایک درجہ بلند فرمائیں گے۔ اس لئے بکثرت سجدے کیا کرو۔

پاؤں: سب سے پہلے بندے سے نماز

کا حساب لیا جائے گا

۱۳۲۵: حضرت انس بن حکیم ضحیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے مجھے فرمایا کہ جب تم اپنے شہر والوں کے پاس جاؤ تو ان کو بتانا کہ میں (ابوہریرہؓ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مسلمان بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے فرض نماز کا حساب ہوگا۔ اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو ٹھیک ورنہ کہا جائے گا دیکھو اس کے پاس نفل ہیں؟ اگر اس کے پاس نفل ہوں گے تو فرضوں کی تکمیل نوافل کے ذریعہ کر دی جائے گی پھر باقی فرض اعمال میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

۱۳۲۶: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا

قَالَ فَسَكَتَ ثُمَّ عُدْتُ فَقُلْتُ مِثْلَهَا فَسَكَتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لِي عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْمُرِّيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً فَاسْتَكْثِرُوا مِنَ السُّجُودِ.

۲۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَوَّلِ مَا يُحَاسَبُ بِهِ

الْعَبْدُ الصَّلَاةُ

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا آتَيْتَ أَهْلَ مَضْرَكٍ فَأَخْبِرْهُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلَّا قِيلَ انظُرُوا أَهْلَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ أَكْمَلَتْ الْفَرِيضَةَ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْأَعْمَالِ الْمَفْرُوضَةِ مِثْلَ ذَلِكَ.

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ تَمِيمِ الدَّارِمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا

الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ابْنِ عَفَّانَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ أَسَدٍ
عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ
زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَإِنْ أَكْمَلَهَا
كُتِبَتْ لَهُ نَافِلَةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَكْمَلَهَا قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَكَ لِمَ لَمْ يَكُنْ
أَنْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَكْمَلُوا بِهَا مَا صَيَّعَ
مِنْ فَرِيضَتِهِ ثُمَّ تَوَخَّذُوا الْأَعْمَالَ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ.

حساب ہوگا اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو اس کے نفل علیحدہ سے لکھے جائیں گے اور اگر اس نے نماز پوری نہ کی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائیں گے دیکھو کیا میرے بندے کے پاس نفل ہیں؟ تو ان نوافل کے ذریعے جو فرض اس نے ضائع کر دیئے ان کی تکمیل کر دو پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا لیکن بخاری کتاب الرقاق میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حساب خون کا ہوگا۔ اس ظاہری تعارض کو دور کرنے کے لیے بعض حضرات نے فرمایا کہ حساب سب سے پہلے نماز کا ہوگا اور فیصلہ سب سے پہلے نفل کا ہوگا لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے حساب کا نماز ہوگا اور حقوق العباد میں سب سے پہلے نفل کا ہوگا۔

پاب نفل نماز وہاں نہ پڑھے

جہاں فرض پڑھے

۲۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّافِلَةِ حَيْثُ

تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ
عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ عَبْدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيْعَجِزُ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى أَنْ
يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ يَعْنِي السُّبْحَةَ.

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بَنُو وَهَبٍ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي مَقَامِهِ الَّذِي
صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةُ، حَتَّى يَتَنَحَّى عَنْهُ.

۱۳۲۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نفل پڑھنے لگے تو کیا وہ اس سے عاجز ہوتا ہے کہ آگے بڑھ جائے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں بائیں ہو جائے۔

۱۳۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام نے جہاں فرض نماز پڑھائی وہیں نفل نماز نہ پڑھے بلکہ وہاں سے ہٹ جائے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي

عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

خلاصۃ الباب ☆ بعض علماء نے فرمایا: حدیث باب میں جو حکم ہے وہ حکم اس نماز کیلئے ہے جسکے بعد سنت راتبہ ہو مثلاً مغرب، عشاء اور ظہر کی نماز اور جس نماز کے بعد سنت راتبہ نہیں اس میں یہ حکم نہیں۔ قاضی نے فرمایا کہ یہ حکم اس وقت ہے جب یہ شبہ نہ ہو کہ نفل فرض میں شریک ہے۔

۲۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَطُّئِ الْمَكَانِ فِي

بَابُ: مسجد میں نماز کے لئے

الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فِيهِ

ایک جگہ ہمیشہ

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكَيْعُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفِ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا تَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَلَابٍ عَنْ نَقْرَةَ الْعُرَابِ وَ عَنْ فُرْشَةِ السُّعْبِ وَ لَنْ يُوَطَّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ كَمَا يُوَطَّنُ الْبَعِيرُ

۱۳۲۹: حضرت عبدالرحمن بن شبل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا: ایک کوئے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے (یعنی جلدی جلدی چھوٹے چھوٹے سجدے کرنا اور جلسہ بھی پوری طرح نہ کرنا) دوسرے درندے کی طرح بازو پچھانے سے (سجدہ میں بازو زمین پر بچھا دینا جیسے کتا بھڑیا پچھاتا ہے) تیسرے نماز پڑھنے کے لئے مستقل طور پر ایک جگہ متعین کر لینا جیسے اونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِنِ كَاسِبِ تَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي إِلَى سُبْحَةِ الضُّحَى فَيَعْمِدُ إِلَى الْأَسْطُوَانَةِ دُونَ الْمُصْحَفِ فَيُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهَا فَاقُولُ لَهُ أَلَا تُصَلِّي هَاهُنَا وَأَشِيرُ إِلَى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَيَقُولُ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى هَذَا الْمَقَامَ

۱۳۳۰: حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ چاشت کی نماز کے لئے آتے تو اس ستون کے پاس جاتے جہاں مصحف رکھا رہتا ہے اُس کے قریب ہی نماز پڑھتے۔ یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں نے مسجد کے ایک کوئے کی طرف اشارہ کر کے حضرت سلمہ بن اکوع سے کہا آپ یہاں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ تو فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام کا قصد کرتے دیکھا۔

۲۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي آيِنِ تَوْضِعِ النَّعْلِ إِذَا

بَابُ: نماز کے لئے جوتا اتار کر

خَلَعَتْ فِي الصَّلَاةِ

کہاں رکھے؟

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ

۱۳۳۱: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اپنے جوتے بائیں جانب اتارے۔

۱۴۳۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
 إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْزِمَ نَعْلَيْكَ قَدَمَيْكَ فَإِنْ
 خَلَعْتَهُمَا فَاجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْكَ وَلَا تَجْعَلْهُمَا عَنْ
 يَمِينِكَ وَلَا عَنْ يَمِينِ صَاحِبِكَ وَلَا وِرَاءَكَ فَتُوذَى
 مِنْ خَلْفِكَ.

۱۴۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے جوتے پاؤں میں رکھو۔ اگر اتارو تو ان کو قدموں کے درمیان میں رکھو۔ نہ دائیں نہ بائیں اور نہ ہی پیچھے کہ کہیں (ان کی وجہ سے) پیچھے والوں کو تکلیف پہنچاؤ۔

۶: كِتَابُ الْجَنَائِزِ

بَابُ: بيمار کی عیادت

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۱۴۳۳: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان کے ذمہ چھ حق ہیں۔ جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے اگر وہ دعوت کرے تو قبول کرے جب چھینکے تو اس کو (یرحمک اللہ کہہ کر) جواب دے بیمار ہو تو عیادت کرے اور فوت ہو جائے تو اسکے جنازہ میں شریک ہو اور اسکے لئے وہ سب کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔

۱۴۳۴: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے (دوسرے) مسلمان پر چار حق ہیں: جب چھینکے تو جواب دے بلائے تو اس کے پاس جائے مر جائے تو جنازہ میں شریک ہو بیمار ہو جائے تو عیادت کرے۔

۱۴۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا دعوت قبول کرنا جنازہ میں شریک ہونا بیمار کی عیادت کرنا چھینکنے پر الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہنا۔

۱۴۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ چل کر میری عیادت کو تشریف لائے جبکہ میں بنو سلمہ میں تھا (مدینہ سے دو میل دور ہے)

۱۴۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۴۳۳: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتَّةٌ بِالْمَعْرُوفِ سَلَّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَ يُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَ يُسَمِّئُهُ إِذَا عَطَسَ وَ يُعَوِّدُهُ إِذَا مَرَضَ وَ يَتَّبِعُ جَنَائِزَهُ إِذَا مَاتَ وَ يُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

۱۴۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَيْشَارٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَرْبَعٌ خِلَالِ يُسَمِّئُهُ إِذَا عَطَسَ وَ يُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَ يَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَ يُعَوِّدُهُ إِذَا مَرَضَ.

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ رَدُّ النَّحْيَةِ وَ إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ شُهُودُ الْجَنَائِزَةِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَ تَسْمِيَةُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمَدَ اللَّهَ.

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّنْعَانِيِّ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْمُتَكِدِرَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شِئَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَ أَنَا فِي بَيْتِي سَلَمَةً.

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَسْلَمَةُ ابْنُ عَلِيٍّ ثَنَا

ابن جریج عن حمید الطویل عن انس بن مایک قال کان النبی ﷺ لا یعود مریضاً الا بعد ثلاث عیادت فرماتے تھے۔

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدِ السُّكُونِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّبَّيِّعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَتَقَسُّوْا لَهُ فِي الْأَجْلِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَهُوَ يَطِيبُ بِنَفْسِ الْمَرِيضِ.

۱۴۳۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس کو زندگی کی امید دلاؤ کیونکہ یہ کسی چیز کو لوٹا تو نہیں سکتا لیکن بیمار کے دل کو خوش کر دیتا ہے۔

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ هَبِيرَةَ ثَنَا أَبُو مَكِينٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ مَا تَشْتَهِي؟ قَالَ أَشْتَهِي خُبْزَ بَرٍّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزٌ بَرٍّ فَلْيَبْعْ إِلَىٰ أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا فَلْيَطْعِمْهُ.

۱۴۳۹: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرد کی عیادت کی تو اس سے پوچھا کس چیز کی خواہش ہے؟ کہنے لگا گندم کی روٹی کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس گندم کی روٹی ہو تو اپنے بھائی کے ہاں بھیج دے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے بیمار کو کسی چیز کی خواہش ہو تو اس کو وہ چیز کھلا دے۔

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا أَبُو يَحْيَى الْهَمَّانِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مَرِيضٍ يَعودُهُ فَقَالَ أَتَشْتَهِي شَيْئًا؟ أَتَشْتَهِي كَعْكًا؟ قَالَ نَعَمْ نَطْلُبُوا لَهُ.

۱۴۴۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک بیمار کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے پوچھا کس چیز کی خواہش ہے؟ کیا روٹی کی خواہش ہے؟ کہنے لگا جی۔ تو لوگوں نے اس کیلئے روٹی منگوائی۔

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَجْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَائِ الْمَلَائِكَةِ.

۱۴۴۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ تمہارے حق میں دُعا کرے کیونکہ اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کے برابر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں مسلمان پر مسلمان کے چھ حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلی چیز سلام ہے۔ سلام کو رواج دینا اور آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت سلام کرنا۔ سلام کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایسا مقرر فرمایا ہے جو ساری دوسری قوموں سے بالکل ممتاز ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے جو لفظ تجویز فرمایا ہے وہ تمام الفاظ سے نمایاں اور ممتاز ہے وہ ہے: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“۔

سلام کرنے کا فائدہ ☆ سلام کرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ نے ملاقات کرنے والے کو تین دعائیں دے دیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ اور وہ فرشتوں کی جو

جماعت بیٹھی ہے اس کو سلام کرو اور وہ فرشتے جو جواب دیں اس کو سننا۔ اس لیے کہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے جا کر سلام کیا: ”السلام علیکم“ تو فرشتوں نے جواب میں کہا: ”وعلیکم السلام ورحمة اللہ“۔ چنانچہ فرشتوں نے لفظ ”رحمة اللہ“ بڑھا کر جواب دیا۔ یہ نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرح عطا فرمائی۔ اگر ذرا غور کریں تو یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کا حد و حساب ہی نہیں۔ اب اس سے زیادہ ہماری بد نصیبی کیا ہوگی کہ اس اعلیٰ ترین کلمے کو چھوڑ کر ہم اپنے بچوں کو ”گڈ مارٹنگ“ اور ”گڈ ایوننگ“ سکھائیں اور دوسری قوموں کی نقالی کریں۔ اس سے زیادہ ناقدری اور ناشکری و محرومی اور کیا ہوگی۔ دوسری چیز جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ ہے مریض کی عیادت کرنا اور بیمار کی بیمار پرسی کرنا۔

پایاب: بیمار کی عیادت کا ثواب

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا

۱۳۴۲: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے آ رہا ہو تو وہ جنت میں چل رہا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے اور جب وہ بیٹھ جائے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و بخشش کی دُعا کرتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

۱۳۴۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا مَشَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غُدُوَةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمَسِّيَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ.

۱۳۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی بیمار کی عیادت کرے تو آسمان سے ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ تم نے خوب کیا اور تمہارا چلنا بھی پسندیدہ ہے اور تم نے جنت میں گھر بنا لیا۔

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا أَبُو سِنَانَ الْقَسَمَلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتُ وَطَابَ مَمْسَاكَ وَتَبَوُّاتٌ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

خلاصہ الباب ☆ یہ کوئی معمولی اجر و ثواب ہے؟ فرض کریں کہ گھر کے قریب ایک پڑوسی بیمار ہے تو اس کی عیادت کے لیے چلے گئے اور پانچ منٹ کے اندر اتنے عظیم الشان اجر کے مستحق بن گئے۔ کیا پھر بھی یہ دیکھو گے کہ وہ میری عیادت کے لیے آیا تھا یا نہیں؟ اگر اس نے یہ ثواب حاصل نہیں کیا، اگر اس نے ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں نہیں لیں، اگر اس نے جنت کا باغ حاصل نہیں کیا تو کیا تم یہ کہو گے کہ میں بھی جنت کا باغ حاصل نہیں کرنا چاہتا اور مجھے بھی ستر ہزار فرشتوں کی دعاؤں کی ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ اسے ضرورت نہیں۔ دیکھئے اس اجر و ثواب کو اللہ تعالیٰ نے کتنا آسان بنا دیا ہے۔ لوٹ کا معاملہ ہے اس لیے عیادت کیے جاؤ۔ چاہے دوسرا شخص تمہاری عیادت کے لیے آئے یا نہ آئے۔ البتہ عیادت کے کچھ آداب ہیں ان میں سے ایک ادب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم کسی کی عیادت کرنے جاؤ تو ہلکی پھلکی عیادت کرو یعنی ایسا نہ ہو کہ ہمدردی کی خاطر عیادت کرنے جاؤ اور جا کر اس مریض کو تکلیف پہنچا دو۔ بلکہ وقت دیکھو لو کہ یہ وقت عیادت کے لیے مناسب ہے یا نہیں؟ یہ وقت اس کے آرام کرنے کا تو نہیں ہے؟ یا اس وقت وہ گھروں والوں کے پاس تو نہیں ہوگا؟ اس وقت میں اس کو پردہ وغیرہ کا انتظام کرانے میں تکلیف تو نہیں ہوگی لہذا مناسب وقت دیکھ کر عیادت کے لیے جاؤ۔

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَيِّتِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ
الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ

۱۴۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ
مُهْدَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَزِيَّةَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو غَامِرٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ
الْكَبِيرُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِلْأَحْيَاءِ قَالَ أَجْوَدُ وَ
أَجْرَدُ

بَابُ: مَيِّتٌ كَوْلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کی تلقین کرنا

۱۴۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے
مردوں (یعنی قریب المرگ) کو لا اِلهَ اِلَّا اللهُ کی تلقین کیا
کرو۔

۱۴۴۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا اِلهَ اِلَّا اللهُ کی تلقین کیا
کرو۔

۱۴۴۶: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو ان کلمات کی تلقین کیا کرو:
(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَبِيرُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) صحابہ نے
عرض کیا: اے اللہ کے رسول! زندہ کیلئے یہ دُعا پڑھنا کیسا
ہے؟ فرمایا: بہت عمدہ ہے، بہت عمدہ ہے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں مرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں اس وقت
ان کے سامنے کلمہ لا اِلهَ اِلَّا اللهُ پڑھا جائے یہی تلقین کا مطلب ہے تاکہ اس وقت ان کا ذہن اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف متوجہ
ہو جائے اور اگر زبان ساتھ دے سکے تو اس وقت اس کلمہ کو پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کر لیں اور اسی حال میں دُنیا سے رخصت ہو
جائیں۔ علماء کرام نے تصریح کی ہے کہ اس وقت اس مریض سے کلمہ پڑھنے کو نہ کہا جائے نہ معلوم اس وقت اُس بیمار کے
مُنہ سے کیا نکل جائے بلکہ اُس کے سامنے صرف کلمہ پڑھا جائے۔

۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقَالُ عِنْدَ

الْمَرِيضِ إِذَا حَضَرَ

۱۴۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ أُمِّ
سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

بَابُ: مَوْتِ كَقَرِيبٍ بِيَارِ كَ پَاسِ

کیا بات کی جائے؟

۱۴۴۷: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیمار یا مرنے والے کے پاس
جاؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمُنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدِمَاتِ قَالَ فَوَلِيَّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِئِهِ وَأَغْفِرْ لِي مِنْهُ غُفْبِي حَسَنَةً قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَاعْفَبْنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِي غَثْمَانَ وَ لَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأُ وَهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ يَعْنِي يَس.

۱۳۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثنا الْمُحَارِبِيُّ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فَضِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوفاةَ أَتَتْهُ أُمُّ بَشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ لَقِيتُ فَلَا نَا فَأَقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ قَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أُمَّ بَشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهَوُ ذَاكَ.

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى ثنا يُونُسُ بْنُ الْمَاجَشُونِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ أَقْرَأْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اسْتَلامَ.

خلاصہ الباب ☆ یہاں بھی مرنے والوں سے مراد وہی لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اس حکم کی خاص حکمت اور مصلحت کیا ہے البتہ اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ سورۃ دین و ایمان سے متعلق بڑے اہم مضامین پر مشتمل ہے اور

آمین کہتے ہیں۔ جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ابوسلمہ فوت ہو گئے۔ آپ نے فرمایا یہ دعا مانگو: ”اے اللہ میری اور ان کی بخشش فرمادیجئے اور مجھے ان کا بہتر بدل عطا فرمادیجئے“۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے یہ دعا مانگ لی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمادیئے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں (قریب المرگ) کے پاس سورۃ یسین پڑھا کرو۔

۱۳۴۹: حضرت کعب بن مالک کی وفات کا جب وقت آیا تو حضرت ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا آئیں اور کہنے لگیں اے ابو عبد الرحمن اگر تم فلاں سے ملو تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا۔ کہنے لگے اے ام بشر اللہ تمہاری مغفرت فرمائے ہمیں اتنی فرصت کہاں ہوگی (کہ سلام پہنچائیں) تو کہنے لگیں اے ابو عبد الرحمن تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا کہ مومنین کی روہیں پرندوں میں ہوتی ہیں جو جنت کے درخت سے لٹکتے پھرتے ہیں کہنے لگے کیوں نہیں (ضرور سنا ہے) کہنے لگیں بس پھر یہی بات ہے۔

۱۳۵۰: حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ قریب المرگ تھے تو میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کیجئے گا۔

موت کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اس میں اس کھڑا موثر اور تفصیلی بیان ہے اور خاص کر اس کی آخری آیت: ﴿فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ موت کے وقت کے لیے بہت ہی موزوں اور مناسب ہے۔

پاب: مؤمن کو نزع یعنی موت کی سختی میں اجزوا

۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُؤْمِنِ

ثواب حاصل ہوتا ہے

يُوجَرُ فِي النَّزْعِ

۱۳۵۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اس وقت ان کے پاس ان کا ایک رشتہ دار بھی تھا جن کا دم گھٹ رہا تھا (موت قریب تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی پریشانی کو دیکھا تو فرمایا: اپنے رشتہ دار پر غمگین مت ہونا کیونکہ یہ بھی اس کی نیکیوں میں سے ہے۔

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا حَمِيمٌ لَهَا يَخْفُقُ الْمَوْتَ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِهَا قَالَ لَهَا لَا تَبْتَيْسِي عَلَيَّ حَمِيمِكَ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ حَسَنَاتِهِ.

۱۳۵۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن پریشانی کے پسینہ سے مرتا ہے۔

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا نَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ قَنَادَةَ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ.

۱۳۵۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بندے کی لوگوں سے جان پہچان کب ختم ہو جاتی ہے فرمایا: جب مشاہدہ کر لے (آخرت کی چیزوں مثلاً ملائکہ وغیرہ کا)۔

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا زَوْحُ بْنُ فَرَجٍ ثَنَا نَصْرُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ كُرْدَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى تَنْقَطِعُ مَعْرِفَةُ الْعَبْدِ مِنَ النَّاسِ قَالَ إِذَا عَايَنَ.

پاب: میت کی آنکھیں بند کرنا

۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ

۱۳۵۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کے پاس آئے۔ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں آپ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا: جب روح قبض ہوتی ہے تو نگاہ اس کے پیچھے پیچھے جاتی ہے۔

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْفَرَارِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بِنِ دُوَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصْرَهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ البَصْرُ.

۱۳۵۵: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مردوں کے پاس جاؤ تو ان کی

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تُوْبَةَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا قَرَعَةُ ابْنُ سُوَيْدٍ عَنْ حَمِيْدِ الْأَعْرَجِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَبِيْدٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷺ اِذَا حَظَرْتُمْ حَوَاتِمَكُمْ فَاغْمِضُوا الْبَصَرَ فَإِنَّ الْبَصَرَ
يَسْعُ الرُّوحَ وَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤْمِنُ عَلَيَّ مَا
قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ.

آنکھیں بند کر دو اس لئے کہ نگاہ رُوح کے پیچھے پیچھے
جاتی ہے اور بھلی بات کہو اس لئے کہ فرشتے میت والوں
کی بات پر آمین کہتے ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب بعض علماء نے فرمایا کہ میت کی آنکھ اس واسطے کھلی رہتی ہے کہ رُوح کو وہ جاتے وقت دیکھتا ہے اور
پھر آنکھ بند کرنے کی طاقت نہیں رہتی ہے اس لیے آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔ اب جب دیکھ نہیں سکے گا، آنکھ کھلی رہنے سے کوئی
فائدہ نہیں لہذا آنکھ بند کر دینی چاہیے۔

باب: میت کا بوسہ لینا

۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ فَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى دُمُوعِهِ
تَسِيلُ عَلَى حَذْبِهِ.

۱۳۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
عثمان بن مظعون کے مرنے کے بعد ان کا بوسہ لیا۔ گویا
وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ آپ کے آنسو
رخساروں پر بہ رہے ہیں۔

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ
وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ
عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ.

۱۳۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

باب: میت کو نہلانا

۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
الْبُقَيْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسْغِلُ ابْنَتَهُ أُمَّ كَلْثُومَ فَقَالَ
اغْسَلْتُمَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ
ذَلِكَ بِمَا وَسَدْرًا وَاجْعَلِينَ فِي الْأَجْرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ
كَافُورٍ فَادْفَرِغْتُمْ فَادْنَيْتُمْ فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْنَا

۱۳۵۸: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
ہمارے ہاں تشریف لائے ہم آپ کی صاحبزادی ام
کَلْثُومَ کو نہلا رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو
تو پانی میں بیری کے پتے ڈال کر تین یا پانچ یا اس سے زائد
مرتبہ ان کو غسل دو اور آخری مرتبہ تھوڑا سا کافور بھی ملا لینا
اور جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔
جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے اطلاع کر دی آپ نے اپنا

حَقْوَةٌ وَقَالَ شَعْرِنَهَا أَيَّاهُ.

تہبند ہماری طرف پھینکا اور کہا یہ ان کے اندر کا کپڑا بنا دو۔

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ
الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِ
حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ اغْسَلْنَهَا وَتَرَوْ
كَانَ فِيهِ اغْسَلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَكَانَ فِيهِ ابْدَاءُ وَ
بِمَيَامِينَهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيهِ إِنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ
قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

۱۳۵۹: دوسری روایت بھی ویسی ہی ہے جیسے اوپر گزری
اور اس میں یہ بھی ہے کہ ان کو طاق مرتبہ غسل دو اور پہلی
روایت میں تھا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو اور اس میں یہ
بھی ہے کہ دائیں سے ابتداء کرو اور اعضاء وضو سے شروع
کرو اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ام عطیہ نے کہا کہ ہم
نے انکے بالوں میں کنگھی کر کے تین چوٹیاں بنا دیں۔

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ إِدَمَ ثنا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ لَا تَبْرُرْ فَحَدِّكَ وَلَا تَنْظُرَ إِلَى
فَحْدِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ.

۱۳۶۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اپنی
ران ننگی نہ کرنا اور کسی زندہ یا مردہ کی ران پر (بھی) نظر
نہ ڈالنا۔

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمَاصِيُّ ثنا بَقِيَّةُ بْنُ
الْوَلِيدِ عَنْ مُبَشَّرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُبَغْسَلْ مَوْتَاكُمْ
الْمَأْمُونُونَ.

۱۳۶۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: چاہئے کہ تمہارے مُردوں کو با اعتماد لوگ غسل
دیں۔

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
الْمُحَارِبِيُّ ثنا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ خَالِدٍ عَنْ
حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا وَكَفَّنَهُ وَحَطَّطَهُ وَ
حَمَلَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَلَمْ يُفْسِحْ عَلَيْهِ مَا رَأَى خَرَجَ مِنْ
حَطِّطِيَّتِهِ مِثْلَ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

۱۳۶۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی میت کو
نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے اور اس کو اٹھائے،
نماز جنازہ پڑھے اور کوئی عیب وغیرہ دیکھا تو اس کو ظاہر
نہ کرے وہ اپنی خطاؤں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا
ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
الشَّوَارِبِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ.

۱۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی
میت کو غسل دے تو اس کو (بعد میں) خود بھی غسل کر لینا
چاہئے۔

☆ خلاصۃ الباب اللہ کا جو بندہ اس دنیا سے رخصت ہو کر موت کے راستے سے دارِ آخرت کی طرف جاتا ہے اسلامی شریعت
نے اس کو اعزاز و اکرام کے ساتھ رخصت کرنے کا ایک خاص طریقہ مقرر کیا ہے جو نہایت ہی پاکیزہ انتہائی خدا پرستانہ اور نہایت

ہمدردانہ اور شریفانہ طریقہ ہے۔ حکم ہے کہ پہلے میت کو ٹھیک اس طرح غسل دیا جائے جس طرح کوئی زندہ آدمی پائی اور پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے نہاتا ہے۔ اس غسل میں پاکی اور صفائی کے علاوہ غسل کے آداب کا بھی پورا لحاظ رکھا جائے۔ غسل کے پانی میں وہ چیزیں شامل کی جائیں جو میل کچیل صاف کرنے کے لیے لوگ زندگی میں بھی نہانے میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آخر میں کافور جیسی خوشبو بھی پانی میں شامل کی جائے تاکہ میت کا جسم پاک و صاف ہونے کے علاوہ معطر بھی ہو جائے پھر اچھے صاف تھرے کپڑوں میں کفنا یا جائے لیکن اس سلسلہ میں اسراف سے بھی کام نہ لیا جائے۔ اس کے بعد جماعت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی جائے جس میں میت کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا اہتمام اور خلوص سے کی جائے پھر رخصت کرنے کے لیے قبرستان تک جایا جائے پھر اکرام و احترام کے ساتھ بظاہر قبر کے حوالے اور فی الحقیقت اللہ کی رحمت کے سپرد کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات میں سے یہ بھی ہے کہ تم اس کو طاق دفعہ (تین دفعہ پانچ دفعہ یا سات دفعہ) غسل دو اور اپنے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

پالپ: مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو غسل دینا

۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَغُسْلِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

۱۳۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں اگر مجھے پہلے وہ خیال آجاتا جو بعد میں آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہی غسل دیتیں۔

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّهْبِيُّ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كُنْتُ اسْقَبْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَ نِسَائِهِ.

☆ خلاصہ الباب عورت اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے اس لیے کہ نکاح باقی رہتا ہے اسی واسطے عدت کے پورے ہونے تک نکاح وغیرہ نہیں کر سکتی۔ بیوی فوت ہو جائے تو حنفیہ کے نزدیک شوہر غسل نہیں دے سکتا اس لیے کہ مرد کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے بیوی کے مرنے کے ساتھ ہی۔ باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا وہ آپ کی دنیا اور آخرت میں بیوی ہیں۔ بی بی فاطمہ اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر دوسروں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

۱۳۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع سے واپس تشریف لائے تو مجھے اس حالت میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا اور میں کراہ رہی تھی ہائے میرا سر۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میں کہتا ہوں ہائے میرا سر (یعنی میرے سر میں بھی درد ہے) پھر فرمایا: اگر تم مجھ سے قبل فوت ہو جاؤ تو تمہارا کیا نقصان میں تمہارا کام کروں گا غسل دوں گا

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُثْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثْبَةَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَ أَنَا أَجْدُ صُدَاعًا فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُولُ وَرَأْسَاهُ فَقَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةَ وَرَأْسَاهُ ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَبَكَ لَوْ مِتَّ فَلَئِي فَقُمْتُ عَلَيْكَ فَعَسَلْتُكَ وَ كَفَنْتُكَ وَ صَلَّيْتُ

علیک و دنتک۔

کفن دوں گا اور تمہارا جنازہ پڑھا کر دوں گا۔

۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ

بَابُ: آنحضرت ﷺ کو کیسے غسل دیا گیا؟

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْأَزْهَرِ الْوَأَسْطِيُّ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا أَبُو بَرَّةَ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَحْدَوْا فِي غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَاهُمْ مُسَادٌ مِنَ الدَّاحِلِ لَا تَنْزِعُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَمِيضَهُ.

۱۳۶۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے لگے تو اندر سے کسی پکارنے والے نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص نہ اتارنا (اس سے قبل صحابہ کرام تردد میں تھے کہ غسل کے لئے کپڑے اتاریں یا نہیں)۔

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَذَّامٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى أَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنِي أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا غَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ مِنْهُ مَا يَلْتَمِسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ تَحْذِهِ فَقَالَ يَا بَنِي الطَّيِّبِ طِبْتُ حَيًّا طِبْتُ مَيِّتًا.

۱۳۶۷: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ جب نبی کو غسل دیا تو ڈھونڈنے لگے اس چیز کو جس کو عام میت میں ڈھونڈتے ہیں (یعنی پیٹ وغیرہ ذرا دبا کر دیکھتے ہیں کہ نجاست نکلے تو صاف کر دیں) سوا کو کچھ نہ ملا تو فرمایا: آپ پر میرا باپ قربان ہو۔ آپ پاک صاف ہیں۔ زندگی میں بھی پاک صاف رہے اور وفات کے بعد بھی پاک صاف رہے۔

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَمْتُ فَأَغْسِلُوا فِي بَيْتِ عَرَسٍ مِنْ بَيْتِي بِنْرِ عَرَسٍ.

۱۳۶۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو مجھے میرے کنویں بیڑ عرس سے سات مشکوں سے غسل دینا۔

خلاصہ الباب ☆ سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں بہت نفاست اور طہارت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے بہت خوشبو آتی تھی اور پسینہ مبارک عطر سے زیادہ خوشبو رکھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے بدبو کیسے آسکتی تھی۔

۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ ﷺ

بَابُ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ كَفَّنَ فِي جَبْرَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَذُجَاوِ ابْرَدِ جَبْرَةَ

۱۳۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یعنی کپڑوں میں کفنایا گیا ان میں قمیص تھی نہ پگڑی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کو دھاری دار سرخ چادر میں کفنایا گیا۔ فرمایا: لوگ یہ چادر لائے

تھے لیکن اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

فَلَمْ يَكْفَنُوهُ.

۱۴۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین باریک سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو تحول (یعنی کا ایک گاؤں ہے) کے بنے ہوئے تھے۔

۱۴۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ هَذَا مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي مُعَيْدٍ حَفْصِ بْنِ غِيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رِيَابٍ بَيْضٍ سُحُولِيَّةٍ.

۱۴۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص جس میں انتقال ہوا اور نجرانی جوڑا۔

۱۴۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ قَمِيصُهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَحُلَّةٌ نَجْرَانِيَّةٌ.

☆ خلاصتہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن تین کپڑے تھے۔ خفیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ مرد کے واسطے تین کپڑے کفن ہونا چاہیے اور عورت کے واسطے کفن مسنون پانچ کپڑے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ کفن مہنگا نہیں ہونا چاہیے البتہ سفید رنگ کا کفن اولیٰ و بہتر ہے۔

باب: مستحب کفن

۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيهَا يَسْتَحَبُّ مِنَ الْكُفْنِ

۱۴۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین کپڑے سفید کپڑے ہیں اس لئے انہی میں اپنے مُردوں کو کفناؤ اور (زندگی میں) انہی کو پہنا کرو۔

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَكْفَنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَالْبَسُواهَا.

۱۴۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین کفن جوڑا (یعنی ازار اور چادر) ہے۔

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا بَنُ وَهْبٍ أَنبَأَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ نُسَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكُفْنِ الْحُلَّةُ.

۱۴۷۴: حضرت ابوقحادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا متولی ہو تو اس کو اچھا کفن

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وُلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ.

پاب: جب میت کو کفن میں لپیٹا جائے اس وقت

میت کو دیکھنا (گویا یہ آخری دیدار ہے)

۱۳۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کفن میں نہ لپیٹو تا کہ میں اس کا دیدار کر لوں۔ پھر آپ ان کے قریب ہوئے ان پر بھگے اور رو دیئے۔

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَيِّتِ إِذَا

أَدْرَجَ فِي أَكْفَانِهِ

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمْرَةَ ثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قُبِضَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُدْرَجُ جَوْهَةٌ فِي أَكْفَانِهِ حَتَّى أَنْظَرَ إِلَيْهِ فَأَتَاهُ فَأَنْكَبَ عَلَيْهِ وَبَكَى.

☆ خلاصہ الباب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میت کو دیکھنا جائز ہے اور میت کے فراق پر رونا (آنسوؤں کے ساتھ) بھی جائز ہے۔ چیخنا چلانا، بین کرنا، گریبان پھاڑنا، بال نوچنا یہ سب کام گناہ اور جاہلیت کے ہیں۔

پاب: موت کی خبر دینے کی ممانعت

۱۳۷۶: حضرت بلال بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ کے ہاں کسی کا انتقال ہو جاتا تو فرماتے کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ میں یہ نعی نہ جائے میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ کو نعی (موت کی خبر دینے) سے منع فرماتے سنا ہے۔

۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّعْيِ

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى قَالَ كَانَ حَذِيفَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا مَاتَ لَهُ الْمَيِّتُ قَالَ لَا تُؤَدِّنُوا بِهِ أَحَدًا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونُ نَعْيًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْنِي هَاتَيْنِ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ.

☆ خلاصہ الباب النعی کے معنی ہے الاعلام بالموت یعنی موت کا اعلان کرنا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ میت کے رشتہ داروں کو خبر کرنا کوئی حرج نہیں اور حدیث میں جو نعی سے منع آیا ہے تو وہ ہے بازاروں، شاہرات میں نداء نہ کرے کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں اگر کوئی مر جاتا تو قبائل میں آدمی بھیجے جاتے جو چیختے، چلاتے اور موت کی خبر دیتے تھے۔ اگر اس طریقہ پر نہ ہو تو کوئی گناہ نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی اور حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) کی وفات کی خبر دی۔

پاب: جنازوں میں شریک ہونا

۱۳۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے میں جلدی کرو اگر اچھا شخص تھا تو تم اس کو بھلائی کی طرف بڑھا رہے ہو اور اگر کچھ اور تھا تو شر کو اپنی گردنوں سے ہٹا رہے ہو۔

۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي شُهُودِ الْجَنَائِزِ

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْرِغُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُنْ صَالِحَةً مَخْبِرٌ تَقْدِمُونَهَا إِلَيْهِ وَ إِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرُّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ نُسْتَاسٍ عَنْ أَبِي عَمِيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ
كُلِّهَا فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ إِنْ شَاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَإِنْ شَاءَ
فَلْيَدْعُ

۱۳۷۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا
جو کوئی جنازے کے ساتھ چلے تو چارپائی کی چاروں
جانب سے (باری باری) اٹھائے کیونکہ یہ سنت ہے اس
کے بعد اگر چاہے تو نفل کے طور پر اٹھالے اور چاہے تو
چھوڑ دے۔

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ
ثَابِتٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَأَى جَنَازَةَ يُسْرِعُونَ بِهَا قَالَ لَتَكُنَّ عَلَيْكُمْ
السُّكِينَةُ

۱۳۷۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک جنازہ کو لوگ جلدی
جلدی لے جا رہے ہیں تو فرمایا: تم پر سکون اور وقار کی
کیفیت ہونی چاہئے۔

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدِ الْحَمَصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ
الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
نَاسًا رُكَبَانًا عَلَى دَوَابِّهِمْ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُونَ إِنْ
مَلَائِكَةُ اللَّهِ يَمْشُونَ عَلَى أَعْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ رُكَبَانٌ؟

۱۳۸۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے میں کچھ لوگوں کو سوار یوں
پر سوار دیکھا تو فرمایا: کیا تم کو حیا نہیں آتی اللہ تعالیٰ کے
فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم سوار ہو۔

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبَّادَةَ ثَنَا سَعِيدُ
بْنِ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيْثَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيْثَةَ
سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ الرَّكْبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي مِنْهَا حَيْثُ شَاءَ

۱۳۸۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد
فرماتے سنا: سوار جنازے کے پیچھے پیچھے رہے اور پیدل
جہاں چاہے چلے۔

۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشِيِّ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسَهْلُ
بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

۱۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی
اللہ عنہما کو جنازے کے سامنے بھی چلتے دیکھا۔

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَ هَارُونَ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ الْحَمَّالُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ أَنبَأَنَا يُونُسُ بْنُ
يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

۱۳۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات
ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنازے کے سامنے
چلا کرتے تھے۔

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَنْبَاءِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے کے پیچھے چلنا چاہئے جنازہ کے آگے نہیں چلنا چاہئے جو جنازہ سے آگے چلے وہ جنازے کے ساتھ نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازے سے آگے چلنا بھی جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ دوسرے ائمہ کے نزدیک آگے چلنا افضل ہے۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے اور بعض کے نزدیک آگے اور پیچھے چلنا دونوں برابر ہیں۔ امام ابوحنیفہ کی دلیل مصنف عبدالرزاق میں جناب طاؤس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک جنازہ کے پیچھے چلتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ جنازہ جب تک زمین پر نہ رکھ دیا جائے اس وقت تک لوگوں کے لیے بیٹھنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو جنازہ کے پیچھے جائے اسے جنازہ رکھنے سے پہلے نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ کندھوں سے اُتارنے کے لیے تعاون کی ضرورت پڑے جس میں کھڑا ہونا زیادہ معاون بنتا ہے۔ جنازہ اگر قریبی قبرستان لے جایا جا رہا ہے تو اس کے ساتھ پیدل جانا چاہیے۔ الا یہ کہ عذر ہو یا قبرستان دُور ہو تو: کراہت سوار ہو سکتے ہیں۔

مسئلہ ☆ کوئی شخص بیٹھا ہو اور اس کے پاس سے جنازہ گزرے تو کیا اُسے کھڑا ہونا چاہیے؟ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداءً کھڑے ہوتے تھے پھر چھوڑ دیا۔ اسی پر حضرات صحابہ و تابعین کا فعل دلالت کر رہا ہے۔

باب: جنازے کے ساتھ سوگ کا لباس

پہننے کی ممانعت

۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّسَلُّبِ

مَعَ الْجَنَازَةِ

۱۳۸۵: حضرت عمران بن حصین اور ابو برزور رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں گئے تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چادریں پھینک کر قیصیں پہنے چل رہے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا جاہلیت کے کام کر رہے ہو یا جاہلیت کے طور طریقہ کی مشابہت اختیار کر رہے ہو میں ارادہ کر چکا تھا کہ تمہارے لئے ایسی بدعا کروں کہ صورتیں مسخ ہو کر لوٹوں۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے چادریں لے لیں اور دوبارہ ایسا نہ کیا۔

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نُعْمَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَزْوَرِّ عَنْ نَفِيعٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ وَ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى قَوْمًا قَدْ ظَرَحُوا أَرْدِيَتَهُمْ بِمَشْوَنٍ فِي قُمْصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْفِعِلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُونَ أَوْ بَصْنَعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشْهَبُونَ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوا عَلَيْكُمْ دَعْوَةَ تَرْجِعُونَ فِي غَيْرِ صُورَتِكُمْ قَالَ فَآخَرُوا أَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَغُودُوا بِذَلِكَ.

۱۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنَازَةِ لَا تُؤَخَّرُ إِذَا

حَضَرَتْ وَلَا تَتَّبِعُ بِنَارٍ

۱۳۸۶ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا تُؤَخَّرُوا الْجَنَازَةَ إِذَا حَضَرَتْ .

بَاب: جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے اور جنازے کے ساتھ آگ نہیں ہونی چاہئے
۱۳۸۶: حضرت علی بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ میں تاخیر نہ کیا کرو۔

۱۳۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ أَنبَأَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفَضِيلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَرِيرٍ أَنَّ أَبَا بَرْدَةَ حَدَّثَهُ قَالَ أَوْصَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَقَالَ لَا تَتَّبِعُونِي بِمَحْمَرٍ قَالُوا لَهِ أَوْ سَمِعْتَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۳۸۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو وصیت فرمائی دھونی دان (جس سے خوشبو کی دھونی دی جاتی ہے) میرے ساتھ نہ لے جائو۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے اس بارے میں کچھ سُن رکھا ہے؟ فرمایا جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

خلاصہ الباب ☆ احادیث سے جنازہ میں جلدی کرنے کا حکم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تین چیزوں میں جلدی کرو: (۱) نماز جب اس کا وقت ہو جائے۔ (۲) جنازہ جب تیار ہو۔ (۳) کنواری لڑکی کے نکاح میں جب اس کے جوڑ کا رشتہ مل جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ قبروں کے پاس اگر بنتی وغیرہ رکھنا مکروہ ہے۔ اس سے قبروں پر چراغ جلانے کی بھی ممانعت ثابت ہوئی۔

۱۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ جَمَاعَةً

مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۳۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَنبَأَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُفِرَ لَهُ .

۱۳۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا جنازہ سو مسلمان پڑھیں اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

۱۳۸۹ : حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا بَكْرُ بْنُ

سَلِيمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْخَرَّاطِ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا هَلَكَ ابْنُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ لِي يَا

۱۳۸۹: حضرت ابن عباسؓ کے غلام حضرت کریم کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے ایک بیٹے کا انتقال ہوا تو مجھے فرمانے لگے: اے کریم! اٹھ کر دیکھو میرے بیٹے کی خاطر کوئی جمع ہوا؟ میں نے کہا: جی۔ کہنے لگے: افسوس!

کُربُتُمْ فَمَ فَاَنْظُرْ هَلْ اجْتَمَعَ لِابْنِي اَحَدٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ يَحْكُكُمْ تَرَاهُمْ اَرْبَعِينَ قُلْتُ لَا بَلْ هُمْ اَكْثَرُ قَالَ فَاَخْرَجُوا ابْنِي فَاشْهَدْتُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ اَرْبَعِينَ مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفَعُونَ لِمُؤْمِنٍ اِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ.

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا نَسَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزْفِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ الشَّامِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُغْبَةٌ قَالَ كَانَ إِذَا أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مَنْ تَبِعَهَا جَزَّاهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا صَفَّ صُفُوفَ ثَلَاثَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَيِّتٍ اِلَّا اَوْجَبَ.

☆ خلاصہ الباب ☆ مسلمان کی شفاعت مسلمان کے حق میں قبول ہوتی ہے بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو۔ چالیس مسلمان یا ان سے زیادہ جنازہ میں شریک ہوں تین صفیں بنانا بہتر ہے۔

پاؤں: میت کی تعریف کرنا

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ نَسَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْتُ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجِبَتْ ثُمَّ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْتُ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجِبَتْ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْتُ لِهَدْيِهِ وَجِبَتْ وَ لِهَدْيِهِ وَجِبَتْ فَقَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ وَالْمُؤْمِنُونَ شُهُودٌ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ.

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَسَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْتُ عَلَيْهَا خَيْرًا فِي مَنَاقِبِ الْغَيْرِ فَقَالَ وَجِبَتْ ثُمَّ مَرَّوَا عَلَيْهِ بِأُخْرَى فَأَتَيْتُ عَلَيْهَا شَرًّا

کما خیال ہے چالیس ہوں گے؟ میں نے کہا نہیں! بلکہ اس سے زیادہ ہیں۔ فرمایا: پھر میرے بیٹے کو (نماز جنازہ کیلئے) باہر لے جاؤ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جس مؤمن کی شفاعت چالیس اہل ایمان کریں اللہ انکی شفاعت قبول فرمالتے ہیں۔

۱۳۹۰: حضرت مالک بن ہبیرہ شامی جن کو شرف صحبت حاصل ہے ان کے پاس جب کوئی جنازہ آتا اور اس کے شرکاء کم معلوم ہوتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر جنازہ پڑھاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں جنازہ پڑھیں اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

☆ خلاصہ الباب ☆ مسلمان کی شفاعت مسلمان کے حق میں قبول ہوتی ہے بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو۔ چالیس مسلمان یا ان سے زیادہ جنازہ میں شریک ہوں تین صفیں بنانا بہتر ہے۔

پاؤں: میت کی تعریف کرنا

۱۳۹۱: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اسکی خوبیاں اور تعریفیں کی گئیں۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی (یعنی جنت) پھر ایک اور جنازہ گزرا جس کی برائیاں ذکر کی گئیں تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی (دوزخ) تو عرض کیا گیا: اسکے لئے بھی واجب ہوگئی اور اسکے لئے بھی واجب ہوگئی؟ فرمایا: لوگوں کی گواہی ہے۔ اہل ایمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۱۳۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس کی خوبیاں اور بھلائیں ذکر کی گئیں۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ گزرا اس کی برائیوں کا

فِي مَنَاقِبِ الشَّرَفِّ قَالَ وَجِئْتُ أَنْكُمْ شُهَدَاءَ اللَّهِ فِي ذِكْرِ هُوَا تُوِّأْتُمْ أَنْ تَقْرَأُوا فِي تَمَّ زَمِينٍ عَلَى اللَّهِ الْأَرْضِ كَعِ الْوَاهِ هُو۔

☆ خلاصہ الباب معلوم ہوا کہ مسلمان کو خوش رکھنا چاہیے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو عمدہ اخلاق پسند ہیں گویا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنتی وہ شخص ہے جس کی مسلمان تعریف کریں اور جس کی برائی کریں وہ دوزخی لیکن تعریف کرنے والے اور برائی سے یاد کرنے والے مخلص ایماندار ہوں۔ اگر بدعت پسند خواہشات کے پیجاری لوگ کسی کی تعریف یا برائی بیان کریں تو اس سے میت کو فرق نہیں پڑتا۔

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي آيِنِ يَقُومُ الْإِمَامُ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ

بَابُ: نمازِ جنازہ کے وقت امام کہاں کھڑا ہوا؟

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ الْفَزَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ وَسَطُهَا.

۱۳۹۳: حضرت سمرۃ بن جندب فزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا جنازہ پڑھایا جو حالتِ زچگی میں فوت ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے وسط کے مقابل کھڑے ہوئے۔

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ فَجِئْتُ بِجَنَازَةِ أُخْرَى بِأَمْرٍ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالِ وَسَطِ السَّرِيرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنَ الرَّجُلِ وَقَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُقَامَكَ مِنَ الْمَرْأَةِ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ احْفَظُوا.

۱۳۹۴: حضرت ابو غالب فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ انس بن مالک نے ایک مرد کا جنازہ پڑھا تو اسکے سر کے مقابل کھڑے ہوئے۔ پھر ایک عورت کا جنازہ آیا تو لوگوں نے کہا: اے ابو حمزہ اس کا جنازہ پڑھا دیجئے۔ آپ چارپائی کے وسط کے مقابل کھڑے ہوئے اس پر علاء بن زیاد نے ان سے کہا کہ اے ابو حمزہ! کیا آپ نے رسول اللہ کو اسی طرح دیکھا کہ مرد اور عورت کے جنازہ میں اسی جگہ کھڑے ہوئے جہاں جہاں آپ کھڑے ہوئے؟ فرمانے لگے: جی! پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یاد رکھو۔

☆ خلاصہ الباب امام سر کے برابر کھڑا ہوا سینے کے برابر اور عورتوں میں پیٹ یا درمیان یا سرین کے برابر کھڑا ہوا تو یہ سب جائز ہے۔ البتہ احناف مرد اور عورت دونوں کے سینے کے برابر کھڑے ہونے کو بہتر خیال کرتے ہیں کہ محلِ ایمان قلب ہے جو سینے میں ہے۔ فقہاء کرام اور محدثین کرام کا اختلاف دراصل افضلیت کے بارہ میں ہے۔

۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

بَابُ: نمازِ جنازہ میں قرأت

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
۱۳۹۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي عَاصِمٍ النَّبِيلُ وَابْرَاهِيمُ بْنُ
الْمُسْتَمِرِّ قَالَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنِي
شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي أُمُّ شَرِيكٍ الْأَنْصَارِيَّةُ. قَالَتْ أَمَرْنَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَقْرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۳۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ میں فاتحہ
الکتاب پڑھی۔

۱۳۹۶: حضرت ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ میں
سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔

☆ خلاصہ الباب ۲۲ نمازہ جنازہ میں قراءت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابراہیم نخعی، محمد بن سیرین ابوالعالیہ، فضاہ بن عبید، ابو بردہ، عطاء، طاؤس، میمون، بکر بن عبداللہ رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ وہ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کیا کرتے تھے یا منع کرتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ) کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں آتا ہے کہ میں نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے تاکہ تم جان لو کہ یہ بھی مسنون ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت علی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم جنازہ میں قراءت قرآن سے انکار کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی توجیہ یہ ہے کہ وہ فاتحہ کو صرف ثناء کے طور پر پڑھتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ علماء احناف بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پٹی نے اپنی وصیت میں بھی یہ لکھا ہے کہ اور فتاویٰ عالمگیری میں بھی ہے: لو قرأ الفاتحة بنية الدعاء فلا بأس۔ اگر فاتحہ کو دعا کی نیت سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

بَابُ: نمازِ جنازہ

عَلَى الْجَنَازَةِ

میں دُعا

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ
الْمَدِينِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّابِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ.
۱۳۹۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ

۱۳۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جب تم
میت کا جنازہ پڑھو تو خلوص کے ساتھ میت کے لئے دُعا
کیا کرو۔

۱۳۹۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی جنازہ پڑھتے تو یہ دُعا پڑھتے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَعَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْتَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا.....)) ”اے اللہ! بخش دیجئے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو حاضر کو اور غائب کو چھوٹے کو اور بڑے کو مرد کو اور عورت کو یا اللہ آپ ہم میں سے جس کو زندہ رکھیں تو اسلام پر اور موت دیں تو ایمان پر اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمائیے اور اس کے بعد گمراہ نہ ہونے دیجئے۔

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا الوليد بن المسلم بن مروان بن جناح حدثني يونس بن ميسرة بن حليس عن وإثلة ابن الأسقع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين فاسمعه يقول اللهم إن فلان بن فلان في ذمتك وجبل جوارك فقه من فتنه القبر وعذاب النار و أنت أهل الوفاء والحق فاغفر له وأرحمه إنك أنت الغفور الرحيم.

۱۳۹۹: حضرت وائلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان مرد کا جنازہ پڑھایا تو میں آپ کو یہ پڑھتے سن رہا تھا: ((اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَجِبَلِ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاعْفِرْ لَهُ وَأَرْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثنا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي عِصْمَةُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُيَيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَسِغْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَاعْفِرْ لَهُ وَأَرْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاعْسَلْهُ بِمَاءٍ وَتَلْجِ وَبَسْرِدٍ وَنَقِهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلْهُ بَدَارِهِ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَفِي فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ.

۱۵۰۰: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کا جنازہ پڑھا میں حاضر تھا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ.....)) اے اللہ! اس شخص پر اپنی رحمت اتاریے اس کی بخشش فرما دیجئے، اس پر رحم فرمائیے اس کو عافیت میں رکھئے اور اس کو دھو دیجئے پانی برف اور اولوں سے اور اس کو گناہوں اور خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر اور گھر والوں سے بہتر گھر والے عطا فرما دیجئے اور اس کو بچا دیجئے قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے۔ “ حضرت عوف فرماتے ہیں کہ مجھے اس جگہ تمنا ہونے لگی کہ کاش یہ میت

قَالَ عَوْفٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي مَقَامِي ذَلِكَ أَتَمَّنِّي أَنْ أَكُونَ مَكَانَ ذَلِكَ

الرَّجُلِ. میں ہوتا اور رسول اللہ کی اتنی دعاؤں کو حاصل کرتا۔

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا أَبَاحَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمرُ فِي شَيْءٍ مَا أَبَا حُوا فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ يَعْنِي لَمْ يُوقَفْ.

۱۵۰۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں کسی بات میں اتنی چھوٹ نہ دی جتنی نماز جنازہ میں کہ اس کا وقت مقرر نہ فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب ان دعاؤں کے علاوہ بھی کئی دعائیں منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نماز جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں پہلے تکبیر کہتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہوں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں اور پھر میں یہ دعاء کرتا ہوں: اللھم عبدک و بن عبدک فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی خاص دعا مقرر نہیں کہ صرف اسی دعا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہو۔

باب: جنازے کی

۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى

چار تکبیریں

الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ ثنا الْمُعْبِرَةُ بِنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثنا خَالِدُ بْنُ الْأَيَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ وَ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

۱۵۰۲: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ ثنا الْهَجْرِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْأَسْلَمِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجَنَازَةِ ابْنَةَ لَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا فَمَكَتْ بَعْدَ الرَّابِعَةِ شَيْئًا.

۱۵۰۳: حضرت ابو بکر ہجری کہتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی بیٹی کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں اور چوتھی تکبیر کے بعد کچھ دیر خاموش رہے تو دیکھا کہ لوگ صفوں کی اطراف سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہے ہیں تو سلام پھیرا اور کہا کہ تمہارا خیال ہوگا کہ پانچویں تکبیر کہنے لگا ہوں۔ لوگوں نے کہا ہمیں اس کا خدشہ ہو رہا تھا۔ فرمایا میں ایسا نہیں کرتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار تکبیریں کہہ کر کچھ دیر ٹھہرتے پھر کچھ پڑھ کر سلام پھیرتے۔

قَالَ فَسَمِعْتُ الْقَوْمَ يُسَبِّحُونَ بِهِ مِنْ نَوَاحِي الصُّفُوفِ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَالَ أَكُنْتُمْ تُرَوْنَ إِلَيَّ مُكَبِّرًا خَمْسًا قَالُوا اتَّخَوْفُنَا ذَلِكَ قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَأَرْبَعًا ثُمَّ يَمُكْتُ سَاعَةً فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ أَبُو

۱۵۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

بُكَرُ بْنُ خَلَادٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ كَهَذَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى (جنازہ کی نماز میں) چار عن حجاج عن عطاء عن ابن عباس أن النبي ﷺ كَبُرَ أَرْبَعًا. تکبیریں کہیں۔

خلاصہ الباب ☆ ائمہ اربعہ اور بقول امام طحاوی صحابین اس کے قائل ہیں اور بقول ابن عبدالبراسی پر اجماع ہے۔ احادیث باب حنفیہ اور ائمہ اربعہ کا استدلال ہے۔ پانچ تکبیریں بھی مروی ہیں اور پانچ سے زائد بھی روایات ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری جنازہ جو پڑھا تھا اس میں چار تکبیریں کہی تھیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ محدثین کے نزدیک یہ سب روایات ضعیف ہیں تو جواب یہ ہے کہ ان احادیث کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں لیکن (۱) اول تو کثرت طرق کی وجہ سے حسن کے درجہ کو پہنچ گئی ہیں (۲) آفاق میں یہ بات شائع اور صحابہ سے اس پر عمل بکثرت مروی ہے (۳) یہ بقول حافظ بیہقی اکثر صحابہ کا اس پر متفق ہونا تکبیرات کے چار ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ ابراہیم نخعی کا اثر امام محمد نے کتاب الآثار میں ذکر کیا ہے وہ ماسوا چار تکبیرات کے منسوخ ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

باب: جنازے میں پانچ تکبیریں

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ كَبَّرَ خَمْسًا

۱۵۰۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک بار پانچ تکبیریں کہیں تو میں نے پوچھا؟ (جواباً) فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں بھی کہیں۔

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ يُكَبِّرُ عَلَيَّ جَنَائِزَنَا أَرْبَعًا وَ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَيَّ الْجَنَائِزَةَ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا.

۱۵۰۶: کثیر بن عبد اللہ اپنے والد سے اور وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَامِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّافِعِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ خَمْسًا.

باب: بچے کی نماز جنازہ

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ

۱۵۰۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عِبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ حَدَّثَنِي عَمِّي زَيْنَادُ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي جُبَيْرُ بْنُ حَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ.

۱۵۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ روئے

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرِ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

(یعنی اس کے زندہ ہونے کا علم ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور وراثت بھی جاری ہوگی۔

۱۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے پیش خیمہ ہیں۔

۱۵۱۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

صاحبزادے کی وفات اور نماز جنازہ کا ذکر

۱۵۱۰: حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کی زیارت کی؟ کہنے لگے: کم سنی میں ان کا انتقال ہو گیا اور اگر محمدؐ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے (اور بڑے ہو کر نبی بنتے) لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا اور فرمایا: جنت میں اس کو دودھ پلانے والی بھی ہے اور اگر یہ زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اور اگر یہ زندہ رہتا تو اس کے ننھیال کے لوگ قبلی آزاد ہو جاتے پھر کوئی قبلی غلام نہ بنتا۔

۱۵۱۲: حضرت حسین بن علیؑ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو خدیجہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قاسم کی چھاتی کا دودھ زائد ہو گیا کاش اللہ تعالیٰ اس کو رضاعت پوری ہونے تک زندگی عطا فرماتے۔ رسول اللہ نے فرمایا: اس کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی۔ عرض کرنے لگیں

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَ وُرث.

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْبُخَيْرِيُّ ابْنُ غُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلُّوا عَلَيَّ اَطْفَالِكُمْ فَاِنَّهُمْ مِنْ اَفْرَاطِكُمْ.

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ ذِكْرُ وَفَاتِهِ

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُشَيْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ وَ لَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيَّ لَعَاشَ ابْنُهُ وَ لَكِنْ لَأَبِي بَعْدَهُ.

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبَةَ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَ لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا وَ لَوْ عَاشَ لَعَتَقْتَ أَخَوَالَهُ الْقَبِيْطَ وَ مَا اسْتُرِقَ قَبِيْطِي.

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى الْقَاسِمُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَدِيْجَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَرَّتْ لَيْسَةَ الْقَاسِمِ فَلَوْ كَانَ اللَّهُ أَبْقَاهُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِضَاعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اِتِّمَامَ رِضَاعِهِ فِي

الْحَنَّةَ قَالَتْ لَوْ أَعْلَمْتُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَوَّنَ عَلَيَّ أَمْرُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا دَعَوْتُ اللَّهَ تَعَالَى فَاسْمَعَكَ صَوْتَهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَصْدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

اے اللہ کے رسول! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے تو میرا غم ذرا ہلکا ہو جائے۔ رسول اللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں پھر اللہ تعالیٰ تمہیں قاسم کی آواز سنوادیں۔ خدیجہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسکی بجائے میں اللہ اور اسکے رسول کی تصدیق کرتی ہوں۔

☆ خلاصہ الباب مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ بفرض حال اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو اگر میرا بیٹا زندہ ہوتا وہ وہ نبی ہوتا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ایسی ہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہا سب وفات پا گئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی درخواست اطمینان قلبی کے لیے تھی ورنہ ان کا ایمان بالغیب کامل تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت سنائی تو مطمئن ہو گئیں۔ فرمانے لگیں: میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی تصدیق کرتی ہوں۔

باب: شہداء کا جنازہ پڑھنا اور ان

۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ

کو دفن کرنا

الشَّهَدَاءِ وَ دَفْنِهِمْ

۱۵۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اُحد کے روز شہداء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے دس دس پر جنازہ پڑھنا شروع کیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جوں کے توں رکھے رہے اور باقی شہداء اٹھالے جاتے ان کو نہ اٹھایا جاتا۔

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلَ يُصَلِّي عَلَيَّ عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَ حَمْرَةَ هُوَ كَمَا هُوَ يُرْفَعُونَ وَ هُوَ كَمَا هُوَ مَوْضِعٌ.

۱۵۱۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء اُحد میں سے دو یا تین کو ایک کفن میں لپیٹتے اور پوچھتے کہ ان میں کس کو زیادہ قرآن یاد تھا جس کی طرف اشارہ کیا جاتا۔ لحد میں اس کو آگے رکھتے اور فرماتے میں ان سب کا گواہ ہوں اور خون سمیت ان کو دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ ان کا جنازہ پڑھانے ان کو غسل دیا گیا۔

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَ الثَّلَاثَةِ مِنْ قَتْلِي أُحُدٍ فِي تَوْبٍ وَ أَحَدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمُ أَكْثَرُ أَحَدٌ لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمْ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَ قَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَيَّ هَؤُلَاءِ وَ أَمْرٌ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُغْسَلُوا.

۱۵۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد سے اسلحہ

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ مِّنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ أَحَدٍ أَنْ يُنَزَعَ عَنْهُمْ الْحَدِيدُ وَ
الْجُلُودُ وَ أَنْ يَذْفَنُوا فِي ثِيَابِهِمْ بِدَمَائِهِمْ.
اور زائد لباس اتارنے اور خون اور کپڑوں سمیت دفن
کرنے کا حکم دیا۔

۱۵۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَ تَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعَ نُبَيْحَا الْعَنَزِيُّ
يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ
بِقَتْلِ أَحَدٍ أَنْ يُرَدُّوا إِلَى مَصَارِعِهِمْ وَ كَانُوا يُنْقَلُونَ إِلَى الْمَدِينَةِ.
۱۵۱۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد
کو واپس ان کی جائے شہادت لے جانے کا حکم دیا جبکہ
ان کو دینہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہید وہ مسلمان ہوتا ہے جو مکلف اور ظاہر ہو اور اس
کے بارہ میں یہ معلوم ہو کہ وہ ظلماً قتل کیا گیا ہے اور اس کے مقتول ہونے پر مال و دیت بھی واجب نہ ہوئی ہو اور اس نے زخمی
ہونے کے بعد کوئی دنیاوی زندگی کا نفع بھی حاصل نہ کیا ہو۔ مثلاً کھانا پینا، دوا کا استعمال یا آرام وغیرہ۔ شہید کو شہید اس لیے
کہتے ہیں کہ ملائکہ ان کے لیے جنت کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے بھی کہتے ہیں کہ جب ان کی روہیں بدن سے جدا ہو جاتی
ہیں تو وہ ان چیزوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہیں یا اس لیے کہ فرشتے ان کے حق میں دوزخ
سے امان اور حسن خاتمہ کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے کہ شہداء کو خاص قسم کی حیات عالم برزخ میں حاصل ہوتی ہے۔ شہید
کے جسم سے زائد کپڑے جیسے پوتین، کوٹ، ٹوپی، زرہ، ہتھیار، موزے وغیرہ اتارے جائیں گے اور باقی کپڑے قیص، شلوار
یا تہبند اس کے جسم پر ہی رہنے دیئے جائیں گے۔ فقہاء کرام، محدثین عظام فرماتے ہیں کہ شہید کی تین قسمیں ہیں: (۱) وہ
مقتول جو کافروں کے ساتھ لڑائی میں کسی سبب سے مارا جائے۔ سو ایسے شہید کو آخرت میں کامل ثواب ملے گا اور دنیاوی
احکام میں بھی اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ (۲) دوسرا وہ شہید ہے جس کو شہداء جیسا
اجرو ثواب تو ملتا ہے لیکن دنیاوی احکام میں وہ شہید جیسا نہیں ہوتا۔ اس زمرہ میں بہت سے لوگ آتے ہیں۔ چنانچہ ایک
حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شہادت کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم
اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیے جانے والے کو شہید کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ شہادت قتل فی سبیل اللہ
کے علاوہ سات اقسام پر ہیں: (۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے (۲) اور پانی میں ڈوبنے والا شہید ہے (۳) پھلکی کے درد
(۴) اور ہیضہ یا سنگرہنی یا اسہال میں مرنے والا اور (۵) آگ میں جلنے والا (۶) اور کسی دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا
(۷) اور عورت جو زچگی میں مر جاتی ہے وہ بھی شہید ہے۔ (موطا امام مالک ص: ۲۱۶-۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے درمیان شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت!
جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جائے، اُس کو شہید سمجھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہید
بہت کم ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: حضرت! پھر شہید کون لوگ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں
مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر گیا وہ بھی شہید ہے اور طاعون میں اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا اور غرق
ہونے والا شہید ہے۔ (مسلم ص: ۱۴۳، ج ۲)۔ (۳) جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو امارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنی جان اور خون
کی حفاظت کرتا ہو امارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہو امارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل و عیال

یا اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرتا ہو مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی)

دیگر آثار سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ اور بھی لوگ ہیں جن کو شہادت کا درجہ ملتا ہے مثلاً: دین حاصل کرنے والا طالب علم، قید خانہ میں مظلوم آدمی اور درندہ جس کو پھاڑ کھائے۔ سانپ، بچھو یا موذی جانور جس کو کاٹ کھائے یا مسافر سفر کی حالت میں مر جائے، سل کا مریض (ٹی۔ پی) اور نمونیہ کا مریض اگر مر جائے۔ یہ سب لوگ شہید ہوں گے اور اسی قسم دوم کے تحت شامل ہوں گے۔ ایسے شہداء کو غسل دیا جائے گا اور نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ ایسے شہداء کو صرف آخرت میں شہید کی طرح ثواب ملے گا، اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ ثواب میں یہ شہداء فی سبیل اللہ کے ساتھ برابر ہوں لیکن مجملہ ان کو شہداء کے سلسلہ میں شمار کیا جائے گا۔ (۳) تیسری قسم شہید کی وہ ہے جس نے مال غنیمت میں سے خیانت کی ہو اور ایسا جو شخص کفار کے ساتھ لڑائی میں مارا جائے اس کا حکم دنیا میں تو شہید جیسا ہوگا کہ اس کو غسل نہیں دیا جائے گا (اور بعض کے نزدیک جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا) لیکن آخرت میں اس کو شہداء فی سبیل اللہ جیسا کامل ثواب نہیں ملے گا۔

(فتح الملہم ص: ۲۸۴ ج ۱)

شہید پر نماز جنازہ کے بارے میں فقہائے کرام میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالکؒ کہتے ہیں کہ نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی اور حضرت امام ابوحنیفہؒ اور دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اس سلسلہ میں روایات میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شہید پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔

باب: مسجد میں

۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

نماز جنازہ

فِي الْمَسْجِدِ

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَامَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ.

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ سَهْلًا بِنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ حَدِيثُ عَائِشَةَ أَقْوَى.

خلاصہ الباب ☆ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے جو مسلم میں ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا جنازہ مسجد میں پڑھا گیا تھا اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں حضرت سہیلؓ اور ان کے بھائی کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا۔ نیز شیخین کا نماز جنازہ بھی مسجد میں پڑھا گیا تھا لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عام طور پر مسجد میں نماز جنازہ ادا نہیں کیا جاتا تھا۔ اس کے لیے مسجد سے باہر جگہ مقرر تھی۔ اس میں ہی ادا کیا جاتا تھا۔ اس لیے متبادریہ کی ہے کہ حضرت سہیل اور ان کے بھائی یا حضرت سعد اور شیخین کا جنازہ مسجد میں کسی عذر کی وجہ (مثلاً بارش وغیرہ یا کوئی اور وجہ ہو یا ان کو دفن بھی وہاں کرنا تھا) اس لیے ادا کیا گیا تھا۔ درحقیقت اس مسئلہ میں کافی تفصیلات ہیں۔ مثلاً یہ کہ مسجد میں نماز جنازہ فقہاء کرام اس صورت میں مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ میت مسجد کے اندر ہو۔ اس صورت میں مسجد کے ملوث ہونے کا اندیشہ رہتا ہے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو تو پھر یہ اختلاف ہلکا ہو جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مکروہ تنزیہی ہے یا غیر اولیٰ ہے۔ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز جنازہ مسجد سے باہر ہی پڑھتے تھے۔ لہذا افضل یہی ہوگا کہ مسجد سے باہر ہی پڑھا جائے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو اور امام بھی باہر ہو اور ایک صف بھی باہر ہو باقی لوگ مسجد میں ہوں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ایسی صورت میں بھی نماز جنازہ مکروہ ہو۔ اس لیے کہ مسجد میں جب تراویح، صلوة کسوف، خسوف، عیدین اور نوافل وغیرہ پڑھے جاتے ہیں جمعہ اور فرض عین نماز جب پڑھی جاتی ہے تو فرض کفایہ کے پڑھنے سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے جبکہ میت بھی مسجد سے خارج ہو۔ جن فقہاء کرام نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی کراہیت پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ مسجد تو صرف فرض نماز کے ادا کرنے کے لیے ہوتی ہے یہ دلیل کمزور ہے اس لیے کہ مسجد میں نوافل دعا اور مختلف قسم کے انواع طاعات، درس قرآن و سنت، تعلیم دین و عطا قضا (فیصلے) وغیرہ سب رواد ہیں۔ تو جنازہ کیوں روانہ ہوگا۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کوئی عذر بھی نہ ہو اور مسجد سے باہر جگہ بھی ہو تو پھر افضل یہی بات ہے کہ جنازہ اسی مقام میں پڑھا جائے۔ بعض فقہاء نے مسجد میں ہر صورت میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ قرار دیا ہے۔ یہ درست نہیں بلکہ ایک قسم کا تشدد یا تعق ہے۔ جو شریعت کے مزاج کے منافی ہے۔ جو حدیث اس بارہ میں پیش کی جاتی ہے کہ جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہوگی یا اس کو ثواب نہیں ملے گا اس روایت کو تحقق ابن ہمام اور دیگر حضرات نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ اس سے استدلال درست نہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری نقایہ کے اس متن کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اگر میت مسجد سے باہر رکھی جائے اور امام بھی باہر ہی کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک صف بھی مسجد سے باہر ہو تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مکروہ نہیں کیونکہ اس میں مسجد کی تلویح کا خطرہ نہیں ہے اور بعض نے کہا ہے پھر بھی مکروہ ہے کیونکہ مسجد تو فرض ادا کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ فرائض کے علاوہ دیگر کئی باتیں عذر کی حالت میں ادا ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں لیکن پہلی وجہ (عدم کراہیت) زیادہ اولیٰ ہے کیونکہ مسجد میں نوافل اور دوسری انواع طاعات اور اصناف دعوات مکروہ نہیں۔ مسجد حرام اس حکم سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ کمزورات جمعہ، عیدین، صلوة کسوف، صلوة خسوف اور جنازہ، استسقاء سب کے لیے ہے اور یہ بات اس کی عظمت کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ قبلہ ہے اور مورد انوار و تجلیات ہے۔ وہاں جو مقبولیت ہے وہ کسی دوسرے مقام میں نہیں ہو سکتی۔

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي لَا يُصَلِّي فِيهَا عَلَى الْمَيِّتِ وَلَا يُدْفَنُ

باب: جن اوقات میں میت کا جنازہ نہیں پڑھنا

چاہئے اور دفن نہیں کرنا چاہئے

۱۵۱۹: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

فرماتے ہیں کہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اللہ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَنَا وَكُنِعُ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ

بْنُ رَافِعٍ نَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ جَمِيعًا عَنْ مُوسَى بْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفنانے سے منع فرماتے تھے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو اور جب ٹھیک دو پہر ہو۔ یہاں تک کہ زوال ہو جائے اور جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے۔

عَلِيَّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرِ الْجُهَنِيِّ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نَصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهْرِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَصَيِّفُ لِلْعُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

۱۵۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو رات کے وقت قبر میں داخل کیا اور دفن کرتے وقت روشنی کی۔

۱۵۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مِثَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذْخَلَ رَجُلًا قَبْرَهُ لَيْلًا وَأَسْرَجَ فِي قَبْرِهِ.

۱۵۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مردوں کو رات کو نہ دفن کرنا الا یہ کہ مجبوری ہو (اور دن میں دفن نہ کیا جاسکا ہو)۔

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ ثَنَا وَكَيْعَعُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْفِنُوا مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَّا أَنْ تَضْطُرُّوا.

۱۵۲۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں پر دن رات میں جنازہ پڑھ سکتے ہو۔

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

باب: اہل قبلہ کا جنازہ پڑھنا

۳۱: بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى أَهْلِ الْقَبْلَةِ

۱۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی (رئیس المنافقین) مرا تو اس کا بیٹا نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی قمیص دیجئے، میں اس کو اس میں کفن دوں۔ آپ نے فرمایا: جب (جب جنازہ تیار ہو تو) مجھے اطلاع کر دینا۔ جب نبی نے اس کا جنازہ پڑھنا چاہا تو عمر نے کہا: یہ آپ کے لائق نہیں (کیونکہ یہ رئیس المنافقین ہے اس لئے کوئی اور پڑھے) لیکن نبی نے اس کا جنازہ پڑھا اور حضرت عمر سے فرمایا: مجھے دو چیزوں میں اختیار دیا گیا۔ منافقوں کیلئے استغفار کروں یا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ نے یہ

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرِيُّ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ عُقْبَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفِنُهُ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْنُونِي بِهِ فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا زَاكَ لَكَ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ [التوبة: ۸۰] فَأَنْزَلَ

آیت نازل فرمائی: ”منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اسکا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اسکی قبر پر کھڑے ہوں۔“

۱۵۲۳: جابرؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں منافقین کا سرغنہ مرا اور اس نے وصیت کی کہ اسکا جنازہ محمد (ﷺ) پڑھائیں اور اس کو اپنی قیص مبارک میں کفن دیں تو نبیؐ نے اسکا جنازہ پڑھایا اور اپنی قیص میں کفن دیا اور اسکی قبر پر کھڑے ہوئے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ مَن يَفْتَنُكَ﴾ منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو اس کا جنازہ ہرگز مت پڑھو اور نہ ہی اسکی قبر کے پاس کھڑے ہو۔

۱۵۲۵: حضرت وائلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کا جنازہ پڑھو اور ہر امیر کے ساتھ اس کا جہاد کرو۔

۱۵۲۶: حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے اصحاب میں سے ایک مرد زخمی ہو گیا۔ زخم کافی تکلیف دہ ثابت ہوا تو وہ گھٹ گھٹ کر تیر کے پیکانوں تک پہنچا اور اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا تو نبیؐ نے اسکا جنازہ نہیں پڑھا اور یہ آپؐ کی جانب سے تادیب تھی (کہ اور لوگ کبھی خودکشی نہ کریں)۔

باب: قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۵۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہ دیکھا تو کچھ روز بعد اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی پھر آپ ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھی۔

اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾ [التوبة: ۸۴]

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدِ الْوَاسِطِيُّ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَ تَنَايَحَىٰ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَاتَ رَأْسُ الْمُنَافِقِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَوْصَىٰ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ يُكْفَنُ فِي قَمِيصِهِ فَصَلِّيَ عَلَيْهِ وَكَفَّنَهُ فِي قَمِيصِهِ وَقَامَ عَلَىٰ قَبْرِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نُبَهَانَ ثَنَا عُثْبَةُ بْنُ يَفْطَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلُّوا عَلَيَّ كُلِّ مَيِّتٍ وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ.

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرِحَ فَادَّتُهُ الْجِرَاحَةُ قَرَبَتْ إِلَىٰ مَشَاقِصٍ فَذَبَحَ بِهَا نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْهُ أَدْبًا.

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَنْبَاءِ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا بَعْدَ أَيَّامٍ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَهَلَّا أَذْنَتُمُونِي فَآتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا.

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا عُثْمَانُ
 بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ
 زَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَرَدَ
 الْبَقِيعُ فَإِذَا هُوَ بِقَبْرِ جَدِيدٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا فَلَانَةٌ قَالَ
 فَعَوْنَهَا وَقَالَ "أَلَا أَدْنُمُونِي بِهَا قَالُوا كُنْتَ قَانِلًا صَانِمًا
 فَكِرِهْنَا أَنْ نُؤْذِيكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا لَا أَعْرِفُنَّ مَا مَاتَ
 مِنْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلَّا أَدْنُمُونِي بِهِ فَإِنَّ
 صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ
 عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

کیا کہ فلاں خاتون ہیں۔ آپ نے پہچان لیا اور فرمایا کہ مجھے
 اطلاع کیوں نہ دی۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ روزے میں
 دوپہر کو آرام فرما رہے تھے اسلئے ہم نے آپ کو تکلیف دینا
 مناسب نہ سمجھا۔ فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرنا کہ مجھے پتہ ہی نہ
 چلے تم میں جو بھی فوت ہو تو جب میں تمہارے درمیان ہوں
 مجھے اسکی اطلاع دینا کیونکہ میرا جنازہ پڑھنا اس کیلئے رحمت
 کا باعث ہے۔ پھر آپ قبر پر تشریف لے گئے اور ہم نے
 آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

۱۵۲۹: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
 ہیں کہ ایک سیاہ فام خاتون کا انتقال ہوا تو نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع نہ کی گئی جب آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 مجھے اطلاع کیوں نہ کی پھر آپ نے اصحاب سے فرمایا:
 صفیں بناؤ اور اس پر نماز پڑھی۔

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ
 الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَوْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ
 الْمُهَاجِرِينَ قُفِّدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ
 أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ مَاتَتْ لَمْ يُؤْذَنْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأُخْبِرَ
 بِذَلِكَ فَقَالَ هَلَّا أَدْنُمُونِي بِهَا ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ صُفُّوا
 عَلَيْهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا.

۱۵۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
 ایک صاحب کا انتقال ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی
 عیادت فرمایا کرتے تھے لوگوں نے ان کو رات میں ہی
 دفن کر دیا صبح مجھے بروقت بتانے میں کیا رکاوٹ تھی؟
 عرض کیا رات اور تار کی تھی اس لئے آپ کو تکلیف
 دینا مناسب نہ سمجھا آپ ان کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی۔

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي
 إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ
 رَجُلٌ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُوذُهُ قَدْفَنُوهُ بِاللَّيْلِ فَلَمَّا
 أَصْبَحَ أَعْلَمُوهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعَلِّمُونِي قَالُوا كَانَ
 اللَّيْلُ وَكَانَتِ الظُّلْمَةُ فَكِرِهْنَا أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ فَآتَى قَبْرَهُ
 فَصَلَّى عَلَيْهِ.

۱۵۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے دفن کئے جانے کے
 بعد قبر پر نماز پڑھی۔

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ
 يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ
 ابْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَ مَا قُبِرَ.

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا مَهْرَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ.

۱۵۳۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر دفن کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرْحَبِيلٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ عبيدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَتْ سَوْدَاءُ تَقُمُ الْمَسْجِدَ فَتُوقِفُ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِمَوْتِهَا فَقَالَ إِلَّا آذِنْتُمُونِي بِهَا فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهِ فَوَقَفَ عَلَى قَبْرِهَا فَكَبَّرَ عَلَيْهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ وَدُعَاةَاهُمْ أَنْصَرَفَ.

۱۵۳۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ خاتون مسجد میں جھاڑو دیتی تھیں رات میں ان کا انتقال ہو گیا صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وفات کی اطلاع دی گئی۔ آپ نے فرمایا اسی وقت کیوں نہ بتا دیا پھر آپ صحابہ کو لے کر نکلے اس کی قبر پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگ آپ کے پیچھے تھے۔ اس کے لئے دُعا فرمائی اور واپس تشریف لے آئے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ صلوٰۃ علی القبر کا مسئلہ ہے جس میں دو صورتیں ہیں: اول یہ کہ میت کو نماز پڑھے بغیر دفن کر دیا گیا تو اس کی قبر پر نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ دوم یہ کہ میت کو نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دفن کیا گیا اب اس کی قبر پر دوبارہ بارہ بارہ نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ پہلی صورت کے متعلق عبداللہ بن المبارک کا قول ہے: اذا دفن الميت ولم یصل علیہ صلی علی القبر۔ ابن السنین کہتے ہیں کہ جمہور اصحاب جواز پر ہیں البتہ اسباب اور خون اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر نماز جنازہ بھولے سے رہ جائے تو اس کی قبر پر نہ پڑھی جائے بلکہ دعا کی جائے۔ مذہب احناف کے متعلق بیان ہے کہ اگر مردہ بلا نماز دفن کر دیا گیا تو اس کی قبر پر نماز پڑھی جائے کیونکہ ابن حبان نے صحیح میں امام احمد نے نے مسند میں حاکم نے مستدرک میں نسائی، بیہقی نے سنن میں حدیث یزید بن ثابت کی تخریج کی ہے۔ یزید بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب بقیع پہنچے تو اچانک ایک قبر دیکھی تو اس کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ فلاں عورت کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہچان گئے اور فرمایا: تم نے مجھے آگاہ کیوں نہیں کیا؟ لوگوں نے عرض کیا: کنت نائمًا صائمًا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ جو میت تم میں سے انتقال کرے مجھے ضرور آگاہ کیا کرو۔ جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں کیونکہ میری نماز اس پر رحمت ہے۔ پھر قبر پر تشریف لائے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔ ملا علی قاری نے محقق ابن الہمام سے نقل کیا ہے کہ اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ ولی کے علاوہ بھی جس نے میت پر نماز نہ پڑھی ہو وہ اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے حالانکہ یہ مذہب کے خلاف ہے اور اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ علاوہ اس کے یہ دعویٰ کیا جائے کہ اس پر بالکل نماز ہی نہیں پڑھی گئی تھی لیکن یہ دعویٰ نہایت ہی بعید ہے کیونکہ صحابہ سے یہ گمان کسی طرح نہیں ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا ہو۔ (فتح) صاحب عین الہدایہ فرماتے ہیں کہ نہیں! بلکہ حق جواب یہ ہے کہ سلطان کو ولی کی نماز کے بعد یہ اختیار ہے کہ میت پر نماز پڑھے۔ (جوہرہ) اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں سلطان کو یہ اختیار ہے تو آپ کو اس کا اختیار تھا لہذا آپ کی نماز اصل ہونے سے سب کی اقتداء اصلی تھی بلکہ جب آپ سے اجازت نہیں لی تو اول نماز باطل

ٹھہری۔ یہ تو اوپر معلوم ہو چکا کہ قبر پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اب رہی یہ بات کہ کتنی مدت تک پڑھ سکتے ہیں؟ اس کی بابت آراء مختلف ہیں۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں امام احمد اور اسحاق سے نقل کیا ہے کہ قبر پر ایک ماہ تک نماز پڑھ سکتے ہیں اور شوافع کے یہاں اس کے بارے میں کئی وجوہات ہیں: (۱) تین دن تک جائز ہے۔ امام ابو یوسفؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ (۲) ایک ماہ تک جائز ہے۔ (۳) جب تک بدن بوسیدہ نہ ہو۔

الامالی میں امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ قبر پر تین روز تک نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ابن رستم نے اپنے نوادر میں بواسطہ امام محمدؒ امام صاحبؒ سے بھی یہی ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ کوئی لازمی مدت نہیں۔ ممکن ہے یہ ان کے اپنے مسلک کا اندازہ ہو۔ اس لیے صاحب ہدایہؒ فرماتے ہیں کہ پھول پھٹ جانے کی شناخت میں غالب راعے معتبر ہے یہی صحیح ہے۔ بوجہ مختلف ہونے حال زمان اور قبر کی جگہ کے۔ چنانچہ موثا تازہ آدمی دبلے سوکھے کی بہ نسبت جلدی پھٹ جاتا ہے۔ اسی طرح پانی میں ڈوبا یا برسات کا موسم یا زمین سیلی ہو، نمناک ہو تو جلد پھٹ جائے گا اور گرم موسم اور خشک زمین میں دیر تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم یقین شرط نہیں بلکہ غالب گمان سے یقین ہونا چاہیے۔ حتیٰ کہ اگر اس بارے میں شک ہو کہ میت قبر میں اپنی حالت پر ہے یا متفرق و ریختہ ہوگی تو ایسی صورت میں اصحاب نے تصریح کی ہے کہ نماز نہ پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؒ، حضرت عائشہؓ، محمد بن سیرینؒ اور اوزاعیؒ کا قول بھی یہی نقل کیا ہے۔

باب: نجاشی کی نماز جنازہ

۱۵۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجاشی کا انتقال ہو گیا آپ اور صحابی بقیع تشریف لے گئے، ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر چار تکبیرات کہیں۔

۱۵۳۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور میں دوسری صف میں تھا اس کی نماز میں دو صفیں تھیں۔

۱۵۳۶: حضرت مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّجَاشِيِّ

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ النَّجَاشِيَّ قَدِمَاتِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْبَقِيعِ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ جَمِيعًا عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَاكِمَ النَّجَاشِيَّ قَدِمَاتِ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ وَ إِنِّي لَفِي الصَّفِّ الثَّانِي فَصَلَّى عَلَيْهِ صَفِّينَ.

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَعْيَنٍ س أَبِي نَطْفِيلٍ عَنْ

مُجَمَّعُ بْنُ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَاكِمَ النَّجَاشِيِّ قَدِمَاتِ فَقَوْمُهُ أَفْضَلُوا عَلَيْهِ فَصَفْنَا خَلْفَهُ صَفَيْنِ.

تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا۔ اُٹھو! اس کا جنازہ پڑھو تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِهِمْ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ أَمْ لَكُمْ مَاتَ بَغَيْرِ أَرْضِكُمْ قَالُوا مَنْ هُوَ قَالَ النَّجَاشِيُّ.

۱۵۳۷: حضرت حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر نکلے اور فرمایا: اپنے اس بھائی کا جنازہ پڑھو جو تمہارے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ انتقال کر گئے لوگوں نے پوچھا کون ہیں؟ فرمایا: نجاشی۔

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا مَكِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو السَّكَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَيَّ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

۱۵۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں۔

خلاصہ الباب ☆ غائب پر نماز جنازہ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک غائب پر جنازہ نہیں ہے۔ نجاشی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھنا حق بات یہ ہے کہ (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں داخل ہے۔ (۲) یا اس پر نماز جنازہ اس لیے پڑھا گیا کہ اس کے وطن میں عیسائی لوگ تھے۔ اس لیے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔ (۳) یا اس لیے کہ اس کی نعش کسی نہ کسی وجہ سے حاضر تھی یا تو اس کی میت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دی گئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے گو صحابہ کرام کو نظر نہیں آ رہی تھی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے پردہ ہٹا کر دکھادی گئی تھی۔ (۴) ابن کثیر لکھتے ہیں، بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ نجاشی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ اس لیے پڑھا تھا کہ وہ اپنے ملک حبشہ میں اپنا ایمان اپنی قوم سے چھپاتا تھا اور جس دن وہ فوت ہوا اس دن اس کے پاس وہاں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو اس پر نماز جنازہ پڑھتا۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ پڑھا (ایسے ہی اگر کسی پر جنازہ کی نماز نہ پڑھی گئی ہو تو پھر غائبانہ اس پر نماز پڑھنی درست ہوگی) علماء نے کہا ہے کہ غائب پر اگر اس کے شہر میں نماز جنازہ پڑھی گئی ہو تو پھر کسی دوسرے شہر میں اس پر نماز جنازہ شروع نہیں ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے علاوہ کسی پر نماز جنازہ (غائبانہ) نہیں پڑھی نہ تو اہل مکہ پر اور نہ ان کے علاوہ دوسروں پر اور اسی طرح حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان وغیرہم صحابہ سے بھی کسی کا غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا گیا اور ان سے یہ منقول نہیں کہ ان میں سے کسی نے اس شہر کے علاوہ جس میں اس میت پر نماز جنازہ پڑھی گئی ہو کسی پر نماز جنازہ پڑھی ہو۔ (البدایہ والنہایہ ص: ۷۸)

امام ابن عبد البر نے بھی کتاب التہمید میں لکھا ہے کہ اکثر اہل علم اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص مانتے ہیں۔ نجاشی کی میت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر کر دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مشاہدہ کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی یا اس کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح بلند کر دیا گیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر کر دیا تھا۔ جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ اسی طرح

ابن عبدالبر نے حضرت عمران بن حصین کی روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی وفات پا گیا ہے اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے، صفیں بنائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات پڑھیں اور ہم بھی گمان کرتے تھے کہ جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔ اگر غائب پر نماز جنازہ جازز ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ان اصحاب پر نماز جنازہ ضرور پڑھتے، جو مدینہ سے باہر فوت ہو چکے تھے اور مسلمان بھی شرقاً و غرباً خلفاء راشدین پر نماز جنازہ پڑھتے حالانکہ کسی سے یہ منقول نہیں۔ (فتح الملہم ص: ۲۹۶ ج: ۳)

بیاپ: نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب اور دفن تک

شریک رہنے کا ثواب

۱۵۳۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن سے فارغ ہونے تک انتظار کرے اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ صحابہ نے پوچھا کہ یہ قیراط کیسے ہیں؟ فرمایا پہاڑ کے برابر۔

۱۵۴۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی نماز جنازہ پڑھے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن میں بھی شریک ہو اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: احد کے برابر۔

۱۵۴۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن تک شریک رہا اس کو دو قیراط ثواب ملے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے یہ قیراط اس احد سے بھی بڑا ہے۔

۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ

جَنَازَةٍ وَ مَنِ انْتَظَرَ دَفْنَهَا

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنْ انْتَظَرَ حَتَّى يَفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا وَ مَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِيرَاطِ فَقَالَ مِثْلُ أَحَدٍ

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ وَ مَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ الْقِيرَاطُ أَكْبَرُ مِنْ أَحَدٍ هَذَا

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تَخْلِفَكُمْ أَوْ تُوَضَّعَ.

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَامَ وَقَالَ قُومُوا فَإِنَّ لِلْمَوْتِ فَرْعًا.

۱۵۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَامَ حَتَّى جَلَسَ فَجَلَسْنَا.

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغُفْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا بَشْرُ بْنُ زَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبَّادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تُوَضَّعَ فِي اللَّجْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ هَكَذَا نَضَعُ يَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ.

بَابُ: جَنَازَةِ كِي وَجِهَةٍ سَهْرَةَ هُوَ جَانَا

۱۵۲۲: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لئے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے آگے نکل جائے یا زمین پر رکھ دیا جائے۔

۱۵۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اس لئے کہ موت کی گھبراہٹ ہوتی ہے۔

۱۵۲۴: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جنازے کی وجہ سے کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ بیٹھ گئے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

۱۵۲۵: حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ میں تشریف لے جاتے تو لحد میں رکھے جانے تک نہ بیٹھتے۔ پھر ایک یہودی عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے محمد! ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا: یہود کی مخالفت کرو۔

☆ خلاصہ الباب جیسا کہ ظاہر ہے حدیث کا مقصد جنازہ کے ساتھ جانے اس پر نماز پڑھنے اور دفن میں شرکت کرنے کی ترغیب دینا اور فضیلت بیان کرنا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ چلا اور صرف نماز میں شرکت کر کے واپس آ گیا وہ بقدر ایک قیراط کے اجر کا مستحق ہوگا اور جو شخص دفن تک شریک رہا وہ دو قیراط کا مستحق ہوگا۔ قیراط راجح قول کے مطابق درہم کا بار ہواں حصہ ہوتا ہے قریباً دو پیسہ۔ چونکہ اس زمانہ میں مزدوروں کو ان کے کام کی اجرت قیراط کے حساب سے دی جاتی تھی اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس موقع پر قیراط کا لفظ بولا اور یہ بھی واضح فرمایا کہ اس کو دینار کا قیراط (درہم کا بار ہواں حصہ آنہ دو آنہ) نہ سمجھا جائے بلکہ یہ تو اب آخرت کا قیراط ہوگا جو دنیا کے قیراط کے مقابلہ میں اتنا بڑا ہوگا جتنا احد پہاڑ اس کے مقابلے میں بڑا اور عظیم الشان ہے۔ اسی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی

واضح فرمادیا کہ اس عمل پر یہ عظیم ثواب بہت ہی ملے گا جبکہ یہ عمل ایمان و یقین کی بنیاد پر اور ثواب ہی کی نیت سے کیا گیا ہو یعنی اس عمل کا اصل محرک اللہ و رسول (ﷺ) کی باتوں پر ایمان و یقین اور آخرت کے ثواب کی امید ہو۔ پس اگر کوئی شخص صرف تعلق اور رشتہ داری کے خیال سے یا میت کے گھر والوں کا جی خوش کرنے ہی کی نیت سے یا ایسے ہی کسی دوسرے مقصد سے جنازہ کے ساتھ گیا اور نماز جنازہ اور دُفن میں شریک ہوا اللہ و رسول (ﷺ) کا حکم اور آخرت کا ثواب اس کے پیش نظر تھا ہی نہیں تو وہ اس عظیم ثواب کا مستحق نہ ہوگا۔ حدیث کے الفاظ ایماناً و احتساباً کا مطلب یہی ہے۔

باب: قبرستان میں جانے کی دُعا

۱۵۳۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبیؐ کو نہ پایا پھر دیکھا کہ آپؐ بقیع میں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ)) تم پر سلامتی ہو اے ایمان داروں کے گھر والو! تم ہمارے پیش خیمہ ہو اور ہم تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ! ہمیں انکے اجر سے محروم نہ فرما۔ اور ان کے بعد آزمائش میں نہ ڈالئے۔

۱۵۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف نکلیں تو یوں کہیں: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَهْلَ الدِّيَارِ)) ”سلام ہو تم پر اے گھر والو! اہل اسلام اور اہل ایمان میں سے اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔“

باب: قبرستان میں بیٹھنا

۱۵۳۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف (منہ کر کے) بیٹھے۔

۱۵۳۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں گئے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ صلی

۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقَالُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ (تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَأَنَا بِكُمْ لَأَحِقُونَ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَقْتَبِنَا بَعْدَهُمْ.

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدَادٍ بْنُ آدَمَ ثَنَا أَحْمَدُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ كَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَأَحِقُونَ نَسَأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلكُمْ الْعَافِيَةَ.

۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ فِي الْمَقَابِرِ

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ حَبَّابٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَعَدَ حِيَالَ الْقَبْلَةِ.

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي

جَنَازَةٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ فَجَلَسَ كَانَ عَلِيٌّ رُؤْسًا الطَّيْرِ.
 اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ تَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ تَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ مَرَّةً إِذَا وَضِعَ الْمَيِّتُ فِي لِحْدِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ.

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَّاشِيُّ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ تَنَا مَيْمُونُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلَى قَبْرِهِ مَاءً.

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ تَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَاسْتَقْبَلَ اسْتِقْبَالَ (وَاسْتَلَّ اسْتِئْلَافًا).

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا خَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَلْبِيُّ تَنَا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ حَضَرْتُ ابْنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَمْرٍو فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا وَضَعَهَا فِي اللَّحْدِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا أَخَذَ فِي تَسْوِيَةِ اللَّبَنِ عَلَى اللَّحْدِ قَالَ اللَّهُمَّ أَجْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ جَانِ الْأَرْضِ عَنْ جَنْبِهَا وَصَعْدِ

۱۵۵۳: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں میں ابن عمر کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا۔ جب انہوں نے اس کو قبر میں رکھا تو کہا: ((بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)) جب لحد کی اینٹیں برابر کرنے لگے۔ تو کہا: ((اللَّهُمَّ أَجْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ.....)) "اے اللہ! اس کو شیطان سے اور قبر کے عذاب سے بچا دیجئے۔ اے اللہ! زمین کو اسکی پسلیوں سے جدا رکھے (کہیں زمین مل کر اسکی

۱۵۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں داخل کرتے تو (اس موقع پر) کہتے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ))۔

دوسری روایت میں ہے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ))۔

ایک اور روایت میں ہے: ((بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ))۔

۱۵۵۱: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سر کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔

۱۵۵۲: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف سے لیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کیا گیا۔

رُوحَهَا وَ لَقِيَهَا مِنْكَ رِضْوَانًا قُلْتُ يَا بْنَ عُمَرَ اشْيءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ قُلْتُهُ بِرَأْيِكَ قَالَ إِنِّي إِذَا لَقَادِرٌ عَلَى الْقَوْلِ بَلَّ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

پسلیاں توڑ دے) اور اسکی روح کو اوپر اٹھا لیجئے اور اسکو اپنی رضا سے نواز دیجئے۔ میں نے عرض کیا اے ابن عمر! آپ نے یہ رسول اللہ سے سنایا خود اپنی رائے سے پڑھا؟ فرمانے لگے پھر تو مجھے سب کچھ کہنے کا اختیار ہونا چاہئے (حالانکہ ایسا نہیں ہے) بلکہ میں نے یہ رسول اللہ سے سنا۔

خلاصۃ الباب ☆ میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے اتارا جائے یا پابنتی کی طرف سے؟ اس کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں دونوں جائز ہیں۔ البتہ ان میں سے افضل کونسی صورت ہے؟ اس کی بابت میں اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک جانب قبلہ سے اتارنا افضل ہے یعنی سریر جنازہ کو قبر کے قبلہ کی طرف رکھا جائے پھر قبلہ ہی کی جانب سے اٹھا کر لحد میں اتارا جائے اس صورت میں اتارنے والا بھی پکڑنے کی حالت میں قبلہ کی طرف ہوگا۔ حضرت علیؓ، محمد بن الحنفیہؓ، اسحاق بن راہویہؓ، ابراہیم نخعیؓ اور امام مالکؒ کے بہت سے اصحاب اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک پابنتی کی طرف اتارنا افضل ہے۔ جس کو سئل کہتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ سئل کہتے ہیں کہ کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالنا اور یہاں اس سے مراد میت کو جنازہ سے قبر کی طرف نکالنا ہے۔ شیخ الاسلامؒ کی مرسوم میں اور فتاویٰ کی قاضی خاں و خلاصہ میں اس کی صورت یہ لکھی ہے: سریر میت کو قبر پر اس طرح رکھے کہ میت کا سر قبر کے موضع قد میں کے بالمقابل ہو جائے پھر دوسرا شخص قبر میں داخل ہو کر اولاً میت کا سر پکڑے اس کو قبر میں داخل کرے پھر اسی طرح آہستگی کے ساتھ پورے کو کھینچ لے۔ حدیث باب امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے مذہب کی دلیل ہیں۔ احناف کی دلیل امام ابو داؤد نے مراسیل میں ابراہیم نخعیؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں قبلہ کی جانب سے اتارا گیا تھا اور سئل نہیں کیا گیا۔ اسی طرح ابن عدی الکامل میں اور الامام بیہقی نے سنن میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حدیث: ۱۵۵۲ بھی احناف کی دلیل ہے۔ باقی عطیہ بن سعد عونی ضعیف ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے صحیح میں اور امام ابو داؤد اور قدوری نے ان سے روایت کی ہے اور یہ صدوق ہے اگرچہ چوک جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی احناف کے پاس دلائل ہیں۔

باب: لحد کا اولیٰ ہونا

۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ اللَّحْدِ

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمِ الرَّازِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لغيرِنَا .

۱۵۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لحد (بغلی قبر) ہمارے لئے ہے اور صندوقی قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ زَادَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لغيرِنَا .

۱۵۵۵: حضرت جریر بن عبد اللہ بحلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد ہمارے لئے ہے اور درمیانی قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 ۱۵۵۶: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا
 بن جعفر الزهری عن اسماعیل ابن محمد بن سعد عن
 کہ میرے لئے لحد بنانا اور کچی اینٹوں سے اس کو بند کر
 عامر بن سعد عن سعد اَنَّهُ قَالَ الْخِدْوُ إِلَى لَحْدًا وَانصَبُوا
 دینا۔ جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا
 عَلَى اللَّبَنِ نَضًا لَمَا فَعَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 گیا۔

☆ خلاصہ الباب: لحد: بغلی قبر کو کہتے ہیں اور شق صندوقی قبر کو کہتے ہیں جو بعض علاقوں میں بہت معروف ہے۔ لحد اس
 لیے اولیٰ ہے کہ اس میں مردے پر مٹی نہیں گرتی جو ادب کا تقاضا ہے۔

باب: شق (صندوقی قبر)

۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقِّ

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ
 ۱۵۵۷: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب نبی
 ثَنَا مَبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي حَمِيدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا مدینہ میں ایک صاحب لحد
 مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 بناتے تھے اور دوسرے صاحب صندوقی قبر۔ تو صحابہ نے
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَلْحَدُوا خَرُ يُضْرَحُ فَقَالُوا
 کہا ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کی
 نَسْتَجِيرُ رَبَّنَا وَنَبْعَثُ إِلَيْهِمَا فَأَيُّهُمَا سَبَقَ تَرَكْنَاهُ فَأَرْسَلْ
 طرف آدمی بھیجتے ہیں سو جو پہلے آیا ہم اسے موقع دیں
 إِلَيْهِمَا فَسَبَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ فَلَحَدُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 گے تو لحد بنانے والے صاحب پہلے آئے اور آپ صلی
 وَسَلَّمَ
 اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی۔

۱۵۵۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عُيَيْدَةَ بْنِ زَيْدِ عُبَيْدِ بْنِ
 ۱۵۵۸: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کا
 طَفِيلِ الْمُقَرِّي ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ الْفَرَشِيُّ ثَنَا
 وصال ہوا تو صحابہ میں اختلاف ہوا کہ لحد بنائیں یا
 ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 صندوقی قبر اس بارے میں گفتگو کے دوران آوازیں
 اخْتَلَفُوا فِي اللَّحْدِ وَالشَّقِّ حَتَّى تَكَلَّمُوا فِي ذَلِكَ
 بلند ہو گئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا نبی ﷺ کے پاس شور
 وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَضْحَبُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
 نہ کرو نہ زندگی میں نہ وفات کے بعد یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا
 آخر لوگوں نے لحد بنانے والے اور صندوقی قبر بنانے
 فَارْسَلُوا إِلَى الشَّقَاقِ وَاللَّحْدِ جَمِيعًا فَجَاءَ اللَّاحِدُ فَلَحَدَ
 والے دونوں کی طرف آدمی بھیجا تو لحد بنانے والے
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دُفِنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 صاحب (پہلے) آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 وَسَلَّمَ
 لئے لحد بنائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔

باب: قبر گہری کھودنا

۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَفْرِ الْقَبْرِ

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ
 ۱۵۵۹: حضرت اورع سلمیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک
 ثَنَا مُوسَى بْنُ عُيَيْدَةَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ
 رات نبی کی چوکیداری کیلئے آیا تو ایک صاحب کی قرأت

الأذرع السُّلَمِيَّ قَالَ جُنْتُ لَيْلَةَ أَحْرَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَا ذَا رَجُلٍ قِرَاءَةٌ عَالِيَةٌ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مَرَأً قَالَ فَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ فَفَرَعُوا مِنْ جِهَازَةٍ فَحَمَلُوا نَعْشَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفُقُوا بِهِ رَفَقَ اللَّهُ بِهِ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ وَحَفَرَ حُفْرَتَهُ فَقَالَ أَوْسَعُوا لَهُ أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَقَدْ حَزِنْتَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَجَلُ إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

بہت اونچی تھی۔ نبی باہر آئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ریاکار ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر انکا مدینہ میں انتقال ہوا لوگوں نے انکا جنازہ تیار کر کے انکی نعش کو اٹھایا تو نبی نے فرمایا: اسکے ساتھ نرمی کرو اللہ بھی اسکے ساتھ نرمی فرمائے یہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا تھا کہتے کہ انکی قبر کھودی گئی تو آپ نے فرمایا: اسکی قبر کشادہ کرو اللہ تعالیٰ اس پر کشادگی فرمائے تو ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو انکے انتقال پر افسوس ہے؟ فرمایا: جی! کیونکہ وہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا تھا۔

۱۵۶۰: حضرت ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر خوب کھودو کشادہ رکھو اور اچھی بناؤ۔

حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدُّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ احْفَرُوا وَأَوْسَعُوا وَأَحْسِنُوا.

۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِلَامَةِ فِي الْقَبْرِ

۱۵۶۱: حَدَّثَنَا الْعِصَابُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ نَيْبِطٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ بِصَخْرَةٍ.

۱۵۶۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر نشانی کے طور پر ایک پتھر لگایا۔

☆ خلاصہ الباب: قبر کے سرہانے نشانی کے لیے پتھر لگانا سنت ہے۔ قبر کو بہت بلند کرنا، اس پر گنبد بنانا، سینٹ سے پختہ کرنا، اس پر چراغ جلانا، چادر چڑھانا، صندل چڑھانا یہ سب بدعت کی رسمیں ہیں۔ اس سے بعض امور کی ممانعت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ قبر کو ایک بالشت سے زیادہ بلند کرنا حدیث میں ناجائز کہا گیا ہے۔ مسلم شریف اور مسند احمد اور اسحاق سنن نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ کوئی مورت دیکھیں، اس کو منادیں اور جو قبر اونچی دیکھیں اس کو زمین کے برابر کر دیں۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور کنکر ڈالے اور ایک بالشت ان کو اونچا کیا۔ علماء فرماتے ہیں کہ اونچی قبروں کا انکار کرنا اور ان کو پست کرنا واجب ہے۔

۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِنَاءِ عَلَى الْقُبُورِ وَ تَجْصِصِهَا وَ الْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

بَاب: قبر پر عمارت بنانا، اس کو پختہ بنانا، اس پر کتبہ لگانا ممنوع ہے

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَجْصِصِ الْقُبُورِ .

۱۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا۔

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُكْتَبَ عَلَى الْقَبْرِ شَيْءٌ .

۱۵۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کچھ بھی لکھنے سے منع فرمایا۔

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ ثنا وَهْبٌ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْضَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ .

۱۵۶۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔

☆ خلاصہ الباب: عمارت بنانے یعنی پختہ بنانے سے منع کیا لیکن کچی مٹی کا لپ دینا جائز ہے۔ اسی طرح حسن بصری سے نقل کیا گیا اور قزوینی کی کتب میں ہے کہ قبروں پر مٹی کا لپ جائز ہے، کوئی قباحت نہیں۔

۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَثِّ التُّرَابِ فِي الْقَبْرِ

بَاب: قبر پر مٹی ڈالنا

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ ثنا سَلْمَةُ بْنُ كُلْثُومٍ؛ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَنَى عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا .

۱۵۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی پھر میت کی قبر پر آئے اور سر کی جانب تین لپ مٹی ڈالی۔

۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ عَلَى الْقُبُورِ وَ الْجُلُوسِ عَلَيْهَا

بَاب: قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ تُحَرِّقُهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ .

۱۵۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی انکارے پر بیٹھے جو اس کو جلادے یہ اس کے لئے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ ثنا

۱۵۶۷: حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

نے فرمایا: میں انگارے یا تلوار پر چلوں یا جوتے پاؤں کے ساتھ سی لو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کسی مسلمان کی قبر پر چلنے سے اور میں قبروں کے درمیان یا بازار کے درمیان قضاء حاجت (پیشاب پاخانہ کرنے) میں کوئی فرق نہیں رکھتا (بلکہ جس طرح درمیان بازار میں قضاء حاجت بے شرمی اور کشف ستر ہے اسی طرح قبروں کے درمیان بھی اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کو شعور ہوتا ہے)۔

المُحَارِبِيُّ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ مَرْثِدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّ أُمِّسِي عَلَى جَمْرَةٍ أَوْ سَيْفٍ أَوْ أَحْصَفَ نَعْلِي بِرَجُلِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُمِّسِي عَلَى قَبْرِ مُسْلِمٍ وَمَا أَبَا لِي أَوْسَطَ الْقُبُورِ فَضِيْتُ حَاجَتِي أَوْ وَسَطَ السُّوقِ.

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث کے مطلب میں علماء کے دو اقوال ہیں: (۱) یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے کہ بیٹھنے سے مردوں کی تذلیل ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک سے نقل ہے کہ بیٹھنے سے مراد پانچخانہ و پیشاب کے لیے بیٹھنا ہے کہ جس طرح بازار میں پیشاب کوئی نہیں کرتا اسی طرح قبرستان میں بھی قبروں کے بیچ میں نہ کرے۔

باب: قبرستان میں جوتے اُتار لینا
 ۱۵۶۸: حضرت بشیر بن خصاصیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: اے ابن خصاصیہ! تم اللہ کی طرف سے کس چیز کو ناپسند سمجھتے ہو حالانکہ تم اللہ کے رسول کی معیت میں چل رہے ہو؟ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں اللہ کی کسی بات کو ناپسند نہیں سمجھتا سب بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرما دی ہیں تو آپ مسلمانوں کے قبرستان سے گزر رہے اور فرمایا کہ ان لوگوں نے بہت سی خیر حاصل کی پھر مشرکین کے قبرستان سے گزر رہے تو فرمایا: یہ لوگ بہت سے خیر سے پہلے آ گئے۔ فرماتے ہیں کہ آپ نے توجہ فرمائی تو دیکھا کہ ایک صاحب جوتے پہنے قبرستان میں چل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جوتوں والے اپنے جوتے اتار دو۔

۴۶: **بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْعِ النَّعْلَيْنِ فِي الْمَقَابِرِ**
 ۱۵۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخِصَصِيَّةِ قَالَ يَبِينَا أَنَا أُمِّسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي الْخِصَصِيَّةِ! مَا تَنْقُمُ عَلَى اللَّهِ أَصْبَحْتَ تُمَاسِي رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقُمُ عَلَى اللَّهِ شَيْئًا كُلُّ خَيْرٍ قَدْ آتَانِيهِ اللَّهُ فَمَرَّ عَلَيَّ مَقَابِرَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَذْرَكَ هَوْلَاءِ خَيْرٌ كَثِيرًا ثُمَّ مَرَّ عَلَيَّ مَقَابِرَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ سَبَقَ هَوْلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا قَالَ فَالْتَفَتَ فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ الشَّيْبَيْنِ الْقَهْمَا.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ يَقُولُ حَدِيثٌ جَيِّدٌ وَ رَجُلٌ ثَقَّةٌ.

خلاصہ الباب ☆ سبطیہ: رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے کو کہتے ہیں۔ قبروں کے درمیان جوتوں کے ساتھ چننا کیا ہے؟ بعض علماء نے اس حدیث کی بناء پر مکروہ فرمایا ہے اور بعض حدیث مسلم کی وجہ سے جائز کہتے ہیں: ((ان الميت يسمع فـ تعاليم)) کہ میت لوگوں کی جوتوں کی آواز سنتی ہے۔ بعض فرماتے ہیں اس حدیث میں کراہت تشریحی کا ذکر ہے۔

۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

بَابُ: زِيَارَةِ قُبُورِ

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تَذَكِّرُكُمْ الْآخِرَةَ.

۱۵۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی زیارت
کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَيْمٍ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثنا رُوْحٌ ثنا
بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي
مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ.

۱۵۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت میں
رخصت دی۔

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثنا ابْنُ وَهْبٍ أَنبَأَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِئٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَاعِ
عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ
زِيَارَةِ الْقُبُورِ فزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُزْهِدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ
الْآخِرَةَ.

۱۵۷۱: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں
قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا تو اب قبروں کی
زیارت کر سکتے ہو کیونکہ اس سے دنیا سے بے رغبتی اور
آخرت کی یاد حاصل ہوتی ہے۔

☆ خلاصہ الباب: جاہلیت کا زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ جب ایمان والوں میں
راخ ہو گیا۔ صحابہ سے شرک کا خوف نہ رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اجازت دیدی اور فرمایا: کہ اول تم لوگوں کو منع کیا تھا
زیارت قبور سے تو اب ان کی زیارت کرو کیونکہ اس سے آخرت یاد آتی ہے۔

۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ

بَابُ: مُشْرِكُونَ كِي قُبُورِ كِي زِيَارَتِ

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
ثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ
فَبَكَى وَأَبَكَى مِنْ حَوْلِهِ فَقَالَ اسْتَأذَنْتُ رَبِّي فِي
أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَأَسْتَأذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ
أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تَذَكِّرُكُمْ
الْمَوْتَ.

۱۵۷۲: ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی نے اپنی والدہ محترمہ
کی قبر کی زیارت کی تو روئے اور پاس والوں کو بھی رُلا
دیا اور فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے والدہ کیلئے
بخشش طلب کرنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ
دی اور میں نے اپنے رب سے والدہ کی قبر کی زیارت
کیلئے اجازت چاہی تو اجازت دے دی سو تم بھی قبروں
کی زیارت کیا کرو کیا یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔

۱۵۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْبَحْرِيِّ
الْوَاسِطِيُّ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي رَيْمٍ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ اغْرَابِيُّ إِلَى

۱۵۷۳: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک
دیہات کے رہنے والے صاحب نبی کی خدمت میں آئے
اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے والد صلہ رحمی کرتے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي كَانَ يُصَلُّ الرَّحْمَ وَكَانَ فَائِنٌ هُوَ قَائِلٌ فِي النَّارِ قَالَ فَكَانَهُ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَائِنٌ أَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ مُشْرِكٍ فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ قَالَ فَاسْأَلِمِ الْأَعْرَابِيَّ بَعْدُ وَقَالَ لَقَدْ كَلَّفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبًا مَا مَرَرْتُ بِقَبْرِ كَافِرٍ إِلَّا بَشَّرْتُهُ بِالنَّارِ.

تھے اور ایسے ایسے تھے (بھلائیاں گنوائیں) بتائیے وہ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: دوزخ میں۔ راوی کہتے ہیں شاید ان کو اس سے رنج ہوا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! تو آپ کے والد کہاں ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: جہاں بھی تم کسی مشرک کی قبر سے گزرو تو اسکو دوزخ کی خوشخبری دیدو کہ وہ صاحب بعد میں اسلام لے آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ نے مجھے مشکل کام دیدیا میں جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں اس کو دوزخ کی خوشخبری ضرور دیتا ہوں۔

☆ خلاصۃ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لطیف انداز میں اعرابی کو جواب دیا جو اس نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کہاں ہیں یعنی میرے والد بھی دوزخ میں ہیں۔ تمام علماء کا اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور ام بزرگوار جناب ابوطالب کفر پر فوت ہوئے ہیں۔ ابوطالب کے بارے میں صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ان پر بہت ہلکا عذاب ہے کہ ان کو آگ کی جوتیاں پہنائی گئی ہیں جس سے ان کا دماغ جوش مارتا ہے۔ اعادنا باللہ من الکفر۔ شرک و کفر بہت تباہی کی چیز ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ بھی کام نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ بہت بے نیاز ہے کہ جو قانون بنا دیا اس میں سب چھوٹے بڑے برابر ہیں۔

پاب: عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنا منع ہے

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ

النِّسَاءِ الْقُبُورِ

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَشِيرٍ قَالَا تَنَا قَبِيصَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا عَمِيدُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ تَنَا الْفَرِيَابِيُّ وَقَبِيصَةُ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَهُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زُورَاتِ الْقُبُورِ.

۱۵۷۴: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ تَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زُورَاتِ الْقُبُورِ.

۱۵۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ أَبُو نَصْرٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَالِبٍ تَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

۱۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَوَارِبَ الْقُبُورِ. عورتوں پر لعنت فرمائی۔

☆ خلاصہ الباب ان احادیث میں قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے اس لیے کہ عورتیں نوحہ کرتی ہیں اور قبروں پر جا کر خلاف شریعت بول کہتی ہیں اور دوسری حدیث میں عام اجازت ہے تو جو عورت عقیدہ کی پختہ ہو قبرستان جا کر وہی تباہی نہ کہے اُس کو اجازت ہے جیسا کہ ام المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اجازت مرحمت ہوئی تھی۔

باب: عورتوں کا جنازہ میں جانا

۱۵۷۷: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازوں میں شرکت سے منع کر دیا گیا اور ہمیں (شریک نہ ہونے کا) لازمی حکم نہیں دیا گیا۔

۱۵۷۸: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ باہر تشریف لائے تو دیکھا کچھ عورتیں بیٹھی ہیں۔ فرمایا: کیوں بیٹھی ہو؟ عرض کرنے لگیں: جنازے کے انتظار میں۔ فرمایا: کیا تم (شرعاً) غسل دے سکتی ہو؟ کہنے لگیں: نہیں۔ فرمایا: جنازہ اٹھا سکتی ہو۔ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ فرمایا: کیا تم میت کو قبر میں داخل کرنے والوں میں ہوگی؟ کہنے لگیں: نہیں۔ فرمایا: پھر واپس ہو جاؤ گناہ کا بوجھ لے کر ثواب کے بغیر۔

باب: نوحہ کی ممانعت

۱۵۷۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ: ((وَلَا يَمْنَحُوكَ فِي مَعْرُوفٍ)) "کہ عورتیں نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں" سے مراد نوحہ کرنا ہے۔

۱۵۸۰: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حمص میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

۱۵۸۱: حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنا

۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزِ

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهَيْتُنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ ثنا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ دِينَارِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَذَا نِسْوَةَ جُلُوسٍ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قُلْنَ نَنْتَظِرُ الْجَنَائِزَ قَالَ هَلْ تَغْسِلُنَّ؟ قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تَحْمِلُنَّ قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تُدَلِّينَ فِيمَنْ يُدَلِّي قُلْنَ لَا قَالَ فَارْجِعْنَ مَا زُوْرَاتٍ غَيْرَ مَا جُوْرَاتٍ.

۵۱: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّيْحَةِ

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى الصَّخْبَاءِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَلَا يَمْنَحُوكَ فِي مَعْرُوفٍ)) [المتحنة: ۱۲] قَالَ النَّوْحُ.

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ ثنا جَرِيرٌ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ بِحِمصَ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّوْحِ.

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُبَيْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنِ

ابن معاینق أو ابی معاینق عن ابی مالک الأشعری قال قال رسول الله ﷺ النیاحۃ من أمر الجاهلیة وإن النیاحۃ إذا ماتت ولم تتب قطع الله لها ثیباً من قطران ودرعاً من لهب النار.

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یحییٰ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدِ الْیَمَامِیُّ عَنْ یحییٰ بْنِ ابی کثیرٍ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النِّیَاحَةُ عَلَی الْمَمِیتِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ فَإِنَّ النِّیَاحَةَ إِنْ لَمْ تُتَّبَ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ فَإِنَّهَا تُبَعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهَا سَرَابِیلٌ مِنْ قَطْرَانٍ ثُمَّ یُعْلَى عَلَیْهَا بِدِرْعٍ مِنْ لَهَبِ النَّارِ.

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُوسُفَ ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ ابْنَانَا إِسْرَائِیلُ عَنْ ابی یحییٰ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتَّبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا أَنَّةٌ.

☆ خلاصہ الباب اور نیاحت کہتے ہیں میت پر چلا کر رونے کو اور اونچی آواز سے اس کے مناقب و مناقب بیان کرنے کو۔ اس پر بہت شدید وعیدیں آئی ہیں۔ بے اختیار بغیر آواز کے رونا منع نہیں۔ حدیث ۱۵۸۲ میں نوحہ کرنے والی عورت جو بغیر توبہ کیے مر جائے تو اس کو یہ عذاب دیا جائے گا اور جب عورت کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے تو ناچنا اور گانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

باب: چہرہ پٹینے اور گریبان

پھاڑنے کی ممانعت

۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ

الْخُدُودِ وَ شِقِّ الْجُيُوبِ

۱۵۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعَجُ ح وَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یحییٰ بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقِ ح وَ حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ ثَنَا وَ كَيْعَجُ ثَنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مَأْمُومٌ مِنْ شِقِّ الْجُيُوبِ وَ ضَرْبِ

الْخُدُودِ وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِیَّةِ.

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرِ الْمُحَارِبِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

كِرَامَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یزیدِ بْنِ

۱۵۸۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ

شخص ہم میں سے نہیں جو گریبان چاک کرے چہرہ پٹینے

اور جاہلیت کی سی باتیں کرے۔ (یعنی واو بلا کرے)۔

۱۵۸۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ نوپنے والی

جابر عن مكحول والقاسم عن أبي أمامة أن رسول الله ﷺ لعن الخامشة وجهها والشاقة جبينها والداعية بالويل والنور.

گر بیان چاک کرنے والی اور ہائے تباہی ہائے ہلاکت پکارنے والی (عورتوں اور مردوں) پر لعنت فرمائی۔

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي الْحَمَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرِيدٍ وَابْنِ بُرْدَةَ قَالَ لَمَّا نَقَلَ أَبُو مُوسَى أُقْبِلَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَصِيحُ بَرِيَّةَ فَأَفَاقَ فَقَالَ لَهَا أَوْ مَا عَلِمْتَ أَنِّي بَرِيٌّ مِمَّنْ بَرِيٌّ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ تُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيٌّ مِمَّنْ خَلِقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ.

۱۵۸۶: حضرت عبدالرحمن بن یزید اور ابو بردہ فرماتے ہیں کہ جب ابو موسیٰ بیمار ہوئے تو ان کی اہلیہ ام عبداللہ رونے چلانے لگی۔ جب کچھ ہوش آیا تو فرمانے لگی تمہیں معلوم نہیں کہ جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں میں بھی اس سے بری ہوں اور وہ ان کو یہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سرمنڈانے والے رورو کر چلانے والے اور کپڑے پھاڑنے والے سے بیزار ہوں۔

☆ خلاصہ الباب جاہلیت کے دور کی رسموں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مٹانے آئے تھے۔ بہت سخت وعید سنائی اس آدمی کو جو کسی کے مرنے پر گریبان پھاڑے سرمنڈائے اور چلا کر روئے۔ آج کل ہندوں میں یہ رسم ہے کہ میت کی بیوی کو بھی جلا (سٹی کر) دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرکانہ جاہلیت کی رسموں سے بچائے۔ (ملوئی)

آج کل مسلمانوں میں بھی یہ بد رسومات یعنی ہندوؤں سے مستعار ضروری گئی ہیں اور رواج پارہی ہیں کہ شوہر کے مرنے پر اس کی بیوی چاہے جوان ہی ہو اس کی دوسری شادی کرنے کو معیوب سمجھا جاتا ہے اور ایسی عورت کو معاشرے میں طعن و طنز کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ ہم مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ یہ بھی تو جاہلانہ رسومات ہی کی پیروی ہے۔ (ابومعاً)

باب: میت پر رونے کا بیان

۱۵۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو (روتے) دیکھ کر پکارا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر اس کو چھوڑ کیونکہ آنکھ روتی ہے دل مصیبت زدہ اور (صد مہ کا) وقت قریب ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي جَنَازَةِ فَرَأَى عُمَرَ امْرَأَةً فَصَاحَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَغِيْبَا يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانٌ عَنْ حَمَّادِ

بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ لُبْعِصِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لِلَّهِ مَا أَخَذُوا لَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَضَيِّرُوا لَتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ وَمَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُونِي الصَّبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوحَهُ تَقْلُقُ فِي صَدْرِهِ قَالَ حَسْبُنَا قَالَ كَانَتْهَا شَنَّةٌ قَالَ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الرَّحْمَةُ الَّتِي جَعَلَهَا اللَّهُ فِي بَنِي آدَمَ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ.

۱۵۸۸: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے ایک نواسے کا انتقال ہونے لگا تو صاحبزادی صاحبہ نے نبیؐ کو کہلا بھیجا آپ نے جواب میں کہلا بھیجا اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے عطا فرمایا اور ہر چیز کا اللہ کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ لہذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو تو صاحبزادی نے دوبارہ آپؐ کو بلا بھیجا اور قسم (بھی) دی۔ رسول اللہ کھڑے ہوئے۔ میں، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہم) ساتھ ہوئے جب ہم اندر گئے تو گھر والوں نے بچہ رسول اللہؐ کو دیا جبکہ اس کی روح سینے میں پھڑک رہی تھی۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا پرانی مشک کی مانند (جیسے اس میں پانی بلتا ہے اسی طرح روح سینہ میں حرکت کر رہی تھی) تو رسول اللہؐ رونے لگے۔ عبادہ بن صامت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا؟ فرمایا: وہ رحمت جو اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی خصوصی رحمت فرماتے ہیں۔

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خَيْثَمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ لَمَّا تَوَفَّى ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمُ بَكِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُعَزِّي (أَمَّا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ إِمَّا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنْتَ أَحَقُّ مَنْ عَظَّمَ اللَّهُ حَقَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ مَا يُسْحَطُ الرَّبُّ لَوْ لَا أَنَّهُ وَعَدَّ صَادِقٌ وَمَوْعُودٌ جَامِعٌ وَأَنَّ اللَّهَ يَتَّبِعُ لِلْأَوَّلِ

۱۵۸۹: حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ نے لگے تو تعزیت کرنے والے (ابو بکر یا عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: آپ سب سے زیادہ اللہ کے حق کو بڑا جاننے والے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا: آنکھ برس رہی ہے دل غمزہ ہے اور ہم ایسی بات نہیں کہیں گے جو پروردگار کی ناراضگی کا باعث ہو اگر یہ سچا وعدہ نہ ہوتا۔ اس وعدہ میں سب ملنے والے نہ ہوتے اور بعد والے پہلے والے کے تابع

لَوْ جَدْنَا عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَفْضَلَ مِمَّا وَجَدْنَا وَ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ۔
 نہ ہوتے۔ اے ابراہیم ہمیں اب جتنا رنج ہے اس سے کہیں زیادہ رنج ہوتا اور ہم اب بھی تمہاری جدائی پر رنجیدہ ہیں۔

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَرَوِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهَا قَتِلِ أَخُوكَ فَقَالَتْ رَحِمَهُ اللَّهُ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ قَالُوا قَتِلِ زَوْجَكَ قَالَتْ وَ حَزَنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْأَةِ لَشُعْبَةً مَا هِيَ لِشَيْءٍ۔
 ۱۵۹۰: حضرت حمہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ آپ کا بھائی مارا گیا۔ تو کہنے لگیں اللہ اس پر رحمت فرمائے: ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ لوگوں نے کہا: آپ کا خاوند مارا گیا۔ کہنے لگیں: ہائے افسوس! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو خاوند سے جو تعلق ہے وہ کسی سے نہیں ہوتا۔

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَأَنَا أَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِنِسَاءِ عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَبْكِينَ هَلْكَأَهُنَّ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنَّ حَمْزَةَ لَا يَوَاقِي لَه فَجَاءَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ يَبْكِينَ حَمْزَةَ فَاسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ وَيْحَهُنَّ! مَا انْقَلَبْنَ بَعْدَ مُرُوهُنَّ فَلْيَنْقَلِبْنَ وَلَا يَبْكِينَ عَلَيَّ هَالِكِ بَعْدَ الْيَوْمِ۔
 ۱۵۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہب انبأنا أسماء بن زيد عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ مرَّ بنساء عبد الأشهل يبكين هلكنَّهنَّ يوم أُحُدٍ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكنَّ حمزة لا يواقي له فجاء نساء الأنصار يبكين حمزة فاستيقظ رسول الله ﷺ فقال ويحهنَّ! ما انقلبن بعد مرورهنَّ فلينقلبن ولا يبكين عليَّ هالك بعد اليوم۔
 ۱۵۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرَاتِي۔
 ۱۵۹۲: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث: ۱۵۸۷ میں عورت کو منع اس لیے کیا کہ اونچی آواز سے روتی ہوگی اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا لیکن یہ نوحہ نہیں تھا۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! جانے دو کیونکہ صرف رونا منع نہیں ہے۔ تازہ تازہ صدمہ ہے دل پر اثر بہت ہوتا ہے اور آدمی کو رونا آتا ہے۔ اس باب کی حدیث ۱۵۸۸ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دلی رنج اور صرف رونا شریعت کے خلاف نہیں بلکہ دل کی نرمی اور مزاج کی میانہ روی کی نشانی ہے، جس شخص کو ایسے موقعہ پر بھی رونا نہ آئے تو دل کے سخت ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ باقی اولیاء اللہ کی شان ہی اور ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت غالب ہے تو بیٹے کے مرنے پر بجائے رونے کے مسکراتے ہیں۔ یہ غلبہ حال ہے۔ بزرگان دین پر طعن کرنے سے بچنا چاہیے۔ حدیث ۱۵۸۹ سے ثابت ہوا کہ دنیا ایک سرائے ہے کوئی پہلے چلا گیا اور کوئی بعد میں جا رہا ہے۔ اس لیے کسی کی وفات پر حد سے زیادہ رنج کرنا دانشمندی کے خلاف ہے۔ اس لیے کہ قلیل ہی مدت کے بعد عالم برزخ یا آخرت میں ملاقات ہو جائیگی۔

۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَيْتِ يُعَذَّبُ

بِمَانِيحٍ عَلَيْهِ

بَابُ مَيْتٍ پَرْنُوْحِهِ كِي وَجْهٍ سَے اس كُو

عَذَابِ هُوْتَا هَے

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَاذَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

و وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَيْتُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ.

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَرِيْزِ بْنِ مُحَمَّدِ الدَّرَاوَزْدِيُّ ثَنَا اَسِيْدُ بْنُ اَسِيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيْتُ يُعَذَّبُ بِكِبَاءِ الْحَيِّ اِذَا قَالُوْا وَاَعْصَدَاهُ وَكَاسِيَاةً وَاَنَا صِرَاهُ وَاَجْبَلَاةً وَنَحْوَ هَذَا يُنْعَعُ وَيُقَالُ اَنْتَ كَذَلِكْ؟ اَنْتَ كَذَلِكْ.

قَالَ اَسِيْدٌ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ يَقُوْلُ: ﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرَى ﴾ [فاطر: ۱۸] قَالَ وَيَحْكُ اَحَدُنْكَ اِنْ اَبَا مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَى اَنْ اَبَا مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَذَبَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ تَرَى اِنِّي كَذَبْتُ عَلَيَّ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ.

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو وَعَنْ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَتْ يَهُودِيَّةً مَا تَتْ فَسَمِعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْكُرُونَ عَلَيْهَا قَالِ فَاَنْ اَهْلِيْهَا يَنْكُرُونَ عَلَيْهَا وَ اَنِّيَا تُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو وَعَنْ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَتْ يَهُودِيَّةً مَا تَتْ فَسَمِعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْكُرُونَ عَلَيْهَا قَالِ فَاَنْ اَهْلِيْهَا يَنْكُرُونَ عَلَيْهَا وَ اَنِّيَا تُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو وَعَنْ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَتْ يَهُودِيَّةً مَا تَتْ فَسَمِعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْكُرُونَ عَلَيْهَا قَالِ فَاَنْ اَهْلِيْهَا يَنْكُرُونَ عَلَيْهَا وَ اَنِّيَا تُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو وَعَنْ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَتْ يَهُودِيَّةً مَا تَتْ فَسَمِعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْكُرُونَ عَلَيْهَا قَالِ فَاَنْ اَهْلِيْهَا يَنْكُرُونَ عَلَيْهَا وَ اَنِّيَا تُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو وَعَنْ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَتْ يَهُودِيَّةً مَا تَتْ فَسَمِعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْكُرُونَ عَلَيْهَا قَالِ فَاَنْ اَهْلِيْهَا يَنْكُرُونَ عَلَيْهَا وَ اَنِّيَا تُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

جو وصیت نہ کرے اور نہ ہی نوحہ کو پسند کرتا ہے تو اس پر عذاب نہیں ہوتا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح منقول ہے۔

۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ الْأُولَى.

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثنا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ ابْنُ آدَمَ إِنْ صَبِرْتَ وَاحْتَسِبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضْ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ.

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَّامَةَ الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَفْرُغَ إِلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ أَنَا اللَّهُ وَأَنَا إِلِيهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسِبْتُ مُصِيبَتِي فَأَجْرُنِي فِيهَا وَعَوْضُنِي مِنْهَا إِلَّا أَجْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا وَعَاضَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّى أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرْتُ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسِبْتُ مُصِيبَتِي هَذِهِ فَأَجْرُنِي عَلَيْهَا فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ وَعَاضُنِي خَيْرًا مِنْهَا قُلْتُ فِي نَفْسِي أَعْاضَ خَيْرًا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قُلْتُهَا فَعَاضَنِي اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجْرُنِي فِي

بَابُ مَصِيبَتِ پُرْصَبْر كَرْنَا

۱۵۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر تو صدمہ کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

۱۵۹۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے اگر صدمہ کے شروع میں تو صبر اور ثواب کی امید رکھے تو میں (تیرے لئے) جنت کے علاوہ اور کسی بدلہ کو پسند نہ کروں گا۔

۱۵۹۸: حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کو یہ فرماتے سنا کہ جس مسلمان پر بھی مصیبت آئے پھر وہ گھبراہٹ میں اللہ کا حکم پورا کرے یعنی یہ کہے کہ: ((أَنَا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ...)) "اے اللہ! میں اپنی مصیبت میں آپ ہی سے اجر کی امید رکھتا ہوں مجھے اس پر اجر دیجئے اور اس کا بدلہ دیجئے تو اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت پر اجر بھی دیتے ہیں اور اس سے بہتر بدلہ بھی عطا فرماتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو مجھے ان کی یہ حدیث یاد آئی جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے مجھے سنائی تھی تو میں نے یہی کلمات کہے: ((أَنَا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ...)) جب میں یہ کہنے لگی ((وَعَاضُنِي خَيْرًا مِنْهَا)) کہ مجھے ان سے بہتر بدلہ عطا فرما۔ تو دل میں سوچتی کہ ابو سلمہ سے بہتر بھی مجھے ملے گا؟ بالآخر میں نے یہ کلمہ بھی کہہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے (ابو سلمہ کے) بدلہ

مُصِيبَتِي.

میں محمد دے دیئے اور مصیبت میں مجھے اجر عطا فرمایا۔

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السُّكَيْنِ ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ

۱۵۹۹: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے (مرض

ثَنَا مُوسَى بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي

الوفات میں) ایک دروازہ کھولا جو آپ کے اور لوگوں کے

سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

درمیان تھا یا فرمایا کہ پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ لوگ ابو بکرؓ کی

عَنْهَا قَالَتْ فَفَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابًا

اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے تو لوگوں کی یہ اچھی حالت

بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ أَوْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدَّ النَّاسُ يُصَلُّونَ

دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور اس امید پر (حمد و ثنا کی)

وَرَأَى أَبِي بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى مَا رَأَى مِنْ حُسْنِ خَالِهِمْ وَ

کہ اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ و جانشین انہی کو بنا میں گے جن کو

رَجَاءٌ أَنْ يَخْلُفَهُ اللَّهُ فِيهِمْ بِالَّذِي رَأَوْهُمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس انسان یا مسلمان

أَيَّمَا أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ

پر کوئی مصیبت آئے تو وہ میری مصیبت (کو یاد کر کے اس)

فَلْيَعْمَرْ بِمُصِيبَةِ بِيٍّ عَنِ الْمُصِيبَةِ الَّتِي تُصِيبُهُ بِغَيْرِي فَإِنَّ

سے تسلی حاصل کرے اس مصیبت کیلئے جو میرے علاوہ

أَخَذًا مِنْ أُمَّتِي لَنْ يُصَابَ بِمُصِيبَةٍ بَعْدِي أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ

دوسروں پر آئی اس لئے کہ میری امت پر میرے بعد میری

مُصِيبَتِي.

مصیبت سے زیادہ گراں مصیبت ہرگز نہ آئے گی۔

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعُ بْنُ

۱۶۰۰: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

الْجَرَّاحِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَمِّهِ عَنْ فَاطِمَةَ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر کوئی

بَنَتْ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پریشانی آئے پھر وہ اس کو یاد کر کے از سر نو ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا

وَسَلَّمَ مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَذَكَرَ مُصِيبَةَ فَأَخَذَتْ

إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ کہے خواہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد ہو۔

اسْتَرْجَاعًا وَإِنْ تَقَادَمَ عَهْدُهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَهُ

اللہ تعالیٰ اس کے لئے اتنا ہی اجر لکھیں گے جتنا پریشانی

يَوْمَ أُصِيبَ.

کے دن لکھا تھا۔

☆ خلاصۃ الباب حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرنے والے نے جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اس پر کسی قسم کا

اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ قرآن کریم کے ساتھ اس حدیث کا بظاہر تعارض نظر آ رہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ متعلقین کے

فعل سے میت کو رنج اور دکھ ہوتا ہے۔ طہرانی اور ابن ابی شیبہ نے قبیلہ بنت محرم کی روایت سے بیان کیا ہے کہ قبیلہ نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے مرے ہوئے بیٹے کا ذکر کیا اور رونے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ہے جو

اس پیچھے والی کو زبردستی چپ کرادے۔ اللہ کے بند و اپنے مردوں کو تکلیف نہ دو۔ ابن جریر نے اسی قول کو پسند کیا اور تمام

ائمہ نے جن میں علامہ ابن تیمیہ بھی ہیں اسی تاویل کو اختیار کیا۔ لیکن منصور راوی ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے کچھ عورتوں

کو ایک جنازہ کے ساتھ دیکھا فرمایا: لوٹ جاؤ، گناہ اٹھانے والیوں! ثواب نہ پانے والیوں! زندوں سے آگے بڑھ کر مردوں

کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ دفع تعارض کی صحیح صورت یہ ہے کہ حدیث میں میت پر عذاب ہونے سے اس میت پر عذاب ہونا مراد ہو جو

(اپنی زندگی میں) مردے پر رونے کا عادی تھا یا جس نے اپنے مرنے کے بعد گھر والوں کو نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو یا

وصیت نہ بھی کی ہو لیکن اُس کو معلوم ہو کہ میرے مرنے کے بعد گھر والے نوحہ کریں گے اور باوجود اس علم کے ان کو پس مرگ نوحہ کرنے سے منع نہ کیا ہو۔ اس توجیہ پر میت پر جو عذاب ہوگا ہومیت کے اپنے جرم ہی کی وجہ سے ہوگا۔ دوسرے کے گناہ کا بار اُس پر ہرگز نہ ہوگا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول کو پسند کیا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا موقف یہ تھا کہ میت کو گھر والوں کے رونے سے عذاب نہیں ہوتا۔ وہ فرماتی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سننے میں غلطی ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کافر کے گھر والوں کے رونے سے اللہ کافر کا عذاب بڑھا دیتا ہے۔ یعنی کافر کو عذاب ہوتا ہے، مسلمان میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ باقی اس مسئلہ کی تحقیق گزشتہ حدیث کے تحت گزر رہی چکی ہے۔

مؤمن کو جب تکلیف دہ خبر پہنچے تو اس وقت صبر کرنے، نہ رونے اور نہ پیٹنے بس انا للہ وانا الیہ راجعون کہے اسی کو صبر کہتے ہیں۔ اس بندہ کو ثواب ملے گا لیکن اگر صدمہ اولی کے وقت تو خوب رویا، چیخا چلایا اور بعد میں صبر کرتا ہے تو کوئی فائدہ نہیں اس لیے کہ رونے پیٹنے کے بعد تو صبر آ ہی جاتا ہے۔ آئندہ احادیث میں بشارتیں بیان کی گئی ہیں۔

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ عَزَى مُصَابًا

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ أَبُو عُمَارَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّي أَحَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكِرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَافِعٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

۱۶۰۱: حضرت محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایمان والا اپنے بھائی کو پریشانی میں تسلی دلائے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو عزت کا لباس پہنائیں گے۔

۱۶۰۲: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی اس کو مصیبت زدہ کے برابر اجر ملے گا۔

بَابُ: جَسَ كَابِجَ مَرَجَائِ

أُسْ كَا ثَوَابِ

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ لِرَجُلٍ ثَلَاثَةَ مِنْ الْوُلْدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَجَلَّةَ الْقَسَمِ.

۱۶۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ ہوگا کہ کسی آدمی کے تین بچے مر جائیں پھر وہ دوزخ میں جائے مگر قسم پوری کرنے کی خاطر۔

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا

۱۶۰۴: حضرت عقبہ بن عبدالمسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے سنا: جس مسلمان کے تین بچے جوانی سے قبل مرجائیں تو وہ (بچوں کے والدین) جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے داخل ہونا چاہیں (مقرب فرشتے انکا) استقبال کریں گے۔

۱۶۰۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمان خاوند بیوی کے تین بچے جوانی سے قبل مرجائیں اللہ تعالیٰ اپنی زائد رحمت سے ان سب (والدین اور بچوں) کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

۱۶۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین بچے جوانی سے قبل ہی آگے بھیج دے تو وہ دوزخ سے (بچاؤ کے لئے اس کا) مضبوط قلعہ بن جائیں گے تو ابو ذر نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے دو بھیجے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اور دو ہی سہی تو قاریوں کے سردار ابی بن کعب نے عرض کیا کہ میں نے ایک بھیجا ہے؟ فرمایا: ایک ہی سہی۔

اسْحَقُ بْنُ سَلِيمَانَ ثنا جَرِيرٌ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ شَفْعَةَ قَالَ لَقِينِي عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ السَّلْمِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لَمْ يَلْغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا تَلَفَرُوا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيَّهَا شَاءَ دَخَلَ.

۱۶۰۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمِينَ يُتَوَفَّى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لَمْ يَلْغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَةِ اللَّهِ إِيَّاهُمْ.

۱۶۰۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثنا اسْحَقُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَلْغُوا الْجَنَّةَ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدَمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ أَبُو بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَبَدُ الْقُرْآنِ قَدَمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا.

خاصیۃ الباب ☆ تحلة القسم: یعنی قسم کھولنے سے مراد قرآن کریم کی وہ آیت: ﴿ان منکم الا وادھا کان علی ربک حتما مقفیاً﴾ ”تم سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گزرے“ سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑی بشارت مسلمانوں کو سنائی ہے کہ جس کسی مسلمان کے تین بچے وفات پا جائیں یا دو یا ایک بھی فوت ہو جائے اور یہ باپ یا ماں اس بچے پر صبر کریں تو اللہ پاک اپنے فضل و احسان سے جنت میں داخل فرمادیں گے اور جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

باب: جس کسی کا حمل ساقط ہو جائے؟

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أُصِيبَ بِسَقْطِ

۱۶۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ کچا بچہ جس کو

۱۶۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ التَّوْفَلِيُّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ

رُوْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَسَقَطُ أَقْدَمُهُ بَيْنَ يَدَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَارِسٍ أُخْلِفَهُ خَلْفِي

میں آگے بھیجوں مجھے زیادہ پسند ہے سوار سے جس کو میں پیچھے چھوڑاؤں۔

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ أَبُو بَكْرٍ الْبَكَّائِيُّ قَالَا تَنَا أَبُو عَسَّانٍ قَالَ تَنَا مِنْدَلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّحْعِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ السَّقَطُ لِيُرَاعِمُ رَبَّهُ إِذَا ادْخَلَ أَبُوهُ النَّارَ فَيَقَالَ أَيُّهَا السَّقَطُ الْمُرَاعِمُ رَبَّهُ ادْخُلْ أَبُوْنِكَ الْجَنَّةَ فَيَجْرُ هُمَا بِسَرَرِهِ حَتَّىٰ يَدْخُلَهُمَا الْجَنَّةَ

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ مَرْزُوقٍ تَنَا عُبَيْدَةَ بْنُ حُمَيْدٍ تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ السَّقَطُ لِيَجْرُ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچا بچہ جھگڑا کرے گا اپنے مالک (اللہ عزوجل) سے جب مالک اس کے والدین کو دوزخ میں ڈالے گا پھر حکم ہوگا اسے کہ بچہ جھگڑنے والے اپنے مالک سے اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جاؤ، وہ ان دونوں کو جنت میں لے جائے گا۔

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ مَرْزُوقٍ تَنَا عُبَيْدَةَ بْنُ حُمَيْدٍ تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ السَّقَطُ لِيَجْرُ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ

۱۶۰۹: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کچا بچا اپنی ماں کو اپنی آنول سے کھینچ لے جاوے گا جنت میں جب وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جو بچہ مدت حمل تمام ہونے سے قبل پیٹ سے گر جائے وہ بھی اپنی ماں کی مغفرت کا ذریعہ بنے گا۔ سبحان اللہ! کیسی کیسی مہربانیاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر دنیا میں کرتے ہیں تو روز قیامت کتنی نوازشیں کریں گے۔

باب: میت کے گھر

کھانا بھیجنا

۱۶۱۰: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی اطلاع آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو۔

۱۶۱۱: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمیس بیان فرماتی ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُبْعَثُ إِلَى

أَهْلِ الْمَيِّتِ

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اصْنَعُوا لَالَ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ أَوْ امْرُؤٌ يَشْغَلُهُمْ

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ خَلْفِ بْنِ سَلْمَةَ قَالَ تَنَا عِنْدَ الْأَعْلَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

عَنْ أُمِّ عَيْسَى الْجَزَارِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أُمُّ عُرَيْنِ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ لَمَّا أَصِيبَ جَعْفَرٌ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ إِنَّ آلَ جَعْفَرٍ قَدْ شَغَلُوا بِشَأْنِ مَيِّتِهِمْ فَاصْنَعُوا لَهُمْ طَعَامًا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَمَا زِلْتُ سُنَّةَ حَتَّى كَانَتْ حَدِيثًا فَتْرًا.

شہید ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں کے پاس لوٹے اور ارشاد فرمایا: جعفر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لوگ (گھر والے) مشغول ہیں اپنی میت کے کام میں تو تم ان کے لئے کھانا تیار کرو۔ حضرت عبد اللہ نے کہا پھر یہ کام سنت رہا یہاں تک کہ ایک نیا کام ہو گیا تو چھوڑ دیا گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ میت کے گھر والے تازہ صدمہ کی وجہ سے ایسے حال میں نہیں ہوتے کہ کھانے وغیرہ کا اہتمام کر سکیں اس لیے ان کے ساتھ ہمدردی کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اس دن ان کے کھانے کا اہتمام دوسرے اعزہ اور تعلق والے کریں۔ حضرت عبد اللہ کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں نے اس میں تکلف کرنا شروع کر دیا اور ریا نمود و نمائش کے لیے کھانا بھیجتے ہیں اس لیے یہ کام سنت کے بجائے ایک بدعت اور نئی بات ہو گئی۔

۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاجْتِمَاعِ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنْعَةِ الطَّعَامِ

باب: میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے کی ممانعت اور کھانا تیار کرنا

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا نَرَى الْاجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنْعَةَ الطَّعَامِ مِنَ النَّيَاحَةِ

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے اور کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ دور جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ میت کے گھر لوگ جمع ہو کر کھانا کھاتے تھے۔ اسلام نے یہ رسم بد منائی اور فرمایا کہ میت کے گھر کھانے کا پکنا نیاحتہ (نوحہ میں سے) ہے۔ افسوس ہے کہ ایصالِ ثواب کے نام پر تیجہ دسواں چالیسواں اور برسی کی جارہی ہے۔ ان رسموں کا ایصالِ ثواب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مولانا حیدر علی نوکی جو حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دبلوئی کے تلمیذ رشید ہیں نے مفصل اس کی تردید فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ مہمانی کا کھانا جو میت کے پیچھے پکاتے ہیں اول تو یہ خود ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔ چند وجوہ سے ایک تو یہ کہ بحر الرائق اور دوسری کتابوں میں تصریح ہے کہ ضیافت و مہمانی خوشی و شادی کے موقع پر تو مشروع ہے نہ مصیبتوں اور غمی کے موقع پر۔ پہلے دن کھانا اہل میت کے گھر بھیجنا مسنون ہے نہ کہ اس شخص سے کھانا مانگیں۔ خواہ صراحتاً یا کہہ کر کہ اگر وہ نہ پکائے تو اس پر طعنے لگائیں۔ یہ بھی ایک قسم کی طلب اور مانگنا ہے۔ دوسرا یہ کہ جریر بن عبد اللہ بجلي کی روایت میں ہے کہ ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونا اور ان کا کھانا پکانا نوحہ سمجھتے تھے یعنی تمام دوستوں کے ساتھ لوگوں کا جمع ہونا میت کے گھر والوں کے پاس سوائے تجہیز و تکفین کی خدمت کے اور میت کے گھر والے یہ جو کھانا تیار کرتے تھے ہم اس کو نوحہ سمجھتے تھے اور نوحہ خود حرام ہے تو یہ لوگوں کا جمع ہونا اور کھانا پکانا بھی ناجائز و حرام ہوگا۔ تیسرا یہ کہ شریعت کی کتابوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ یہ کھانا تیار کرنا اہل میت

کا عرب کے زمانہ میں جہالت کی عادات و رسوم سے تھا۔ جب اسلام آیا جاہلیت کی رسموں کو موقوف کر دیا لہذا صحابہ و تابعین کے زمانہ میں یہ رسم منقول نہیں۔ چنانچہ عام کلمہ لوگوں کے درمیان جو سوم، دھم، بستم و چہلم و شمشاہی و برسی کا رواج ہو گیا ہے تمام ناجائز ہے اور اس سے بچنا ضروری ہے۔ باقی ایصالِ ثواب کے لیے کھانا فقیروں کو بھیج دینا یا مسجد بنا دینا یا کنواں کھدوانا اور نقد و لباس اور غلہ وغیرہ فقراء کو دینا یہ امور با تفاق جائز ہیں اور میت کے لیے مفید ہیں لیکن گھر میں بطور مہمانی کے کھلانا خواہ کھانے والے فقیر ہوں یا مالدار اور یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں کہ یہ رسم جاہلیت عرب اور ہندوستان کے تمام ہندوؤں کی رسم ہے اور اس میں کفار کے ساتھ مشابہت ہے۔

باب: جو سفر میں مر جائے

۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ مَاتَ غَرِيْبًا

۱۶۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر کی موت شہادت ہے۔

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمُؤَدِّبِ الْهَدَيْلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رُوَادٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْتُ غَرِيْبَةٍ شَهَادَةٌ.

۱۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کی مدینہ میں وفات ہوئی ان کی پیدائش بھی مدینہ میں ہی ہوئی تھی تو نبی ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا کر فرمایا: کاش وہ دوسرے ملک میں مرتا۔ ایک شخص نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا: جب آدمی اپنی پیدائش کے مقام کے سوا دوسرے ملک میں مرے تو اس کی پیدائش کے مقام سے لے کر موت کے مقام تک اس کو جگہ جنت میں جگہ دی جائے گی۔

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي حَيْثُ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُعَاوِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَوَفَّى رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَلَيْمَ يَأْرَسُوْلُ اللَّهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيَسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطِعِ آثَرِهِ فِي الْحَنَةِ.

☆ خلاصہ الباب کیونکہ پردیس میں جب آدمی فوت ہوتا ہے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اعزہ و اقارب کی جدائی اور تنہائی بہت شاق ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اس کو شہادت کا رتبہ عنایت فرماتے ہیں۔ قبر وسیع ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جتنا مقام پیدائش سے موت کے مقام تک فاصلہ ہوتا ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ ثواب اتنا کثیر ہوگا کہ اس سارے علاقہ کو بھر دے گا۔

باب: بیماری میں وفات

۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ مَاتَ مَرِيْبًا

۱۶۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیماری میں مرا شہادت کی موت مرا وہ عذابِ قبر سے

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو غُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ

بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا وَوُقِيَ فِتْنَةُ الْقَبْرِ وَعُغْدَى وَرِيحٌ عَلَيْهِ بِرِزَاقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ.

☆ خلاصہ الباب مرنے کے بعد لوگوں کے مختلف احوال اور مختلف مقامات ہوں گے۔ کسی کی روح علیین میں، کسی کی جنت میں اور پورا حال تو اسی وقت معلوم ہوگا جب آدمی مرے گا۔

۶۳: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ كَسْرِ عِظَامِ الْمَيِّتِ
۱۶۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّازِيُّ قَالَ ثنا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَسْرُ عِظَمِ الْمَيِّتِ كَكْسْرِهِ حَيًّا.

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو غَبِيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَسْرُ عِظَمِ الْمَيِّتِ كَكْسْرِ عِظَمِ الْحَيِّ فِي الْأَنْعَامِ.

☆ خلاصہ الباب ان احادیث سے میت کی توہین کا ناجائز ہونا معلوم ہوا۔ معلوم نہیں کہ ڈاکٹروں کی کونسی شریعت ہے جو لاوارث مردوں کی ہڈیوں کو توڑتاڑ اور چیر پھاڑ کرتے ہیں۔ بڑی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
بَابُ: أَخْبَرْتُ عَنْ نَحْوِهَا

بیماری کا بیان

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ أَيْ أُمَّهُ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اشْتَكَيْتُ فَعَلِقْتُ يَنْفُثُ فَجَعَلْنَا نَسْبَةَ نَفْسِهِ بِنَفْسِهِ أَكَلِ الرَّبِيبِ وَكَانَ يَدُورُ عَلَى نِسَابِهِ فَلَمَّا ثَقُلَ اسْتَأْذَنَهُنَّ أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

۱۶۱۸: عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ سے کہا: اماں! مجھ سے آنحضرت کی بیماری کا حال بیان کرو۔ انہوں نے کہا: آپ بیمار ہوئے تو آپ نے پھونکنا شروع کیا (اپنے بدن پر بیماری کی شدت کی وجہ سے)۔ تو ہم نے مشابہت دی آپ کے پھونکنے کو انگور کھانے والے کے پھونکنے سے (جیسے انگور کھانے والا اس کی گرد اور خاک پھونکتا ہے اور آپ بھوما کرتے تھے

عَنْهَا وَ إِنْ يَدْرُنْ عَلَيْهِ قَالَتْ فَذَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارِي بَارِي - جب آپ بیمار ہوئے تو اور بیبیوں سے اجازت مانگی بیماری میں عائشہؓ کے گھر میں رہنے کی (اس لئے کہ وہ محبوبہ خاص تھیں اور سب بیبیوں سے زیادہ محبت ان سے تھی) اور تمام بیبیوں کو آپ کے پاس گھومنے کی (جیسے صحت میں آپ ان کے پاس گھومتے تھے) عائشہؓ نے کہا: آنحضرتؐ میرے پاس آئے، دو

مردوں پر سہارا دیئے ہوئے۔ ان میں سے ایک ابن عباسؓ تھے۔ عبید اللہ نے کہا: میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ سے بیان کی انہوں نے کہا: تو جانتا ہے۔ دوسرا مرد کون تھا جس کا نام عائشہؓ نے نہیں لیا؟ وہ علیؓ بن ابی طالب تھے۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ: (۱) سكرات کی شدت اور موت کی سختی کوئی بری چیز نہیں بلکہ اس سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ (۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولیٰ کے وصال کو پسند فرمایا اور آخرت کے سفر کو قبول فرمایا۔ (۳) مرض کی شدت میں نماز کا بہت خیال تھا کیونکہ نماز دین کا اعلیٰ رکن اور ستون ہے۔ (۴) خادموں کو کروں پر ظلم سے بچنا ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں بہت تاکید فرمائی۔

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهَيُولَاءِ الْكَلِمَاتِ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا ثَقُلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَخَذَتْ بِيَدِهِ فَجَعَلَتْ أَمْسَحُهُ وَأَقُولُهَا فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَالْحَقِيقِي بِالْأَعْلَى قَالَتْ فَكَانَ هَذَا آكِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۱۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ پناہ مانگتے تھے ان کلموں کے ساتھ: ((أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ.....)) یعنی ”دور کر دے بیماری اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے تو ہی تندرستی دینے والا ہے۔ تندرستی تیری تندرستی ہے تو ایسی تندرستی عطا فرما کہ بالکل بیماری نہ رہے۔“ جب آنحضرتؐ بیمار ہوئے اس بیماری میں کہ جس میں انتقال فرمایا تو میں نے آپ کا ہاتھ تھاما اور اس کو پھیرنا شروع کیا۔ آپ نے جسم پر یہی کلمات کہے اور (عائشہؓ نے آنحضرتؐ کا ہاتھ پھرایا اس کی برکت سے جلد آپ کو

صحت خاص ہو۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا پھر فرمایا: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَالْحَقِيقِي.....)) ”یا اللہ! مجھ کو بخش دے اور بلند رفیق سے (ملائکہ انبیاء صدیقین اور شہداء سے) ملا دے مجھ کو“۔ عائشہؓ نے کہا: تو یہ آخری کلمہ تھا جو میں نے آپ سے سنا۔

۱۶۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ

۱۶۲۰: عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کو یہ فرماتے سنا: جو نبی بھی بیمار ہو جائے تو اسے دنیا میں رہنے اور آخرت

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرُضُ إِلَّا خَيْرٌ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ مَرَضُهُ الَّذِي قَبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ يَحَّةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَعِلْمْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ.

کاسفر کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ مرض وفات میں آپ کو کھانسی اٹھی تو میں نے آپ کو یہ کہتے سنا: ((مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ...)) ”ان لوگوں کے ساتھ جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی صدیقین، شہداء اور صالحین، تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَجَاءَتْ فَاطِمَةَ كَانَ مَشِيَّتُهَا مَشِيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّحِبًا بِانْسِي ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةَ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَلَهَا فَضَحِكْتُ أَيضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ مَا مَا كُنْتُ لِأَفْشَى سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ أَخْصَكِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ دُرُونَا ثُمَّ تَبَكَّيْنِ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَفْشَى سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَبِضَ سَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُنِي أَنَّ جِبْرَائِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَ إِنَّهُ عَارِضُهُ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَ أَنَّكَ أَوْلُ أَهْلِي لِحُوقًا بِي وَ نَعَمَ السَّلْفُ أَنَا لَكَ فَبَكَيْتُ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَرَ نِي فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَضَحِكْتُ لِلذَّكَ.

۱۶۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ نبی کی ازواج مطہرات جمع ہو گئیں۔ کوئی بھی ان میں باقی نہ رہی۔ پھر فاطمہ حاضر ہوئیں۔ ان کی چال بعینہ رسول اللہ کی چال تھی۔ رسول اللہ نے فرمایا: مرحبا میری بیٹی۔ پھر انہیں اپنی بائیں جانب بٹھایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں پھر آپ نے (دوبارہ) سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے کہا: آپ روئیں کیوں؟ کہنے لگیں: میں رسول اللہ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی۔ میں نے لیکن میں نے آج کا سادہ نہیں دیکھا جس میں خوشی ہے لیکن رنج سے ملی ہوئی (خوشی تو یہ کہ آپ نے کوئی بشارت دی اسی لئے فاطمہ ہنسیں اور رنج یہ کہ آپ کی بیماری کا صدمہ) جب وہ روئیں تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ نے صرف تم ہی سے کوئی بات فرمائیں ہمیں (ازواج کو) نہیں بتائی؟ پھر بھی تم رورہی ہو اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہ نے کیا فرمایا؟ فرمانے لگیں کہ میں رسول اللہ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی حتیٰ کہ جب رسول اللہ اس دنیا سے تشریف لے جا چکے تو پھر میں نے پوچھا کہ وہ کیا بات فرمائی

تھی؟ فرمانے لگیں کہ آپ نے مجھے یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل ہر سال ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور تم میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے مجھے ملوگی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش خیمہ ہوں۔ تو میں رو پڑی پھر دوبارہ سرگوشی کی تو فرمایا: تم اس پر خوش نہ ہوگی کہ تم اس امت کی یا مؤمنین کی عورتوں کی سردار ہوگی یہ سن کر میں ہنسی۔

۱۶۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بیماری کی شدت کسی پر نہیں دیکھی۔

۱۶۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے وقت دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالے میں پانی تھا، آپ پیالے میں ہاتھ ڈال کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے: اے اللہ! سکرانے موت میں میری مدد فرما۔

۱۶۲۴: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کا آخری دیدار میں نے پیر کے دن کیا۔ آپؐ نے پردہ اٹھایا۔ میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا (خوبصورتی اور درانیت میں) گویا مصحف کا ورق تھا۔ اس وقت لوگ سیدنا ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ وہ ہنسنے لگے تو آپؐ نے اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور پردہ ڈال دیا پھر اسی دن کے آخری حصہ میں آپؐ کا وصال ہوا۔

۱۶۲۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرماتے رہے نماز کا اہتمام کرنا اور غلاموں کا خیال رکھنا اور مسلسل یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ آپؐ کی زبان مبارک رکنے لگی۔

۱۶۲۶: حضرت اسود کہتے ہیں کہ لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت علیؓ کے وصی ہونے کا ذکر چھیڑا۔ فرمانے لگیں آپؐ نے کب ان کو وصی بنایا میں اپنے سینے سے یا گود میں آپؐ کو سہارا دیئے ہوئے تھی۔ آپؐ نے طشت منگوا یا پھر میری گود میں ہی جھک گئے اور

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا صَعْبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجَسٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَمُوتُ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ! اَعِنِّي عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

۱۶۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ آخِرَ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةٌ مَضْعُوفٌ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ فَأَرَادَ أَنْ يَتَحَرَّكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ إِنْ أَثْبَتَ وَالْقَى السَّجْفَ وَمَاتَ فِي آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ سَفِينَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِيَ فِيهِ الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى مَا يَفِيضُ بِهَا لِسَانَهُ.

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غُلْيَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ غُلْيَا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ فَلَقَدْ كُنْتُ مُسْتَدْتِهِ إِلَى صَدْرِي أَوْ إِلَى حَجْرِي فِدَعَا بَطْنِي فَلَقَدْ

نُحِنَتْ فِي حَجْرِي فَمَاتَ وَمَا شَعُرْتُ بِهِ فَمَتْنِي أَوْصَىٰ مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ آپ کا وصال ہو گیا تو کب آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وصی بنایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے اُم المؤمنین سیدہ طاہرہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے کہ: (۱) دُنیا کے آخری لمحات میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت رفاقت اور جسم اطہر کے ساتھ لمس نصیب ہوا۔ بڑی خوش نصیبی ہے بڑے بخت ہیں اُن لوگوں کے جو اُم المؤمنین کے بارہ میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ (۲) شیعہ کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے بارے میں جانشینی اور خلافت یا فضل کی وصیت کی تھی اس کی بھی اس حدیث میں تردید ہوگی بلکہ خود حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رابع علی رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپؐ انکار فرماتے تھے اس بات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے خلافت وصیت فرمائی۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی وصیت کی ہوتی تو میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما منبر پر نہ بیٹھنے دیتا اور میں اُن سے جنگ کرتا اور ابن عسا کر کی روایت ہے کہ جو آدمی مجھے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ پر فضیلت دے تو میں اسے مفتری کی طرح کوڑے ماروں گا۔

۶۵: بَابُ ذِكْرِ وَفَاتِهِ وَ

بَابُ: رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي وَفَاتِهِ وَ

تَدْفِينِهِ كَا تَذَكْرَهُ

دَفِنَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عِنْدَ امْرَأَتِهِ ابْنَةَ خَارِجَةَ بِالْعَوَالِي فَجَعَلُوا يَقُولُونَ لَمْ يَمُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ بَعْضُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ عِنْدَ الْوَحْيِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَ قَبَلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ قَالَ أَنْتَ أَكْرَمُ عَلَيَّ اللَّهُ أَنْ يُمِيتَكَ مَرَّتَيْنِ قَدْ وَدَّ اللَّهُ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَمُوتُ حَتَّى يَقْطَعَ أَيْدِي أَنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ كَثِيرٍ وَ أَرْجُلَهُمْ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَبْغِدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَتَّى لَمْ يَمُتْ وَمَنْ كَانَ يَبْغِدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ

۱۶۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ کا وصال ہوا۔ اس وقت ابو بکرؓ اپنی اہلیہ خارجیہ کی صاحبزادی کے ہاں عوالی میں تھے (عوالی بستیاں تھیں مدینہ کے اطراف میں) تو لوگ یہ کہنے لگے کہ رسول اللہؐ کا انتقال نہیں ہوا بلکہ وہی کیفیت طاری ہے جو کبھی وحی کے وقت ہوا کرتی ہے۔ ابو بکر صدیق آئے آپؐ کا چہرہ مبارک کھولا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور کہا کہ آپؐ کا اعزاز اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ ہے کہ آپؐ کو دو بار موت دے۔ بخدا! یقیناً رسول اللہؐ انتقال فرمائیں گے اور حضرت عمرؓ مسجد کے ایک کونے میں یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کی قسم! رسول اللہؐ کا انتقال نہیں ہوا اور جب تک آپؐ بہت سے منافقوں کے ہاتھ پاؤں نہ کٹوا دیں آپؐ کا وصال نہ ہوگا۔ تو ابو بکرؓ ٹھہ کر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی پرستش اور بندگی کرتا تھا تو

مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ ۖ وَ مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَصُرَ اللَّهُ شَيْئًا وَ سَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿۱۴۴﴾ [آل عمران: ۱۴۴] قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَلَكَانِي لَمْ أَقْرَأَهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ .
 ہو جاؤ گے تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ جزا دیں گے شکر کرنے والوں کو، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں گویا یہ آیت میں نے اسی دن سمجھی۔

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَنبَأَنَا وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يُخْفِرُوا الرَّسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُوا إِلَىٰ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجِرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ وَ كَانَ يَضْرُحُ كَضْرِيحِ أَهْلِ مَكَّةَ وَ بَعَثُوا إِلَىٰ أَبِي طَلْحَةَ وَ كَانَ هُوَ الَّذِي يُخْفِرُ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَ كَانَ يَلْحَدُ فَبَعَثُوا إِلَيْهِمَا رَسُولَيْنِ فَقَالُوا اللَّهُمَّ خَرِّ لِرَسُولِكَ قَوْجَدُوا أَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَجِئَ بِهِ وَ لَمْ يُوجَدْ أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا فَرَعُوا مِنْ جِهَازَةِ يَوْمِ الثَّلَاثَاءِ وَضَعَ عَلَىٰ سَرِيرِهِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَالًا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّىٰ إِذَا فَرَعُوا ادْخُلُوا النِّسَاءَ حَتَّىٰ إِذَا فَرَعُوا ادْخُلُوا الصِّبْيَانَ وَ لَمْ يَوْمِ النَّاسِ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ لَقَدْ اِخْتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ فِي الْمَكَافِ الَّذِي يُخْفَرُ لَهُ فَقَالَ قَائِلُونَ يُدْفَنُ فِي مَسْجِدِهِ وَ قَالَ قَائِلُونَ يُدْفَنُ مَعَ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا قَبِضَ نَبِيٌّ إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يَقْبِضُ فَلَا فَرَعُوا فِرَاشَ

۱۶۲۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب صحابہؓ رسول اللہؐ کے لئے قبر کھودنے لگے تو حضرت ابو عبیدہؓ بن الجرح کی طرف آدی بھیجا اور وہ اہل مکہ کی طرح صندوقی قبر کھودتے تھے اور ابو طلحہؓ کی طرف بھی آدی بھیجا وہ اہل مدینہ کے لئے بغلی قبر کھودا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ نے دونوں کی طرف بلاوا بھیجا اور یہ کہنے لگے: اے اللہ! رسول اللہؐ کے لئے (بہتر صورت کو) اختیار فرما لیجئے۔ آخر ابو طلحہؓ ملے وہ آئے اور ابو عبیدہؓ نہ ملے تو رسول اللہؐ کے لئے بغلی قبر کھودی گئی۔ جب منگل کے روز رسول اللہؐ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو آپؐ کے گھر میں تخت پر رکھا گیا پھر لوگ فوج در فوج آپؐ کے گھر جا کر نماز پڑھتے رہے جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتوں کو موقع دیا جب عورتیں فارغ ہو گئیں تو بچوں کو موقع دیا۔ آپؐ کے جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی (بلکہ لوگوں نے فرداً فرداً نماز جنازہ پڑھی) پھر مقام تدفین کے بارے میں لوگوں کی رائے مختلف ہوئی۔ بعض نے کہا کہ آپؐ کو مسجد نبویؐ میں دفن کیا جائے اور بعض نے کہا کہ صحابہؓ کے ساتھ ہی دفن کیا جائے۔ تو ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا جس نبیؐ کا بھی انتقال ہوا تو اس کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کا انتقال ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ

فرماتے ہیں کہ پھر صحابہ نے رسول اللہ کا وہ بستر اٹھایا جس پر آپ کا انتقال ہوا اور وہیں آپ کی قبر کھودی اور بدھ کی شب کے درمیان آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کی قبر میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت فضل بن عباس انکے بھائی قسم اور رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام شقران اترے اور حضرت ابولیلی اوس بن خولی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ سے ہمارا بھی تعلق ہے۔ حضرت علی نے ان سے کہا (قبر میں) اتر آؤ اور رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام شقران نے چادر پکڑی جو رسول اللہ اوڑھا کرتے تھے اور یہ کہہ کر قبر میں دفن کر دی کہ اللہ کی قسم! آپ کے بعد کوئی بھی یہ چادر نہیں اوڑھ سکتا سو وہ چادر آپ کے ساتھ ہی دفن ہوئی۔

۱۶۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکرات شروع ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے والد کی تکلیف۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے والد پر کبھی سختی اور تکلیف نہ آئے گی۔ تمہارے والد پر وہ وقت آ گیا جو سب پر آنے والا ہے اب قیامت کے روز ملاقات ہوگی۔

۱۶۳۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت فاطمہ نے کہا: اے انس! تمہارے دلوں کو یہ کیسے گوارا ہوا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال دی۔ حضرت ثابت، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ کا وصال ہوا تو حضرت فاطمہ نے کہا: آہ میرے والد! میں جبرئیل علیہ السلام کو ان کے وصال کی اطلاع دیتی ہوں۔ آہ میرے والد!

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوَفِّيَ عَلَيْهِ فَحَقَرُوا لَهُ ثُمَّ دُفِنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ اللَّيْلِ مِنْ لَيْلَةِ الْأَرْبَعَاءِ وَنَزَلَ فِي حُقْرَتِهِ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَفُتْمُ أُخُوهُ وَشُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ أَبُو لَيْلَى لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنِ أَبِي طَالِبٍ أَنْشَدَكَ اللَّهُ وَحَطَّنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ عَلِيُّ أَنْزِلْ وَكَانَ شُقْرَانُ مَوْلَاهُ أَخَذَ فَطِيفَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِسُهَا فَدَفَنَهَا فِي الْقَبْرِ قَالَ وَاللَّهِ لَا يَلْبِسُهَا أَحَدٌ بَعْدَكَ أَبَدًا فَدُفِنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَتْ فَاطِمَةُ وَكَرِبَ أَنْبَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَيْبِكَ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا الْمُوَافَاةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۶۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْفَ سَخَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْتُوا التُّرَابَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَحَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حِينَ قُبِضَ رَسُولُ

اللہ ﷺ وَابْنَاهُ إِلَى جِبْرَائِيلَ أَنْعَاهُ وَابْنَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ
وَابْنَاهُ حِنَّةَ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ وَابْنَاهُ أَحَابَ رَبًّا دَعَاهُ.
قَالَ حَمَّادٌ قَرَأْتُ ثَابِتًا جِئْنَا حَدَّثَنَا بِهَذَا
الْحَدِيثِ بَكِي حَتَّى رَأَيْتُ أَضْلَاعَهُ تَخْتَلِفُ.

اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے۔ آہ میرے والد!
جنت فردوس ان کا ٹھکانہ ہے۔ حماد کہتے ہیں کہ میں دیکھ
رہا تھا کہ ثابت ہمیں یہ حدیث سناتے ہوئے رو رہے
تھے حتیٰ کہ ان کی پسلیاں اوپر تلے ہو گئیں۔

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالِ الصَّوَّافِ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ الضُّبَيْحِيُّ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ لِيَوْمَ
الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ
شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ
وَمَا نَفَضْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِيَّ حَتَّى
انْكَرْنَا قُلُوبَنَا.

۱۶۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے مدینہ کی ہر
ہر چیز روشن ہو گئی اور جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوئی تو ہر چیز تاریک ہو گئی اور ہم نے تو ابھی
آپ کی تدفین کے بعد ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے کہ دلوں
میں تبدیلی محسوس ہونے لگی۔

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
كُنَّا نَتَقَى الْكَلَامَ وَالْإِنْسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ مَخَافَةَ أَنْ يُنْزَلَ فِيْنَا الْقُرْآنُ فَلَمَّا مَاتَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ تَكَلَّمْنَا.

۱۶۳۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی عورتوں سے باتیں کرنے
اور زیادہ کھینے سے بھی بچتے تھے اس خوف سے کہ کہیں
ہمارے متعلق قرآن نازل نہ ہو جائے جب سے رسول
اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو ہم باتیں کرنے لگے۔

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنبَأَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ
عَطَاءِ الْعَجَلِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّمَا وَجْهَنَا وَاحِدٌ فَلَمَّا قُبِضَ
نَظَرْنَا هَكَذَا وَهَكَذَا.

۱۶۳۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے ہماری
نگاہیں ایک ہی طرف لگی رہتی تھیں۔ آپ کے وصال
کے بعد ہم ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

۱۶۳۴: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے عہد میں نمازی کی نگاہ نماز میں اپنے قدموں
سے آگے نہ بڑھتی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا انتقال ہوا تو اس کے بعد جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا تو
اس کی نگاہ پیشانی کی جگہ سے آگے نہ بڑھتی پھر جب
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی انتقال ہو گیا اور

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ
مُحَمَّدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ ابْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي
وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمِيَّةَ
الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي مُضْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ بِنْتِ
أَبِي أُمِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ الْمُنْصَلِيُّ يُصَلِّي لَمْ يَغْدُ بَصْرُ
أَحَدِهِمْ مُوَضِعَ قَدَمَيْهِ فَلَمَّا تُوُفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ

النَّاسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَعُدْ بَصْرًا أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ جَبِينِهِ فَتَوَفَّى أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ فَكَانَ النَّاسُ إِذَا قَامَ أَحَدُهُمْ يُصَلِّي لَمْ يَعُدْ بَصْرًا أَحَدِهِمْ مَوْضِعَ الْقَبِيلَةِ وَكَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَكَانَتِ الْفِتْنَةُ فَتَلَقَّتِ النَّاسُ يَمِينًا وَ شِمَالًا.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو لوگوں کی نگاہیں قبلہ کی طرف سے متجاوز نہ ہوئیں (یعنی دائیں بائیں نہ دیکھتا) اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں فتنہ عام ہو گیا تو لوگ دائیں بائیں متوجہ ہونے لگے۔

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عُمَرُ وَبُنُ عَاصِمٍ ثَنَا سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ الطَّلِقِ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنٍ نُزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا قَالَ فَلَمَّا أَنْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتُ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ فَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ قَالَتْ ابْنِي لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ وَلَكِنْ أَيْكُنِي لِأَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ فَهَيَّجْتُهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا.

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے وصال کے بعد ابو بکرؓ نے عمرؓ سے کہا: آؤ ہمارے ساتھ ام ایمنؓ سے مل کر آئیں جیسے رسول اللہ ان سے ملنے جایا کرتے تھے۔ انسؓ فرماتے ہیں جب ہم انکے پاس پہنچے تو رو پڑیں تو حضرات شیخین نے ان سے کہا کہ آپ روتی کیوں ہیں؟ اللہ کے ہاں رسول اللہ کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ فرمانے لگیں مجھے یہ یقین ہے کہ اللہ کے ہاں رسول اللہ کیلئے خیر ہے لیکن میں اسلئے رورہی ہوں کہ اب آسمان سے وحی اترنا موقوف ہو گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ام ایمنؓ نے حضرات شیخین کو بھی رلا دیا اور وہ بھی انکے ساتھ رونے لگے۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرِيدٍ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيهِ النَّفْخَةُ وَ فِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَعْنِي بَلَيْتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

حضرت اوس بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تمہارے افضل دنوں میں جمعہ کا دن ہے۔ اسی روز آدم پیدا ہوئے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوش کیا جائے گا۔ لہذا اس دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے لایا جائے گا؟ حالانکہ آپ گل کر مٹی ہو چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے بدنوں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ

حضرت ابو الورداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے روز

زید بن ائمن عن عبادة بن نسي عن ابي الدرداء رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ اكثرُوا الصلاة على يوم الجمعة فإنه مشهود تشهدُه الملائكة وإن أحببنا لن يصلين على إلا عرضت على صلواته حتى يفرغ منها قال قلت و بعد الموت قال و بعد الموت إن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء فبئى الله حتى يرزق.

بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ اس روز فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو بھی مجھ پر درود بھیجے فرشتے اس کا درود میرے سامنے لاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ درود سے فارغ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: موت کے بعد بھی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام کر دیا۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہے اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔

۶: کِتَابُ الصِّيَامِ

روزہ کا بیان

پاب: روزوں کی فضیلت

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ

۱۶۳۸: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: انسان کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے آگے تک جتنا اللہ چاہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا آدمی اپنی خواہش اور غذا میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ رکھنے والے کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت اور بلاشبہ روزہ دار کے لئے کی بول اللہ کے ہاں مشک کی بو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو معاوية وَ كَيْعُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ إِنْ مَشَاءَ اللَّهُ يَقُولُ اللَّهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَ طَعَامَهُ مِنْ أَجْلِى لِلصَّائِمِ فَرْحَانٌ فَرْحَانٌ عِنْدَ فَطْرِهِ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَ لَخُلُوفٌ مِنْ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

۱۶۳۹: قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ کے مطرف کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی نے ان کے پینے کے لئے دودھ منگوایا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں اس پر حضرت عثمان ثقفی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: روزے دوزخ سے ایسے ہی ڈھال ہیں جیسے لڑائی میں تمہارے پاس ڈھال ہوتی ہے۔

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مَطْرَفَ بْنَ نَبِيٍّ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ دَعَا لَهُ بَلْبَنَ يَسْقِيهِ فَقَالَ مَطْرَفُ ابْنِي صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصِّيَامُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجَنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

۱۶۴۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے اس کو ریان کہا جاتا ہے قیامت کے روز پکار کر کہا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ تو جو روزہ دار ہوں گے وہ اس دروازہ سے داخل ہوں

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَ مَنْ دَخَلَهُ لَمْ

یظما ابدا۔

گے اور جو اس میں (ایک دفعہ) داخل ہوگا (پھر) کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔

باب: ماہ رمضان کی فضیلت

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۶۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان بھر کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۱۶۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: رمضان کی پہلی شب شیاطین اور سرکش جنات کو قید کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ تعالیٰ بہت کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں اور ایسا (رمضان کی) ہر رات ہوتا ہے۔

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صَفَدَتِ الشَّيَاطِينُ وَ مَرَدَةُ الْجِنِّ وَ غَلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يَفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ نَادَى مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اقْبَلْ وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَ لِلَّهِ عُتَقَاءٌ مِنْ النَّارِ وَ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ.

۱۶۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر افطار کے وقت اللہ تعالیٰ بہت سوں کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں اور ایسا ہر شب ہوتا ہے۔

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرِ عُتَقَاءَ وَ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ.

۱۶۳۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر یہ مہینہ آگیا اور اس میں ایک رات ہزار ماہ سے افضل ہے جو اس سے محروم ہو گیا وہ ہر خیر سے محروم ہو گیا اس کی بھلائی سے وہی محروم رہے گا جو واقعاً محروم ہو۔

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبْدُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَلَالٍ ثَنَا عُمَرَانُ لُقَطَانٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا الشَّهْرُ قَدْ حَضَرَكُمْ وَ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرِ كُلَّهُ وَ لَا يُحْرَمُ خَيْرُهَا إِلَّا مَحْرُومٌ.

☆ خلاصہ الباب رمضان کی وجہ تسمیہ میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ یہ ”رہض“ سے مشتق ہے جس کے معنی شدید گرمی اور گرمی کے ہیں اور جس سال اس مہینہ کا یہ نام رکھا گیا اس سال چونکہ یہ مہینہ شدید گرمی میں آیا تھا اس لیے اس کا نام رمضان رکھ دیا گیا اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے ”الأنه يروح الدنوب أي

یحرقها“ پھر بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ رمضان باری تعالیٰ کے اسماء گرامی میں سے ایک نام ہے۔ لہذا ”شہر رمضان“ کے معنی ہیں ”شہر اللہ“ اس لیے یہ نام ”شہر“ کی اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہوتا اور اس بارے میں اہل لغت نے یہ کلیہ بیان کیا ہے کہ جو مینے حرف را سے شروع ہوتے ہیں یعنی رمضان ربیعین (ربیع الاول اور ربیع الثانی) اور جب ان کو لفظ ”شہر“ کا مضاف الیہ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے اور باقی مہینوں میں اس کی پابندی نہیں کی جاتی۔ بعض علماء نے اس کو حقیقت پر محمول کیا ہے یعنی شیاطین وغیرہ کو آزاد نہیں رہنے دیا جاتا اور ان کو بند کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ابن منیر اور قاضی عیاض اسی کے قائل ہیں جبکہ علامہ تورشٹی وغیرہ نے اس کو نزول رحمت سے کنایہ قرار دیا ہے اور حدیث باب کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اس مہینے میں نیکی پر اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے، گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور خطاؤں سے درگزر کیا جاتا اور شیاطین کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ علامہ قرطبی نے ان دونوں اقوال میں سے پہلے قول کو ترجیح دی ہے لیکن یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے تو اس مہینے میں لوگوں سے معاصی و ذنوب کا صدور کیونکر ہوتا ہے جبکہ آپ کے بیان کردہ مطلب کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس مہینے میں کوئی شخص بھی کسی گناہ کا مرتکب نہ ہو؟ علامہ قرطبی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ معاصی و ذنوب کا سبب صرف شیاطین اور سرکش جنات ہی نہیں ہوتے بلکہ گناہوں کے اور بھی اسباب ہوتے ہیں۔ مثلاً نفس کا بہکاوا، شیاطین الہیہ کی صحبت، عادات قبیحہ اور اپنی ذاتی خباثت لہذا شیاطین جنیہ کے بند کیے جانے سے معاصی اور ان کے اسباب کم تو ہو سکتے ہیں بالکل ختم نہیں ہو سکتے۔ اس کے علاوہ چونکہ گیارہ مہینے شیاطین انسانوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اس لیے ماہ مبارک میں ان کے بند ہونے کے باوجود ان کی صحبت کا اثر باقی رہتا ہے۔ اگرچہ کم ہو جاتا ہے جس طرح کہ گرم لوہا آگ سے نکالے جانے کے بعد بھی کافی دیر تک گرم رہتا ہے۔ اگرچہ اس کی حرارت بھی بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ: شُكِّكَ كَ دِنِ رُوزِه

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشُّكِّ

۱۶۳۵: حضرت صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ ہم شُكِّكَ كَ دِنِ حضرت عمارؓ کے پاس تھے کہ ایک بکری (بھونی ہوئی) لائی گئی تو بعض لوگ سرک گئے اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے ایسے دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صَلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَشُكُّ فِيهِ قَاتِي بِشَاةٍ فَتَنَحَى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے سے ایک دن قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَعْجِيلِ صَوْمِ يَوْمِ قَبْلِ الرُّؤْيَا.

۱۶۳۷: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ

القاسم ابی عبد الرحمن انه سمع معاوية بن ابی سفیان علی المنبر یقول کان رسول الله ﷺ یقول علی المنبر قبل شهر رمضان الصیام یوم کذا وکذا ونحن متقدمون فمن شاء فلیتقدم ومن شاء فلیتأخر۔

سے قبل منبر پر فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کے روزے کے فلاں فلاں دن سے شروع ہوں گے اور ہم اس سے قبل (نفلی) روزہ رکھ رہے ہیں تو جو چاہے پہلے روزہ (نفلی) رکھے اور جو چاہے رمضان تک تاخیر کر لے۔

☆ خلاصۃ الباب یوم شک سے مراد تیس شعبان ہے۔ اس دن میں اگر کوئی شخص اس خیال سے روزہ رکھے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہو اور ہمیں چاند نظر نہ آیا ہو تو اس نیت سے روزہ رکھنا با اتفاق ائمہ مکروہ تنزیہی ہے اور حدیث باب کا محل حنفیہ کے نزدیک یہی ہے۔ پھر اگر کوئی شخص کسی خاص دن نفلی روزہ رکھنے کا عادی ہو اور وہی دن اتفاق سے یوم شک ہو تو اس کے لیے بیت نفل روزہ رکھنا با اتفاق جائز ہے اور اگر عادت کے بغیر کوئی شخص یوم شک میں بیت نفل روزہ رکھنا چاہے تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک یہ مطلقاً ناجائز ہے۔ حنفیہ کے نزدیک عوام کے لیے ناجائز اور خواص کے لیے جائز ہے۔

باب: شعبان کے روزے رمضان کے

۴: باب مَا جَاءَ فِي وَصَالِ

روزوں کے ساتھ ملا دینا

شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

۱۶۳۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے تھے۔

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

۱۶۳۹: حضرت ربیعہ غازی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا تو فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان بھر روزے رکھ کر اسے رمضان سے ملا دیتے۔

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْغَارِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ.

☆ خلاصۃ الباب اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ شعبان کے بھی تمام ایام میں مسلسل روزے رکھتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ عام معمول شعبان کے اکثر ایام میں روزے رکھنے کا تھا۔ اس میں اکثریت کو تمام شہر کا حکم دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مَا يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ سے روایت کر دیا لیکن نفس الامر میں چونکہ آپ نہ تو شعبان کے پورے مہینے میں مسلسل روزے رکھتے تھے اور نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں۔

۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ أَنْ

يَتَقَدَّمَ رَمَضَانَ بِصَوْمِ الْآمَنْ صَامٍ

صَوْمًا فَوَافِقَةً

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ

حَبِيبٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا صِيَامَ رَمَضَانَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا

رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَيُصَوْمُهُ.

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا صَوْمَ حَتَّى يَجِيئَ رَمَضَانُ.

۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ

الهِلَالِ

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

اسْمَاعِيلَ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَّامَةَ ثَنَا

سَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ

اِغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبْصُرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ

اتَّشَهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ

قَالَ فَمَنْ يَا بِلَالُ! فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا.

قال أبو غنبل هكذا رواية الوليد بن أبي ثور

والحسن بن علي وزواة حماد بن سلمة فلم يذكر ابن

عباس وقال قتادى ان يقولوا وان يصوموا.

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي

سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَمِيرَةَ بْنِ السَّسَنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي

باب: رمضان سے ایک دن قبل روزہ رکھنا منع ہے

سوائے اس شخص کے جو پہلے سے کسی دن کا روزہ

رکھتا ہو اور وہی دن رمضان سے پہلے آجائے

۱۶۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رمضان کے روزوں سے ایک دو دن پہلے روزہ مت

رکھا کرو الا یہ کہ کوئی اس دن کا روزہ پہلے سے رکھتا ہو تو

وہ رکھ سکتا ہے۔

۱۶۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب

نصف شعبان ہو جائے تو پھر رمضان آنے تک کوئی روزہ

نہیں۔

باب: چاند دیکھنے

کی گواہی

۱۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

فرماتے ہیں ایک دیہات کے رہنے والے صاحب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

عرض کیا کہ آج رات میں نے چاند دیکھا۔ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لا الہ الا

اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اُس نے

عرض کیا: جی۔ ارشاد فرمایا: بلال (رضی اللہ تعالیٰ

عنہ) اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ صبح روزہ

رکھیں۔

۱۶۵۳: حضرت ابو عمیر بن انس بن مالک فرماتے ہیں

کہ میرے بچاؤں نے جو انصاری صحابی تھے یہ حدیث

بیان کی کہ ایک بار (ابرکی وجہ سے) ہمیں شوال کا چاند دکھائی نہ دیا تو صبح ہم نے روزہ رکھا پھر اخیر دن میں چند سوار آئے اور نبی ﷺ کے سامنے یہ شہادت دی کہ کل انہوں نے چاند دیکھا تو نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ روزہ افطار کر ڈالیں اور کل صبح عید کے لئے آجائیں۔

پاب: چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر

افطار (عید) کرنا

۱۶۵۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم (عید کا) چاند دیکھو تو روزہ موقوف کر دو اور اگر کبھی ابرکی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو حساب (کر کے تیس دن لے کر لو اور ابن عمرؓ (رمضان کا) چاند نظر آنے سے ایک دن قبل روزہ رکھا کرتے تھے (نفل کی نیت سے)۔

۱۶۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھو تو روزے شروع کر دو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ موقوف کرو اور اگر کبھی چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن کے روزے پورے کر لو۔

عَمُومَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا أَعْمَى عَلَيْنَا هِلَالٌ شَوَّالٍ فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُفْطِرُوا وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى عِيدِهِمْ مِنَ الْعَدِ.

۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الرُّوَيْتِ

وَأَفْطَرُوا الرُّوَيْتِ

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطِرُوا لَهُ وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو يَصُومُ قَبْلَ الْهِلَالِ يَوْمًا.

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا.

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث نے یہ صراحت فرمادی ہے کہ ثبوت ”شہر“ کا مدار ہلال کی روایت پر ہے نہ کہ اسکے وجود پر لہذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض حسابات کے ذریعہ چاند کے افق پر ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر کے ثبوت شہر نہیں ہو سکتا۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر چاند تم پر مستور ہو جائے تو تیس دن پورے کر کے مہینہ ختم سمجھو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بادل وغیرہ کے حائل ہونے کی بناء پر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرنا ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ حدیث باب میں آگے یہ الفاظ مروی ہیں: فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا۔ جس سے صاف واضح ہے کہ یہ اس صورت کا بیان ہے کہ چاند افق پر موجود ہو لیکن عارض کی وجہ سے نظر نہ آ سکتا ہو۔ ایسی صورت میں بھی تیس دن پورے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر شریعت نے ثبوت ہلال کا مدار حسابات پر اس لیے نہیں رکھا کہ اگر ایسا کیا جاتا تو اس سے صرف متمدن علاقے ہی فائدہ اٹھا سکتے تھے دیہات اور جنگلوں میں رہنے والے اس سے مستفید نہیں ہو سکتے تھے حالانکہ شریعت سب کے لیے عام ہے۔ اس کے علاوہ حسابات کے طریقے خواہ کتنے ترقی یافتہ ہو جائیں لیکن ان میں غلطیوں کا امکان بہر حال موجود ہے۔

۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرِ تِسْعٍ وَعِشْرُونَ

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ قَالَ قَلْنَا اثْنَانِ وَعِشْرُونَ وَبَقِيَ ثَمَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَالثَّلَاثُ مَرَاتٍ وَآمَسَكَ وَاحِدَةً.

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَعَقَدَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فِي الثَّلَاثَةِ.

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى تَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ الْمَزْنِيُّ تَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صُئِمْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُئِمْنَا ثَلَاثِينَ.

۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرِ الْعِيدِ

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرُ عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ.

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَرَ الْمُقْرِي تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى تَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفِطْرُ يَوْمَ تَفْطَرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ.

پاب: مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

۱۶۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینے میں سے کتنے دن گزر گئے۔ میں نے عرض کیا کہ بائیس دن اور آٹھ دن باقی رہ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہ) کبھی مہینہ اتنا ہوتا ہے اور اتنا ہوتا ہے اور اتنا تیسری مرتبہ ایک انگلی بند کر لی۔

۱۶۵۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے اور آخر میں انتیس کا عدد بتایا۔

۱۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم تیس روزوں کی بہ نسبت انتیس روزے زیادہ بار رکھتے۔

پاب: عید کے دنوں مہینوں کا بیان

۱۶۵۹: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دو مہینے رمضان اور ذی الحجہ کم نہیں ہوتے۔

۱۶۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید فطر اسی دن ہے جس دن تم (مسلمانوں کی جماعت) فطر کرو اور عید مناء اور عید الاضحیٰ اسی روز ہے جس روز تم قربانی کرو۔

☆ خلاصہ الباب حدیث باب میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ راجح قول یہ ہے کہ یہ دنوں مہینے اگر عدد ایام کے اعتبار سے کم ہو جائیں تب بھی اگر دو اب لے اعتبار سے کم نہیں ہوں گے۔

۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

پای: سفر میں روزہ رکھنا

۱۶۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا بھی اور چھوڑا بھی۔

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ نَجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ.

۱۶۶۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حمزہ سلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی روزہ رکھوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہو تو روزہ رکھ لو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۱۶۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ حَمَزَةُ الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصُومُ أَفْأَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ ﷺ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ.

۱۶۶۳: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انتہائی سخت گرمی کا دن تھا حتیٰ کہ گرمی کی شدت سے لوگ سر پکڑ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی بھی روزہ دار نہ تھا۔

۱۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْرَاهِيمَ وَهَارُونَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ قَالَا ثَنَا أَبُو أَبِي فُذَيْكٍ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ حَدَّثَنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ الشَّدِيدِ الْحَرِّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ صَانِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ

پای: سفر میں روزہ موقوف کر دینا

۱۶۶۴: حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدٌ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۱۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمَصِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۱۶۶۶: حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى التَّمِيمِيُّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الشَّهَابِ عَنْ أَبِي

سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ فرمایا: سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا ایسا ہی ہے جیسا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَائِمٌ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي کہ حضر میں روزہ چھوڑنے والا۔
الحضر قَالَ أَبُو إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

خلاصۃ الباب ☆ اس بات پر اتفاق ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ
الفضل کیا ہے؟ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک روزہ رکھنا افضل ہے لیکن شدید مشقت کا اندیشہ
ہو تو افطار افضل ہے۔ امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک سفر میں مطلقاً افطار افضل ہے۔ عملاً بالرحمۃ، امام اوزاعی کا بھی یہی
مسئلہ ہے۔ امام شافعی کی بھی ایک روایت یہی ہے اور بعض اہل ظاہر کا مسلک یہ ہے کہ سفر میں روزہ علی الاطلاق ناجائز
ہے۔ ان کا استدلال حدیث باب میں لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ ہے۔

جمہور ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے
روزہ رکھنا ثابت ہے پھر جمہور کے نزدیک حدیث باب اور لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ..... دونوں اسی صورت میں محمول ہیں جبکہ شدید
مشقت کا اندیشہ ہو چنانچہ حدیث باب میں تو یہ تصریح موجود ہے ہی ان الناس شق عليهم الصيام اور جہاں تک صحیح
بخاری کی روایت کا تعلق ہے سو وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں ہے جو سفر میں روزہ رکھ کر لب دم آ گیا تھا اور ناقابل
برداشت مشقت کی صورت میں سفر میں افطار کی فضیلت کے ہم بھی قائل ہیں۔

۱۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحَامِلِ وَالْمَرْضِعِ

بَابُ: حَامِلَةٌ أَوْ دُوْدَةٌ يَلَانِي وَالِي كَلِّ لِي رُوْزَه
موقوف کردینا

وَالْمَرْضِعِ

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ لَنَا وَكَيْفَ عَنْ أَبِي هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَوَادَةَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ
الْأَشْهَلِ (وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
كَعْبٍ) قَالَ عَارِثٌ عَلَيْنَا خَيْلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدَّى
فَقَالَ أَدُنْ فَكُلْتُ إِيَّاهُ صَائِمٌ قَالَ اجْلِسْ أَحَدُكَ
عَنِ الصُّوْمِ أَوْ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمَسَافِرِ
شَطْرَ الصَّلَاةِ وَ عَنِ الْمَسَافِرِ وَالْحَامِلِ وَالْمَرْضِعِ
الصُّوْمِ أَوْ الصِّيَامِ وَاللَّهُ لَقَدْ قَالََهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْتَاهُمَا أَوْ أَحَدَهُمَا فَيَا لَهْفٍ نَفْسِي
فَهَلَّا كُنْتُ طَعَمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۶۶۷: حضرت انس بن مالک جو بنو عبد الأشہل یا بنو
عبد اللہ بن کعب میں سے تھے سے روایت ہے کہ رسول
اللہ کی سوار فوج نے ہم پر لشکر کشی کی تو میں رسول اللہ
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صبح کا کھانا تناول فرما
رہے تھے۔ فرمایا: قریب آ جاؤ اور کھانے میں شریک ہو
جاؤ۔ میں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔ فرمایا: بیٹھو میں
تمہیں روزے کے متعلق بتاؤں۔ اللہ عزوجل نے مسافر
کے لئے آدھی نماز معاف فرمادی اور مسافر اور حاملہ اور
دودھ پلانے والی کو روزے معاف فرمادئے۔ اللہ کی
قسم! رسول اللہ نے یہ دونوں باتیں فرمائیں یا ان میں
سے ایک بات فرمائی۔ ہائے افسوس مجھ پر کاش میں
رسول اللہ کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف حاصل کر لیتا

وَسَلَّمَ . (اور روزہ کی بعد میں قضا کر لیتا)۔

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرِ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَبَلِيِّ النَّبِيِّ تَخَافَ عَلَى نَفْسِهَا أَنْ تَفْطَرَ وَلِلْمَرْضِعِ النَّبِيِّ تَخَافَ عَلَى وَلَدِهَا.

۱۶۶۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حاملہ جسے اپنی جان کا اندیشہ ہو اور دودھ پلانے والی جسے اپنے بچہ کا اندیشہ ہو روزہ چھوڑنے کی اجازت دی۔

☆ خلاصہ الباب: حاملہ اور مرضعہ عورت کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اگر ان کو اپنے نفس پر کسی قسم کا خطرہ ہو تو ان کے لیے افطار کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں وہ دونوں بعد میں روزوں کی قضا کریں گے اور ان پر فدیہ نہ ہوگا۔ کالمریضی الخائف علی النفس۔ یہاں تک کی بات میں اتفاق ہے۔ پھر اگر روزہ رکھنے سے حاملہ کو اپنے جنین اور مرضعہ کو اپنے وضع کے بارے میں کوئی خطرہ ہو تو اس صورت میں بھی ان دونوں کے لیے افطار کرنا با اتفاق جائز ہے پھر ان میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک اس صورت میں ان کے ذمہ صرف قضا لازم ہوگی۔ امام اوزاعی، سفیان ثوری اور ابو سعید، ابو ثور، عطاء، حسن بصری، زہری، ربیعہ، نخعی، ضحاک اور سعید بن جبیر کا مسلک بھی یہی ہے۔ ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے جس میں فدیہ طعام کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ایسی صورت میں یہ دونوں قضا بھی کریں گے اور فدیہ بھی دیں گے۔ حضرت ابن عمر اور مجاہد سے یہی مروی ہے۔ امام مالک سے بھی ایک روایت یہی ہے جبکہ امام مالک کی دوسری روایت اور حضرت لیث کا مسلک یہ ہے کہ حاملہ قضا کرے گی لیکن اس کے ذمہ فدیہ نہیں ہے جبکہ مرضعہ کے ذمہ قضا بھی ہے اور فدیہ بھی اور امام اسحاق کے نزدیک ان کے ذمہ فدیہ طعام تو ہے لیکن قضا نہیں۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور ابن جبیر سے بھی یہی مروی ہے۔ واللہ اعلم۔

باب: رمضان کی قضا

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنْ كَانَ لِيَكُونُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَجِيئِي شَعْبَانَ.

۱۶۶۹: حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میرے ذمہ رمضان کے روزے باقی ہوتے تھے ابھی ان کی قضا بھی نہیں کی ہوتی تھی کہ شعبان آجاتا۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ غَيْبَةَ عَنِ ابْنِ رَهْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ.

۱۶۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ماہواری آتی تو آپ ہمیں روزے قضا رکھنے کا حکم دیتے۔

۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَفْطَرَ

بَابُ رَمَضَانَ كَارُوزَهُ

يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ

تُوڑنے کا کفارہ

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَبِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَطِيقُ قَالَ أَطْعِمْ سِتِينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ اجْلِسْ فَاجْلِسْ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا أَنَّى بِمَكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ فَقَالَ أَهْبْ فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَا يَتِيهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنَّا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاطْعِمُهُ عِيَالَكَ.

۱۶۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: میں تباہ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم کس طرح ہلاک ہو گئے؟ عرض کیا: رمضان میں اپنی اہلیہ سے صحبت کر بیٹھا۔ نبیؐ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کر دو۔ عرض کیا: میرا اتنا مقدور نہیں۔ فرمایا: مسلسل دو ماہ روزے رکھو۔ عرض کیا: مجھ میں اتنی ہمت نہیں۔ فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض کیا: اسکی بھی استطاعت نہیں۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے اتنے میں ایک ٹوکرا کہیں سے آیا۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ یہ صدقہ کر دو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اُس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ اسکا ضرورت مند نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس کی جگہ ایک روزہ بھی رکھو۔

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ.

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ.

۱۶۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی توڑ دے تو زمانہ بھر کے روزے اس کو کافی نہ ہوں گے۔

☆ خلاصہ الباب احتیاف کے نزدیک روزہ خواہ کسی بھی صورت سے عمدتاً توڑا جائے بہر صورت میں کفارہ واجب ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک یہ کفارہ صرف اُس شخص پر واجب ہے جس نے روزہ جماع کے ذریعے توڑا ہو۔ کھانے پینے پر نہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ کفارہ کا حکم خلاف قیاس ہے لہذا اپنے مورد پر منحصر رہے گا اور اس کا مورد جماع ہے جبکہ کھانے پینے میں کفارہ کا وجوب کسی حدیث سے ثابت نہیں اور قیاس سے اس کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ کھانے پینے میں کفارہ کا حکم ہم قیاس سے ثابت نہیں کرتے بلکہ حدیث باب کی دالۃ النص سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجے پر پہنچے گا کہ وجوب کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہ علت کھانے پینے

میں بھی پائی جاتی ہے اور اس علت کے استراج کے لیے چونکہ اجتہاد و استنباط کی ضرورت نہیں بلکہ محض علم لغت اس کے لیے کافی ہے اس لیے یہ قیاس نہیں بلکہ دلالت النص ہے۔ سنن دارقطنی کی ایک روایت سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے جس میں مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ اس نے کہا میں نے رمضان کا روزہ محمد آتوڑا تو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام آزاد کر۔ اسی روایت کے الفاظ اس پر دال ہیں کہ وجوب کفارہ کا اصل مدار ظاہر روزہ توڑنے کی وجہ سے ہے خواہ کسی بھی طریقہ سے ہو۔ اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کر کے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عمد رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس کی قضاء نہیں کیونکہ صوم دہر بھی اس کی تلافی نہیں کر سکتا۔ امام بخاری کی صحیح سے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اسی مسلک کے قائل ہیں۔

جمہور کے نزدیک صوم رمضان کی قضاء واجب ہے اور اس سے ذمہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ادا والا ثواب اور فضیلت حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث باب کا مطلب جمہور کے نزدیک یہی ہے کہ ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے صوم دہر بھی رمضان کے روزہ کی برابری نہیں کر سکتا۔ پھر یہ تفصیل اُس وقت ہے جبکہ حدیث باب کو صحیح مانا جائے ورنہ اس کی سند پر بھی کلام ہے کیونکہ اس کے راوی ابوالمطوس مجہول ہیں۔

باب: بھولے سے افطار کرنا

۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَفْطَرَ نَاسِيًا

۱۶۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزہ میں بھولے سے کھالے تو وہ اپنا روزہ مکمل کر لے یہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا۔

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خَلَّاسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ.

۱۶۷۴: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابر کے روز ہم نے روزہ افطار کر لیا تو (چند ساعت بعد) سورج نکل آیا۔ ابواسامہ کہتے ہیں میں نے ہشام سے کہا کہ پھر لوگوں کو قضا رکھنے کا حکم دیا گیا؟ کہنے لگے اور چارہ ہی کیا تھا۔

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ غِيمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ. قُلْتُ لِهَشَامٍ أَمَرُوا بِالْقِضَاءِ؟ قَالَ فَلَا بُدَّ مِنْ ذَلِكَ.

باب: روزہ دار کو قے آجائے

۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ بَقِيٌّ

۱۶۷۵: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اس دن جس دن آپ روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ سے برتن منگوا یا اور پانی پیا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آج کے

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يعلى و مُحَمَّد ابنا عبيد الطنابسي قالنا ثنا مُحَمَّد بن اسحق عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي مزروق قال سمعت فضالة بن عبيد الانصاري يحدث ان النبي ﷺ خرج عليهم في يوم

كَانَ يَصُومُهُ فَدَعَا بِنَاءً فَشَرِبَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كُنْتَ تَصُومُهُ قَالَ أَجَلَ وَ لَكِنِّي فَعُثْتُ .
 لیکن میں نے تے کی تھی۔

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا غَبِيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ثَنَا الْحَكْمُ بْنُ مُوسَى ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا غَبِيْدُ اللَّهِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَبُو الشَّعْثَاءِ ثَنَا حَفْصُ ابْنِ غِيَاثٍ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سَبْرِيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَ مَنْ اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ الْقِضَاءُ .
 ۱۶۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو خود بخود (دورانِ روزہ) تے آجائے اُس پر تو قضا نہیں ہے اور جو عمداً تے کرے تو اُس پر (روزہ کی) قضا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر خود بخود تے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اگر قصداً تے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ حنفیہ کے ہاں اس بارے میں تفصیل ہے۔ چنانچہ علامہ ابن نجیم نے البحر الرائق میں تے کی بارہ صورتیں بیان کی ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ تے یا خود آئی ہوگی یا قصد الائی گئی ہوگی، دونوں صورتوں میں منہ بھر کے ہوگی یا نہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک صورت میں یا وہ خارج ہوگی یا خود بخود واپس ہوگی یا قصداً اُسے واپس کر لیا گیا ہوگا یہ کُل بارہ صورتیں ہوں گی۔ صاحب ”بحر“ فرماتے ہیں کہ ان میں سے صرف دو صورتیں ناقض صوم ہیں۔ ایک یہ کہ منہ بھر کے تے ہو اور صاحب اس کو لوٹالے۔ دوسرے یہ کہ عمداً منہ بھر کے تے کرے۔ باقی صورتیں مفید صوم نہیں۔

پاپ: روزہ دار کے لئے مسواک کرنا

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّوَاكِ

اور سرمہ لگانا

وَالْكُحْلُ لِلصَّائِمِ

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدَّبُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْرِ حِصَالِ الصَّائِمِ السَّوَاكُ .
 ۱۶۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کی بہترین خصلت مسواک کرنا ہے۔

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو التَّقِيِّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمَصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَكْتَحِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ هُوَ صَائِمٌ .
 ۱۶۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب سے روزہ میں مسواک کا مطلقاً جواز بلکہ استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہی حنفیہ کا مسلک ہے جبکہ بعض فقہاء نے روزہ میں مسواک کو مکروہ کہا ہے۔ بعض نے زوال کے بعد، بعض نے عصر کے بعد اور بعض نے تر مسواک کو مکروہ اور خشک کو جائز کہا ہے لیکن حدیث باب ان سب کے خلاف حجت ہے۔ ان حضرات کا مشترکہ استدلال یہ ہے کہ مسواک سے بوجاتی رہے گی جو حدیث کے منشاء کے خلاف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کا منشاء یہ نہیں کہ اس بو کو باقی رکھنے اور اس کے تحفظ کی کوشش کی جائے بلکہ اس کا منشاء یہ ہے کہ لوگ روزہ دار سے گفتگو کرنے سے

اس کی بوکی بناؤ پر نہ کترائیں اور اُسے برانہ سمجھیں۔ نیز آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کی سیاہی تھوک میں نظر آنے لگے۔ اسی طرح آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہونے لگے۔

باب: روزہ دار کو چھپنے لگانا

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

۱۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِيُّ وَدَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ قَالَا سَمِعْنَا مَعْمَرُ بْنَ سَلِيمَانَ عِنْدَ اللَّهِ ابْنَ بَشِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

۱۶۸۰: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنَانَا شَيْهَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ أَنَّ أَبَا سَمَاءَ حَدَّثَهُ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

۱۶۸۱: دوسری روایت میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ بقیع کے قریب جا رہے تھے۔ ایک شخص پر گزر رہا جو چھپنے لگوار ہاتھارمضان کی اٹھارہویں تاریخ تھی تو رسول اللہ نے فرمایا: چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ فَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ الشَّهْرِ ثَمَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

۱۶۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیک وقت) احرام اور روزے کی حالت میں چھپے لگوائے۔

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ نَفْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

☆ خلاصہ الباب: روزہ کی حالت میں چھپنے لگانے یا لگوانے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ امام احمد اور امام اسحاق وغیرہ کے نزدیک وہ مفید صوم ہے۔ صرف قضاء واجب ہے کفارہ نہیں۔ امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی اور جمہور ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ حجامت (چھپنے لگانے، لگوانے) سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ مکروہ ہوتا ہے۔ حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل روزہ دار کو افطار کے قریب کر دیتا ہے۔ چھپنے لگانے والے کو اس لیے کہ وہ خون چوستا ہے اور خون کے حلق میں چلے جانے کا ڈر ہے اور لگوانے والے کو اس لیے کہ کمزوری طاری ہو جاتی ہے۔

۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

بَابُ: روزه دار کے لئے بوسہ لینے کا حکم

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَا ثنا أبو الأحوص عن زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة قالت كان النبي ﷺ يُقبلُ في شهر الصوم.

۱۶۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا علي بن مسهر عن عبيد الله عن القاسم عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يُقبلُ وهو صائمٌ وأبيكم يملك إرضه كما كان رسول الله ﷺ يملك إرضه.

۱۶۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ صیام میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۴: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور تم میں سے کون اپنی خواہش پر ایسا اختیار رکھتا ہے۔ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے۔

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم بن شبيب بن شكل عن حفصة أن النبي ﷺ كان يُقبلُ وهو صائمٌ.

۱۶۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کے حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الفضل ابن دكين عن إسرائيل عن زيد بن جبير عن أبي يزيد الضبي عن ميمونة مولاة النبي ﷺ قالت سئل النبي ﷺ عن رجل قبل امرأته وهما صائمان قال قد أفطر.

۱۶۸۶: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مرد اپنی بیوی کا بوسہ لے جبکہ دونوں روزہ دار ہوں تو کیسا ہے؟ فرمایا: دونوں نے افطار کر لیا۔

خلاصہ الباب ☆ روزہ دار کے لیے قبلہ کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں: (۱) بلا کراہت جائز ہے بشرطیکہ روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتماد ہو کہ اس کا یہ عمل مفضی الی الجماع نہ ہوگا اور ایسے اندیشے کی صورت میں مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام شافعی، سفیان ثوری اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ علام خطابی نے امام مالک کا بھی یہی مسلک نقل کیا ہے۔ (۲) مطلقاً مکروہ ہے کسی قسم کا اندیشہ ہو یا نہ ہو۔ امام مالک کی مشہور روایت یہی ہے۔ (۳) مطلقاً جائز ہے۔ امام احمد، امام اسحاق اور داؤد ظاہری رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

بَابُ: روزه دار کے لئے بیوی کے ساتھ لیٹنا

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إسماعيل ابن علية عن ابن عون عن إبراهيم قال دخل الأسود و مسروق على عائشة رضي الله تعالى عنها فقالا كان رسول الله ﷺ يباشر وهو صائمٌ فقلت كان يفعل و كان أملاككم لازيه.

۱۶۸۷: حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ جناب اسود اور مسروق عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ رسول اللہ روزہ کی حالت میں اپنی ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے تھے؟ فرمانے لگیں ایسا بھی کر لیتے تھے لیکن وہ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے۔

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسْطَلِيُّ ثَنَا أَبِي
عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
مَعْمَرُ رُوِيَ دَارُكَ لِنَاسِ رِخْصَتِ هِيَ وَأُورِجَانِ
رُخِصَ لِلْكَبِيرِ الصَّائِمِ فِي الْمُبَاشَرَةِ وَكُرِيَ لِلشَّابِّ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

☆ خلاصۃ الباب یہاں مباشرت سے مراد مباشرت فاحشہ نہیں بلکہ مطلق لیس ہے اور تقبیل کی طرح لیس بھی اُس شخص کے لیے جائز ہے جسے اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اس سے آگے نہیں بڑھے گا۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشاد: ”وكان ملكه لاربه“ سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں پر واضح رہے کہ ”ارب“ بفتح الهمزة والراء کے معنی حاجت کے ہیں۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ آپ اپنی حاجاتِ نفس کو سب سے زیادہ قابو میں رکھنے والے تھے۔ ”ارب“ بکسر الهمزة وسكون الراء عضو کے معنی میں آتا ہے۔ اس حدیث میں روایتیں دونوں ہیں لیکن پہلی روایت راجح اور اوفق بالارب ہے۔

باب: روزہ دار کا غیبت اور بیہودہ گوئی

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيْبَةِ

میں مبتلا ہونا

وَالرَّفَثِ لِلصَّائِمِ

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ
ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْجَهْلِ
وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَا حَاجَةَ لِلَّهِ فِي أَنْ يَدْعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَبُّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا
الْجُوعُ وَرَبُّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا الشَّهْرُ
حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے روزہ داروں کو روزہ میں بھوک کے علاوہ کچھ حاصل نہیں اور بہت سے (رات کو) قیام کرنے والوں کو جاگنے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں۔

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرِفْ وَلَا يَجْهَلْ
وَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَمْرٌ صَائِمٌ
حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو بے ہودگی اور جہالت سے باز رہے اور اگر کوئی اس کے ساتھ جہالت کی بات کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

☆ خلاصۃ الباب علماء اس بارے میں اختلاف ہے کہ غیبت، چغل خوری اور جھوٹ جیسے گناہ کبیرہ سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے یا نہیں؟ جمہور ائمہ عدم فساد کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں اگرچہ کمالِ صوم کے منافی ہیں لیکن مفسد نہیں البتہ سفیان ثوری کے بارے میں منقول ہے کہ وہ غیبت سے فسادِ صوم کے قائل ہیں۔ غالباً حضرت سفیان ثوری کا استدلال حدیث باب سے ہے اور قیاس سے بھی ظاہر ان کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اکل و شرب اپنی

ذات کے اعتبار سے مباح ہیں اور روزے میں عارضی طور پر ممنوع ہو جاتے ہیں جبکہ غیبت اپنی ذات ہی کے اعتبار سے حرام ہے اور روزے میں اس کی قباحت مزید بڑھ جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں روزے کے مقبول ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کھانا پینا چھوڑنے کے علاوہ معصیات و منکرات سے بھی اور زبان و دہن اور دوسرے اعضاء سے بھی حفاظت کرے۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور گناہ کی باتیں اور گناہ والے اعمال کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پرواہ نہیں۔

بَابُ: سَحْرِی كَابِیَان

۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّحُورِ

۱۶۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَنْبَاءَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ ضَهَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً.

۱۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کے کھانے سے دن کے روزے میں اور دو پہر کو سو کر تہجد کی نماز میں مدد حاصل کرو۔

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو غَامِرٍ ثنا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السُّحْرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِالْقِيَلُولَةِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ.

خلاصہ الباب ☆ سحری میں برکت کا ایک ظاہری اور عمومی پہلو تو یہ ہے کہ اس کی وجہ سے روزہ دار کی صحت کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور روزہ رکھنا زیادہ ضعف کا باعث اور زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور دوسرا ایمانی اور دینی پہلو یہ ہے کہ اگر سحری کھانے کا رواج نہ رہے یا امت کے اکابر اور خواص سحری نہ کھائیں تو اس کا خطرہ ہے کہ عوام اس کو شریعت کا حکم یا کم از کم غیر افضل سمجھنے لگیں اور اس طرح شریعت کے مقررہ حدود میں فرق رہ جائے۔ اگلی امتوں میں اسی طرح تحریفات ہوئی ہیں تو سحری کی ایک برکت اور اس کا ایک بڑا دینی فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ اس قسم کی تحریفات سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور اس لیے وہ اللہ کو محبوب اور اس کی رضا و رحمت کا باعث ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ سحری میں برکت ہے، اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ اگر کچھ نہیں تو اس وقت پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے کیونکہ سحری میں کھانے پینے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے اُن کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں۔

بَابُ: سَحْرِی دِیر سے کرنا

۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَاخِيرِ السُّحُورِ

۱۶۹۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا پھر نماز کے لئے اٹھے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا ان کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ فرمایا پچاس

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَلْتُ كُمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ

قِرَاءَةُ خَمْسِينَ آيَةً.

آیات کی تلاوت کے بقدر۔

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ زَيْدٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ.

۱۶۹۵: حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی دن ہو گیا تھا بس سورج نہیں نکلا تھا۔

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَبَلَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدِّنُ لِنَسِيئِهِ فَإِنَّمَكُمْ وَلِيُزَجِّعَ قَانِمَكُمْ وَ لَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَلَكِنْ هَكَذَا يَغْتَرِضُ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ.

۱۶۹۶: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری سے نہ روکے وہ اس لئے اذان دیتے ہیں کہ سونے والا بیدار ہو جائے اور جو نماز پڑھ رہا ہو وہ لوٹ جائے (اور سحری کھالے) اور فجر یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے آسمان کے کناروں میں چوڑائی میں (نمودار ہونے والی روشنی)۔

☆ خلاصہ الباب یہ حدیث بظاہر قرآن کی نص کے معارض ہے کیونکہ اسکے مطابق صبح صادق کے بعد کھانا جائز ہے اس کے لیے جواب کئی طرح سے دیا گیا ہے ایک یہ کہ یہ بطور مبالغہ کے کہا یعنی دن اسی وقت قریب ہو گیا تھا اور دن سے مراد صبح صادق ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ابتدائی اسلام کا ذکر ہے جب طلوع آفتاب تک سحری کھانا درست تھا۔ اس کے بعد یہ آیت: ﴿فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ اُتری تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

پالپ: جلد افطار کرنا

۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ.

۱۶۹۷: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ عَجَّلُوا الْفِطْرَ فَانَّ الْيَهُودَ يُؤَخِّرُونَ.

۱۶۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے تم افطار میں جلدی کیا کرو کیونکہ یہود افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔

☆ خلاصہ الباب یعنی اس امت کے حالات اسی وقت تک اچھے رہیں گے جب تک کہ افطار میں تاخیر نہ کرنا بلکہ جلدی کرنا اور سحری میں جلدی نہ کرنا بلکہ تاخیر کرنا اس کا طریقہ اور طرز عمل رہے گا۔ اس کا راز یہ ہے کہ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا شریعت کا حکم اور اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اور اس میں عام بندگان خدا کے لیے سہولت اور آسانی

بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نگاہِ کرم کا ایک مستقل وسیلہ ہے۔ اس لیے امت جب تک اس پر عامل رہے گی وہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم کی مستحق رہے گی اور اس کے حالات اچھے رہیں گے اور اس کے برعکس افطار میں تاخیر اور سحری میں جلدی کرنے میں چونکہ اللہ کے تمام بندوں کے لیے مشقت ہے اور یہ ایک طرح کی بدعت ہے اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے اس لیے وہ اس امت کے لیے بجائے رضا اور رحمت کے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے۔ اس واسطے جب امت اس طریقے کو اپنائے گی تو اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم سے محروم ہوگی اور اس کے حالات بگڑیں گے۔ افطار میں جلدی کا مطلب یہ ہے کہ جب آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو پھر تاخیر نہ کی جائے اور اسی طرح سحری میں تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق سے بہت پہلے سحری نہ کھائی جائے بلکہ جب صبح صادق کا وقت قریب ہو تو اُس وقت کھایا یا پیاجائے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا۔

پاب: کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟

۱۶۹۹: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرنے لگے تو کھجور سے افطار کرے۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

پاب: رات سے روزہ کی نیت کرنا اور

نقلی روزہ میں اختیار

۱۷۰۰: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رات سے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں۔

۱۷۰۱: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ آتے اور

فرماتے تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں عرض کرتی نہیں۔

آپ فرماتے پھر میرا روزہ ہے اور اپنے روزے پر قائم

رہتے پھر کوئی چیز ہمارے ہاں ہدیہ آتی تو آپ روزہ

افطار کر لیتے۔ فرماتی ہیں کہ کبھی آپ روزہ رکھنے کے

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ عَلَيَّ مَا يَسْتَحِبُّ الْفِطْرُ

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنِ الرَّيَابِ أُمِّ الرَّاحِ بْنِ صُلَيْعٍ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطُرْ عَلَى الْمَاءِ فَإِنَّهُ طَهُورٌ.

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَرَضِ الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

وَالْخِيَارِ فِي الصَّوْمِ

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْفِطْرَانِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثنا شَرِيكَ عَنْ

طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَتَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي

صَائِمٌ فَيَقِيمُ عَلَيَّ صَوْمَهُ ثُمَّ يُهْدِي لَنَا شَيْءً فَيَفْطِرُ قَالَتْ وَ

رُبَّمَا صَامَ وَالْفِطْرَ قُلْتُ كَيْفَ ذَا؟ قَالَتْ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا
مَثَلُ الَّذِي يَخْرُجُ بِصَدَقَةٍ فَيُعْطِي بَعْضًا وَيُمْسِكُ
بَعْضًا. بعد توڑ بھی دیتے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا
یہ کیوں؟ فرمانے لگیں یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی صدقہ کے
لئے کچھ نکالے پھر کچھ دے دے اور کچھ روک لے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث کی بناء پر امام مالک فرماتے ہیں کہ روزہ خواہ فرض ہو یا نفل یا واجب بہر صورت صبح
صادق سے پہلے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔ صبح صادق کے بعد نیت کرنے سے روزہ نہیں ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ
فرائض و واجبات کا تو یہی حکم ہے لیکن نوافل میں نصف نماز سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ امام احمد، امام اسحاق بھی فرض
روزہ میں تمییز نیت کے قائل ہیں۔ جبکہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب نیز سفیان ثوری اور ابراہیم نخعی وغیرہ کا مسلک یہ
ہے کہ صوم رمضان، نذر معین اور نفل روزوں میں سے کسی میں بھی تمییز نیت ضروری نہیں اور ان تمام میں نصف النہار سے
پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ البتہ صرف صوم قضاء اور نذر غیر معین میں رات سے نیت کرنا واجب ہے اور حدیث باب
حنفیہ کے نزدیک انہی آخری دو صورتوں قضا یا نذر غیر معین پر معمول ہے جبکہ نفل روزوں کے بارے میں حنفیہ کا استدلال
اگلی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث: ((قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال هل
عندکم شیء قالت قلت لا قال فالی صائم)) سے ہے۔

اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد روزہ کی نیت فرمائی اور فرائض کے بارے میں
حنفیہ کی دلیل حضرت سلم بن اکوع کی روایت ہے: ((قال أمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً من أسلمه أن أذن فی
الفساس أن من كان أكل بقية يومه و من لم یکن اکل خلاصه فإن الیوم عاشوراء اور یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ
صوم عاشوراء فرض تھا۔ چنانچہ ابوداؤد کی ایک روایت میں تصریح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کی قضا کا حکم
دیا جو فرائض کی شان ہے۔ البتہ قضا رمضان اور نذر غیر معین میں چونکہ کوئی خاص دن مقرر نہیں ہوتا اس لیے پورے دن کو
اس روزہ کے ساتھ مخصوص کرنے کے لیے رات ہی سے نیت کرنا ضروری ہے اور حدیث باب میں اس کا بیان ہے جبکہ نذر
معین اور رمضان کے اداء روزوں کی تعیین ہو چکی ہے لہذا اس میں رات سے نیت کرنا ضروری نہیں۔

۲۷: باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنْبًا

وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو الْقَارِي قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ مَا أَنَا قُلْتُ مَنْ أَصْبَحَ وَ
هُوَ جُنْبٌ فَلْيُفِطِرْ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَهُ.

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۷۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رب کعبہ کی قسم یہ بات میں نے نہیں کہی جو
جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ روزہ نہ رکھے بلکہ
(یہ بات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی
ہے۔

۱۷۰۳: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ رات میں

فَضِيلٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ مَسْرُوقٍ عَنِ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبِيتُ جُنُبًا فَيَا تَبَّ بِلَالٌ فَيُؤَذِّنُهُ
بِالصَّلَاةِ فَيَقُومُ فَيَغْتَسِلُ فَيَنْظُرُ إِلَى تَحَدُّرِ الْمَاءِ مِنْ رَأْسِهِ
ثُمَّ يَخْرُجُ فَاسْمَعُ صَوْتَهُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ.
قَالَ مُطَرِّفٌ فَقُلْتُ لِعَامِرٍ فِي رَمَضَانَ قَالَ
رَمَضَانَ وَغَيْرَهُ سَوَاءً

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ وَهُوَ جُنُبٌ يَرِيدُ
الصُّومَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصْبِحُ جُنُبًا مِنَ الْوِقَاعِ لَا مِنْ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيُتِمُّ
صَوْمَهُ.

۱۷۰۴: حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام
سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جنابت کی حالت میں
آدمی صبح کرے اور روزہ کا ارادہ بھی ہو؟ تو فرمانے لگیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح
فرماتے۔ یہ جنابت صحبت سے ہوتی نہ کہ احتلام سے پھر
آپ غسل کرتے اور پورا روزہ رکھتے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب کے عموم کی بنا پر ائمہ اربعہ اور جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جنابت روزہ کے منافی
نہیں خواہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ طلوع فجر کے بعد فوراً غسل کرے یا تاخیر کرے۔ پھر یہ تاخیر خواہ عمداً ہو یا نسیاناً یا نیند کی وجہ
سے۔

باب: ہمیشہ روزہ رکھنا

۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الدَّهْرِ

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ
قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.
۱۷۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَ
سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَكِّيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَامَ
مَنْ صَامَ الْأَبَدَ.

۱۷۰۵: حضرت عبد اللہ بن شعیبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو ہمیشہ (بلا ناغہ) روزہ رکھے اس نے نہ روزہ
رکھا نہ افطار کیا۔

۱۷۰۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو ہمیشہ روزہ رکھے (وہ ایسے ہے گویا کہ) اُس
نے روزہ رکھا ہی نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ صوم الدہر کے تین مفہوم ہیں: (۱) پورے سال روزے رکھنا۔ جس میں ایام منہیہ بھی داخل ہوں
یہ باتفاق ناجائز ہے۔ (۲) ایام منہیہ کو چھوڑ کر سال کے باقی تمام دنوں میں روزے رکھنا۔ جمہور کے نزدیک جائز ہے لیکن
خلاف اولیٰ ہے۔ (۳) صوم داؤد یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا یہ باتفاق افضل اور مستحب ہے۔

۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ

بَابُ: ہر ماہ میں تین دن

كُلِّ شَهْرٍ

روزہ رکھنا

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
مِنْهَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ
الْبَيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَيَقُولُ هُوَ كَصَوْمِ
الدَّهْرِ أَوْ كَهَيْئَةِ صَوْمِ الدَّهْرِ.

۱۷۰۷: حضرت منہال سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں تیرہویں، چودھویں
پندرہویں کے روزہ کا فرمایا کرتے تھے اور ارشاد
فرماتے تھے کہ یہ (ہر ماہ تین روزے رکھنے) زندگی بھر
روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قَتَادَةَ بْنُ
مَلْحَانَ الْقَيْسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ أَخْطَأُ شُعْبَةَ وَأَصَابَ هَمَّامٌ.

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي زَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذَلِكَ صَوْمُ
الدَّهْرِ.

۱۷۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہر ماہ تین
دن روزہ رکھا تو یہ زمانہ بھر کے روزے ہیں (ثواب کے
اعتبار) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق
نازل فرمائی جو کوئی بھی نیکی لائے تو اس کو اس کا دس گنا
ملے گا تو ایک دن دس کے برابر ہوا۔

فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مِنْ

جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا فَالْيَوْمَ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ.

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُندَرٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ
كَانَ.

۱۷۰۹: حضرت معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن
روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کون سے تین
دن تو فرمایا یہ خیال نہ فرماتے تھے کہ کون سے دن ہیں
(بلکہ بلا تعین تین دن روزہ رکھتے تھے)۔

خلاصہ الباب ☆ حافظ ابن حجر نے یہ دس صورتیں ایام بیض کے تعیین کے بارے میں لکھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) ان تین روزوں کے لیے خاص ایام کو متعین کرنا مکروہ ہے۔ یہ قول امام مالک سے مروی ہے۔ (۲) ایام بیض کا
مصدق مہینہ کے شروع کے تین دن ہیں: قاله الحسن البصرى (۳) ایام بیض سے مراد مہینہ کی بارہویں، تیرہویں اور
چودھویں تاریخ ہے۔ (۴) ان سے مراد مہینہ کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ ہے۔ (۵) مہینہ کے سب سے پہلے
ہفتہ اتوار اور پیر اور اگلے مہینہ کے سب سے پہلے منگل، بدھ اور جمعرات کے ایام اسی طرح اگلے ماہ پھر مہینہ کے سب سے
پہلے منگل، بدھ اور جمعرات کے ایام۔ اسی طرح اگلے ماہ پھر مہینہ کے سب سے پہلے ہفتہ اتوار اور پیر۔ دھکدا۔ یہ قول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ (۶) پہلی جمعرات۔ اس کے بعد والا پیر اور اس کے بعد والی جمعرات۔ (۷) پہلا پیر پھر جمعرات پھر پیر۔ (۸) پہلی دسویں اور بیسیوں تاریخ۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (۹) اوّل کل عشر یعنی پہلی گیارہویں اور اکیسویں تاریخ۔ یہ ابن شعبان ماکئی سے مروی ہے۔ (۱۰) مہینہ کے آخری تین دن۔ یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے۔ ان تمام صورتوں میں صوم ”ملاش ایام“ والی احادیث کے اطلاق اور ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی فضیلت صرف انہی مذکورہ صورتوں میں منحصر نہ ہو بلکہ ان کی ہر ممکنہ صورت میں یہ فضیلت حاصل ہو جائے البتہ افضل یہی ہے کہ یہ تین روزے ایام بیض میں رکھے جائیں تاکہ صوم ثلاث ایام والی روایات پر بھی عمل ہو جائے اور ایام بیض کی فضیلت سے متعلق روایات پر بھی۔ راجح یہی ہے کہ ایام بیض سے مہینہ کی تیرہویں چودہویں اور پندرہویں تاریخ مراد ہے۔ احادیث سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے بھی باب صیام البیض ثلاث عشرة و اربع عشرة و خمس عشرة کے الفاظ سے باب قائم کیا ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۷۱۰: ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ سے نبی کے روزے کے متعلق دریافت کیا۔ تو فرمایا: آپ روزے رکھتے چلے جاتے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے کہ اب تو روزہ ہی رکھیں گے اور روزہ موقوف فرمادیتے تو ہم کہتے اب تو موقوف ہی کر دیا میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان سے زیادہ کسی مہینہ روزے رکھے ہوں۔ آپ چند روز کے علاوہ پورا شعبان روزے رکھتے۔

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَ يَفْطَحُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَ لَمْ أَرَهُ صَامًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا.

۱۷۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب روزہ موقوف نہ فرمائیں گے اور روزہ چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے اب روزہ نہ رکھیں گے اور جب سے مدینہ تشریف لائے مسلسل پورا مہینہ رمضان کے علاوہ کبھی روزے نہیں رکھے۔

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَفْطِرُ وَ يَفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَ مَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

باب: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۷۱۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد علیہ السلام جیسا روزہ

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّافِعِيُّ ابْنُ رَهَيْمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدًا لِلَّهِ بْنِ عَمْرٍو

ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے آپ آدھی رات تک سوتے اور ایک تہائی نماز پڑھتے اور چھٹا حصہ پھر سو جاتے۔

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يُنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثَلَاثَةً وَيَنَامُ سُدُسَهُ.

۱۷۱۳: حضرت ابوقادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو شخص دو روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: کسی میں اتنی طاقت بھی ہے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ فرمایا یہ داؤد کا روزہ ہے عرض کیا: جو ایک دن روزہ رکھے دو دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ مجھے اسکی طاقت ہوتی۔

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثنا عِيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبُدِ الرُّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّفْتُ ذَلِكَ.

پہلے: حضرت نوح علیہ السلام کی روزے

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۷۱۴: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ (اور بلا ناغہ) روزہ رکھا کرتے تھے صرف فطر اور خجی کے دن روزہ نہ رکھتے تھے۔

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَيَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَامَ نُوحٌ الذَّهْرَ إِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْأَضْحَى.

پہلے: ماہ شوال میں چھ روزے

۳۳: بَابُ صِيَامِ سُنَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

۱۷۱۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عید الفطر کے بعد چھ دن روزہ رکھے اس کو پورے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا جو ایک نیکی لائے اس کو اس کا دس گنا اجر ملے گا۔

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدَّمَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا.

۱۷۱۶: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رمضان کے

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ بَسَبًا مِنْ رَوْزَةٍ رَكَهَ يَوْمَئِذٍ فِي بَعْدِ شَوَّالٍ فِي شَوَّالٍ كَانَ كَقَوْمِ الدَّهْرِ.

رکھے تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے استدلال کر کے بہت سے ائمہ فرماتے ہیں کہ عید کے چھ روزے مستحب ہیں۔ اس کے برعکس امام مالکؒ ان روزوں کی کراہت کے قائل ہیں۔ پھر حنفیہ میں اختلاف ہے کہ یہ روزے پے درپے رکھنا افضل ہے یا تفریق کے ساتھ؟ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ تفریق کو راجح قرار دیتے ہیں جبکہ بعض احناف نے پے درپے رکھنے کو افضل قرار دیا ہے۔

پاب: اللہ کے راستے میں ایک روزہ

۳۴: بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۱۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوزخ کو اس سے ستر سال (کی مسافت کے برابر) دور فرما دیں گے۔

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنِ الْمُهَاجِرِ أُنْبَاؤَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ مِنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۱۷۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ دوزخ کو اس سے ستر سال دور فرما دیں گے۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ رُخِّحَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

☆ خلاصۃ الباب ایام تشریق کے روزوں کے بارہ میں امام ابو حنیفہؒ کا مسلک امام احمدؒ کی ایک روایت اور امام شافعیؒ کا قول جدید یہ ہے کہ ان ایام میں روزہ رکھنا ممنوع ہے اکثر شافعیہ کے نزدیک فتویٰ بھی اسی قول پر ہے۔

پاب: ایام تشریق میں روزہ

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ

کی ممانعت

أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

۱۷۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منیٰ میں رہنے کے دن کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَّامُ مِنِّي أَكْلٌ وَشُرْبٌ.

۱۷۲۰: حضرت بشر بن حکیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ جنت میں صرف مسلمان جائے گا اور یہ دن کھانے

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ بَشَرَ بْنِ سُهَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَقَالَ

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ إِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ أَكَلٍ وَشُرْبٍ. پینے کے دن ہیں۔

۳۶: بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ صِيَامِ يَوْمِ

بَابُ: يَوْمِ الْفِطْرِ أَوْ يَوْمِ الْأَضْحَى كَوْرُوزِهِ

الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى. رکھنے کی ممانعت

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يُحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّمِيمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الْأَضْحَى. حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الْأَضْحَى أَمَا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَ يَوْمُ الْأَضْحَى تَاكُلُونَ فِيهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ. حضرت ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں عید میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ یوم الفطر تو تمہارے افطار کا دن ہے (رمضان کے روزوں سے) اور یوم الاضحیٰ کو تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

☆ خلاصہ الباب: یوم الفطر میں روزہ کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ مسلمانوں کی عید اور رمضان کے ختم ہونے پر افطار کا دن بھی ہے جبکہ عید الاضحیٰ نیز دوسرے ایام تشریق میں روزوں کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ ایام حق تعالیٰ کی جانب سے اپنے مسلمان بندوں کی ضیافت کے دن ہیں اور روزے رکھنے سے ضیافت سے اعراض لازم آتا ہے جو یقیناً ناشکری اور محرومی کی بات ہے۔

بَابُ: جَمْعُهُ كَوْرُوزِهِ رَكْنًا

۳۷: بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا بِيَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ يَوْمٍ بَعْدَهُ. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا: إلا یہ کہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے (تو اس کی اجازت ہے)۔

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِبَادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَنَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنْهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَ رَبِّ

نے حضرت محمد بن عباد بن جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ کے طواف کے دوران حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ جی ہاں اس

هَذَا الْبَيْتِ.

گھر کے رب کی قسم۔

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا أَبُو دَاوُدَ شَيْبَانُ
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذِرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَلَّمَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.
۱۷۲۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے روز
بہت کم افطار (روزہ موقوف) کرتے دیکھا۔

☆ خلاصۃ الباب حنفیہ کے نزدیک جمعہ کے دن کا روزہ بلا کراہت جائز ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ
نہ رکھا جائے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک جمعہ کا تہا روزہ رکھنا مکروہ ہے تا وقتیکہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا
جائے ان کی دلیل حدیث ۱۷۲۳ ہے۔ اس کا جواب حنفیہ یہ دیتے ہیں کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اُس وقت یہ خطرہ
تھا کہ جمعہ کے دن کو کہیں اس عبادت کے لیے مخصوص نہ کر لیا جائے جس طرح یہود نے ہفتہ میں صرف یوم السبت کو عبادت
کے لیے مخصوص کر لیا تھا اور باقی ایام میں چھٹی کر لی تھی لیکن بعد میں جب اسلامی عقائد و احکام راسخ ہو گئے تو یہ حکم ختم کر دیا
گیا اور جمعہ کے دن کو بھی روزہ رکھنے کی اجازت دے دی گئی۔ بالکل اسی طرح جس طرح شروع میں یوم السبت کا روزہ
رکھنے سے تاکید منع کیا گیا تھا۔

باب: ہفتہ کے دن روزہ

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَيْسَى ابْنُ
يُونُسَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ بَسْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ
إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا عَوْدَ
عَنْ أَوْ لِحَاءِ شَجَرَةٍ فَلْيَبْصُرْهُ.
۱۷۲۶: حضرت عبد اللہ بن بسر بیان فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہفتہ کے دن
فرض روزہ کے علاوہ نہ رکھو اگر تم میں سے کسی کو کھانے
کو کچھ نہ ملے تو انگور کی شاخ یا درخت کی چھال ہی
چوس لے۔

حضرت عبد اللہ بن بسر اپنی ہمیشہ سے نقل

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی
ارشاد فرمایا۔

باب: ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزے

۳۹: بَابُ صِيَامِ الْعَشْرِ

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا
أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي الْعَشَرَ قَالُوا يَا رَسُولَ
۱۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال صالحہ اللہ
تعالیٰ کو ان دس دنوں میں باقی دنوں سے زیادہ محبوب و
پسندیدہ ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!
اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ فرمایا: اللہ کے راستے

اللَّهُ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ.

میں جہاد بھی نہیں الا یہ کہ کوئی مرد جان مال سمیت نکلے اور پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ لوئے (بلکہ مال خرچ کر دے اور جان کی قربانی دے دے)۔

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ عُبَيْدَةَ ثَنَا مَسْعُودُ بْنُ وَاصِلٍ عَنِ التَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَيَّامٍ الدُّنْيَا أَيَّامٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ سُحْحَانَهُ أَنْ يُتَعَبَدَ لَهُ فِيهَا مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ وَإِنَّ صِيَامَ يَوْمٍ فِيهَا لَيَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ وَلَيْلَةٌ فِيهَا بَلِيَّةٌ الْقَدْرِ.

۱۷۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایام میں اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کی عبادت سے زیادہ کوئی عبادت پسند نہیں ان میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات (کی عبادت) لیلۃ القدر کے برابر ہے۔

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ الْعَشْرِ قَطُّ.

۱۷۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دس دنوں میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں عشر سے مراد عشرہ ذی الحجہ ہے اور اس کے بھی ابتدائی نو دن مراد ہیں جن کو تغلیباً عشر سے تعبیر کر دیا گیا ورنہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کا روزہ تو ہے ہی ناجائز پھر یوم النحر کے سوا بقیہ عشرہ ذی الحجہ میں روزہ رکھنا بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ایام میں روزے رکھنا ثابت ہے۔ لہذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت باب میں تاویل ضروری ہے اور وہ یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نوبت (باری) میں یہ عشرہ واقع نہ ہوا ہو اور اگر واقعہ ہوا ہو تو اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عشرہ کے روزے نہ رکھے ہوں۔ اسی لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کر دیا۔

باب: عرفہ میں نویں ذی الحجہ کا روزہ

۴۰: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَنْبَاءَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عِيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَخْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالَّتِي بَعْدَهُ.

۱۷۳۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ قَتَادَةَ ابْنِ الْعُمَانِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۷۳۱: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اس کے

اللہ ﷺ یَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ سِنَةٌ أَمَامَهُ وَ سِنَةٌ بَعْدَهُ.

ایک سال اگلے اور ایک سال پیچھے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا وَ كَيْعُ حَدَّثَنِي حَوْشَبُ بْنُ عَقِيلٍ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ الْعَبْدِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ.

۱۷۳۲: حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر جا کر ان سے عرفات میں عرفہ کے روزہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے روزہ سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب سے صوم یوم عرفہ کی فضیلت اور استحباب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ روزہ ہمارے نزدیک بھی مندوب ہے۔ البتہ حجاج کے حق میں عرفات میں صوم یوم عرفہ مکروہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے ضعف اور کمزوری ہو جائے گی اور اس مبارک موقع پر زیادتی دعا کا جو مقصود ہے وہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

باب: عاشورہ کا روزہ

۴۱: بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُ بِصِيَامِهِ.

۱۷۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کا روزہ خود بھی رکھتے اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے۔

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ تَنَا سُفْيَانُ ابْنُ غَيْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَأَغْرَقَ فِيهِ فِرْعَوْنَ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ شُكْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

۱۷۳۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودیوں کا روزہ ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: یہ روزہ کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو نجات عطا فرمائی اور فرعون کو غرق کیا۔ تو موسیٰ نے خود بھی شکرانے کے طور پر یہ روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: ہم موسیٰ کے تم سے زیادہ حقدار ہیں پھر آپ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ مِنْكُمْ أَحَدٌ طَعِمَ الْيَوْمَ فَلَنَا مِنْهَا مَرْطَعِمٍ وَمِنَّا مَنْ لَمْ يَطْعَمْ قَالَ فَاتِمُوا

۱۷۳۵: حضرت محمد بن صیفیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے عاشورہ کے دن ہمیں فرمایا کہ تم میں سے کسی نے آج کچھ کھایا ہم نے عرض کیا کہ بعض نے کھایا اور بعض نے نہیں کھایا۔ فرمایا جس نے کچھ کھایا اور جس نے کچھ نہ

بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ مَنْ كَانَ طَعِمَ وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْ فَارْسَلُوا إِلَى أَهْلِ
الْعَرُوضِ فَلْيَتَمُوا بِقِيَّةِ يَوْمِهِمْ قَالَ يَفْنَى أَهْلَ الْعَرُوضِ
حَوْلَ الْمَدِينَةِ.

کھایا دونوں شام تک (کچھ نہ کھائیں اور روزہ) پورا
کریں اور مدینہ کے اطراف میں گاؤں والوں کی طرف
آدمی بھیجو کہ وہ بھی بقیہ دن کچھ نہ کھائیں۔

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي
ذُنَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ مَوْلَى
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْنٌ
بَقِيَّتِ إِلَى قَابِلٍ لِأَصْوَمَنَّ الْيَوْمَ التَّاسِعَ.

۱۷۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کو
بھی روزہ رکھوں گا۔

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ أَبِي
ذُنَبٍ زَادَ فِيهِ مَخَافَةَ أَنْ يَفُوتَهُ عَاشُورَاءُ.

دوسری سند میں یہ اضافہ ہے کہ اس خدشہ سے
کہ عاشورہ کا روزہ چھوٹ نہ جائے۔

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ
أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُومْهُ وَمَنْ
كَرِهَهُ فَلْيَدَعْهُ.

۱۷۳۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوم عاشوراء کا
تذکرہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس
روز اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے تم میں سے جو
چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ أَنبَأَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا
عِيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدِ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي
قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي
أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

۱۷۳۸: حضرت ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے
اللہ سے امید ہے کہ یوم عاشوراء کے روزہ سے گزشتہ
سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

☆ خلاصۃ الباب عاشوراء عشر سے ماخوذ ہے۔ عاشرہ کے معنی میں۔ اس کا موصوف محذوف ہے: اللیلۃ العاشوراء
اور اس سے مراد مجرم کی دسویں تاریخ ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ عاشوراء کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ پھر اس پر بھی اتفاق ہے
کہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر امام
ابوضیفہ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی اور صرف اس کا استحباب باقی رہ گیا۔

۴۲: بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

باب: سوموار اور جمعرات کا روزہ

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ
حَدَّثَنِي نُوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ
الْعَازِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ

۱۷۳۹: حضرت ربیعہ بن عاز نے حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق
دریافت کیا تو فرمانے لگیں آپ سوموار اور جمعرات کا

كَانَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

روزہ رکھتے تھے۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا
الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سَهْبِيلِ بْنِ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ
الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ يَغْفِرُ
اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرِينَ يَقُولُ دَعَهُمَا حَتَّى
يَضْطَلِحَا.

۱۷۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا
کرتے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے
رسول! آپ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟
فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش
فرمادیتے ہیں سوائے دو قطع کلامی کرنے والوں کے۔
فرماتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دو تا وقتیکہ یہ صلح کر لیں۔

☆ خلاصۃ الباب پیر اور جمعرات میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت تو خود حدیث ترمذی میں مذکور ہے کہ ان
دونوں دنوں میں بندوں کے اعمال باری تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں۔ پھر پیر کی تو خاص طور پر اس لیے بھی
اہمیت ہے کہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔
اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے قباء پہنچے۔ ان خصوصیات کی بناء پر پیر کے دن کو دوسرے ایام پر ایک درجہ
فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اور تمام عبادتوں میں روزہ کو کیوں اختیار کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ کس وقت
اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور روزہ ایسی عبادت ہے جو تمام دن قائم رہتی ہے بخلاف دوسری عبادتوں کے کہ وہ تھوڑی دیر
کے لیے ہوتی ہیں۔

۴۳: بَابُ صِيَامِ أَشْهُرِ الْحَرَامِ

باب: اشہر حرم کے روزے

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ
عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّبَّيْلِ عَنْ أَبِي مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ
أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَا الرَّجُلُ الَّذِي
أَتَيْتُكَ عَنَامَ الْأَوَّلِ، قَالَ فَمَا لِي أَرَى جِسْمَكَ نَاجِلًا
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا بِالنَّهَارِ مَا أَكَلْتُهُ إِلَّا
بِاللَّيْلِ قَالَ مَنْ أَمَرَكَ أَنْ تَعَذِّبَ نَفْسَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَ يَوْمًا بَعْدَهُ قُلْتُ إِنِّي
أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَ يَوْمَيْنِ بَعْدَهُ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى
قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ وَ صُمْ أَشْهُرَ الْحَرَمِ.

۱۷۴۱: حضرت ابو یحییٰ باہلی روایت کرتے ہیں کہ ان کے
والد یا چچا نے کہا کہ میں نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور
عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں وہی شخص ہوں جو گزشتہ
سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ فرمایا: تم کمزور لگ
رہے ہو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں دن کو کھانا نہیں
کھاتا، صرف رات کو کھانا کھاتا ہوں۔ فرمایا: تمہیں کس نے
کہا کہ اپنی جان کو عذاب میں مبتلا کرو۔ میں نے عرض کیا:
اے اللہ کے رسول! مجھ میں (روزہ رکھنے کی) قوت ہے۔
فرمایا: صبر کا مہینہ (رمضان) روزہ رکھو اور اسکے بعد (مہینہ
میں) ایک۔ میں نے عرض کیا: مجھ میں اس زائد کی قوت

ہے۔ فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور اسکے بعد (ہر ماہ) دو دن۔ میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زائد قوت ہے۔ فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھو اور اسکے بعد (ہر ماہ) تین دن اور اشہر حرام کے روزے رکھ لو۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ شَهْرُ اللَّهِ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُحْرَمَ.

۱۷۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کن روزوں کی ہے؟ فرمایا: اللہ کا مہینہ جسے تم محرم کہتے ہو۔

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْبَرِ الْجَزَامِيُّ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ غَطَاءٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَطَّابِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ نَهَى عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ.

۱۷۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزوں سے منع فرمایا۔

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزِيُّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحُرْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُمْ شَوَّالًا فَتَرَكَ أَشْهُرَ الْحُرْمِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَصُومُ شَوَّالًا حَتَّى مَاتَ.

۱۷۴۴: حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید اشہر حرم کے روزے رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: شوال میں روزے رکھا کرو تو انہوں نے اشہر حرم کو چھوڑ دیا اور تا وقت وفات شوال میں روزے رکھتے رہے۔

خلاصۃ الباب ☆ أَشْهُرُ الْحُرْمِ: (رجب ذی قعدہ محرم ذوالحجہ) ان مہینوں کو کہتے ہیں جن کی عرب جاہلیت کے زمانہ میں بہت تعظیم کرتے تھے اور جنگ و جدل سے بچتے تھے اور حرام سمجھتے تھے۔ قرآن میں سورہ بقرہ کی آیت ۲۱۶ سے قتال کی حرمت سمجھ میں آتی ہے پھر جمہور فقہاء کے نزدیک اور بقول ابو بکر جصاص عام فقہاء امعاد کے مسلک پر یہ حکم منسوخ ہے۔ اب کسی مہینے میں قتال ممنوع نہیں لیکن ان مہینوں کی تعظیم اپنے حال پر باقی رہی۔ اسی وجہ سے ان مہینوں میں روزہ رکھنا، کوئی دوسری عبادت کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔ حدیث: ۱۷۴۳ میں رجب کے روزہ کی نہی وارد ہوئی کیونکہ مشرکین اس کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو رجب کے روزے پر مارتے تھے اور فرماتے: مار رجب؟ کہ رجب کیا ہے؟ ایک مہینہ ہے جس کی تعظیم جاہلیت والے کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اس کی تعظیم ختم ہوگئی۔ یہ روایات طبرانی اوسط میں بھی آتی ہے۔ اس کی زیادہ تفصیل ما تبت بالسنة للشيخ عبدالحق محدث دہلوی میں دیکھی جاسکتی ہے۔ حافظ فرماتے ہیں کہ رجب کے روزے کی احادیث موضوع ہیں۔ (مرقاۃ)

بَابُ: رَوْزَةُ بَدَنِ كِي زَكْوَاتِهِ

۴۴: بَابُ فِي الصَّوْمِ زَكْوَةُ الْجَسَدِ

۱۷۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا

۱۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

مُحَرَّرُ بْنُ سَلْمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ
مُوسَى بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ جُمُهَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ
زَادَ مُحَرَّرٌ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ الصِّيَامُ
نِصْفُ الصَّبْرِ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر
چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔
محرز کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ آدھا صبر
ہے۔

۴۵: بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي
لَيْلَى وَخَالِي يُعْلَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
حَجَّاجٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِمْ
مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا.

پہاؤ: روزہ دار کو روزہ افطار کرانے کا ثواب
۱۷۴۶: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرے تو اس کو بھی
اس کے برابر اجر ملے گا۔ روزہ دار کے ثواب میں کمی بھی
نہ ہوگی۔

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى
اللَّخْمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مِصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ سَعْدِ بْنِ
مُعَاذٍ فَقَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَ أَكَلُ طَعَامِكُمْ
الْأَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ.

۱۷۴۷: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
سعد بن معاذ کے ہاں روزہ افطار کیا تو دعا دی کہ روزہ
دار تمہارے ہاں افطار کریں نَبِئْتُ نَبِيَّ نَبِيَّ تَمْبَارَا كَهَانَ
کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعائیں کریں۔

۴۶: بَابُ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ
سَهْلٌ قَالُوا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدِ
الْأَنْصَارِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا لَيْلَى عَنْ أُمِّ عَمَّارَةَ قَالَتْ
أَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَكَانَ بَعْضُ مَنْ
عِنْدَهُ صَائِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ
الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ.

پہاؤ: روزہ دار کے سامنے کھانا
۱۷۴۸: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے
آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ بعض حاضرین کا
روزہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب روزہ
دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا
کرتے ہیں۔

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۴۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے
فرمایا: بلال ناشتہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرا روزہ

لِبَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْعَدَاءُ يَا بَلَالُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ! فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَفَضْلَ رِزْقِ بَلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشْعَرَتْ يَا بَلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَكَلَ عِنْدَهُ.

ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا زائد رزق جنت میں ہے۔ بلال آپ کو معلوم بھی ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کھایا جائے اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کے سامنے کھانا پینا درست ہے۔ فرشتوں سے زیادہ اس نے یہ کام کیا کہ کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کی خاطر نہیں کھایا اور فرشتوں کو تو کھانے پینے کی خواہش ہی نہیں اس لئے ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۳۷: بَابٌ مِّنْ دُعَايِ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ

باب: روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو کیا کرے؟

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ.

۱۷۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی روزہ دار ہو اور اسے کھانے کی دعوت دی جائے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السَّلْمِيُّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۱۷۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزہ دار ہو تو دعوت قبول کرے (اور حاضر ہو) پھر اگر چاہے تو کھائے (اور قضا کر لے) اور چاہے تو نہ کھائے۔

☆ خلاصۃ الباب نیکیوں اور عبادات کو مخفی رکھنا اور چھپانا چاہیے لیکن یہاں پر جو کہا گیا ہے کہ دعوت دینے والے کو روزہ دار بتادے کہ میرا روزہ ہے وچہ یہ ہے کہ اس کی دلجوئی مقصود ہے اور دل میں رنجیدہ نہ ہو اور اگر بہت زیادہ اصرار کرے تو اس کی خاطر دعوت کو قبول کر لینا چاہیے اور بعد میں قضاء کرے۔

۳۸: بَابٌ فِي الصَّائِمِ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُ

باب: روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَعْدَانَ الْجَهَنِّيِّ عَنْ سَعْدِ أَبِي مُجَاهِدٍ الطَّائِيِّ (وَكَانَ ثِقَةً) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ الصَّائِمُ فَاجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی، امام عادل، روزہ دار کی افطار تک اور مظلوم کی دعا کہ

اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا تردُّ دَعْوَتَهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتَّى يَفْطُرَ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ ذُونَ الْعَمَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ تَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ بِعِزَّتِي لَا نُصْرَتِكَ وَ لَوْ بَعْدَ حِينٍ.

اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت بادلوں سے اوپر اٹھائیں گے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری عزت کی قسم! ضرور تیری مدد کروں گا گو کچھ وقت کے بعد۔

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَ بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لِدَعْوَةٍ مَا تَرُدُّ.

۱۷۵۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔ حضرت ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو افطار کے وقت یہ دعا مانگتے سنا: اے

اللہ! میں آپ کو آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر چیز کو شامل ہے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری بخشش وسعت کُلِّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي.

اللہ! میں آپ کو آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر چیز کو شامل ہے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری بخشش فرمادیجئے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث میں تین آدمیوں کی دعاء کا قبول ہونا بیان کیا گیا۔ وجہ یہ ہے کہ عدل کرنا جتنا مہتمم بالشان ہے اتنا ہی عادل آدمی اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ اور آرام و راحت دینا بے سکوں کی مدد کرنا ایسے آدمی کی دعا کیسے رد ہو سکتی ہے۔ روزہ دار محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر بھوک و پیاس برداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں اور مظلوم کی آہ تو خالی جاتی نہیں ہے۔ چاہے مسلم ہو یا کفر ہو، ظلم کا بدلہ دنیا میں بھی ملتا ہے خواہ ذرا دیر ہو جائے۔ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہو جائے گا۔ اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ دار کی دعا افطار کے وقت قبول ہوتی ہے لہذا دعا کا اہتمام بہت زیادہ کرنا چاہیے۔

باب: عید الفطر کے روز گھر سے نکلنے سے

قبل کچھ کھانا

۴۹: بَابُ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ

أَنْ يَخْرُجَ

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ تَمْرَاتٍ.

۱۷۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ چھوہارے کھائے بغیر نہ نکلتے۔

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ ابْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا مَيْمُونُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ صُهَيْبَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَغْدُوا يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يُغْدَى أَصْحَابَهُ مِنْ

۱۷۵۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی عید الفطر کے روز عید گاہ کو نہ جاتے تھے جب تک اپنے صحابہ کو صدقہ فطر میں سے ناشتہ نہ کروا دیتے (جو صدقہ فطر آپ کے پاس جمع ہوتا

صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

نماز عید جانے سے قبل آپ مساکین صحابہ میں تقسیم فرمادیتے۔

۱۷۵۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ کھائے بغیر نہ نکلتے اور عید الاضحیٰ کو (نماز سے) واپس آنے تک کچھ نہ کھاتے۔

پہاڑ: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں جن کو کوتاہی کی وجہ سے نہ رکھا

۱۷۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ذمہ کچھ روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی جانب سے ہردن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

پہاڑ: جس کے ذمہ نذر کے روزے ہوں

اور وہ فوت ہو جائے

۱۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول میری ہمیشہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے ذمہ مسلسل دو ماہ کے روزے تھے۔ فرمایا: بتاؤ اگر تمہاری ہمیشہ کے ذمہ قرض ہوتا تم ادا کرتیں۔ عرض کرنے لگیں کیوں نہیں ضرور۔ فرمایا تو اللہ کا حق زیادہ اس لائق ہے کہ ادا کیا جائے۔

۱۷۵۹: حضرت بریدہ فرماتے ہیں ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ کے ذمہ روزہ تھے اُن کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں ان کی جانب سے روزے رکھ لوں؟ فرمایا جی۔

۱۷۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ تَنَا أَبُو عَاصِمٍ تَنَا ثَوَابُ بْنُ عُثْبَةَ الْمَهْرِيُّ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّىٰ يَأْكُلَ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّخْرِ حَتَّىٰ يَرْجِعَ.

۵۰: بَابُ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ رَمَضَانَ قَدْ فَرَّطَ فِيهِ

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ تَنَا قُتَيْبَةُ تَنَا عَبَّاسُ بْنُ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ فَلْيَطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينٍ.

۵۱: بَابُ مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ

مِنْ نَذْرِ

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَلْطِينٍ وَ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صِيَامٌ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَ بَلَى قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ.

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمٌ أَفْصَوْمٌ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ.

☆ خلاصہ الباب اگر میت نے مرنے سے پہلے فدیہ کی وصیت کی ہو تو وارث پر روزہ کے بدل فدیہ دینا واجب ہے۔ اگر وصیت نہیں کی تو اختیار ہے۔ اگر فدیہ دے دے تو رحمت خداوندی سے امید کی جاتی ہے کہ روزہ کا بدل بن جائے لیکن میت کی طرف سے روزہ رکھنا جس کو نیابت فی العبادۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے جمہور علماء کے نزدیک خالص بدنی عبادات میں نیابت جاری نہیں ہوتی۔ جمہور کا استدلال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث: فقال لا یصلی اور عن احد ولا بصوم احد یعنی کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے۔ صحابہ کا تعامل بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ کسی صحابی سے یہ منقول نہیں کہ اُس نے کسی کی طرف سے نماز پڑھی ہو یا روزہ رکھے ہوں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے منسوخ ہے یا ان صحابہ کی خصوصیت ہے یا مطلب یہ ہے کہ روزے اپنی طرف سے رکھو اور اس کا ثواب اپنی بہن کو پہنچا دو۔

باب: جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو

۵۲: بَابُ فِيمَنْ أَسْلَمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۷۶۰: حضرت عطیہ بن سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ہمارا وفد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ انہوں نے ہمیں ثقیف کے اسلام لانے کے متعلق بتایا کہ وہ رمضان میں حاضر خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کے لئے قبہ لگوایا جب وہ مسلمان ہو گئے تو باقی مہینہ روزے رکھے۔

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَيْسَىٰ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ ثَنَا وَقَدْ نَا الذِّينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاسْلَامِ ثَقِيفٍ قَالَ وَقَدِمُوا عَلَيْهِ فِي رَمَضَانَ فَضَرَبَ عَلَيْهِمْ قُبَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا صَامُوا مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنَ الشَّهْرِ.

باب: خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی

۵۳: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَصُومُ بِغَيْرِ

کاروزہ رکھنا

ذَنْ زَوْجِهَا

۱۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر بیوی رمضان کے علاوہ ایک دن بھی روزہ نہ رکھے۔

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

۱۷۶۲: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خاوندوں کی اجازت کے بغیر (نفل) روزے رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النِّسَاءَ أَنْ يَصُومْنَ إِلَّا بِإِذْنِ أَرْوَاجِهِنَّ.

☆ خلاصہ الباب جمہور علماء کے نزدیک یہ ممانعت تحریمی ہے لیکن اس کے باوجود اُس نے روزہ رکھ لیا تو روزہ تو بہر حال درست ہو جائے گا اگرچہ گنہگار ہوئی۔

۵۴: بَابُ فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ

الْأَبَادِيهِمْ

بَابُ: مہمان، میزبان کی اجازت کے بغیر

روزہ نہ رکھے

۱۷۶۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم کا مہمان ہو تو ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ وَخَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، قَالَا ثنا أَبُو بَكْرِ الْمَدِينِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَنْزَلَ الرَّجُلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ.

خلاصۃ الباب ☆ یہ حدیث مکر ہے۔ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تب بھی حسن معاشرت اور استجاب پر محمول ہوگی۔ وجہ یہ ہے کہ مہمان کے روزے میزبان کے لیے باعث تکلیف ہوں گے۔ اس لیے کہ اُسے سحری اور افطار کا بطور خاص اہتمام کرنا پڑے گا۔

۵۵: بَابُ فِيمَنْ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ

كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

بَابُ: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر

کرنے والے کے برابر ہے

۱۷۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر ہے۔

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنِ كَاسِبٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأُمَوِيِّ عَنْ مَعْنٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ.

۱۷۶۵: حضرت سنان سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والوں کو روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ (یعنی اللہ اس عمل کو بہت پسند کرتے ہیں اور بے بہا اجر و ثواب عنایت کرتے ہیں)۔

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِئِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُرَّةَ عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ بْنِ أَبِي حُرَّةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَةَ الْأَسْلَمِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ.

۵۶: بَابُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

بَابُ: لیلۃ القدر

۱۷۶۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لیلۃ القدر

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ اغْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ

أَنْتِ أَرِيئْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَنْسَبِيهَا فَأَلْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ دَكَاكَرٍ بَهْلَادِي گئی۔ تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں
الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ۔ میں تلاش کرو۔

خلاصہ الباب ☆ لیلۃ القدر کی وجہ تسمیہ یا تو یہ ہے کہ: تقدر فیہا الارزاق والارجال یعنی اس رات میں ہر انسان
کی عمر موت رزق اور بارش وغیرہ کی مقدار میں مقرر فرشتوں کو لکھوادی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جس جس کو اس سال میں
حج نصیب ہوگا وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ شب قدر امت محمدیہ (ﷺ) کی خصوصیات میں سے ہے۔ لیلۃ القدر
کی تعیین میں شدید اختلاف ہے یہاں تک کہ اس میں پچاس کے قریب اقوال شمار کیے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک قول یہ
بھی ہے کہ وہ سارے سال میں دائر ہے۔ یہ قول حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور عمرہ
وغیرہ سے منقول ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی بھی مشہور روایت یہی ہے۔ شیخ اکبر ابن عربی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔
تاہم جمہور کا مسلک یہ ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیرہ بالخصوص طاق راتوں میں دائر ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی (ﷺ) ہے کہ
اس کی تلاش میں عبادت کا بطور خاص اہتمام کیا کرو۔

باب: ماہ رمضان کی آخری دس راتوں

کی فضیلت

۱۷۶۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دس
راتوں میں عبادت میں ایسی کوشش فرماتے جو اس کے
علاوہ میں نہ فرماتے۔

۱۷۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرے میں شب بیداری
کرتے ازار کس لیتے اور گھر والوں کو (عبادت کے
لئے) جگا دیتے۔

باب: اعتکاف

۱۷۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس روزہ
اعتکاف فرماتے تھے جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا
وصال ہوا اس سال آپ نے بیس روز اعتکاف فرمایا۔

۵۷: **بَابُ فِي فَضْلِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ**

شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
الشَّوَارِبِ وَ أَبُو اسْحَقَ الهَرَوِيُّ اِبْرَاهِيمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَاتِمٍ قَالَا تَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ تَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُيَيْدٍ
عَنِ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ.

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ
ابْنِ عُيَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ أَبِي الصُّخْرِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَتْ الْعَشْرُ أَحْيَا
اللَّيْلَ وَ شَدَّ الْمِيزَرَ وَ أَبْقَطَ أَهْلَهُ.

۵۸: **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَعْتِكَافِ**

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ تَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ
عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ
الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا وَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ

الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فَلَمَّا كَانَ الْعَامَ الَّذِي قَبِضَ فِيهِ
عُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ.

ہر سال ایک مرتبہ آپ کے ساتھ قرآن کا دور کیا جاتا۔
وصال کے سال دوبارہ کیا گیا۔

۱۷۷۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ
مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ
أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ
مِنْ رَمَضَانَ فَسَافِرٌ عَدَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ
اِغْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا

۱۷۷۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری
عشرہ اعتکاف فرماتے تھے۔ ایک سال آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سفر کیا تو اس سے اگلے سال میں روزہ اعتکاف
فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب اعتکاف لغت میں کسی جگہ یا کسی شئی پہ ٹھہرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں مسجد میں روزہ اور نیت
کے ساتھ ٹھہرنا۔ اعتکاف نفل کا زمانہ کم از کم امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک دن ہے۔ امام مالک کی ایک روایت بھی یہی
ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک دن کا اکثر حصہ ہے جبکہ امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک ایک ساعت ہے۔ امام احمد کی
بھی ایک روایت یہی ہے۔ اعتکاف کی تین اقسام ہیں: (۱) اعتکاف واجب: وہ اعتکاف کہ جو نذر کرنے یعنی منت ماننے
سے واجب ہو گیا یعنی کوئی آدمی زبان سے یہ کہے کہ میں نے اعتکاف کو اپنے ذمہ لازم کر لیا۔ (۲) اعتکاف نفل: جو کسی بھی
وقت کیا جاسکتا ہے۔ (۳) اعتکاف مسنون: وہ اعتکاف جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب عید کا
چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ان دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اس لیے اس کو
اعتکاف مسنون کہتے ہیں۔ یہ سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔

باب: اعتکاف شروع کرنا اور

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَتَدِي الْأَعْتِكَافِ وَ

قضاء کرنا

قَضَاءِ الْأَعْتِكَافِ

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدِ
ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ عَلَى
الصُّبْحِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَكَانَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ
فَأَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ
فَأَمَرَ فَضْرِبَ لَهُ خِيَاءَ فَا مَرَّتْ عَائِشَةُ بِخِيَاءٍ فَضْرِبَ لَهَا وَ
أَمَرَتْ حَفْصَةَ بِخِيَاءٍ فَضْرِبَ لَهَا فَلَمَّا رَأَتْ رَيْبَ
جِيَاءَ هَمَّ أَمَرَتْ بِخِيَاءٍ فَضْرِبَ لَهَا فَلَمَّا رَأَتْ
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرَّ

۱۷۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز
پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں جاتے آپ کا ارادہ ہوا کہ
رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کریں۔ آپ کے فرمانے
پر خیمہ نصب کر دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بھی خیمہ نصب کرنے کو کہا۔ ان کے لئے بھی خیمہ نصب
کر دیا گیا۔ حضرت زینب نے ان کا خیمہ دیکھا تو ایک
اور خیمہ نصب کرنے کا کہہ دیا ان کے لئے بھی خیمہ لگا دیا
گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: تم

تُرَدُّنَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكِفْ عَشْرًا مِنْ نِيْلِي كَأَرَادَهُ كَيْفَ؟ سَوَّأَ بِنِيْلِي فِي رَمَضَانَ فِي عِتْكَافِ شَوَّالٍ.

نہ فرمایا اور شوال میں ایک عشرہ اعتکاف فرمایا:

خلاصۃ الباب ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مرتبہ رمضان میں اعتکاف چھوٹا ہے۔ ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے سال اس کی قضاء فرمائی اور دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بناء پر اعتکاف چھوڑ دیا تھا کہ بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی مسجد نبوی میں اپنے اعتکاف کے لیے خیمے لگوائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ فرمایا: یعنی کیا تم نیکی کرنا چاہتی ہو؟ اس کا مطلب حافظ ابن حجر نے یہ بیان کیا کہ پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کی بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے۔ ان دونوں کو دیکھ کر دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی اپنے خیمے لگوائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھے کہ یہ مقابلہ نیکی میں غیرت کی وجہ سے ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کے لیے ہے یا اس وجہ سے کہ مسجد میں عورتوں کا اجتماع ہو جائے گا اور گھر جیسا ماحول پیدا ہو جائے گا۔ اعتکاف کا مقصد فوت ہونے کا اندیشہ ہوا تو سب خیمے اٹھوادیئے اور خود بھی نہیں اعتکاف فرمایا۔ اس کی قضاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں ان دس دنوں میں کی جس کا ذکر امام ابن ماجہ نے حدیث باب میں کیا ہے۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ اعتکاف مسنون کو توڑنے سے قضاء واجب ہوتی ہے یا نہیں؟ مفتی یہ قول یہ ہے کہ جس دن اعتکاف توڑا ہے صرف اسی دن کی قضاء واجب ہوگی پورے عشرہ کی نہیں۔ یہی امام مالک کا مسلک ہے۔

۶۰: بَابُ فِي عِتْكَافِ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ

بَابُ: ایک دن یا رات کا اعتکاف

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْخَطَمِيُّ قَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْتَكِفُهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ.

۱۷۷۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی منت مانی تھی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی نذر کرنے سے اعتکاف واجب ہوتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔ اسی پر اجماع ہے۔

بَابُ: معتکف مسجد میں جگہ

متعین کرے

۶۱: بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَلْزِمُ مَكَانًا

مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَانَا يُونُسُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ.

۱۷۷۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت نافع کہتے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ الْمَكَانَ الَّذِي يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کی جگہ دکھائی۔

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ تَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ تَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ عَيْسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَىٰ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اِعْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ فِرَاشَهُ أَوْ يُوَضِّعُ لَهُ سَرِيرَهُ وَرَاءَ اسْطِوَانَةِ التَّوْبَةِ .

۱۷۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ تَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَزْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اِعْتَكَفَ فِي قَبَةِ تَرْكِيَّةٍ عَلَى سِدَّتِهَا قِطْعَةً حَصِيرٍ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَتَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ .

۱۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعُمَرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنْ كُنْتُ لَا دُخْلَ الْبَيْتِ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيضِ فِيهِ فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَّةٌ قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانُوا مُعْتَكِفِينَ .

۱۷۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ تَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا الْهَيَّاجُ الْخُرَّاسَانِيُّ تَنَا عَبْسَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُعْتَكِفُ يَتَّبِعُ الْجِنَازَةَ وَيَعُودُ الْمَرِيضَ .

۶۲: بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي حَيْمَةِ الْمَسْجِدِ

۱۷۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر یا تخت ستون اسطوانہ کے پیچھے لگا دیا جاتا۔

۱۷۷۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکی حیمہ میں اعتکاف فرمایا اس کے دروازے پر چٹائی کا ٹکڑا لگا ہوا تھا۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی کو ہاتھ سے پکڑ کر حیمہ کے کونہ میں کر دیا اور اپنا سر باہر نکال کر لوگوں سے گفتگو فرمائی۔

۶۳: بَابُ دَوْرَانِ اِعْتِكَافِ بِيَارِكِي عِيَادَاتٍ اَوْر

جنازے میں شرکت

۱۷۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں کسی کام کے لئے گھر جاتی گھر میں مریض ہوتا تو میں چلتے چلتے ہی اس سے حال احوال لیتی۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ اعتکاف بلا ضرورت گھر نہ جاتے۔

۱۷۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معتکف جنازہ میں جاسکتا ہے اور بیمار کی عیادت کر سکتا ہے۔

خلاصہ الباب ☆ عیادت مریض اور جنازہ میں حاضر ہونے کے لیے مقصوداً نکلنا بالاتفاق ناجائز ہے۔ البتہ قضاء حاجت کے لیے آتے جاتے ضمناً عیادت مریض کر لینا جائز ہے لیکن نماز جنازہ میں شرکت چونکہ بغیر ٹھہرے نہیں ہو سکتی

اس لیے اس میں بھرنے کی گنجائش ہے لیکن نماز ختم ہوتے ہی فوراً لوٹنا واجب ہے۔

باب: معتکف سر دھو سکتا ہے اور کنگھی کر سکتا ہے

۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعْتَكِفِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ
وَيُرْجِلُهُ

۱۷۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر میرے قریب کرتے میں سر دھو کر کنگھی کرتی حالانکہ میں اپنے حجرہ میں ہوتی تھی حالت حیض میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے۔

۱۷۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأُرْجِلُهُ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ.

باب: معتکف کے گھر والے مسجد میں اس سے ملاقات کر سکتے ہیں

۶۵: بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَزُورُهُ أَهْلُهُ فِي الْمَسْجِدِ

۱۷۷۹: ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئیں۔ آپ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے رات کو کچھ دیر آپ سے بات چیت کی پھر اٹھ کر واپس جانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں چھوڑنے کے لئے اس دروازہ تک تشریف لائے جو ان کے مکان کو لگتا تھا آپ دونوں کے پاس سے دو انصاری مرد گزرے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بھڑو! یہ صفیہ بنت حی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول سبحان اللہ (یعنی کیا ہم آپ پر شبہ کر سکتے ہیں) آپ کا یہ فرمانا ان پر گراں گزارا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان میں خون کی طرح پھرتا ہے اور مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں وسوسہ نہ ڈالے۔

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَيْ رَبِّهِ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَمَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتُ حَيْ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمْ شَيْئًا.

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتکف کے گھر والے ملاقات کے لیے آسکتے ہیں۔ بشرطیکہ مسجد کا احترام ملحوظ رہے اور فضول گفتگو سے بچا جائے۔ آج کل بہت افراط و تفریط ہو رہی ہے۔ یا معتکف منہ لپیٹ کر بالکل خاموش رہتا ہے یا پھر بعض معتقلین کے عزیز واقارب اور احباب مسجد میں آکر بیٹھ کر دنیا جہان کی باتیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے طاعات کے ضائع ہو جانے کا خوف ہونے لگتا ہے۔

باب: مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے

۶۶: بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا
بْنُ بَدْرِ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَزَائِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَتْ
عَائِشَةُ اغْتَكَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ
فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصَّفْرَةَ قُرْبَنَا وَضَعَتْ تَحْتِهَا
الطَّنْطَنَ.

۱۷۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مکرمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معتکف ہوئیں انہیں کبھی گدلا پانی اور کبھی سرخی دکھائی دیتی بسا اوقات انہوں نے اپنے نیچے طشت بھی رکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح مستحاضہ عورت نماز تلاوت، قراءت قرآن کر سکتی ہے اسی طرح اعتکاف بھی کر سکتی ہے۔

باب: اعتکاف کا ثواب

۶۷: بَابُ فِي ثَوَابِ الْإِعْتِكَافِ

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا غَيْبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أُمَيَّةَ ثَنَا عَيْسَى بْنُ مُوسَى الْبُخَارِيُّ عَنْ غُبَيْدَةَ الْعَمِّيِّ عَنْ
فَرْقِدِ السَّبْحِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَ
يُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَمَا جَلَّ الْحَسَنَاتُ كُلُّهَا.

۱۷۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے رُکارتا رہتا ہے اور اس کی نیکیاں (ثواب کے اعتبار سے) اسی طرح جاری کر دی جاتی ہیں جس طرح تمام نیکیاں کرنے والا۔

خلاصۃ الباب ☆ جب بندہ اعتکاف کی نیت سے خود کو مسجد میں مقید کر دیتا ہے تو اگرچہ وہ عبادت اور ذکر و تلاوت وغیرہ کے راستے سے اپنی نیکیوں میں خوب اضافہ کرتا ہے لیکن بعض بہت بڑی نیکیوں سے وہ مجبور بھی ہو جاتا ہے مثلاً وہ بیماروں کی عیادت اور خدمت نہیں کر سکتا جو بہت بڑے ثواب کا کام ہے کسی لاچار مسکین، یتیم اور یتیم کی مدد کے لیے دوڑ دھوپ نہیں کر سکتا، کسی میت کو غسل نہیں دے سکتا جو کہ اگر ثواب کے لیے اور اخلاص کے ساتھ کرے تو بہت بڑے اجر کا کام ہے۔ اسی طرح نماز جنازہ کی شرکت کے لیے نہیں نکل سکتا اور میت کے ساتھ قبرستان نہیں جاسکتا۔ جس کے ایک ایک قدم پر گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں لیکن اس حدیث میں اعتکاف والے کو بشارت سنائی گئی اس کے حساب اور صحیفہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ سب نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں جن کے کرنے سے وہ اعتکاف کی وجہ سے مجبور ہو جاتا ہے اور وہ ان کا عادی تھا۔ کیا نصیب اللہ اکبر! لوٹنے کی جائے ہے۔

۶۸: بَابُ فِيمَنْ قَامَ فِي لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ

بَابُ: عِيدِينَ كِي رَاتُونَ مِيں قِيَامِ

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمَرَارِيُّ بْنُ حُمُودَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَتِي الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلَّهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ.

۱۷۸۲: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دونوں عیدوں کی راتوں میں اللہ سے ثواب کی امید پر قیام کرے۔ اس کا دل اس دن مُردہ نہیں ہوگا جس دن (لوگوں کے) دل مُردہ ہو جائیں گے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کی آخری رات خاص مغفرت کے فیصلہ کی رات ہے لیکن اس رات میں مغفرت اور بخشش کا فیصلہ انہی بندوں کے لیے ہوگا جو رمضان المبارک کے عملی مطالبات کسی درجہ میں پورے کر کے اس کا استحقاق پیدا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

کِتَابُ الزَّكَاةِ

۱: بَابُ فَرَضِ الزَّكَاةِ

بَابُ زَكَاةِ كِي فَرَضِيَت

۱۷۸۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: تم ایک اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو انہیں دعوت دینا کہ وہ اللہ کے ایک ہونے کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں، اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے ناداروں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ یہ مان لیں تو ان کے نفیس مالوں سے بچنا (بلکہ زکوٰۃ میں درمیانی درجہ کا مال لینا) اور مظلوم کی بددعا سے ڈرنا سئلے کہ اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی آڑ نہیں۔

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْحَرَّحِ ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ إِنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْبِيَ رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ لِلَّهِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَيَّاكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ.

☆ خلاصہ الباب لفظ زکوٰۃ کے لغوی معنی طہرت و پاکیزگی کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اخراج زکوٰۃ سے بقیہ مال کی تطہیر ہو جاتی ہے۔ اصطلاح شریعت میں تملیک جزاء مخصوص بمال مخصوص۔ شخص مخصوص للہ تعالیٰ زکوٰۃ کی فرضیت کے بارہ میں متعدد اقوال ہیں۔ جن میں سے صحیح تر یہ ہے کہ فرضیت زکوٰۃ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی لیکن اس کا مفصل نصاب مقرر نہیں تھا۔ نیز اقوال ظاہرہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا کیونکہ حکومت ہی قائم نہ تھی البتہ مدینہ طیبہ میں فرضیت زکوٰۃ کے لیے نصاب مقرر کیا گیا اور اس کی تفصیلی مقادیر مقرر کی گئیں پھر اس میں اختلاف ہے کہ نصاب وغیرہ کی تحدید کونسے سن میں ہوئی۔ اس کے بارہ میں علامہ نووی فرماتے ہیں کہ ۲ھ صوم رمضان سے پہلے ہوئی لیکن حافظ ابن حجرؒ اس کی تردید کرتے ہوئے نسائی، ابن ماجہ وغیرہ کے حوالہ سے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ کی روایت نقل کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقہ فطرا داکر کرنے کا حکم فرمایا۔ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے پھر زکوٰۃ فرض ہوئی پھر نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر کی فرضیت زکوٰۃ سے پہلے ہوئی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ رمضان کے روزے بھی زکوٰۃ سے پہلے فرض ہو چکے تھے۔ بہر حال حافظ ابن حجرؒ کی تحقیق یہ ہے کہ ۲ھ کے بعد اور ۵ھ سے پہلے نصاب زکوٰۃ کی فرضیت ہوئی۔ اب حدیث باب کے بارہ میں

سنئے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا والی اور قاضی بنا کر بھیجے گا یہ واقعہ جس کا ذکر اس حدیث میں ہے اکثر علماء اور اہل سیر کی تحقیق کے مطابق ۹ھ کا ہے اور امام بخاری اور بعض دوسرے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ۱۰ھ کا واقعہ ہے۔ سن میں اگرچہ اہل کتاب کے علاوہ بت پرست اور مشرکین بھی تھے لیکن اہل کتاب کی خاص اہمیت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا اور اسلام کی دعوت و تبلیغ کا یہ حکیمانہ اصول تعلیم فرمایا کہ اسلام کے سارے احکام و مطالبات ایک ساتھ مخاطبین کے سامنے نہ رکھے جائیں۔ اس صورت میں اسلام انہیں بہت کٹھن اور ناقابل برداشت ہو جھمکس ہوگا۔ اس لیے پہلے ان کے سامنے اسلام کی اعتقادی بنیاد صرف توحید و رسالت کی شہادت رکھی جائے جس کو ہر معقولیت پسند اور ہر سلیم الفطرت اور نیک دل انسان آسانی سے ماننے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اہل کتاب کے لیے وہ جانی بوجھی بات ہے۔ پھر جب مخاطب کے ذہن اور دل اس کو قبول کر لیں اور وہ اس فطری اور بنیادی بات کو مان لے تو اس کے سامنے فریضہ نماز رکھا جائے جو جانی جسمانی اور زبانی عبادت کا نہایت حسین اور بہترین مرقع ہے اور جب وہ اس کو قبول کرے تو اس کے سامنے فریضہ زکوٰۃ رکھا جائے اور اس کے بارے میں خصوصیت سے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ زکوٰۃ اور صدقہ اسلام کا داعی اور مبلغ تم سے اپنے لیے نہیں مانگتا بلکہ ایک مقررہ حساب اور قاعدے کے مطابق جس قوم اور علاقہ کے دولت مندوں سے یہ لی جائے گی اسی قوم اور علاقہ کے پریشان حال ضرورت مندوں پر خرچ کر دی جائے گی۔ دعوت اسلام کے بارے میں اسی ہدایت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ تاکید بھی فرمائی کہ زکوٰۃ کی وصولی میں پورے انصاف سے کام لیا جائے۔ ان کے مویشی اور ان کی پیداوار میں سے چھانٹ چھانٹ کے بہتر مال نہ لیا جائے۔ سب سے آخر میں نصیحت فرمائی کہ تم ایک علاقے کے حاکم اور والی بن کے جا رہے ہو۔ ظلم و زیادتی سے بہت بچو۔ اللہ کا مظلوم بندہ جب ظالم کے حق میں بددعا کرتا ہے تو وہ سیدھی عرش پر جا پہنچتی ہے۔

بہ ترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کہ دن ☆ اجابت از در حق بہر استقبال می آید

اس حدیث میں دعوت اسلام کے سلسلے میں صرف شہادت توحید و رسالت نماز اور زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کے دوسرے احکام حتیٰ کہ روزہ اور حج کا بھی ذکر نہیں فرمایا گیا ہے۔ جو نماز اور زکوٰۃ ہی کی طرح اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ہیں۔ حالانکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جس زمانہ میں یمن بھیجے گئے ہیں روزہ اور حج دونوں کی فریضیت کا حکم آچکا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مقصد دعوت اسلام کے اصول اور حکیمانہ طریقے کی تعلیم دینا تھا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ان تین ارکان کا ذکر فرمایا۔ اگر ارکان اسلام کی تعلیم دینا مقصود ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب ارکان کا ذکر فرماتے لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کی تعلیم کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو علم دین میں خاص امتیاز رکھتے تھے۔

باب: زکوٰۃ نہ دینے کی سزا

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنَعِ الزَّكَاةِ

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثنا سَفْيَانُ بْنُ غَيْثَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ وَجَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ سَمِعَا شَقِيقَ ابْنِ سَلْمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

۱۷۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو کوئی بھی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے روز قیامت اس کا مال گنجه سانپ کی صورت میں اسکی گردن میں

طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر رسول اللہ نے اسکے ثبوت میں قرآن کی یہ آیت پڑی: ﴿وَلَا يَحْسِنُ الَّذِينَ...﴾ ”اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو مال دیا اس میں بخل کرنے والے اس کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ انکے لئے برا ہے جس مال میں انہوں نے بخل کیا قیامت کے روز اس کا طوق پہنائے جائیں گے۔“

۱۷۸۵: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی اونٹ، بکری اور گائے والا ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز یہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے اپنے سینگوں سے اب ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب آخری جانور گزرے گا تو پہلا پھر آجائے گا (یہ سلسلہ جاری رہے گا) حتیٰ کہ عام لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔

۱۷۸۶: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس اونٹ کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہوگی وہ آریگا اور اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گا اور گائیں، بکریاں آ کر اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی اور خزانہ گجاسانپ بن کر آریگا اور قیامت کے روز اپنے مالک کو ملیگا تو مالک دو بار اس سے بھاگ نکلے گا پھر وہ سامنے آریگا تو مالک بھاگے گا پھر مالک اس سے کہے گا تجھے مجھ سے کیا دشمنی ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ خزانہ کا مالک ہاتھ سے پچنا چاہے گا وہ اسکا ہاتھ ہی نکل جائیگا۔

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ مِثْلَ لَهْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا أَقْرَعَ حَتَّى يُطَوَّقَ عُنُقَهُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَلَا يَحْسِنُ الَّذِينَ يَخْلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ. الْآيَةَ.

۱۷۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا غَنَمٍ وَلَا بَقَرٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَغْطَمَ مَا كَانَتْ وَاسْمُهُ يُنْطَحُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُوهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ أَوْلَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ.

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَأْتِي الْإِبِلُ الَّتِي تُعْطَى الْحَقَّ مِنْهَا تَطَأُ صَاحِبَهَا بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْبَقَرُ وَالْغَنَمُ تَطَأُ صَاحِبَهَا بِأَطْلَافِهَا وَتَنْطَحُ بِقُرُونِهَا وَيَأْتِي الْكَنْزُ شَجَاعًا أَمْرَعٌ فَيَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقْرُ مِنْهُ صَاحِبُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُهُ فَيَقْرُ فَيَقُولُ مَالِي وَ لَكَ فَيَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ أَنَا كَنْزُكَ فَيَقْبِيهِ بِيَدِهِ فَيَلْقَمُهَا.

خلاصہ الباب ☆ قرآن و حدیث میں خاص خاص اعمال کی جو مخصوص جزائیں یا سزائیں بیان کی گئی ہیں ان اعمال اور ان کی جزاؤں اور سزاؤں میں ہمیشہ خاص مناسبت ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ ایسی واضح ہوتی ہیں کہ جس کا سمجھنا ہم جیسے عوام کے لیے بھی زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور کبھی کبھی ایسی دقیق اور خفی مناسبت ہوتی ہے جس کو صرف خواص عرفاء اور امت کے اذکیاء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس حدیث میں زکوٰۃ نہ دینے کے گناہ کی جو خاص سزا بیان ہوئی ہے یعنی اس دولت کا ایک زہریلے ناگ کی شکل میں اس کے گلے میں لپٹ جانا اور اس کی دونوں باجھوں کو کاٹنا یقیناً اس گناہ اور اس

کی سزا میں بھی ایک خاص مناسبت ہے۔ یہ وہی لطیف مناسبت ہے جس کی وجہ سے اس بخیل آدمی کو جو حسب مال کی وجہ سے اپنی دولت سے چمٹا رہے اور خرچہ کرنے کے موقعوں پر نہ خرچ کرے کہتے ہیں کہ وہ اپنے مال اور دولت پر سانپ بن کر بیٹھا رہتا ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے بخیل اور خسیس آدمی کبھی کبھی اس طرح کے خواب بھی دیکھتے ہیں۔ اس حدیث میں یوم القیامہ کا جو لفظ ہے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ عذاب دوزخ یا جنت کے فیصلے سے پہلے محشر میں ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک دوسری حدیث میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے ایک خاص طبقہ کے اسی طرح کے ایک خاص عذاب کے بیان کے ساتھ آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں: ((حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار)) یعنی اس عذاب کا سلسلہ اُس وقت جاری رہے گا جب تک کہ حساب کتاب کے بعد بندوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ اس فیصلے کے بعد آدمی یا جنت کی طرف چلا جائے گا یا دوزخ کی طرف۔

دبایہ: زکوٰۃ ادا شدہ مال خزانہ نہیں

۳: بَابُ مَا اَدَى زَكْوَتُهُ لَيْسَ بِكَنْزٍ

۱۷۸۷: حضرت عمر بن خطابؓ کے آزاد کردہ غلام خالد بن اسلم کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ باہر نکلا تو ایک دیہاتی ان سے ملا اور ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ﴾ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیجئے، کی تفسیر کیا ہے؟ فرمایا: جو مال جمع کر کے رکھے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کیلئے تباہی ہے یہ آیت زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے جب زکوٰۃ مشروع ہوئی تو اللہ نے اسے مال کی پائی کا ذریعہ بنا دیا پھر متوجہ ہو کر فرمایا: اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو مجھے اسکی مقدار معلوم ہو اور میں زکوٰۃ ادا کر کے اللہ کی مرضی کے مطابق اسے خرچ کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

۱۷۸۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ لَهْمَعَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ اسْلَمٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَحِقَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لَهُ قَوْلُ اللَّهِ: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [التوبة ۳۴] قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مِنْ كَنْزِهَا فَلَمْ يُوَدِّ زَكْوَتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ اِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزَلَ الزَّكْوٰةُ فَلَمَّا اَنْزَلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْوَرًا لِلْاَمْوَالِ ثُمَّ التَفَتَ فَقَالَ مَا اُبَالِي لَوْ كَانَ لِي اُحَدُّ ذَهَبًا اَعْلَمُ عِدْدَةً وَاَزْكِيهِ وَاَعْمَلُ فِيهِ بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۷۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

۱۷۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنٍ ثَنَا عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجِ ابْنِ السَّمْحِ عَنْ ابْنِ حَجِرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَدَيْتَ زَكْوٰةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

۱۷۸۹: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَدَمَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسِ

انہا سمعته تعبی النبی ﷺ یقول لیس فی المال حق سوی الزکوٰۃ۔
 ارشاد فرماتے سنا: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ کوئی حق (فرض) نہیں ہے۔

۳: بَابُ زَكْوَةِ الْوَرِقِ وَالذَّهَبِ

بَابُ: سَوْنَةُ چاندی کی زکوٰۃ

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
 عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي قَدْ
 عَفَوْتُ عَنْكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْحَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَكِنْ هَاتُوا
 زُبْعَ الْعُسْبُرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا۔

۱۷۹۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں
 گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی لیکن ہر
 چالیس درم میں سے ایک درم (زکوٰۃ) ادا کیا کرو۔

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَبَانَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
 يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عَشْرِينَ دِينَارًا أَفْصَاعًا نِصْفَ دِينَارٍ وَمِنْ
 الْأَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا۔

۱۷۹۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم ہر بیس اور اس سے زائد دینار میں سے نصف
 دینار اور چالیس دینار میں سے ایک دینار زکوٰۃ وصول
 فرماتے تھے۔

خلاصہ الباب ☆ اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے۔ نیز اکثر علمائے ہند نے دوسو درہم کو
 ساڑھے باون تو لہ چاندی کے مساوی قرار دیا ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک درہم تین ساشہ ایک رتی اور ایک رتی
 کے پانچویں حصے کے مساوی ہے اور سونے کا نصاب بیس دینار ہیں۔ اس پر اتفاق ہے کہ ایک دینار ایک مثقال سونے
 کے مساوی ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک مثقال ساڑھے چار ساشہ کا ہوتا ہے۔

۵: بَابُ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا

بَابُ: جس کو مال حاصل ہو

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ
 الْوَلِيدِ ثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا زَكْوَةَ فِي مَالٍ حَتَّى
 يَخُولَ عَلَيْهِ الْخَوْلُ۔

۱۷۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
 ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد
 فرماتے سنا: کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ یہاں تک
 کہ اس پر سال گزر جائے۔

خلاصہ الباب ☆ مال مستعار: اصطلاح شریعت میں اُس مال کو کہتے ہیں جو نصاب زکوٰۃ کے مکمل ہو جانے کے بعد
 درمیان سال میں حاصل ہوا ہو پھر اس کی اولاً دو صورتیں ہیں (۱) مال مستعار پہلے مال کی جنس میں سے نہ ہو۔ مثلاً کسی کے
 پاس سونا چاندی بقدر نصاب تھا اور سال کے دوران اس کے پاس پانچ اونٹ بھی آ گئے۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے
 کہ ایسے مستعار مال کو پہلے مال کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا بلکہ دونوں کا سال الگ الگ شمار ہوگا (۲) صورت یہ ہے کہ
 مال مستعار مال سابق (پہلے مال) کی جنس میں سے ہے۔ پھر اس کی بھی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ مال مستعار مال سابق
 کی جنس سے ہونے کے ساتھ ساتھ مال سابق کی نماء اور بڑھوتری (اضافہ) بھی ہو۔ مثلاً بکریاں پہلے سے موجود تھیں

دوران سال ان کے بچے پیدا ہو گئے یا مال تجارت مہجود تھا دوران سال اس پر نفع حاصل ہوا۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے مال مستعار کو مال سابق میں ضم (ملانا) کیا جائے گا اور دونوں کا ایک سال شمار ہوگا اور مال مستفاد کی زکوٰۃ بھی مال سابق کے علاوہ ہی ادا کی جائے گی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مال مستفاد مال سابق کی جنس سے تو ہو لیکن اس کی نماء اور بڑھوتری نہ ہو بلکہ ملک کے کسی سبب جدید کی وجہ سے وہ مال حاصل ہوا ہو مثلاً کسی شخص کے پاس نقد روپیہ موجود تھا اور دوران سال اس کو کچھ اور روپیہ ہبہ وصیت یا میراث کے ذریعہ حاصل ہو گیا۔ اس کے بارہ میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ اور امام احنق کے نزدیک اس قسم کے مال مستفاد کو مال سابق میں ضم نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کا سال الگ شمار ہوگا لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس قسم کے مال مستفاد کو بھی مال سابق میں ضم کیا جائے گا اور اس کی زکوٰۃ بھی مال سابق کے ساتھ ادا کی جائے گی۔ حنفیہ حدیث باب کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث دو طرح مروی ہے مرفوع بھی اور موقوف بھی۔ طریق مرفوع عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دوسرا طریق جو موقوف ہے اگرچہ صحیح سند سے مروی ہے اور قابل استدلال ہے لیکن وہ ہمارے نزدیک پہلی قسم پر محمول ہے یعنی دوران سال اگر کچھ مال حاصل ہو اور وہ مال سابق کی جنس میں سے نہ ہو ایسی صورت میں حوالان حول سے قبل زکوٰۃ واجب نہ ہو۔ اس کے علاوہ حدیث باب کے عموم پر ائمہ ثلاثہ بھی عمل نہیں کرتے۔

۶: بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْأَمْوَالِ

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْهَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرَةَ وَعَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ مِنَ الْأَبْلِ.

۱۷۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ زُودٍ صَدَقَةٌ وَلَا لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

۷: بَابُ تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ مَحَلِّهَا

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَجَّيَةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ النَّبِيَّ

بَابُ: جن اموال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

۱۷۹۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں۔

۱۷۹۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور نہ ہی پانچ وسق سے کم (غلہ) میں۔

بَابُ: قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی

۱۷۹۵: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی

اجازت دی۔

صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نُجَيْلٍ صَدَقْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَحَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ

باب: جب کوئی زکوٰۃ نکالے تو وصول کرنے

۸: بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ اخْرَاجِ

والا یہ دعادے

الزَّكُوٰةِ

۱۷۹۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ اس کو دعادیتے تو میں اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ ابو اوفی کی آل پر رحمت فرما۔

۱۷۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَاهُ الرَّجُلُ بِصَدَقَةٍ مَالِهِ صَلَّى عَلَيْهِ فَاتَيْنَهُ بِصَدَقَةٍ مَالِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

۱۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم زکوٰۃ دو تو اس کا جرمت بھولو یوں کہو اے اللہ سے غنیمت بنا دیجئے تاوان نہ بنائیے۔

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْبُخَيْرِيِّ بْنِ غَبِيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُعْطِيتُمُ الزَّكُوٰةَ فَلَا تَسُوْا ثَوَابَهَا أَنْ تَقُوْلُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مَغْنَمًا وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْرَمًا.

باب: اونٹوں کی زکوٰۃ

۹: بَابُ صَدَقَةِ الْإِبِلِ

۱۷۹۸: حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے مجھے وہ تحریر پڑھائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل زکوٰۃ کے متعلق لکھوائی تھی۔ اس میں تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری اور دس میں دو بکریاں پندرہ میں تین اور بیس میں چار اور پچیس سے پینتیس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو دو سالہ اونٹ (نر) پینتیس سے ایک بھی زائد ہو تو پینتالیس تک دو برس کی اونٹنی ہے۔ پینتالیس سے ایک بھی زائد ہو تو ساٹھ تک تین برس کی اونٹنی ہے۔ ساٹھ سے ایک بھی زائد ہو تو پچھتر تک چار برس کی اونٹنی ہے۔ پچھتر میں سے ایک بھی زائد ہو تو نوے تک دو سالہ دو اونٹیاں ہیں نوے سے ایک بھی زائد ہو تو ایک سو میں تک تین سالہ دو اونٹیاں ہیں۔ اس سے زائد ہو تو ہر پچاس میں

۱۷۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَشْرِ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا خَلْفُ ثَنَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ ثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْرَأَيْتُمْ كِتَابَنَا كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللَّهُ فَوَجَدْتُ فِيهِ فِي خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرِ شَاتَانِ وَفِي خُمْسٍ عَشْرَةَ ثَلَاثَ شِيَاهٍ وَفِي عَشْرِينَ أَرْبَعَ شِيَاهٍ وَفِي خُمْسٍ وَعَشْرِينَ بَنَاتٍ مَخَاضٍ إِلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَوْجَدْ بَنَاتٍ مَخَاضٍ فَإِنَّ لِبُنِّ ذَكَرٍ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا بَنَاتٌ لِبُنِّ إِلَى خُمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خُمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا حَقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى سِتِّينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خُمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خُمْسٍ وَسَبْعِينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَاتٌ لِبُنِّ إِلَى تِسْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ

تین سالہ ایک اونٹنی ہے اور ہر چالیس میں دو سالہ ایک اونٹنی ہے۔

۱۷۹۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی چار میں کچھ ہے۔ پانچ سے نو تک اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس سے چودہ تک میں دو بکریاں اور پندرہ سے انیس تک تین بکریاں اور بیس سے چوبیس تک اونٹوں میں چار بکریاں ہیں اور پچیس سے چونتیس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے اور ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ ہے اور چھتیس سے پینتالیس تک میں دو سالہ ایک اونٹنی اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو ساٹھ تک میں تین سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو پچھتر تک چار سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو نوے تک دو سالہ دو اونٹیاں ہیں اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو اس میں ایک سو بیس تک تین سالہ دو اونٹیاں ہیں پھر ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی ہے اور ہر چالیس میں دو سالہ اونٹنی ہے۔

عَلَى تِسْعِينَ وَاحِدَةٍ فِيهَا حَقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا كَثُرَتْ فَمُى كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنْتٌ لَبُونٌ.

۱۷۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ حَوَيْلِدِ النَّسَابِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلْمِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى ابْنِ عَمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْأَرْبَعِ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ تِسْعًا فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عَشْرَةَ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيهَا ثَلَاثٌ شِبَاهِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعٌ شِبَاهِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بَنْتٌ مُخَاصٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا لَمْ تَكُنْ بَنْتٌ مُخَاصٍ فَإِنَّ لَبُونٌ ذَكَرٌ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا بَنْتٌ لَبُونٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا حَقَّةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ سِتِينَ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا جَدْعَةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَسِتِينَ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا بَنْتٌ لَبُونٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ تِسْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ بَعِيرًا فَفِيهَا حَقَّتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً ثُمَّ فِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنْتٌ لَبُونٌ.

خلاصۃ الباب ☆ اونٹوں کی زکوٰۃ میں ایک سو بیس تک اتفاق ہے کہ اس حساب پر عمل ہوگا جو حدیث باب میں بیان کیا گیا البتہ ایک سو بیس کے بعد اختلاف ہے۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو بیس کے بعد ایک بھی زائد ہو جائے تو فرض متغیر ہو جائے گا اور ایک سو اکیس پر تین بنت لبون واجب ہوں گے اور بیس سے ان کے نزدیک حساب اریصنات اور خمیات پر دراز ہو جائے گا یعنی اس عدد میں جتنی اریصنات ہوں اتنی بنت لبون اور جتنی خمیات ہوں اتنے حقے واجب ہوں گے کیونکہ ایک سو اکیس میں تین اریصنات ہیں پھر ایک سو تیس پر دو بنت لبون اور ایک حقہ واجب ہوگا پھر ایک سو چالیس پر دو حقے اور ایک بنت لبون اور ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہوں گے۔ امام مالک کا مسلک بھی شافعی کی طرح ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ اریصنات اور خمیات کا یہ حساب امام شافعی کے نزدیک ایک سو اکیس سے شروع ہو جاتا ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک یہ حساب ایک سو تیس سے شروع ہوگا یعنی ایک سو اسیس تک دو حقے واجب رہیں گے اور ایک سو تیس سے مذکورہ حساب شروع ہوگا۔

امام ابوحنیفہ کا مسلک ☆ ان کے برخلاف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو بیس تک دو حقے واجب رہیں گے۔ اس کے بعد استیناف ناقص ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک سو چالیس پر دو حقے اور چار بکریاں ہوں گی اور ایک سو پینتالیس پر دو حقے اور ایک بنت مخاض۔ اس کے بعد ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہوں گے۔ اس کو استیناف ناقص اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں بنت لبون نہیں آتی پھر ایک سو پچاس کے بعد استیناف کامل ہوگا۔ حنفیہ کی دلیل حضرت عمرو بن حزم کے صحیفہ سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھوا کر دیا۔ اس میں اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے وہ جمل ہے اور حضرت عمرو بن حزم کی روایت مفصل ہے۔ لہذا جمل کو مفصل پر محمول کیا جائے گا۔

۱۰: بَابُ إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ سِنًا دُونَ سِنٍ

بَابُ: زکوٰۃ میں واجب سے کم یا زیادہ

أَوْ فَوْقَ سِنٍ

عمر کا جانور لینا

۱۸۰۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے انہیں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ زکوٰۃ کے وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض فرمائے۔ جس پر چار سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے تین اونٹیاں لے لی جائے اور چار سالہ کی جگہ میسر ہوں تو دو بکریاں لی جائیں یا بیس درہم اور جس پر تین سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس دو سالہ اونٹنی ہی ہو تو اس سے دو سالہ اونٹنی کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم لئے جائیں اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو کہ اس کے پاس نہیں ہے بلکہ اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی ہے تو اس سے وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ وہ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے اور جس پر ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اس کے پاس وہ

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الْوَدَّيْقِ كَتَبَ لَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مِنْ أَسْنَانِ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الْعَنَمِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةَ الْجَذَعَةِ وَ لَيْسَ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يُجْعَلُ مَكَانَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةَ الْحِقَّةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ الْإِبِلُ لَبُونٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَ يُعْطَى مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتَهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يُعْطَى الْمُصَدِّقُ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتَهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةٌ مَخَاضٍ وَ يُعْطَى مَعَهَا عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ

نہیں ہے بلکہ اس کے پاس دو سالہ اونٹنی ہے تو مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) اس سے وہی لے لے اور اسے میں درہم یادو بکریاں دے دے اور اگر اسکے پاس پوری ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ ایک سالہ اونٹ ہو تو اس سے وہی لے لیا جائے اور اسکے علاوہ کچھ نہ لیا جائے۔

بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنَتْ مَخَاضٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بَنَتْ لَبُونٍ وَ يُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَيَّ وَ جَهَهَا وَ عِنْدَهُ بَنُ لَبُونٍ ذَكَرَ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ.

۱۱ : بَابُ مَا يَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْإِبِلِ

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والا کس قسم کا اونٹ لے؟
۱۸۰۱: سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کی جانب سے زکوٰۃ وصول کرنے والا آیا تو میں نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسکی دستاویز پڑھی اس میں تھا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور مجمع کو متفرق نہ کیا جائے تو اسکے پاس ایک صاحب بہت عمدہ موٹی اونٹنی لے کر آئے اس نے لینے سے انکار کر دیا تو وہ دوسری پہلی سے کم درجہ کی لے کر آئے تو لے لی اور کہنے لگا جب میں نبی کے پاس ایک مسلمان کا بہترین اونٹ لے کر پہنچوں گا تو (آپ کی ناراضگی) میں کون سی زمین مجھے برداشت کرے گی اور کون سا آسمان مجھ پر سایہ کریگا۔

۱۸۰۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي لَيْلَى اللَّيْلِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ وَ قَرَأَتْ فِي عَهْدِهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ عَظِيمَةٍ مَلْمَمَةٍ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا فَأَتَاهُ بِأُخْرَى ذُونَهَا فَأَخَذَهَا وَ قَالَ أَيُّ أَرْضٍ تُقَلُّنِي وَ أَيُّ سَمَاءٍ تُظَلُّنِي إِذَا أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ وَ قَدْ أَخَذْتَ خَيَْارَ إِبِلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۱۸۰۲: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ وصول کرنے والا خوشی سے واپس ہو۔

۱۸۰۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرْجِعُ الْمُصَدِّقُ إِلَّا عَنْ رِضًا.

خلاصہ الباب ☆ صحابہ کی ایسی شان تھی کہ حضور کے حکم کی تابعداری کرنے والے تھے کیونکہ عمدہ مال لینے سے منع کیا تھا۔ نیز اس وجہ سے بھی قبول نہ کیا کہ دینے والا ناگوار محسوس کرے گا۔ ایسی ذرا سی حق تلفی کو بھی گناہ سمجھا۔ سبحان اللہ ایہ شان صحابہ کرام کی تھی کہ آپس میں بہت رحم دل اور مہربان تھے تب ہی تو ان کے زمانے میں اسلام کو ترقی نصیب ہوئی۔

باب: گائے بیل کی زکوٰۃ

۱۲ : بَابُ صَدَقَةِ الْبَقَرِ

۱۸۰۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور فرمایا کہ ہر چالیس گائے میں سے دو سالہ گائے اور ہر تیس گائے میں سے ایک سالہ گائے یا بیل وصول

۱۸۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نُمَيْرٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيْسَى الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مَسْنَةً وَ مِنْ كُلِّ

کروں۔

ثَلَاثِينَ تَبِعًا أَوْ تَبِيعَةً.

۱۸۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمیں گائے میں ایک سالہ گائے یا تیل ہے اور چالیس میں دو سالہ۔

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ وَفِي أَرْبَعِينَ مَسْنَةٌ.

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ گائے تیس سے کم ہوں تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور تیس پر ایک تبعیہ ہے اور چالیس پر ایک مسنہ ہے پھر مزید تعداد بڑھنے پر بھی ہر تیس پر ایک تبعیہ اور ہر اربعین پر ایک مسنہ ہے۔ پھر ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک چالیس سے زائد پر مزید کوئی زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ عدد ساٹھ ہو جائے جبکہ امام ابوحنیفہؒ کی اس بارے میں تین روایات ہیں: (۱) پہلی روایت میں چالیس کے بعد کسور میں بھی اس کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہے لہذا جب چالیس پر ایک گائے زیادہ ہوگی تو اس زائد پر ربع عشر مسنہ یعنی مسنہ کا چالیسواں حصہ واجب ہوگا علیٰ ہذا القیاس دوسرا اور تین پر اس حساب سے واجب ہوگا۔

باب: بکریوں کی زکوٰۃ

۱۳: بَابُ صَدَقَةِ الْغَنَمِ

۱۸۰۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے زکوٰۃ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے کی یہ تحریر میرے سامنے پڑھی اس میں تھا۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو میں تک۔ اس میں ایک بھی زائد ہو تو دو سو تک دو بکریاں ہیں اس سے ایک بھی زائد ہو تو تین سو تک تین بکریاں ہیں اس سے زائد ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور اس تحریر میں یہ بھی تھا کہ متفرق کو مجتمع اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ میں زبوڑھا اور معیوب جانور نہ لیا جائے۔

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا بَنُ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي سَالِمٌ كِتَابًا كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللَّهُ فَوَجَدْتُ فِيهِ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِبَاهِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا كَثُرَتْ فِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَوَجَدْتُ فِيهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَوَجَدْتُ فِيهِ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ نَيْسٌ وَلَا هَرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ.

۱۸۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی زکوٰۃ ان کے پانیوں (ڈیروں) پر ہی وصول کی جائے۔

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبْدُ بَنِي الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا بَنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُوْخَذُ صَدَقَاتُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مِيَاهِهِمْ.

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ ثنا أَبُو نَعِيمٍ ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَبِهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَبِهَا ثَلَاثٌ شَبَاهُ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ فِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةً لَا يُفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ وَكُلُّ خَلِيطَيْنِ يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ وَلَيْسَ لِلْمُصَدِّقِ هَرْمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ.

۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي عَمَالِ الصَّدَقَةِ

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُعْتَدِيُّ فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نَعِيهَا.

۱۸۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ.

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ ثنا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُوسَى بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَبَابِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَنَيْسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ تَذَاكَرَ هُوَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الصَّدَقَةَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَذْكُرُ غُلُولَ الصَّدَقَةِ أَنَّهُ مَنْ غَلَّ مِنْهَا بَعِيرًا أَوْ شَاةً

۱۸۰۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں چالیس سے ایک سو میں تک بکریوں میں ایک بکری ہے اس سے ایک بھی زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ اس سے ایک بھی بڑھ جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ اگر اس سے بڑھ جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور دونوں شریک (اپنے حصوں کے تناسب سے) برابر ایک دوسرے سے وصولی اور حساب کریں اور بوڑھا، معیوب اور نر جانور صدقہ وصول کرنے والے کو نہ دیا جائے الا یہ کہ وہ خود چاہے۔

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے احکام

۱۸۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا (گناہ میں) زکوٰۃ نہ دینے والے کی مانند ہے۔

۱۸۰۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: امانتداری کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا اللہ کی راہ میں لڑنے والے کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ لوٹ کر اپنے گھر آئے۔

۱۸۱۰: ایک روز حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان زکوٰۃ سے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ میں چوری کا ذکر فرماتے ہوئے یہ کہتے نہیں سنا کہ جس نے زکوٰۃ کا اونٹ یا بکری چرائی وہ قیامت کے روز اسے اٹھائے ہوئے

اَتَىٰ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَلِي: پيش ہوگا تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَبْدُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا أَبُو عَنَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَضِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَعْمَلَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ أَيْنَ الْمَالُ قَالَ وَ لِلْمَالِ أَرْسَلْتَنِي أَخَذَنَاهُ مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأْخُذُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَضَعْنَاهُ حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهُ.

۱۸۱۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا گیا جب وہ واپس ہوئے تو ان سے پوچھا گیا مال کہاں ہے؟ فرمانے لگے تم نے ہمیں مال کی خاطر بھیجا تھا ہم نے جن لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے ان سے وصول کر کے وہاں خرچ کر آئے جہاں (اس مبارک دور میں) خرچ کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ صدقہ عامل اور مال کے درمیان دائر ہوتا ہے۔ چنانچہ صدقہ کے متعلق ان دونوں کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ اب عامل حق سے زیادہ طلب کرے یا عمدہ ترین چیز کا مطالبہ کرے تو ایسا عامل مانع زکوٰۃ کے حکم میں ہے۔ چنانچہ مانع زکوٰۃ کی طرح یہ بھی گناہ گار ہوگا۔ نیز حق کے مطابق صدقہ وصول کرنے والے عامل کو مجاہد قرار دیا ہے۔ یہ وعید بھی سنائی کہ زکوٰۃ کا مال چوری کرنا اتنا شدید گناہ ہے کہ قیامت کے روز اس کو اٹھائے ہوئے آئے گا۔ علی رؤس الاشہاد۔ ذلیل و خوار ہوگا۔

باب: گھوڑوں اور لونڈیوں کی زکوٰۃ کا بیان

۱۸۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

۱۸۱۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی۔

۱۵: بَابُ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ.

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَالِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجَوَّزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ.

خلاصۃ الباب ☆ جو گھوڑے اپنی سواری کے لیے ہیں ان میں بالاتفاق زکوٰۃ نہیں اور جو گھوڑے تجارت کے لیے ہیں ان پر باجماع زکوٰۃ ہے جو قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی اور جو گھوڑے افزائش نسل کے لیے ہوں اور سائتم ہوں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ان پر زکوٰۃ نہیں۔ وہ حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب ہے وہ صحیح مسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی تین قسمیں بیان کی فرمائیں۔ ایک وہ جو آدمی کے لیے وبال ہے۔ دوسری وہ جو

آدمی کے لیے ڈھال ہے۔ تیسری وہ جو آدمی کے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔ اس میں دوسری قسم کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد ہے کہ یہ وہ گھوڑے ہیں حتیٰ کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے واسطے پالے۔ پھر ایسے گھوڑوں کے بارے میں حدیث میں اللہ تعالیٰ کے دو حقوق کا ذکر ہے۔ ایک حق گھوڑوں کی ظہور میں ہے اور وہ حق یہ ہے کہ کسی شخص کو سواری کے لیے عاریتہ دے دیا جائے اور دوسرا حق رقاب میں ہے جو سوائے زکوٰۃ کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی تھی اور ہر گھوڑے سے ایک دینار وصول کیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام صاحب کے نزدیک زکوٰۃ اسی طرح واجب ہوتی ہے کہ ہر گھوڑے پر ایک دینار یا جائے البتہ اگر چاہے تو گھوڑے کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ ادا کرے۔ حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ فرس سے رکوب (سواری) کے گھوڑے مراد ہیں چنانچہ ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ کے ہم بھی قائل ہیں۔ حدیث باب کی اسی قسم کی تفسیر حضرت زید بن ثابت سے بھی منقول ہے۔

باب: اموال زکوٰۃ

۱۶: بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْأَمْوَالِ

۱۸۱۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا اور فرمایا: اناج میں سے اناج، بکریوں میں سے بکری، اونٹوں میں سے اونٹ اور گائے بیلوں میں سے گائے (بطور زکوٰۃ) لو۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ وَقَالَ لَهُ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقْرَةَ مِنَ الْبَقَرِ.

۱۸۱۵: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ چیزوں میں زکوٰۃ مقرر فرمائی گندم، جو، کھجور، کشمش اور جوار۔

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزَّكَاةَ فِي هَذِهِ الْخُمْسَةِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالذَّرَّةِ.

خلاصہ الباب ☆ کونسی اشیاء میں زکوٰۃ واجب ہے اور کن اشیاء میں نہیں۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ زمین کی ہر ایک پیداوار میں زکوٰۃ ہے، سوا جلانے کی لکڑیوں اور سرکنڈوں اور گھاس کے خواہ وہ پیداوار قلیل ہو یا کثیر ہو۔ امام صاحب کی دلیل باب ۷۱ صدقہ الزروع والثمار کی احادیث ہیں اور قرآن کریم کی آیت: ﴿وَاتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کے اطلاق سے جس میں ترکاریاں بھی شامل ہیں۔ ائمہ ثلاثہ اور صاحبین یہ کہتے ہیں ترکاری وغیرہ پر عشر اور زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ پانچ یا دس چیزوں پر عشر واجب ہے جو سڑنے والی نہ ہوں۔ حدیث باب ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہے لیکن اس میں محمد بن عبید اللہ خزرجی ہے جو متروک ہے۔

باب: کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ

۱۷: بَابُ صَدَقَةِ الزُّرُوعِ وَالشَّمَارِ

۱۸۱۶: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا ۱۸۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زمین بارش اور چشموں سے سیراب کی جائے اس میں عشر ہے اور جو پانی کھینچ کر سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو زمین بارش اور نہروں چشموں سے سیراب ہو یا بعلی ہو اس میں عشر ہے اور جو ڈول سے سیراب ہو اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ بارانی اور بعلی زمین سے عشروں اور جو ڈول سے سیراب ہو اس میں سے نصف عشروں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں بعل اور عشری اور غدی بارانی زمین کو کہتے ہیں اور عشری وہی زمین ہے جس کو بارش کے علاوہ اور کوئی نہ لگتا ہو اور بعل وہ انگور کی تیل جس کی جڑیں زمین میں پانی کے اندر ہوں اس وجہ سے اسے پانچ چھ سال تک پانی لگانے کی ضرورت نہ ہو تو یہ ہے بعل اور تیل کہتے ہیں ندی کے پانی کو اور غمیل تیل سے کم ہوتا ہے۔

باب: کھجور اور انگور کا تخمینہ

۱۸۱۹: حضرت عتاب اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی کھجوروں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لئے آدمی روانہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۸۲۰: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی نے

عاصمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي دُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ وَعَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعَشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعَشْرِ.

۱۸۱۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَصْرِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ 'أَوْ كَانَ بَعْلًا' الْعَشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالسَّوَابِي نِصْفُ الْعَشْرِ.

۱۸۱۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانَ تَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ تَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ وَ مَا سَقَى بَعْلًا' الْعَشْرُ وَ مَا سَقَى بِالذَّوَالِي 'نِصْفُ الْعَشْرِ.

قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ الْبَعْلُ وَالْعَشْرِيُّ وَالْعَدِيُّ هُوَ الَّذِي يُسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ وَالْعَشْرِيُّ مَا يُزْرَعُ بِالسَّحَابِ وَالْمَطَرِ خَاصَّةً لَيْسَ يُصَيِّبُهُ إِلَّا مَاءُ الْمَطَرِ وَالْبَعْلُ مَا كَانَ مِنَ الْكُرُومِ قَدْ ذَهَبَتْ عُرُوقُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى الْمَاءِ فَلَا يَحْتَاجُ إِلَى السَّقْيِ الْخُمْسُ سِنِينَ وَالسَّتُّ يَحْتَمِلُ تَرَكَ السَّقْيِ فَهَذَا الْبَعْلُ وَالسَّيْلُ مَاءُ الْوَادِي إِذَا سَالَ وَالغَيْلُ سَيْلٌ دُونَ سَيْلٍ.

۱۸: بَابُ خَرْصِ النَّخْلِ وَالْعَنْبِ

۱۸۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا تَنَا ابْنُ نَافِعٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ التَّمَّارِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَسْبُوحِ عَنْ عَتَابِ بْنِ إِسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَتَمَارَهُمْ.

۱۸۲۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِيقِيُّ تَنَا عُمَرُ بْنُ

أَيُّوبُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ فَتَفْتَحَ خَيْبَرَ اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنَّ لَهُ الْأَرْضَ وَكُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَقَالَ لَهُ أَهْلُ خَيْبَرَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِالْأَرْضِ فَأَعْطَانَاهَا عَلَى أَنْ نَعْمَلَهَا وَيَكُونَ لَنَا نِصْفُ الثَّمَرَةِ وَلَكُمْ نِصْفُهَا فَرَعِمَ أَنَّهُ أَعْطَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ جِئَ يَضْرُمُ النَّخْلَ بَعَثَ إِلَيْهِمْ ابْنَ رَوَاحَةَ فَحَزَرَ النَّخْلَ وَهُوَ الَّذِي يَدْعُوْنَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْخَرْصَ فَقَالَ فِي ذَا كَذَا أَوْ كَذَا فَقَالُوا أَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَالَ فَإِنَّا أَخْزَرُ النَّخْلَ وَأَعْطَيْتُكُمْ نِصْفَ الَّذِي قُلْتُمْ قَالَ فَقَالُوا هَذَا الْحَقُّ وَبِهِ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ فَقَالُوا قَدْ رَضِينَا أَنْ تَأْخُذَ بِالَّذِي قُلْتَ

جب خیبر فتح فرمایا تو ان سے یہ طے ہوا کہ سب زمین اور سونا چاندی ہمارا ہے۔ خیبر والوں نے عرض کیا کہ ہم زراعت خوب جانتے ہیں تو آپ ہمیں زمین اس شرط پر (زراعت کرنے کیلئے) دے دیں کہ آدھی پیداوار ہماری اور آدھی آپ کی۔ راوی کہتے ہیں اس شرط پر آپ نے زمین انکے سپرد کر دی جب کھجور اتارنے کا وقت آیا تو آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا تو انہوں نے کھجور کا اندازہ لگایا اہل مدینہ کی اصطلاح میں اسے خرص کہتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا اس درخت میں اتنی کھجور ہے اور اس میں اتنی تو یہود نے کہا اے ابن رواحہ تم نے ہمیں زیادہ بتایا (واقعی میں اتنی کھجور نہیں تم غلط کہہ رہے ہو) تو حضرت ابن رواحہ نے فرمایا: میں کھجور کاٹ لیتا ہوں اور جو کچھ میں نے کہا اس کا نصف تمہیں دے دیتا ہوں تو کہنے لگے یہی حق ہے جس سے آسمان و زمین قائم ہیں ہم راضی ہیں کہ جتنا آپ نے کہا اتنا ہی آپ لیں۔

خلاصۃ الباب ☆ خرص کے لغوی معنی اندازہ لگانے کے ہیں اور کتاب الزکوٰۃ کی اصطلاح میں اس کا مطلب یہ ہے کہ حاکم کھیتوں اور باغوں میں پھلوں کے پکنے سے پہلے ایک آدمی بھیجے جو یہ اندازہ لگائے کہ اس سال کتنی پیداوار ہو رہی ہے۔ امام احمد کے نزدیک خرص کا حکم یہ ہے کہ اندازہ سے جتنی پیداوار ثابت ہوتی ہے اور کار کا عشر اس وقت پہلے سے کٹے ہوئے پھلوں سے وصول کیا جا سکتا ہے۔ امام شافعی اور بقول حضرت شاہ صاحب کے امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ محض اندازہ سے عشر وصول نہیں کیا جا سکتا بلکہ پھلوں کے پکنے کے بعد دوبارہ وزن کر کے حقیقی پیداوار معین کی جائے گی اور اس سے عشر وصول کیا جائے گا۔

باب: زکوٰۃ میں برامال نکالنے

کی ممانعت

۱۸۲۱: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کسی نے مسجد میں کھجور کا خوشہ یا کچھ خوشے لٹکا دیئے تھے۔

۱۹: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُخْرِجَ فِي الصَّدَقَةِ

شَرَّ مَالِهِ

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ الْحَضْرَمِيِّ عَدُوِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ رَضِيَ

آپ کے دست مبارک میں چھڑی تھی آپ چھڑی اس میں مارتے جاتے اس سے ٹھک ٹھک آواز آرہی تھی اور یہ فرماتے جاتے اگر یہ صدقہ دینے والا چاہتا تو اس سے عمدہ مال صدقہ میں دیتا۔ ایسا صدقہ کرنے والا قیامت کے روز ردی کھجور کھائے گا۔

۱۸۲۲: براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ...﴾ انصار کے بارے میں نازل ہوئی جب کھجور کی کٹائی کا وقت آتا تو اپنے باغوں سے کھجور کے خوشے توڑ کر مسجد نبوی میں دو دستونوں کے درمیان بندھی ہوئی رسی پر لٹکا دیتے اسے فقراء مہاجرین کھا لیتے تو کوئی ایسا بھی کر دیتا کہ ان میں ردی کھجور کا خوشہ ملا دیتا اور یہ سمجھتا کہ اتنے بہت سے خوشوں میں یہ بھی جائز ہے۔ تو ایسا کرنے والوں سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَيْمَمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ﴾ یعنی خراب اور ردی کھجور دینے کا ارادہ نہ کرو تم اسے خرچ تو کر دیتے ہو لیکن اگر تمہیں ایسا ردی مال کوئی دے تو ہرگز نہ لو مگر چشم پوشی کر کے یعنی اگر ایسا خراب مال تمہیں تحفہ میں دیا جائے تو تم اسے قبول نہ کرو مگر تحفہ سمجھنے والے سے شرم کر کے لے لو اور تمہیں اس پر غصہ بھی ہو کہ اس نے تمہیں ایسی چیز بھیجی جس کی تمہیں کوئی حاجت نہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے صدقات سے بے پروا ہے۔

باب: شہد کی زکوٰۃ

۱۸۲۳: حضرت ابو سیارہ متقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے پاس شہد کے چھتے ہیں۔ فرمایا: اس کا عشر ادا کیا کرو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ میرے لئے مخصوص فرما دیجئے، آپ نے میرے لئے مخصوص فرما دیا (اور بطور

اللہ تَعَالَى عَنْهُ إِلَّا شَجَعِيَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ عَلِقَ رَجُلٌ أَفْئَاءَ أَوْقِنُوا وَبِيَدِهِ عَصَافُجَعَلُ يَطْعَنُ يُدْفِقُ فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ وَيَقُولُ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبِ مِنْهَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشْفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ بْنِ السُّدَيْيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي قَوْلِهِ سُبْحَانَهُ: ﴿وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيْمَمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَتَفَقُونَ﴾ [البقرة: ۲۶۷] قَالَ نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ تَخْرُجُ إِذَا كَانَ جَدَادُ النَّخْلِ مِنْ حِطَانِهَا أَفْئَاءَ الْبُسْرِ فَيَعْلَقُونَهُ عَلَى جَبَلٍ بَيْنَ أُسْطُوَائِينَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَاكُلُ مِنْهُ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ فَيَعْمَدُ أَحَدُهُمْ فَيَدْخُلُ قِنْوًا فِيهِ الْحَشْفُ يَنْظُرُ أَنَّهُ جَائِزٌ فِي كَثْرَةِ مَا يُوَضَعُ مِنَ الْأَفْئَاءِ فَنَزَلَ فَيَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ: ﴿وَلَا تَيْمَمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَتَفَقُونَ﴾ يَقُولُ لَا تَعْمَدُوا لِلْحَشْفِ مِنْهُ تَتَفَقُونَ ﴿وَلَسْتُمْ بِأَحَدِيهِ إِلَّا أَنْ تَعْمَضُوا فِيهِ﴾ يَقُولُ لَوْ أَهْدَى لَكُمْ مَا قَبِلْتُمُوهُ إِلَّا عَلَى اسْتِحْيَاءٍ مِنْ صَاحِبِهِ غَيْظًا أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْكُمْ مَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِيهِ حَاجَةٌ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْ صَدَقَاتِكُمْ.

۲۰: بَابُ زَكَاةِ الْعَسَلِ

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَيَّارَةَ الْمُتَّقِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي نَحْلًا قَالَ أَدِ الْعَشْرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِحْمَهَا لِي فَحَمَّا

جاگیر ان کو دے دیا۔

ہمالی

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ ثَابِتُ
الْمُبَارَكِ ثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَخَذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعَشْرَ
مِائَةً

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث کی بناء پر امام ابوحنیفہ، صاحبین، امام احمد اور امام اسحاق اس بات کے قائل ہیں کہ شہد
میں عشر واجب ہے جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر واجب نہیں۔

باب: صدقہ فطر

۲۱: بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمَيْحٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَرَكَاةُ
الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

۱۸۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں ایک
صاع کھجور یا ایک صاع جو دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔
عبداللہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے گندم کے دو مد کو اس کے
برابر سمجھا۔

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ

مُهْدِي ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مَاعًا مِنْ
تَمْرٍ عَلَى كُلِّ خَرٍّ أَوْ عَيْدٍ ذَكَرَ أَوْ أَنْتَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بِنِ ذَكْوَانَ وَ

أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو بَرِيدٍ
الْخَوْلَانِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّدْفِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ
طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ
فَمَنْ آدَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ آدَاهَا بَعْدَ

الصلوة فهي صدقة من الصدقات.

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخِيمَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ
عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ

۱۸۲۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد
عورت آزاد غلام پر ایک صاع کھجور یا جو صدقہ فطر کا
متعین فرمایا۔

۱۸۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو لغو اور بے
ہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کو
کھلانے کے لئے صدقہ فطر مقرر فرمایا۔ لہذا جو نماز عید
سے قبل ادا کرے۔ اس کا صدقہ مقبول ہو اور جو نماز
کے بعد ادا کرے تو عام صدقوں میں سے ایک صدقہ
ہے۔

۱۸۲۸: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے
سے قبل ہمیں صدقہ فطر کا حکم دیا۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل

ہوا تو آپ نے ہمیں (صدقہ فطر کا) نہ حکم دیا اور نہ روکا اور ہم (بدستور) ادا کرتے رہے (کیونکہ پہلا حکم کافی تھا اور زکوٰۃ کی وجہ سے یہ منسوخ نہ ہوا تھا)۔

۱۸۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم صدقہ فطر میں کھجور جو چیز، کشمش سب کا ایک صاع دیتے تھے اور ہم اتنا ہی دیتے رہتے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو آپ نے دوران گفتگو یہ بھی کہا میرے خیال میں شام کی گندم کے دو مدان اشیاء کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ تو لوگوں نے اس بات کو قبول کر لیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عمر بھر اتنا ہی ادا کروں گا جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ادا کیا کرتا تھا۔

۱۸۳۰: مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور جو اور بغیر چھلکے کے جو کا ایک صاع صدقہ فطر میں دینے کا حکم دیا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ.

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسِ الْقُرَاءِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَخْرُجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ مِنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ يَنْزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مَعَاوِيَةَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَهُ بِهِ النَّاسُ أَنْ قَالَ لَا أَرَى مُدَّيْنٍ مِنْ سَمُرَاءِ الشَّامِ إِلَّا يَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذَا فَآخِذَ النَّاسُ بِذَلِكَ.

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا أَرَأَى أَنْ أُخْرِجَهُ كَمَا كُنْتُ أَخْرِجُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبَدًا مَا عَشْتُ.

۱۸۳۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَدِّي ثَنَا عَمْرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَدِّي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سَلْتٍ.

خلاصہ الباب ☆ صدقہ الفطر سے متعلق چند مباحث ہیں۔ پہلی بحث یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کے وجوب کے لیے کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ یہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس قوت یوم ولیلۃ ہو جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک صدقہ الفطر کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ اگرچہ مال کا نامی ہونا شرط نہیں ہے اور نہ ہی حولانِ حول شرط ہے۔ ائمہ ثلاثہ یہ کہتے ہیں کہ پورے ذخیرہ حدیث میں کہیں بھی صدقہ الفطر کا کوئی نصاب بیان نہیں کیا گیا۔ لہذا قوت یوم ولیلۃ رکھنے والا بھی اس حکم میں شامل ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جا بجا صدقہ الفطر کو زکوٰۃ الفطر کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں زکوٰۃ الفطر ہی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو نصاب زکوٰۃ کا ہے وہی بعبقہ صدقہ الفطر کا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صدقہ الفطر میں خواہ گندم دیا جائے یا جو یا کھجور یا کشمش سب کا ایک صاع فی کس واجب ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف امام ابوحنیفہ کے نزدیک گندم کا نصف صاع اور دیگر اجناس کا ایک صاع واجب ہوتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث باب سے ہے اس حدیث میں لفظ طعام استعمال کیا گیا ہے جس کو ائمہ ثلاثہ نے گندم کے معنی پر محمول کیا ہے۔

حنفیہ کے دلائل ☆ (۱) ترمذی میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے روایت مروی ہے کہ مدان میں ح (گندم) ایک مد و رطل کا ہوتا ہے جبکہ صاع چار مد کا ہوتا ہے لہذا دو مد نصف صاع کے مساوی ہوں گے۔ (۲) امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں نقل کیا ہے: ادوا زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر و صاعاً من شعیر او نصف صاع من بر او قال قمح عن کل انسان..... طحاوی شریف میں اس کے علاوہ کئی اور آثار بھی ہیں جن سے حنفیہ کا مسلک صاف سمجھ میں آتا ہے۔ نیز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت مجاہد، حضرت حکم، حضرت عبدالرحمن بن القاسم اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کے آثار بھی امام طحاوی نے اس کے مطابق روایت کئے ہیں۔ جہاں تک حضرت ابوسعید خدری کی حدیث باب کا تعلق ہے اس میں صاعاً من طعام کا جو لفظ آیا ہے ہمارے نزدیک اس میں طعام سے مراد گندم نہیں بلکہ باجرہ یا جو وغیرہ ہے۔ گندم پر لفظ طعام کا اطلاق اُس وقت شروع ہوا جب سے گندم کا استعمال بڑھا لیکن عہد رسالت (ﷺ) میں لوگوں کی عام غذا گندم نہیں تھی اُس وقت طعام کا لفظ بول رہا جو یا باجرہ وغیرہ مراد لیا جاتا تھا۔ چنانچہ حدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ زیادہ تفصیل مطولات میں موجود ہے۔

باب: عشر و خراج

۲۲: بَابُ الْعُشْرِ وَالْخَرَاجِ

۱۸۳۱: حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بحرین یا بھجر بھیجا تو میں ایسے باغ میں بھی جاتا جو چند بھائیوں میں مشترک ہوتا اور ان میں سے ایک مسلمان ہوتا تو میں مسلمان سے عشر اور مشرک سے خراج وصول کرتا۔

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جُنَيْدٍ الدَّامَغَانِيُّ ثَنَا عَتَّابُ بْنُ زَيْدِ الْمُبَرِّزِيُّ ثَنَا أَبُو حَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعْبِرَةَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ حَيَّانِ الْأَعْرَجِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَحْرَيْنِ أَوْ إِلَى هَجْرٍ فَكُنْتُ أُنَبِّئُ الْخَائِيَطِيكُونَ بَيْنَ الْأَخْوَةِ يُسَلِّمُ أَحَدُهُمْ فَأَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الْعُشْرَ وَ مِنَ الْمُشْرِكِ الْخَرَاجَ.

باب: وسق ساٹھ صاع ہیں

۲۳: بَابُ الْوَسْقِ سِتُّونَ صَاعًا

۱۸۳۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۱۸۳۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْبِ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ اِدْرِيسِ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبَحْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْبِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَ أَبِي الرُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

۲۴: بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي قَرَابَةٍ

بَابُ رِشْتِهِ دَارِ كَوْصَدَقَهُ دِينًا

۱۸۳۴: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرا اپنے خاوند پر اور ان یتیموں پر جو میری پرورش میں ہیں خرچ کرنا صدقہ میں کافی ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زینب کو دہرا اجر ملے گا صدقہ کا ثواب اور صلہ رحمی کا ثواب۔

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُصْطَلِقِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي مِنَ الصَّدَقَةِ السَّفَقَةُ عَلَى زَوْجِي وَإِيْتَامٌ فِي حَجْرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْرَانِ أَجْرُ الصَّدَقَةِ وَأَجْرُ الْقَرَابَةِ.

دوسری روایت میں بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۸۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میرے خاوند جو کہ نادار ہیں اور یتیم بھانجوں میں ہر حال میں اتنا اتنا خرچ کرتا ہوں یہ صدقہ کافی ہوگا۔ فرمایا: جی کافی ہوگا اور حضرت زینبؓ دستکاری میں مہارت رکھتی تھیں۔

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ أَيَجْزِيُنِي مِنَ الصَّدَقَةِ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَهُوَ فَقِيرٌ وَبَنِي أَخٍ لِي إِيْتَامٌ وَأَنَا أَنْفَقُ عَلَيْهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا وَعَلَى كُلِّ حَالٍ؟ قَالَ قَالَ نَعَمْ.

قَالَ وَكَانَتْ صَنَاعَ الْيَدَيْنِ.

خلاصۃ الباب ☆ امام شافعیؒ اور حضرات صاحبین کا مسلک یہ ہے کہ عورت کے لیے اپنے فقیر شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ احادیث باب ان کا استدلال ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ، امام ابو حنیفہؒ، سفیان ثوریؒ، امام مالکؒ اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبلؒ اور حنابلہ میں سے ابو بکرؒ کے نزدیک عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے شوہر کو دے دے۔ ان حضرات نے حضرت زینب کی حدیث باب کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں صدقہ نافلہ کا ذکر ہے زکوٰۃ نہیں۔ علامہ عینیؒ نے اس کی تائید میں ایک روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔ تفصیلی بحث کے لیے عمدۃ القاری ج ۹ ص ۳۲-۳۳ باب الزکوٰۃ علی الاقارب دیکھئے۔

۲۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ

بَابُ: سَوَالِ كَرْنَا أَوْ رَاكُنَا نَا پَسْنَدِيدَه عَمَلِ هِے

۱۸۳۶: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْأُوْدِيُّ قَالَا لَنَا وَكَيْفَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَخْبَلَهُ
فِي تِسَى الْجَبَلِ فَيَجِيءَ بِحُزْمَةِ حَطْبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا
فَيَسْتَعْنِي بِسَمْنِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْظُوهُ أَوْ
مَنْعُوهُ.

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْفَ عَنْ ابْنِ أَبِي
ذَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ
ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ
يَتَّقِلْ لِي بِوَاحِدَةٍ اتَّقَبَلْ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قُلْتُ أَنَا قَالَ لَا تَسْأَلُ
النَّاسَ شَيْئًا.

قَالَ فَكَفَانَ ثَوْبَانَ يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا
يَقُولُ لِأَحَدٍ نَاوِلْنِي حَتَّى يَنْزِلَ فَيَأْخُذَهُ

☆ خلاصۃ الباب: یہ حدیث کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ افسوس! جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت اور طرز عمل تھا اس کی امت میں پیشہ ورسائلوں اور گداگروں کا ایک کثیر طبقہ موجود ہے اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو عالم یا پیر بن کر "معزز قسم" کی گداگری کرتے ہیں۔ یہ لوگ سوال اور گداگری کے علاوہ فریب دہی اور دین فروشی کے مجرم ہیں۔

باب: محتاج نہ ہونے کے باوجود مانگنا

۲۶: بَابٌ مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرِ غَنِيِّ

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرَ جَهَنَّمَ
فَلْيَسْتَقْبَلْ مِنْهُ أَوْ لِيَكْثُرْ.

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ
عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجُلُّ الصَّدَقَةَ لِعَنِي وَ
لَا لِدِي مَرَّةً سَوِيًّا.

۱۸۴۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی رسیاں لے کر پہاڑ پر جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھالا دکرائے اور بیچ کر استغناء حاصل کرے یہ لوگوں سے مانگنے سے بہتر ہے۔ (یعنی اُن کی تو مرضی ہے کہ) لوگ دیں یا نہ دیں۔

۱۸۳۷: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے میری ایک بات قبول کرنے میں اس کے لئے جنت کا ذمہ لیتا ہوں؟ میں نے عرض کیا: میں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔ کہتے ہیں کہ اگر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سوار ہوتے اور چھڑی گر جاتی تو کسی سے یہ نہ کہتے کہ یہ مجھے پکڑا دو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے۔

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں سے ان کے اموال مانگے اپنا مال بڑھانے کے لئے تو وہ دوزخ کے انگارے ہی مانگ رہا ہے۔ کم مانگ لے یا زیادہ اس کی مرضی ہے۔

۱۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار کے لئے اور تندرست و توانا کے لئے صدقہ حلال نہیں۔

۱۸۴۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محتاج نہ ہونے کے باوجود سوال لیا تو قیامت کے روز اس کا سوال کرنا اس کے چہرہ میں زخم (بدنماداغ کی طرح) کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! محتاج نہ ہونے کی حد کیا ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا اسکی قیمت کے برابر سونا۔

ذم ثنا سفیان عن حکیم بن جبیر عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید عن ابیہ عن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ من سأل ولہ ما یغنیہ جاء ث مسألته یوم القیامۃ خدوشا أو خموشا أو کدوخا فی وجہہ قبل یا رسول اللہ! و ما یغنیہ قال خمسون درہما أو قیمتہا من الذهب.

قال رجل لسفیان إن شعبة لا یحدث عن حکیم بن جبیر فقال سفیان قد حدثناہ زبید عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید.

☆ خلاصۃ الباب علماء کا اختلاف ہے کہ غنی اور مالدار کس کو کہتے ہیں جس کے لیے سوال کرنا حرام ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک شب و روز کی غذا موجود ہے۔ بعض نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یعنی چالیس درہم ہوں۔ بعض نے کہا کہ پچاس درہم ہوں۔ بعض علماء نے فرمایا کہ وہ صاحب نصاب ہو بہر حال ایسے آدمی کے لیے سوال کرنا گناہ ہے اور ایسا شخص قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر اس ناجائز سوال کی وجہ سے بدنماداغ ہوگا۔

باب: جن لوگوں کے لئے صدقہ حلال ہے

۱۸۴۱: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: مالدار کیلئے صدقہ حلال نہیں صرف پانچ آدمیوں کیلئے حلال ہے جو صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے پر مقرر ہو (وہ اپنی متعین تنخواہ لے) اور راہ خدا میں لڑنے والا اور وہ مالدار جو صدقہ کی چیز (نادار سے) خرید لے اور اپنے مال سے اسکی قیمت ادا کرے یا نادار کو کوئی چیز صدقہ میں ملی اور اس نے وہ مال دار کو ہدیہ میں دے دی اور قرض دار۔

باب: صدقہ کی فضیلت

۱۸۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی پاکیزہ مال سے صدقہ کرے اور اللہ کے ہاں پاکیزہ مال ہی قبول ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے دائیں ہاتھ سے لیتے ہیں۔ اگرچہ ایک کھجور ہو پھر وہ اللہ کے ہاتھ

۲۷: باب من تحل لہ الصدقۃ

۱۸۴۱: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا عبد الرزاق انبانا معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الصدقۃ لغنی الا لخمسة لعامل علیہا أو لغار فی سبیل اللہ أو لغنی اشتراها بمالہ أو فقیر تصدق علیہ فاهدھا لغنی أو غارم.

۲۸: باب فضل الصدقۃ

۱۸۴۲: حدثنا عیسیٰ بن حماد المصری انبانا اللیث بن سعید عن سعید بن ابی سعید المقبری عن سعید بن یسار انہ سمع ابا ہریرہ یقول قال رسول اللہ ﷺ ما تصدق احد بصدقۃ من طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب

أَلَا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِمِئِنِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرَبُّوا فِى كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَغْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ وَيُرَبِّهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّى أَحَدَكُمْ فَلَوْهٌ أَوْ فَصِيلَةٌ

میں بڑھتے بڑھتے پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسے پالتے رہتے ہیں جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو۔ اونٹ کا بچھیرا فرمایا گھوڑے کا۔

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حُثَيْمَةَ عَنْ ابْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيِّكَلُمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجَمَانٌ فَيَنْظُرُ أَمَامَهُ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ وَ يَنْظُرُ عَنْ أَيْمَنِ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَمَهُ وَ يَنْظُرُ عَنْ أَشَامٍ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا قَدَمَهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقَى النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

۱۸۳۳: حضرت ابن حاتمؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص سے اس کا پروردگار گفتگو فرمائے گا ان کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا سامنے دیکھے گا تو دوزخ دکھائی دے گی دائیں دیکھے گا تو اپنے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ بائیں دیکھے تو بھی اپنے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ لہذا تم میں سے جو بھی دوزخ سے بچنے کی استطاعت رکھے گو کھجور کے ٹکڑے کے ذریعہ ہو تو وہ بچ جائے۔

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنِ الرَّبَابِ أُمِّ الرَّايِحِ ضَالِحٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الْقَرَابَةِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَّةٌ

۱۸۳۴: حضرت سلمان بن عامرؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین پر صدقہ ایک صدقہ ہے اور قرابت دار پر صدقہ دو نیکیاں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔

خلاصۃ الباب ☆ اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے لیے دیا ہوا صدقہ دربار خداوندی میں شرف قبولیت

پاتا ہے۔ اللہ جل جلالہ اس صدقہ کو بڑھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک مثال سے سمجھا دیا ہے۔ دوسری حدیث میں صدقہ کی یہ ترغیب بیان کی ہے کہ بندہ کے ساتھ حق تعالیٰ شانہ کلام فرمائیں گے۔ جہنم سامنے ہوگی۔ بندہ کی ایک جانب اعمال ہوں گے لہذا صدقہ کرو چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ تیسری حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ عام لوگوں پر صدقہ کرنا ثواب ہے لیکن اپنے اقارب پر صدقہ کا دوہرا اجر ہے۔ حدیث باب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے دابنا ہاتھ اور کف یعنی مٹھی ثابت کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ جل شانہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ جہمیہ اور معتزلہ ایسی احادیث کا انکار کرتے ہیں لیکن اہلسنت والجماعت احناف وغیرہم ان احادیث کو آنکھوں پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو نہ تھی۔ جو صفات باری تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں ہم ان سب کو مانتے ہیں لیکن ان کو مخلوق کے مشابہہ نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مشابہت سے پاک ہے۔ لیس کمثلہ شی و هو السميع البصير يبي فوزه فلاح کاراستہ ہے۔ اسی میں نجات ہے۔